تفہیم الاحادیث

www.KitaboSunnat.com

جلد ہشتم

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

ادارہ معارف اسلامی منصورہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

(الحشر آیت ۷)

جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز
سے تم کو روک دے اس سے رک جاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفہیم الاحادیث

تفہیم القرآن اور مولانا مودودیؒ کی دوسری تحریروں میں مذکور
احادیث اور فقہی احکام و مسائل کی تخریج و ترتیب

جلد ہشتم

مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ

تخریج و ترتیب .... مولانا عبدالوکیل علوی

ادارہ معارف اسلامی منصورہ ، لاہور۔ پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ)

نام کتاب		تفہیم الاحادیث (جلد ہشتم)
		فضائل قرآن، متفرقات
مواد از تصنیفات	:	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
تخریج و ترتیب	:	عبدالوکیل علوی
باہتمام	:	ادارہ معارف اسلامی منصورہ لاہور
کمپوزنگ		ظفر اقبال نگیانہ
اشاعت اول	:	اگست 2003ء
قیمت		460 روپے
مطبع	:	☆زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

تقسیم کنندہ	:	مکتبہ معارف اسلامی

منصورہ ملتان روڈ لاہور پوسٹ کوڈ:54570

فون:5419520-5432476-5432419

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

فضائلِ قرآن

فصل ۱

قرآن کی عظمت اور آفاقیت 17

قرآن حجت ہے 19

اللہ کا کلام دوسرے کلاموں سے اسی طرح افضل ہے جس طرح خود اللہ تعالیٰ 20

قرآن کا ادب واحترام کیسی حالت میں قرآن کو چھونا جائز نہیں 22

قرآن سب سے بڑی دولت ہے 26

قرآن دنیا اور آخرت میں سربلندی کا ذریعہ 27

قرآن مجید قیامت کے روز شفیع بن آئے گا 28

قرآن ہر زمانے کے فتنوں سے بچانے والا ہے 30

قرآن کو اُخروی فلاح کا ذریعہ بناؤ 33

عاملِ قرآن کے والدین کو ایک روشن تاج پہنایا جائے گا 34

مُعلّمِ قرآن کی فضیلت 35

قرآن کی تعلیم دینا، دُنیا کے بہترین مال و دولت سے بہتر ہے 37

رشک کے قابل صرف دو آدمی ہیں 39

صاحبِ قرآن کا درجہ 40

قرآن یاد کرنے والے کی مثال 41

قرآن کو یاد کر کے بھُلا دینا بہت بُری بات ہے 42

قرآن کو پڑھ کر بھلا دینا بہت بڑی محرومی ہے 43

جس سینے میں قرآن نہیں وہ ایک ویرانہ ہے 44

جو قرآن کو لے کر مستغنی نہ ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں۔ 44

عِلم قرآن کی برکت سے حضرت اُبَیّ بن کعب کا اعزاز 45

اصحابِ صُفّہ کی فضیلت 47

صحابہ کرام نے قرآن کس ذمہ داری سے حفظ کیا تھا 50

قرآن سنانے کا معاوضہ لینا غلط ہے 51

کچھ لوگ قرآن کو وسیلہء دنیا بنالیں گے 52

قرآن کو روٹی کمانے کا ذریعہ بنانے والا بے آبرو ہوگا 54

قرآن سے گھروں کو آباد کرو 55

قرآن مجید کو بے سمجھے پڑھنا بھی باعثِ برکت ہے 56

قرآن کے الفاظ میں بھی برکت ہے 58

قرآن پڑھنے کی آواز سُن کر فرشتے جمع ہو جاتے ہیں 59

قرآن پڑھنے والے پر سکینت نازل ہوتی ہے 62

قرآن کے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہیں 63

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی حفاظت نہ کی جائے تو وہ بہت جلد فراموش ہو جاتا ہے	64
قرآن کو دلجمعی سے اور یکسوئی کے ساتھ پڑھو	65
تین دن سے کم میں قرآن ختم نہ کرو	65
علانیہ اور چھپا کر قرآن پڑھنے کی مثال	66
قرآن خوش آوازی سے پڑھو	67
خوش آوازی قرآن کے حُسن میں اضافہ کرتی ہے	68
حُسنِ صوت سے تلاوتِ قرآن	68
ٹھیک ٹھیک سمجھ کر تلاوت قرآن کرنا، اخلاق کی قوتِ محرکہ ہے	70
قرآن کو گویّوں اور بین کرنے والیوں کی طرح نہ پڑھو	73
رسول اللہ ﷺ کا طرزِ قراءت	74
نبیؐ کا خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنا اللہ کو بہت محبوب ہے	76
حسنِ قرأت کا مفہوم کیا ہے؟	77
رسول اللہ ﷺ - قرآن - اور فریضۂ شہادت حق	78
قیامت کے روز کی تین فیصلہ کن چیزیں قرآن، امانت، قرابتداری	80
قرآن پر ایمان کس کا معتبر ہے	84
قرآن مجید اور مؤمن کا تعلق	84
قرآن کو دشمن کی سرزمین میں نہ لے جاؤ	86
راسخ الایمان صحابیؓ - شفیق نبیؐ - کریم خدا	87
فصل ۲ قرآن مجید کی سورتوں کے فضائل	**105**
قرآن مجید کی سب سے بڑی سُورت سورۂ فاتحہ	106
سورۂ بقرۃ اور آلِ عمران اہلِ ایمان کی پیشوائی کریں	108
سورۂ بقرۃ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت	110
قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت آیۃ الکرسی	111
آیۃ الکرسی کی فضیلت کے متعلق ایک عجیب واقعہ	112
دو نور جو صرف رسول اللہ ﷺ کو عطا کیے گئے	115
سورۂ ہود کی فضیلت	117
سورۂ کہف کی پہلی دس آیتوں کی فضیلت	118
سورۂ المؤمنون	119
سورۂ یٰسٓ	120
سورۂ قٓ	122
سورۂ الرحمٰن	125
سورۂ تکویر، انفطار اور انشقاق	126
سورۃ التین	127
سورۃ الزلزال	128
سورۃ التکاثر	132
سورۃ العصر	135
سورۃ الماعون	136
سورۃ الکوثر کا شانِ نزول	138

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوضِ کوثر	139
سورۃ الکافرون	161
سورۃ النصر	166
وفات سے پہلے حضورؐ کا وظیفہ	173
سورۂ لہب	176
سورۂ اخلاص کا شانِ نزول	188
سورۂ اخلاص کی فضیلت	192
سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے	193
سورۂ اخلاص اللہ کے تقرّب کا ذریعہ ہے	194
سورۂ اخلاص سے محبت جنت میں داخلے کا سبب ہے	195
المعوّذتین	197
مُعوّذتین دو بے نظیر سورتیں	198
فصل ۳ جھاڑ پھونک	231
جھاڑ پھونک	232
بچھو کاٹے کا علاج	234
نظرِ بد کا جھاڑ (دم)	234
دیرینہ درد کے لیے جھاڑ (دم)	235
بچھو کاٹے کا دم	236
بیماری کے لیے جھاڑ (دَم)	237
نَملہ بیماری کا جھاڑ اور اس کا علم حاصل کرنا	238
شرکیہ دم کی ممانعت	239
بچھو اور سانپ کاٹے کا جھاڑ (دَم)	240
ہر زہریلے جانور کے کاٹے کا جھاڑ (دم)	240
زمانۂ جاہلیت کے شرکیہ عمل سے اجتناب کی تلقین	241
سورۂ فاتحہ سے بچھو کاٹے کو معاوضہ طے کرکے جھاڑنا	241
مسنون تعوّذات	
ہر عمل کے شر سے پناہ مانگنا	246
زوالِ نعمت اور ہر طرح کی ناراضیٔ رب سے پناہ مانگنا	246
علمِ غیر نافع، دِل بے خوف اور نا قبول ہونے والی دُعا سے پناہ مانگنا	247
بھوک اور خیانت سے پناہ مانگنا	248
برص، جُنون، جُذام اور جملہ بُری بیماریوں سے پناہ مانگنا	248
فتنۂ نار، تونگری اور مفلسی سے پناہ مانگنا	249
بُرے اخلاق، بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے پناہ مانگنا	249
سمع و بصر، زبان و دل اور شہوتِ جنسی کے شر سے پناہ مانگنا	250

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عاجزی، سُستی، بُزدلی بڑھاپے، بخل اور موت وحیات کے شر سے پناہ مانگنا 250
کسی نئی جگہ پر قیام کے موقع پر مخلوقات کے شر سے پناہ مانگنا 251
تاریکیءشب سے پناہ مانگنا 254
غروبِ آفتاب کے بعد بچوں کو باہر نہ نکلنے اور جانوروں کے باندھنے کا حکم 254
نفس کی شرارتوں سے پناہ مانگنے کا حکم 256
شیاطینِ انس وجنّ سے پناہ مانگنا 257

فصل ۴ سجود القرآن 263

قرآن پڑھنے اور سُننے والے پر سجدۂ تلاوت 264
ہر حالت میں سجدۂ تلاوت جائز ہے 264
خطبہ کے دوران میں سجدۂ تلاوت 264
شرائط سجدہ تلاوت 265
سورۃ الحج میں دو سجدے 267
سورۂ صٓ 270
سورۃ النجم 272
سورۂ نجم کے سجدۂ تلاوت کے بارے میں فقہاء کا اختلاف 272
حرمِ پاک میں تلاوت کے موقع پر سب حاضرین کا سجدۂ میں گر جانا 274
سورۃ الانشقاق (ایک سجدۂ) 276
سورۂ علق 277

فصل ۵ جمع وتدوین قرآن 283

ابتداء میں قرآن مقامی لہجات کے مطابق پڑھنے کی اجازت تھی 284
مختلف لہجات میں قرآن پڑھنے کی اجازت ایک بہت بڑی سہولت تھی 286
اختلافِ لہجات سے قرآن کے مفہوم میں فرق واقع نہیں ہوتا 288
دین میں اختلاف کے حدود وآداب 290
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فصل سورت ہے 291
قرآن مجید کیسے یکجا جمع کیا گیا 292
مُصحف عثمانی کیسے تیار ہوا 295
سورتوں کی ترتیب خود نبیؐ کی قائم کردہ ہے 298

متفرقات

باب 1 303
مسئلہ اباحت 305

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عملِ صالح کے ساتھ شرطِ اوّل، حلال رزق 305
حدود حلال وحرام 307
لاضرر ولاضرار کا مفہوم 308
قرآن کی رُو سے حرام جانور 308
درندے، کچلیوں اور پنجوں والے جانور حرام ہیں 309
خنزیر اور درندوں کا گوشت حرام کیوں ہے؟ 310
سؤر تمام شریعتوں میں حرام قرار دیا گیا ہے 310
جانوروں کے حلال وحرام ہونے میں آئمہ کا اختلاف 312
حیلہ سازی 313
ذبح کے شرعی احکام 314
شکاری جانور اور پرندے کو شکار پر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لینا 318
شکار کرنا جائز اور شکار کھیلنا مکروہ 318
ذبح کے لیے تذکیہ کی شرط 319
ذبیحہ کی حلت کے لیے تسمیہ کی شرط 323
اہلِ بادیہ کا ذبیحہ 325
پُستے سے جمایا ہوا پنیر 326
تسمیہ کا وجوب 328
زندہ جانور کے جسم کا کاٹا ہوا گوشت حرام ہے 330
کوے کی حلت وحرمت 331
ماخذ 332

بدعت

باب2 338
لغوی اور اصطلاحی مفہوم اور اقسام واثرات 339
لفظ بدعت کی تشریح، بدعت کی اقسام 340
کیا تراویح باجماعت بدعتِ ضلالہ ہے؟ 341
بدعت کے اثرات کی ذمہ داری 345
ماخذ 349

دورِ جاہلیت کی یادگاریں

باب3 350
قحبہ گری، فوٹو، تصویر اور مجسمہ سازی وغیرہ 351
تین کام دورِ جاہلیت کی یادگار 352
گھر، گھوڑے اور عورت میں نحوست 353
فال گیری اور شگون 355
کیا ہر ماہ کا آخری بدھ منحوس ہوتا ہے؟ 355
کاہن کی حیثیت 357
گانے بجانے والی لونڈیوں کی خرید وفروخت 357
ثقافت اور آرٹ 359
قحبہ گری اور اسلام 360
قحبہ گری دورِ جاہلیت کی یادگار 365
فوٹو اور مجسمہ سازی 366

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتحانات کے لیے فوٹو کا جواز 367
مجسّمہ سازی، تصویر کشی اور فوٹو گرافی احادیث نبوی کی روشنی میں 368
ماٰخذ 380

فضیلتِ علم اور علماء

باب 4 387
دین میں تفقہ کسے عطا کیا جاتا ہے؟ 389
سب سے بہتر لوگ 389
حکمران اور علماء اُمت کی اصلاح و بگاڑ کے ذمہ دار 390
ماٰخذ 391

اصحابی کالنجوم

باب 5 392
اصحابی کالنجوم 394
اصحابی کالنجوم کا صحیح مفہوم 394
سابقین اوّلین صحابہء کرام کا مقام و مرتبہ 395
آنحضورؐ کے لعاب سے (صحابہؓ کا) حصولِ برکت 398
صحابہء کرام سے بغض رکھنے والا 401
حضرت فاطمہؓ کی منقبت 402
میری امّت کے مؤمن شہید ہیں 404
ماٰخذ 405

باب 6 407
بھلائی صرف بھلائی سے آتی ہے 409
اموالِ غنیمت کی تقسیم کے طریق پر آپؐ کا توضیحی خطاب 410
دنیا میں کسی قوم کے قائد، آخرت میں بھی وہی قائد ہوں گے 410
قوم نوحؑ اور مشرکین عرب کے مشترکہ بُت 412
ماٰخذ 414

انبیاء علیہم السّلام

باب 7 415
حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے تین جھوٹ کی حقیقت 417
گرگٹ کے آگ پر پھونکنے کا قصہ 424
ختنہء حضرت ابراہیم علیہ السّلام 427
حضرت یوسفؑ کے بارے میں آپؐ کا ارشاد 428
حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور خضر کا واقعہ 428
حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہنے پر اعتراض کا جواب 436
حضرت سلیمان علیہ السّلام 437

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قومِ سبا 442

ماخذ 448

پیشین گوئیاں اور معجزہ شق القمر

باب 8 451

یہود ونصاریٰ کے نقشِ قدم پر چلنے کی پیشین گوئی 453

۷۲ فرقوں میں بٹ جانے کی پیشین گوئی 453

جمعیتِ قریش کی شکست کی پیشین گوئی 454

رومیوں کی فتح کی پیشین گوئی 455

تجدید واحیاءِ دین کی پیشین گوئی 461

امام مہدی کے متعلق پیشین گوئیاں 463

الامام المہدی 465

ظہورِ مہدی کے متعلق روایات پر تنقید 466

دجّال کے خروج کی پیشین گوئی 472

عمار بن یاسر کے قتل کئے جانے کی پیشین گوئی 476

معجزہ شق القمر 477

ماخذ 480

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ادارہ معارف اسلامی منصورہ کو مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ کی تشریح حدیث کے ذریعے کی جانے والی دین کی خدمت کو قارئین کرام کے سامنے لانے کا مفید اور اہم کام تفہیم الاحادیث جلد ہشتم کو زیور طباعت سے آراستہ کرنے کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ **رَبّی لک الحمد والحمد للّٰہ !**

تفہیم الاحادیث کا آٹھ جلدوں میں مکمل ہونے والا یہ مجموعہ اُن احادیث نبوی کی تشریح وتوضیح پر مشتمل ہے جو مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی مشہور ومقبول تفسیر تفہیم القرآن میں موقع کی مناسبت سے نقل کیں اور اُن کی تشریح فرمائی۔ اسی طرح اُن کی دوسری بلند پایہ تصانیف میں بھی کئی احادیث نبوی کا حوالہ دیا گیا ہے، انہیں بنائے استدلال بنایا گیا ہے اور ان کی بہت اچھی تشریح کی گئی ہے۔ ان سب احادیث نبوی کو ان کی تشریح وتوضیح کے ساتھ ہزاروں صفحات پر مشتمل مولانا مودودیؒ کی تمام تصانیف سے کھنگال کر نکالنے کا محنت طلب کام ادارہ کے سینئر ریسرچ سکالر مولانا عبدالوکیل علوی صاحب نے بڑی خوبی سے انجام دیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ان تمام احادیث کی تخریج کا تحقیقی کام بھی مکمل کیا اور ایک اچھی ترتیب کے ساتھ ان کی تبویب کی مفید خدمت بھی انجام دی۔ اللہ تعالیٰ مولانا عبدالوکیل علوی صاحب کی اس محنت شاقہ اور عالمانہ تحقیق وتخریج اور تبویب کا بہترین اجر انہیں عطا فرمائے! آمین

تفہیم الاحادیث جلد اوّل کی اشاعت کا کام ۱۹۹۳ء سے شروع کیا گیا تھا۔ اس کے اب تک چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ اس مفید کتاب کی پذیرائی اور قبولیت کی دلیل ہے۔ ادارے نے اسکی طباعت، جلد بندی اور اس کے سائز کو خوب سے خوب تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ اب الحمد للہ تمام جلدوں کو کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ جلد دوم ۱۹۹۴ء میں شائع کی گئی تھی اسکے بھی چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ جلد سوم وچہارم کے تین تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ جلد ہفتم ۲۰۰۲ء میں شائع کی گئی تھی۔ اس کی تقریب رونمائی میں یہ عرض کیا گیا تھا کہ آٹھویں جلد اسی سال شائع کر کے اس مجموعے کو مکمل کر لیا جائے گا لیکن افسوس ہے کہ اس کی کمپیوٹر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمپوزنگ کا مرحلہ غیر معمولی تاخیر کا شکار ہوتا رہا۔ خدا خدا کر کے یہ مرحلہ مکمل ہوا ہے اور پروف خوانی کے بعد اب یہ جلد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔

اس جلد میں فضائل القرآن ، قرآن مجید کا ادب و احترام، قرآن کریم کی بعض سورتوں اور آیات کے فضائل، سجود القرآن، مسنون تعوّذات ، جمع و تدوین قرآن کریم سے تعلق رکھنے والی احادیث، بدعت، جاہلیّت کی بعض بدعات، ثقافت و آرٹ، مجسمہ سازی احادیث کی روشنی میں، نیز فضیلتِ علم اور علماء، صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ اور حضور نبی کریمؐ کی بعض پیشین گوئیاں اور معجزہ شق القمر کے بارے میں کچھ متفرق احادیث کی تشریح و توضیح شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس مجموعہء احادیث کے ذریعے قارئین کرام کے ذہنوں میں وہی وسعتِ نظر، بصیرت اور اقامتِ دین کی جدوجہد کا جذبہء عمل اور ولولہء تازہ پیدا ہوا ہے جو مولانا مودودیؒ کی تفسیر تفہیم القرآن کے ذریعے پیدا ہوا۔ اس لئے نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان کے اہلِ علم حضرات نے حدیث نبوی کی اس تحقیقی شرح اور خدمت کو بہت پسند کیا ہے، اس کی بے حد ستائش کی ہے اور اس کی الحمدللہ بہت پذیرائی ہوئی ہے۔ پاکستان کے علاوہ مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی نے بھی ادارہ کی اجازت سے اس مجموعہ کو شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا مودودیؒ کی تشریح و خدمت حدیث کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے لئے اس مجموعہ احادیث کو بھی توشہء آخرت بنائے! اللہ تعالیٰ مولانا عبدالوکیل علوی کی محنت شاقہ کا بہترین اجر انہیں عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ادارہ معارف اسلامی کے کارکنوں کو بھی اجر عطا فرمائے جو اس اہم کتاب کو شائع کرنے کے سلسلے میں محنت کرتے رہے ہیں۔ آمین

محمد اسلم سلیمی

ڈائریکٹر ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ ۱۷- جون ۲۰۰۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل : ۱

فضائلِ قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی عظمت اور آفاقیت

مجید کا لفظ عربی زبان میں دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ایک بلند مرتبہ، باعظمت، بزرگ اور صاحب عزّت وشرف۔ دوسرے کریم، کثیر العطا، بہت نفع پہنچانے والا۔ قرآن کے لیے یہ لفظ ان دونوں معنوں میں استعمال فرمایا گیا ہے۔ قرآن اس لحاظ سے عظیم ہے کہ دُنیا کی کوئی کتاب اس کے مقابلے میں نہیں لائی جاسکتی۔ اپنی زبان اور ادب کے لحاظ سے بھی وہ معجزہ ہے اور اپنی تعلیم اور حکمت کے لحاظ سے بھی معجزہ۔ جس وقت وہ نازل ہُوا تھا اُس وقت بھی انسان اُس کے مانند کلام بنا کر لانے سے عاجز تھے اور آج بھی عاجز ہیں۔ اس کی کوئی بات کسی زمانے میں غلط ثابت نہیں کی جاسکی ہے نہ کی جاسکتی ہے۔ باطل نہ سامنے سے اس کا مقابلہ کرسکتا ہے نہ پیچھے سے حملہ آور ہو کر اسے شکست دے سکتا ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ کریم ہے کہ انسان جس قدر زیادہ اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اسی قدر زیادہ وہ اس کو رہنمائی دیتا ہے اور جتنی زیادہ اس کی پیروی کرے اتنی ہی زیادہ اسے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوتی جاتی ہیں۔ اس کے فوائد ومنافع کی کوئی حد نہیں ہے جہاں جاکر انسان اس سے بے نیاز ہوسکتا ہو، یا جہاں پہنچ کر اس کی نفع بخشی ختم ہوجاتی ہو۔

قرآن دنیا کی واحد کتاب ہے جس نے نوعِ انسانی کے افکار، اَخلاق، تہذیب، اور طرزِ زندگی پر اتنی وسعت، اتنی گہرائی اور اتنی ہمہ گیری کے ساتھ اثر ڈالا ہے کہ دُنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی ہے۔ پہلے اس کی تاثیر نے ایک قوم کو بدلا اور پھر اس قوم نے اُٹھ کر دُنیا کے ایک بہت بڑے حصّے کو بدل ڈالا۔ کوئی دوسری کتاب ایسی نہیں ہے جو اس قدر انقلاب انگیز ثابت ہوئی ہو۔ پھر یہ کتاب صرف کاغذ کے صفحات پر لکھی نہیں رہ گئی ہے بلکہ عمل کی دُنیا میں اس کے ایک ایک لفظ نے خیالات کی تشکیل اور ایک مستقل تہذیب کی تعمیر کی ہے۔ ۱۴سو برس سے اس کے ان اثرات کا سلسلہ جاری ہے، اور روز بروز اس کے یہ اثرات پھیلتے جارہے ہیں۔

جس موضوع سے یہ کتاب بحث کرتی ہے وہ ایک وسیع ترین موضوع ہے جس کا دائرہ ازل سے ابد تک پوری کائنات پر حاوی ہے۔ وہ کائنات کی حقیقت اور اس کے آغاز وانجام اور اس کے نظم وآئین پر کلام کرتی ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ اس کائنات کا خالق اور ناظم ومدبّر کون ہے، کیا اس کی صفات ہیں، کیا اسکے اختیارات ہیں، اور وہ حقیقتِ نفسُ الامری کیا ہے جس پر اُس نے یہ پُورا نظامِ عالم قائم کیا ہے۔ وہ اس جہان میں انسان کی حیثیت اور اس کا مقام ٹھیک ٹھیک مشخص کرکے بتاتی ہے کہ یہ اس کا فطری مقام اور یہ اس کی پیدائشی حیثیت ہے جسے بدل دینے پر وہ قادر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ اس مقام اور حیثیت کے لحاظ سے انسان کے لئے فکر وعمل کا صحیح راستہ کیا ہے جو حقیقت سے پوری مطابقت رکھتا ہے۔ اور غلط راستے کیا ہیں جو حقیقت سے متصادم ہوتے ہیں۔ صحیح راستے کے صحیح ہونے اور غلط راستوں کے غلط ہونے پر وہ زمین و آسمان کی ایک ایک چیز سے، نظام کائنات کے ایک ایک گوشے سے، انسان کے اپنے نفس اور اس کے وجود سے اور انسان کی اپنی تاریخ سے بے شمار دلائل پیش کرتی ہے۔ اس کے ساتھ وہ یہ بھی بتاتی ہے کہ انسان غلط راستوں پر کیسے اور کن اسباب سے پڑتا رہا ہے، اور صحیح راستہ، جو ہمیشہ سے ایک ہی تھا اور ایک ہی رہے گا، کس ذریعہ سے اس کو معلوم ہوسکتا ہے اور کس طرح ہر زمانے میں اس کو بتایا جاتا رہا ہے۔ وُہ صحیح راستے کی طرف نشان دہی کر کے ہی نہیں رہ جاتی بلکہ اس راستے پر چلنے کے لیے ایک پورے نظامِ زندگی کا نقشہ پیش کرتی ہے جس میں عقائد، اخلاق، تزکیۂ نفس، عبادات، معاشرت، تہذیب، تمدّن، معیشت، سیاست، عدالت، قانون، غرض حیاتِ انسانی کے ہر پہلو سے متعلق ایک نہایت مربوط ضابطہ بیان کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں وہ پوری تفصیل کے ساتھ بتاتی ہے کہ اس صحیح راستے کی پیروی کرنے اور ان غلط راستوں پر چلنے کے کیا نتائج اس دنیا میں ہیں اور کیا نتائج دنیا کا موجودہ نظام ختم ہونے کے بعد ایک دوسرے عالم میں رونما ہونے والے ہیں۔ وہ اس دنیا کے ختم ہونے اور دوسرا عالم برپا ہونے کی نہایت مفصل کیفیت بیان کرتی ہے، اس تغیر کے تمام مراحل ایک ایک کر کے بتاتی ہے، دوسرے عالم کا پورا نقشہ نگاہوں کے سامنے کھینچ دیتی ہے، اور پھر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ وہاں انسان کیسے ایک دوسری زندگی پائے گا۔ کس طرح اس کی دنیوی زندگی کے اعمال کا محاسبہ ہوگا، کن اُمور کی اس سے بازپُرس ہوگی، کیسی ناقابلِ انکار صورت میں اُس کا پورا نامہ اعمال اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا، کیسی زبردست شہادتیں اس کے ثبوت میں پیش کی جائیں گی، جزا اور سزا پانے والے کیوں جزا اور سزا پائیں گے، جزا پانے والوں کو کیسے انعامات ملیں گے اور سزا پانے والے کس کس شکل میں اپنے اعمال کے نتائج بھگتیں گے۔ اس وسیع مضمون پر جو کلام اس کتاب میں کیا گیا ہے وہ اس حیثیت سے نہیں ہے کہ اس کا مصنف کچھ صُغرٰی، کُبرٰی جوڑ کر چند قیاسات کی ایک عمارت تعمیر کر رہا ہے، بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ اس کا مصنّف حقیقت کا براہِ راست عِلم رکھتا ہے، اس کی نگاہ ازل سے ابد تک سب کچھ دیکھ رہی ہے۔ تمام حقائق اس پر عیاں ہیں، کائنات پوری کی پوری اس کے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح ہے، نوعِ انسانی کے آغاز سے اس کے خاتمہ تک ہی نہیں بلکہ خاتمہ کے بعد اس کی دوسری زندگی تک بھی وہ اس کو بیک نظر دیکھ رہا ہے، اور قیاس وگمان کی بنا پر نہیں بلکہ عِلم کی بنیاد پر انسان کی رہنمائی کر رہا ہے۔ جن حقائق کو علم کی حیثیت سے وہ پیش کرتا ہے ان میں سے کوئی ایک بھی آج تک غلط ثابت نہیں کیا جا سکا ہے۔ جو تصورِ کائنات وانسان وہ پیش کرتا ہے وہ تمام مظاہر اور واقعات کی مکمل توجیہہ کرتا ہے اور ہر شعبۂ عِلم مین تحقیق کی بنیاد بن سکتا ہے۔ فلسفہ و سائنس اور علومِ عمران کے تمام آخری مسائل کے جوابات اس کے کلام میں موجود ہیں اور ان سب کے درمیان ایسا منطقی ربط ہے کہ ان پر ایک مکمّل، مربوط اور جامع نظامِ فکر قائم ہوتا ہے۔ پھر عملی حیثیت سے جو رہنمائی اس نے زندگی کے ہر پہلو کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق انسان کو دی ہے وہ صرف انتہائی معقول اور انتہائی پاکیزہ ہی نہیں بلکہ ۱۴ سو سال سے رُوئے زمین کے مختلف گوشوں میں بے شمار انسان بالفعل اس کی پیروی کر رہے ہیں اور تجربے نے اس کو بہترین ثابت کیا ہے۔ کیا اس شان کی کوئی انسانی تصنیف دنیا میں موجود ہے یا کبھی موجود رہی ہے جسے اس کتاب کے مقابلے میں لایا جا سکتا ہو؟

[تفہیم القرآن سے اقتباسات]

قرآن حجّت ہے

متن: اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ ۔

ترجمہ: قرآن یا تمہارے حق میں حُجت ہے یا تمہارے خلاف حُجت ہے۔ لے

تشریح: رسول اللہ ﷺ نے اس ایک چھوٹے سے فقرے میں بے نظیر بات ارشاد فرمائی ہے۔ اگر ایک آدمی قرآن مجید کی پیروی کرے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ بات پیش کر سکتا ہے کہ مَیں نے آپ ہی کے کلام کے مطابق عمل کیا ہے۔ یہ سب سے بڑی حُجت اس کے حق میں ہو سکتی ہے اور اس کی بنا پر اس کی بخشش کا ہونا یقینی ہو سکتا ہے کیونکہ اس نے اللہ کی اپنی کتاب کی پیروی کی۔ لیکن اگر کسی کے پاس کتاب الٰہی موجود ہو اور اس کے بعد وہ اس سے منہ موڑے اور اس کے خلاف عمل کرے تو کتابِ الٰہی اس کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوگی۔ دُنیا کا کوئی دوسرا شخص تو یہ عُذر پیش کر سکتا ہے کہ آپ کا کلام ہم تک نہیں پہنچا تھا لیکن ہم مسلمان تو یہ نہیں کہہ سکتے۔ ہم تو دعوٰی کر رہے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ہمارا یہ بھی دعوٰی ہے کہ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول تھے اور انہوں نے ہی یہ کتاب ہم تک پہنچائی، اس لیے ہمارے سامنے کوئی راہِ فرار نہیں رہتی، نہ کوئی حُجت رہ جاتی ہے۔ اگر ہم اس کے خلاف عمل کریں تو ہمارے اوپر مقدمہ ثابت ہو جاتا ہے۔ ہم خدا کے سامنے اس بات کی کوئی جواب دہی نہیں کر سکتے، کہ ہم قرآن سے مُنہ موڑ کر کسی کی لال کتاب اور کسی کی کالی کتاب کی طرف کیوں دوڑتے پھرتے تھے۔ [قرآن سرچشمہء ہدایت ص ۴]

جو لوگ قرآن کو اپنا رہنما اور اپنے لیے کتاب آئین مان لیں ان کے لیے تو یہ خدا کی رحمت اور ان کے تمام ذہنی، نفسانی، اخلاقی اور تمدنی امراض کا علاج ہے، مگر جو ظالم اسے رد کر کے اور اس کی رہنمائی سے منہ موڑ کر اپنے اوپر آپ ظلم کریں ان کو یہ قرآن اس حالت پر بھی نہیں رہنے دیتا جس پر وہ اس کے نزول سے یا اس کے جاننے سے پہلے تھے، بلکہ یہ انہیں اُلٹا اس سے زیادہ خسارے میں ڈال دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک قرآن آیا نہ تھا یا جب تک وہ اس سے واقف نہ ہوئے تھے، ان کا خسارہ محض جہالت کا خسارہ تھا۔ مگر جب قرآن ان کے سامنے آگیا اور اس نے حق اور باطل کا فرق کھول کر رکھ دیا تو ان پر خدا کی حجت تمام ہوگئی۔ اب اگر وہ اسے رد کر کے گمراہی پر اصرار کرتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ جاہل نہیں بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظالم اور باطل پرست اور حق سے نفور ہیں۔ اب ان کی حیثیت وہ ہے جو زہر اور تریاق، دونوں کو دیکھ کر زہر انتخاب کرنے والے کی ہوتی ہے، اب اپنی گمراہی کے وہ پورے ذمہ دار اور ہر گناہ جو اس کے بعد وہ کریں اس کی پوری سزا کے مستحق ہیں۔ یہ خسارہ جہالت کا نہیں بلکہ شرارت کا خسارہ ہے جسے جہالت کے خسارے سے بڑھ کر ہی ہونا چاہیئے۔ یہی بات نبیؐ نے [مندرجہ بالا نہایت مختصر جملے میں بلاغت سے] بیان کی ہے۔ [تفہیم ج ۲ ص ۶۳۹ بنی اسرائیل حاشیہ ۱۰۲]

تخریج :(۱) حَدَّثَنَا اِسحَاقُ بنُ مَنصُورٍ، قَالَ : نَا حَيَّانُ بنُ هِلَالٍ، قَالَ : نَا اَبَانٌ ، قَالَ : نا يَحيٰ : اَنَّ زَيدًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِى مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : اَلطُّهُورُ شَطرُ الْإِيمَانِ ، وَ الْحَمدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَ سُبحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرضِ. وَ الصَّلَاةُ نُورٌ ، وَ الصَّدَقَةُ بُرهَانٌ وَ الصَّبرُ ضِيَاءٌ وَ الْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفسَهُ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوبِقُهَا .

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے طہارت نصف ایمان ہے۔ اور الحمد للہ کہنے کا اجر و ثواب ترازو کو بھر دے گا اور سبحان اللہ والحمد للہ کہنا ترازو کو بھر دے گا یا فرمایا کہ یہ دونوں آسمان و زمین کے مابین جگہ کو پُر کر دیں گے [اگر ان کا ثواب جسم کی شکل فرض کر لیا جائے] نماز نور ہے اور صدقہ برہان و دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف حجت ہے ہر انسان صبح کو اٹھتا ہے تو اپنے آپ کو فروخت کرنے والا ہوتا۔ [باین طور کہ نیک عمل کر کے عذابِ الٰہی سے اپنے آپ کو] آزاد کرنے والا ہوتا ہے یا بُرے اعمال کر کے اسے تباہ و برباد کرنے والا ہوتا ہے۔

اللہ کا کلام دوسرے کلاموں سے اُسی طرح افضل ہے جس طرح خود اللہ تعالیٰ

عَنْ اَبِى سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِى مَسْأَلَتِى اَعْطَيتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعطِى السَّائِلِينَ ، وَ فَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ . (رَوَاهُ التِّرمِذِىُّ وَ الدَّارِمِىُّ وَ الْبَيْهَقِىُّ).

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن مجید (کے مطالعہ) نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے دعا مانگنے سے روک رکھا ہو میں اُس کو وہ افضل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترین چیز دوں گا جو دعا مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے کلام کی فضیلت باقی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر ہے۔ ۲

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن مجید پڑھنے میں اس طرح مشغول رہا کہ اُسے اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے دوسرے اذکار و اوراد مثلاً (سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) وغیرہ پڑھنے کی فرصت نہیں ملی، یہاں تک کہ دعا مانگنے کا بھی وقت نہیں مِلا تو اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ جو بڑی سے بڑی چیز وہ دعا مانگنے والے کو دیتا ہے وہ اُس شخص کو اس کے دعا مانگے بغیر صرف قرآن پڑھنے کی برکت سے عطا کرے گا۔

یہ حدیثِ قُدسی ہے۔ حدیثِ قدسی وہ ہوتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ ایسا فرماتا ہے۔ حدیثِ قدسی اور قرآن میں فرق یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں اور اس کے مضامین بھی۔ ان کے نازل ہونے کے بعد ان کو کتاب اللہ کا جزء بنالیا جاتا تھا، چنانچہ جبریل علیہ السلام جب قرآن لاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ بتا دیتے تھے کہ یہ قرآن کی آیت ہے اور اس کا محل فلاں آیت سے پہلے اور فلاں کے بعد ہے۔ اس کے برعکس حدیثِ قدسی میں الفاظ تو رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہیں لیکن معنی وہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل پر القاء کیے ہوں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حدیثِ قدسی میں الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں لیکن ان کو قرآن کا جزء بنانا مقصود نہیں ہوتا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے متعدد دعائیں رسول اللہ ﷺ کو سکھائی ہیں۔ نماز میں جو اذکار پڑھے جاتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ سب اس غرض کے لیے نہیں تھے کہ انہیں قرآن کا جزء بنایا جائے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الٰہی الفاظ میں کوئی مضمون آتا تھا تو واضح طور پر یہ بتا دیا جاتا تھا کہ یہ قرآن میں شامل کرنے کے لیے نازل کیا گیا ہے۔

یہ حدیث قدسی اُعْطِی السَّائِلِیْنَ پر ختم ہو جاتی ہے اب رسول اللہ ﷺ خود فرماتے ہیں کہ اللہ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ویسی ہی ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر ہے۔ جب یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو یہ مخلوق کے کلام سے اتنا ہی افضل ہے جتنا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے افضل ہے۔ اُوپر کے قول کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا اضافہ اس لیے فرمایا کہ قرآن کے ماسوا مختلف اذکار و اوراد کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا جو بھی ذکر کیا جاتا ہے اس کا واسطہ انسانی کلام ہے خدا کا کلام نہیں ہے۔ اور انسانی کلام خواہ کتنا ہی افضل اور اعلیٰ ہو وہ اللہ کے کلام کے مقابلے میں تو فروتر ہی ہوگا۔ اللہ کے کلام کو اس پر وہی برتری حاصل ہے جو اس کو اپنی مخلوق پر ہے۔ اس لیے جتنا وقت بھی تم نے اللہ کے کلام کو پڑھنے میں صرف کیا وہ بڑے قیمتی کام میں صرف ہوا۔ کوئی وظیفہ پڑھتے یا دعا مانگتے تو اپنا وقت کمتر درجے کا کام میں صرف کرتے۔ اس طریقے سے رسول اللہ ﷺ نے یہ واضح فرما دیا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے یا دعا مانگنے کے بجائے اپنا وقت قرآن ہی پڑھنے میں صرف کر رہا ہو تو اسے وہ سب کچھ کیوں ملتا ہے جو دعا مانگنے والوں کو ملتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ' نا شِهَابُ بْنُ عَبَّادِ الْعَبْدِیُّ ' نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ عَمْرِو ابْنِ قَیْسٍ ، عَنْ عَطِیَّةَ ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ ....الحدیث قال : هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ .

کیسی حالت میں قرآن کو چھونا جائز نہیں

متن : لَا یَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ . ۳

ترجمہ : ''کوئی شخص قرآن کو نہ چھوئے مگر طاہر''

تشریح : امام مالکؒ نے مؤطا میں عبداللہ بن ابی بکر محمد بن عمرو بن حزم کی یہ رائے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تحریری احکام عمرو بن حزم کے ہاتھ یمن کے روساء کو لکھ کر بھیجے تھے ان میں ایک حکم یہ بھی تھا کہ ''کوئی شخص قرآن کو نہ چھوئے مگر طاہر۔ یہی بات ابوداؤد نے مراسیل میں امام زُہری سے نقل کی ہے کہ انہوں نے ابوبکر محمد ابن عمرو بن حزم کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تحریر دیکھی تھی اس میں یہ حکم بھی تھا۔

حضرت علیؓ کی روایت جس میں وہ فرماتے ہیں کہ '' ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلّم لم یکن یحجزہ عن القران شیء لیس الجنابة '' '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز قرآن کی تلاوت سے نہ روکتی تھی سوائے جنابت کے '' ۴ [ابوداؤد ،نسائی ،ترمذی]۔

ابنِ عمرؓ کی روایت جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '' لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ والجنب شیئاً من القراٰن '' حائضہ اور جُنبی قرآن کا کوئی حصہ نہ پڑھے۔ ۵ (ابوداؤد، ترمذی)۔

بخاری کی روایت جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم ہرقل کو جو نامۂ مبارک بھیجا تھا اس میں قرآن مجید کی یہ آیت بھی لکھی ہوئی تھی '' یَا اَهْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ ...

☆صحابہؓ اور تابعین کے مسالک :

صحابہؓ اور تابعین سے اس مسئلے میں جو مسالک منقول ہیں وہ یہ ہیں :

حضرت سلمان فارسیؓ وضو کے بغیر قرآن پڑھنے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے ، مگر ان کے نزدیک اس حالت میں قرآن کو ہاتھ لگانا جائز نہ تھا۔ یہی مسلک حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بھی تھا اور حضرت حسن بصری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ابراہیم نخعی بھی وضو کے بغیر مصحف کو ہاتھ لگانا مکروہ سمجھتے تھے ۔ احکام القرآن للجصاص ۔عطاء اور طاؤس اور شعبی اور قاسم بن محمد سے بھی یہی بات منقول ہے (المُغنی لابن قُدامه) البتہ قرآن کو ہاتھ لگائے بغیر اس میں دیکھ کر پڑھنا، یا اس کو یاد سے پڑھنا ان سب کے نزدیک بے وضو بھی جائز تھا۔

جنابت اور حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پڑھنا حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسن بصری، حضرت ابراہیم نخعی اور امام زہری کے نزدیک مکروہ تھا۔ مگر ابن عباسؓ کی رائے یہ تھی اور اسی پر ان کا عمل بھی تھا کہ قرآن کا جو حصہ پڑھنا آدمی کا معمول ہو وہ اسے یاد سے پڑھ سکتا ہے۔ حضرت سعید بن المسیب اور سعید بن جبیر سے اس مسئلے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، کیا قرآن اس کے حافظہ میں محفوظ نہیں ہے؟ پھر اس کے پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ (المغنی. اور المحلّٰی لابن حَزم)

☆ فقہاء کے مسالک :

فقہاء کے مسالک اس مسئلے میں حسب ذیل ہیں:

مسلک حنفی کی تشریح امام علاء الدین الکاسانی نے بدائع الصنائع میں یوں کی ہے:

”جس طرح بے وضو نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اسی طرح قرآن مجید کو ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ غلاف کے اندر ہو تو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے۔ غلاف سے مراد بعض فقہاء کے نزدیک جلد ہے اور بعض کے نزدیک وہ خریطہ یا لفافہ یا جزدان ہے جس کے اندر قرآن رکھا جاتا ہے اور اس میں سے نکالا بھی جا سکتا ہے۔ اسی طرح تفسیر کی کتابوں کو بھی بے وضو ہاتھ نہ لگانا چاہیے، نہ کسی ایسی چیز کو جس میں قرآن کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو۔ البتہ فقہ کی کتابوں کو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے اگرچہ مستحب یہی ہے کہ ان کو بھی بے وضو ہاتھ نہ لگایا جائے، کیونکہ ان میں بھی آیات قرآنی بطور استدلال درج ہوتی ہیں۔ بعض فقہائے حنفیہ اس بات کے قائل ہیں کہ مصحف کے صرف اس حصے کو بے وضو ہاتھ لگانا درست نہیں ہے جہاں قرآن کی عبارت لکھی ہوئی ہو، باقی رہے حواشی تو خواہ وہ سادہ ہوں یا ان میں بطور تشریح کچھ لکھا ہوا ہو، ان کو ہاتھ لگانے میں مضائقہ نہیں۔ مگر صحیح بات یہ ہے کہ حواشی بھی مصحف ہی کا ایک حصہ ہیں۔ رہا قرآن پڑھنا، تو وہ وضو کے بغیر جائز ہے“۔ فتاویٰ عالمگیری میں بچوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ تعلیم کے لیے قرآن مجید بچوں کے ہاتھ میں دیا جا سکتا ہے خواہ وہ وضو سے ہوں یا بے وضو۔

مسلک شافعی کو امام نووی نے المنہاج میں اس طرح بیان کیا ہے۔” نماز اور طواف کی طرح مصحف کو ہاتھ لگانا اور اس کے کسی ورق کو چھونا بھی وضو کے بغیر حرام ہے۔ اسی طرح قرآن کی جلد کو چھونا بھی ممنوع ہے اور اگر قرآن کسی خریطے، غلاف یا صندوق میں ہو، یا درس قرآن کے لیے اس کا کوئی حصہ تختی پر لکھا ہوا ہو تو اس کو بھی ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ البتہ قرآن کسی کے سامان میں رکھا ہو، یا تفسیر کی کتابوں میں لکھا ہوا ہو، یا کسی سکہ میں اس کا کوئی حصہ درج ہو تو اسے ہاتھ لگانا حلال ہے، بچہ اگر بے وضو ہو تو وہ بھی قرآن کو ہاتھ لگا سکتا ہے اور بے وضو آدمی اگر قرآن پڑھے تو لکڑی یا کسی اور چیز سے وہ اس کا ورق پلٹ سکتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مالکیہ کا مسلک جو الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں نقل کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جمہور فقہاء کے ساتھ وہ اس امر میں متفق ہیں کہ مصحف کو ہاتھ لگانے کے لیے وضو شرط ہے۔ لیکن قرآن کی تعلیم کے لیے وہ استاد اور شاگرد دونوں کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں۔ بلکہ حائضہ عورت کے لیے بھی وہ بغرضِ تعلیم مصحف کو ہاتھ لگانا جائز قرار دیتے ہیں، ابن قدامہ نے المُغنی میں امام مالک کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ جنابت کی حالت میں تو قرآن پڑھنا ممنوع ہے، مگر حیض کی حالت میں عورت کو قرآن پڑھنے کی اجازت ہے، کیونکہ ایک طویل مدت تک اگر ہم اسے قرآن پڑھنے سے روکیں گے تو وہ بھول جائے گی۔

حنبلی مذہب کے احکام جو ابن قُدامہ نے نقل کیے ہیں یہ ہیں کہ'' جنابت کی حالت میں اور حیض و نفاس کی حالت میں قرآن یا اس کی کسی پوری آیت کو پڑھنا جائز نہیں ہے البتہ بسم اللہ ،الحمدللہ وغیرہ کہنا جائز ہے، کیونکہ اگرچہ یہ بھی کسی نہ کسی آیت کے اجزاء ہیں، مگر ان سے تلاوتِ قرآن مقصود نہیں ہوتی۔ رہا قرآن کو ہاتھ لگانا، تو وہ کسی حال میں وضو کے بغیر جائز نہیں۔ البتہ قرآن کی کوئی آیت کسی خط یا فقہ کی کسی کتاب، یا کسی اور تحریر کے سلسلے میں درج ہو تو اسے ہاتھ لگانا ممنوع نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن اگر کسی چیز میں رکھا ہوا ہوتو اسے وضو کے بغیر اٹھایا جاسکتا ہے۔ تفسیر کی کتابوں کو ہاتھ لگانے کے لیے بھی وضو شرط نہیں ہے۔ نیز بے وضو آدمی کو اگر کسی فوری ضرورت کے لیے قرآن کو ہاتھ لگانا پڑے تو وہ تیمّم کرسکتا ہے۔'' الفقہ علی المذاہب الاربعۃ میں مسلک حنبلی کا یہ مسئلہ بھی درج ہے کہ بچوں کے لیے تعلیم کی غرض سے بھی وضو کے بغیر قرآن کو ہاتھ لگانا درست نہیں ہے اور یہ ان کے سرپرستوں کا فرض ہے کہ وہ قرآن ان کے ہاتھ میں دینے سے پہلے انہیں وضو کرائیں۔

ظاہر یہ کا مسلک یہ ہے کہ قرآن پڑھنا اور اس کو ہاتھ لگانا ہر حال میں جائز ہے خواہ آدمی بے وضو ہو، یا جنابت کی حالت میں ہو، یا عورت حیض کی حالت میں ہو۔ ابن حزم نے المُحلّٰی (جلد اوّل، صفحہ ۷۷ تا ۸۴) میں اس مسئلے پر مفصّل بحث کی ہے جس میں انہوں نے اس مسلک کی صحت کے دلائل دیے ہیں اور یہ بتایا ہے کہ فقہاء نے قرآن پڑھنے اور اس کو ہاتھ لگانے کے لیے جو شرائط بیان کی ہیں ان میں سے کوئی بھی قرآن وسنت سے ثابت نہیں ہے۔

[لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ] (دراصل) تردید ہے کفار کے اُن الزامات کی جو وہ قرآن پر لگایا کرتے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کو کاہن قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کلام آپ پر جن اور شیاطین اِلقا کرتے ہیں۔ اس کا جواب قرآن مجید میں متعدد مقامات پر دیا گیا ہے۔ مثلاً سورۂ شعراء میں ارشاد ہوا ہے ﴿ وَ مَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِيْنُ ، وَ مَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَ مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴾ '' اس کو لے کر شیاطین نہیں اترے ہیں، نہ یہ کلام ان کو سجتا ہے اور نہ وہ ایسا کرہی سکتے ہیں۔ وہ تو اس کی سماعت تک سے دور رکھے گئے ہیں'' (آیات ۲۱۰ تا ۲۱۲) اسی مضمون کو یہاں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ '' اسے مطہرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا ''۔ یعنی شیاطین کا اسے لانا، یا اس کے نزول کے وقت اس میں دخل انداز ہونا تو درکنار، جس وقت یہ لوحِ محفوظ سے نبیؐ پر نازل کیا جاتا ہے اُس وقت مطہرین، یعنی پاک فرشتوں کے سوا کوئی قریب پھٹک بھی نہیں سکتا۔ فرشتوں کے لیے مطہرین کا لفظ اس معنی میں استعمال کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر قسم کے ناپاک جذبات اور خواہشات سے پاک رکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کی یہی تفسیر انسؓ بن مالک، ابنِ عباسؓ، سعید بن جُبیر، عِکرِمہ، مجاہد، قتادہ، ابوالعالیہ، سُدّی، ضحاک اور ابنِ زید نے بیان کی ہے، اور نظمِ کلام کے ساتھ بھی یہی مناسبت رکھتی ہے۔ کیونکہ سلسلہءِ کلام خود یہ بتا رہا ہے کہ توحید اور آخرت کے متعلق کفارِ مکہ کے غلط تصورات کی تردید کرنے کے بعد اب قرآن مجید کے بارے میں اُن کے جھوٹے گمانوں کی تردید کی جارہی ہے اور مواقع نجوم کی قسم کھا کر یہ بتایا جارہا ہے کہ یہ ایک بلند پایہ کتاب ہے، اللہ تعالیٰ کے محفوظ نوشتے میں ثبت ہے جس میں کسی مخلوق کی دراندازی کا کوئی امکان نہیں، اور نبی پر ایسے طریقے سے نازل ہوتی ہے کہ پاکیزہ فرشتوں کے سوا کوئی اسے چھو تک نہیں سکتا۔

بعض مفسّرین نے اس آیت میں لا کو نہی کے معنی میں لیا ہے اور آیت کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ "کوئی ایسا شخص اسے نہ چھوئے جو پاک نہ ہو" یا "کسی ایسے شخص کو اسے نہ چھونا چاہیے جو ناپاک ہو" اور بعض دوسرے مفسّرین اگرچہ لا کو نفی کے معنی میں لیتے ہیں اور آیت کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ "اس کتاب کو مطہرین کے سوا کوئی نہیں چھوتا" مگر ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ نفی اسی طرح نہی کے معنی میں ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد کہ [**اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لاَ یَظْلِمُهٗ**] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا" اس میں اگرچہ خبر دی گئی ہے کہ مسلمان مسلمان پر ظلم نہیں کرتا، لیکن دراصل اس سے یہ حکم نکلتا ہے کہ مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے۔ اسی طرح اس آیت میں اگرچہ فرمایا یہ گیا ہے کہ پاک لوگوں کے سوا قرآن کو کوئی نہیں چھوتا، مگر اس سے حکم یہ نکلتا ہے کہ جب تک کوئی شخص پاک نہ ہو، وہ اس کو نہ چھوئے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تفسیر آیت کے سیاق و سباق سے مطابقت نہیں رکھتی، سیاق و سباق سے الگ کرکے تو اس کے الفاظ سے یہ مطلب نکالا جاسکتا ہے، مگر جس سلسلہءِ کلام میں یہ وارد ہوئی ہے اس میں رکھ کر اسے دیکھا جائے تو یہ کہنے کا سرے سے کوئی موقع نظر نہیں آتا کہ "اس کتاب کو پاک لوگوں کے سوا کوئی نہ چھوئے"۔ کیونکہ یہاں تو کفار مخاطب ہیں اور ان کو یہ بتایا جارہا ہے کہ یہ اللہ رب العالمین کی نازل کردہ کتاب ہے، اس کے بارے میں تمہارا یہ گمان قطعی غلط ہے کہ اسے شیاطین نبیؐ پر القا کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ شرعی حکم بیان کرنے کا آخر کیا موقع ہوسکتا تھا کہ کوئی شخص طہارت کے بغیر اس کو ہاتھ نہ لگائے؟ زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ آیت یہ حکم دینے کے لیے نازل نہیں ہوئی ہے مگر فحوائے کلام اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کتاب کو صرف مطہرین ہی چھو سکتے ہیں، اُسی طرح دنیا میں بھی کم از کم وہ لوگ جو اس کے کلامِ الٰہی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں، اسے ناپاکی کی حالت میں چھونے سے اجتناب کریں [تفہیم القرآن ج ۳ ص ۲۹۱ تا ۲۹۵ . الواقعہ حاشیہ ۳۹]

(۳) حَدَّثَنِیْ یَحْیٰ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ ، اَنَّ فِی الْكِتَابِ الَّذِیْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ : [أَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ] .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ' ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ ' قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا وَ رَجُلَانِ . رَجُلٌ مِّنَّا وَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَحْسَبُ ' فَبَعَثَهُمَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجْهًا وَقَالَ: اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا ' ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَخْرَجَ ' ثُمَّ خَرَجَ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَخَذَ مِنْهُ حَفْنَةً فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ' فَاَنْكَرُوْا ذٰلِكَ ' فَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَ يَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَ لَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ اَوْ قَالَ يَحْجِزُهُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ.

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن سلمہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں اور دو اور آدمی حضرت علیؓ کے پاس گئے۔ حضرت علیؓ نے ہمارے ایک آدمی اور بنی اسد کے ایک آدمی کو ایک طرف بھیجا اور فرمایا کہ تم دونوں توانا و قوی آدمی ہو۔ اپنے دین کے لیے دفاع کرو اپنے زور اور قوت و طاقت کے ذریعہ، بعد ازاں حضرت علیؓ قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ واپس آ کر پانی طلب فرمایا، ایک چلو پانی لے کر اپنے چہرے پر ملا۔ اس کے بعد قرآن پڑھنے لگے، لوگوں نے اسے ناپسند کیا تب حضرت علیؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے فارغ ہو کر ہمیں قرآن پڑھاتے تھے، ہمارے ساتھ گوشت تناول فرمایا کرتے تھے۔ جنابت کے ماسوا کوئی دوسرا امر آپ کو اس سے نہ روکتا تھا۔

(۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ' وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا : نا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' قَالَ : لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ .

قرآن ----- سب سے بڑی دولت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ' قُلْنَا : نَعَمْ ' قَالَ : فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَّقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ .(رَوَاهُ مُسْلِمٌ).

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جائے تو وہ دیکھے کہ اس کے ہاں تین حاملہ، بڑی جسیم اور فربہ اونٹنیاں کھڑی ہیں؟ ہم نے عرض کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں یارسول اللہ، ہم یہ چاہتے ہیں۔اس پر آپؐ نے فرمایا کہ تین آیتیں، جو تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں پڑھے، یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہیں کہ وہ اپنے گھر پر تین ایسی حاملہ جسیم اور فربہ اُونٹنیاں پائے۔٦

تشریح: بڑی جسیم اور حاملہ اُونٹنی عربوں کے نزدیک بہترین مال تھا۔اس لیے نبی ﷺ نے اس سے مثال دی کہ اگر تم نماز میں قرآن کی تین آیتیں پڑھو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تمہارے گھر پر مفت کی تین اونٹنیاں آ کھڑی ہوں۔

اس مثال سے رسول اللہ ﷺ نے اہلِ ایمان کے ذہن نشین یہ بات کرائی کہ قرآن ان کے لیے کتنی بڑی رحمت ہے،اور قرآن کی شکل میں کتنی بڑی دولت ان کے ہاتھ آئی ہے۔انہیں اس بات کا احساس دلایا گیا کہ ان کے نزدیک جو بڑی سے بڑی دولت ہو سکتی ہے، یہ قرآن اور اس کی ایک ایک آیت اس سے زیادہ بڑی دولت ہے۔

تخریج (٦) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ' وَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ ' قَالاَ : نا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ' عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ ' عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ' قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ .... الحديث

قرآن ----- دُنیا اور آخرت میں سر بلندی کا ذریعہ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت عمرؓ بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے سے کچھ لوگوں کو اُٹھائے گا اور کچھ لوگوں کو گرائے گا۔ ۷

تشریح: مراد یہ ہے کہ جو لوگ اس کتاب کو لے کر کھڑے ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ اُنہیں ترقی دے گا اور دنیا اور آخرت دونوں میں سر بلند کرے گا۔لیکن جو لوگ اس کتاب کو لے کر بیٹھ رہیں گے اور اس کے مطابق عمل نہیں کریں گے یا اس کتاب کو رد کر دیں گے اللہ تعالیٰ ان کو گرا دے گا۔ان کے لیے نہ دنیا کی سر بلندی ہے اور نہ آخرت کی سرخروئی۔

تخریج: (۷) حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ' قَالَ : نا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عَامِرِ ابْنِ وَاثِلَةَ ' اَنَّ نَافِعَ ابْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِىَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ وَ كَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهٗ عَلٰى مَكَّةَ . فَقَالَ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلٰی اَهْلِ الْوَادِیْ ؟ فَقَالَ : ابْنُ اَبْزٰی، قَالَ : وَ مَنِ ابْنُ اَبْزٰی ؟ قَالَ : مَوْلًی مِّنْ مَّوَالِیْنَا، قَالَ: فَاسْتَخْلَفَ عَلَیْهِمْ مَوْلًی ؟ قَالَ : اِنَّهٗ قَارِئٌ لِکِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ اِنَّهٗ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ، قَالَ عُمَرُ : اَمَا اِنَّ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَ یَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ.

قرآن مجید قیامت کے روز شفیع بن آئے گا

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ، اِقْرَأُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَابَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا، اِقْرَأُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَکَةٌ وَ تَرْکَهَا حَسْرَةٌ وَ لَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ : حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفیع (سفارش کرنے والا) بن کر آئے گا۔ دو چمکتی ہوئی روشن سُورتیں البقرۃ اور آلِ عمران پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ دونوں قیامت کے روز اس طرح سے آئیں گی جیسے کہ وہ چھتریاں ہیں، یا سایہ کرنے والے بادل ہیں، یا پرندوں کے دو جھنڈ ہیں جو پر پھیلائے ہوئے ہوں. وہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے حجت پیش کرنے والی ہوں گی۔ سورۃ البقرۃ پڑھا کرو کیونکہ اس کا اختیار کرنا برکت ہے اور اس کا چھوڑ دینا حسرت ہے اور باطل پرست اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔[8]

تشریح : اس حدیث میں پہلی بات یہ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفیع بن کر آئے گا۔ شفیع بن کر آنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ انسانی شکل میں کھڑا ہو کر سفارش کرے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے دنیا میں قرآن پڑھا اور اس کے مطابق اپنی زندگی کی اصلاح کی تو اس کا یہ عمل آخرت میں اس کی شفاعت کا موجب بنے گا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ بات پیش ہو گی کہ اس بندے نے آپ کی کتاب پڑھی تھی۔ اس کے دل میں ایمان تھا جس کی بنا پر اُس نے اس کتاب کی طرف رجوع کیا تھا اور اس کے پڑھنے میں اپنا وقت صرف کیا تھا۔ اس نے اس سے احکام معلوم کرنے اور ہدایات حاصل کرنے اور پھر اپنی زندگی کو ان کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی تھی۔ یہ ساری چیزیں اس نے ایمان ہی کی بنا پر تو کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔اس لیے اپنے اس بندے کے ساتھ عفوو درگزر کا معاملہ کیجئے اور اسے اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے نوازیئے۔

دوسری چیز حضورؐ نے یہ ارشاد فرمائی کہ قرآن مجید کی دو نہایت روشن سورتیں یعنی البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو۔ان کو جس بنا پر روشن سورتیں فرمایا گیا وہ یہ ہے کہ ان دونوں سُورتوں کے اندر اہلِ کتاب اور مشرکین پر حُجت تمام کردی گئی ہے۔اِسی طرح مسلمانوں کو بھی ان سورتوں میں ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے بارے میں پوری پوری ہدایات دے دی گئیں،ان کی جنگ کے بارے میں بھی،ان کی صلح کے بارے میں بھی،ان کے نظامِ اقتصادی کے بارے میں بھی اور ان کے نظامِ اخلاق کے متعلق بھی۔غرض ان دونوں سورتوں میں قرآن مجید کی ساری تعلیمات بڑی حد تک بیان ہوگئی ہیں۔اس لیے فرمایا کہ یہ دو روشن سورتیں پڑھا کرو۔قیامت کے روز یہ اس طرح آئیں گی جیسے کوئی چھتری یا بادل ہو یا جیسے پرندوں کے جُھنڈ ہوں جو اپنے پر پھیلائے ہوئے ہوں،اور یہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے حجت پیش کرنے والی اور ان کی حمایت کرنے والی ہوں گی،قیامت کے روز جب کہ کسی کے لیے سایہ نہ ہوگا یہ سورتیں اُس بندۂ مومن کے لیے سایہ بنی ہوئی ہوں گی جو دنیا میں ان کی تلاوت کرتا رہا اور ان سے احکام معلوم کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔اس طرح یہ سورتیں آدمی کو قیامت کے روز کی سختیوں سے بچانے والی ہوں گی۔

پھر خاص طور سورۃ بقرۃ کے متعلق فرمایا کہ جو شخص اسے پڑھتا ہے اس کے لیے اس کا پڑھنا باعثِ برکت ہے ،اور جو اسے چھوڑتا ہے اس کا چھوڑنا اس کے لیے باعثِ حسرت ہے۔وہ شخص قیامت کے روز افسوس کرے گا کہ دنیا میں اتنی بڑی نعمت سورۂ بقرۃ کی شکل میں اس کے پاس آئی تھی مگر اُس نے اس سے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا،اس کی کچھ قدر نہ کی۔پھر فرمایا کہ باطل پرست لوگ اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔مراد یہ ہے کہ جس شخص کے اندر ذرّہ برابر بھی باطل پرستی موجود ہوگی وہ اس سورہ کو برداشت نہیں کر سکے گا کیونکہ اس کے اندر اوّل سے لے کر آخر تک ایسے باطل شکن مضامین بیان کئے گئے ہیں.کہ کوئی باطل پرست اس سورت کا تحمل نہیں کر سکتا۔

تخریج : (۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ : نا أَبُوْ تَوْبَةَ ، وَ هُوَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ : نا مُعَاوِيَةُ يَعْنِى ابْنُ سَلَّامٍ ، عَنْ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ ، يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُوْلُ : اِقْرَؤُوا الْقُرْاٰنَ ...... الخ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن ہر زمانے کے فتنوں سے بچانے والا ہے

عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ یَخُوضُونَ فِی الْاَحَادِیْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَوَ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ ' قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ ' فِیْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَ خَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَ حُكْمُ مَا بَیْنَكُمْ ' هُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْهَزْلِ ' مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَ مَنِ ابْتَغَی الْهُدٰی فِیْ غَیْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ ' وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ وَ هُوَ الذِّكْرُ الْحَكِیْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ ' هُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَ لَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا یَنْقَضِیْ عَجَائِبُهٗ ' هُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ' مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَ مَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَ مَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَیْهِ هَدٰی اِلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ . (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ الدَّارِمِیُّ)

ترجمہ : حضرت حارثؓ اعور بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں (کوفے کی) مسجد میں لوگوں کے پاس سے گزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ لایعنی باتوں میں مشغول ہیں۔ میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے انہیں اس چیز کی خبر دی (کہ لوگ اس طرح مسجد میں بیٹھے ہوئے فضول باتیں کر رہے ہیں) حضرت علیؓ نے فرمایا: کیا لوگ واقعی ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ''خبردار رہو! عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے'' میں نے عرض کیا :''یا رسول اللہ، اس سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ '' حضورؐ نے ارشاد فرمایا کتاب اللہ۔ اس میں اس چیز کی خبر بھی ہے کہ تم سے پہلے کی قوموں پر کیا گزری، اور اس بات کی خبر بھی ہے کہ تمہارے بعد میں آنے والوں پر کیا گزرے گی، اور اس چیز کا ذکر بھی ہے کہ تمہارے معاملات کے درمیان فیصلہ کرنے کی صورت کیا ہے۔

یہ قرآن ایک سنجیدہ اور فیصلہ کن کلام ہے، کوئی مذاق کی چیز نہیں ہے۔ جو کوئی ظالم و جبار شخص اس قرآن کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو کچل کر رکھ دے گا اور جس نے اسے چھوڑ کر کسی اور جگہ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی اللہ اسے گمراہ کر دے گا اور یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اور یہ حکیمانہ نصیحت ہے، اور یہی سیدھا راستہ ہے۔ یہ قرآن وہ چیز ہے کہ تخیلات اسے غلط راستے پر نہیں لے جاسکتے اور زبانیں اس میں کسی قسم کی آمیزش نہیں کرسکتیں۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علماء کبھی اس سے سیر نہیں ہو سکتے۔ اور خواہ اس کو کتنا ہی پڑھو یہ پرانا نہیں ہوتا۔ اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ یہ قرآن ایسی چیز ہے کہ جب جنوں نے اس کو سُنا تو وہ یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ "ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا ہے جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔" جو شخص قرآن کے مطابق بات کرے گا وہ سچی بات کرے گا اور جو اس کے مطابق عمل کرے گا یقیناً اجر پائے گا اور جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا ضرور عدل کا فیصلہ کرے گا، اور جو لوگوں کو اس کی پیروی کی دعوت دے گا وہ سیدھے راستے کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرے گا۹ "۔

تشریح : اس حدیث میں نبی ﷺ نے قرآن مجید کی اولین خصوصیّت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس میں گزشتہ قوموں کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ جن قوموں نے بھلائی کی روش اختیار کی ان کی اس روش کا کیا نتیجہ برآمد ہوا اور جن قوموں نے سیدھی راہ اختیار نہ کی ان کا کیا انجام ہوا۔ اسی طرح یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آئندہ غلط راستے پر چلنے والوں کا کیا انجام ہونا ہے اور صحیح راستے پر چلنے والوں کے لیے کیا بھلائی مقدّر رہے۔ مزید برآں اس میں یہ بات بھی سمجھا دی گئی ہے کہ اگر کبھی تمہارے درمیان اختلافات رُونما ہوں تو ان کا فیصلہ کس طرح کیا جانا چاہیئے۔

۞ هُوَ الْفَصْلُ کے معنی یہ ہیں کہ قرآن مجید دوٹوک اور فیصلہ کن بات کہتا ہے اور پوری سنجیدگی کے ساتھ کہتا ہے۔ اس میں کوئی ایک بات بھی بطورِ مذاق نہیں کہہ دی گئی ہے کہ اس کے ماننے یا نہ ماننے سے کوئی فرق واقع نہ ہوتا ہو۔

پھر فرمایا کہ جو شخص قرآن کو چھوڑ کر کسی اور جگہ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔ مراد یہ ہے کہ اس کتاب کے سوا اب اور کسی جگہ سے ہدایت نہیں مل سکتی۔ اگر کسی دوسرے ذریعے کی طرف رجوع کرو گے تو سوائے گمراہی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

۞ فرمایا کہ یہ قرآن اللہ کی رسی ہے، یعنی یہ بندوں اور خدا کے درمیان تعلق کا واحد ذریعہ ہے۔ اگر کسی نے اس کو تھاما تو خدا سے اس کا تعلق قائم ہو گیا اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو خدا سے اس نے اپنا تعلق کاٹ لیا۔

۞ قرآن کے حکیمانہ نصیحت ہونے سے مراد یہ ہے کہ یہ ایک ایسی نصیحت ہے جو سراسر حکمت اور دانائی پر مبنی ہے۔

۞ فرمایا گیا کہ قرآن وہ چیز ہے جسے تخیلات غلط راستے پر نہیں لے جا سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کو اپنا رہنما بنا لے، اس سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرے اور زندگی میں پیش آنے والے مسائل و معاملات میں اسی کی طرف رجوع کرے تو پھر اسے نہ اس کے اپنے تخیلات بھٹکا سکتے ہیں اور نہ دوسروں کے خیالات گمراہ کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر ایک آدمی پہلے سے بعض تخیلات کو اپنے ذہن میں راسخ کر چکا ہو، اور یہی نہیں بلکہ قرآن کو بھی ان کے مطابق ڈھالنا چاہتا ہو تو اس صورت میں اس کے لیے ان تخیلات سے بچاؤ کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہاں اگر ایک شخص خلوصِ دل کے ساتھ قرآن ہی سے رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ فیصلہ کر کے بیٹھتا ہے کہ جو کچھ یہاں ملے گا وہ اسے مانے گا اور جو کچھ یہاں نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملے گا وہ اسے نہیں مانے گا تو ایسے شخص کو نہ اپنے تخیلات بھٹکائیں گے اور نہ دوسروں کے افکار گمراہ کر سکیں گے۔

۞ پھر ارشاد ہوا کہ زبانیں اس قرآن میں کسی طرح کی آمیزش نہیں کر سکتیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسا محفوظ کر دیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے اندر کسی انسانی کلام کی آمیزش کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکے گا۔

۞ یہ واقعہ ایک صریح معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے جب یہ بات ارشاد فرمائی تھی تو اُس وقت یہ کلام ابھی پیش ہی کیا گیا تھا لیکن آج تقریباً چودہ سو برس گزر چکے ہیں اور کوئی شخص آج تک اس کے اندر کسی طرح کا ردّ و بدل نہیں کر سکا۔ اُس وقت تو خدا اور اس کے رسولؐ کے سوا اس بات کو کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا کہ قرآن میں کسی طرح کی آمیزش نہیں ہو سکے گی، اور یہ بات بہر حال پیشگی علم کی بنا پر کہی گئی تھی، لیکن آج یہ بات صدیوں کے تجربے سے ثابت ہو چکی ہے کہ جو کچھ کہا گیا تھا وہ فی الواقع حق تھا اسی چیز کا نام معجزہ ہے۔

۞ فرمایا کہ علماء کبھی اس سے سیر نہیں ہو سکتے۔ یعنی ایک عالم، قرآن کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر غور و فکر کرنے میں اپنی عمر گزار دے گا لیکن کبھی اس سے سیر نہیں ہو سکے گا۔ اس پر کوئی وقت ایسا نہیں آئے گا جب وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ قرآن سے اسے جو کچھ سمجھنا تھا وہ سب کچھ اس نے سمجھ لیا اور اب اسے مزید کسی علم کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بھی امر واقعہ ہے کہ آج تک کبھی کسی عالم کی زبان پر یہ بات نہیں آئی ہے کہ اب میں قرآن سے سیر ہو چکا ہوں، اب اس میں مزید کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو مجھے حاصل کرنی ہو۔

۞ پھر فرمایا کہ قرآن کو خواہ کتنا ہی پڑھو یہ پُرانا نہیں ہوتا۔

آپ کسی اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبے کی کتاب کو بھی زیادہ سے زیادہ دو چار یا حد سے حد دس بیس مرتبہ پڑھیں گے بالآخر اکتا جائیں گے، لیکن قرآن وہ کتاب ہے کہ عمر بھر اور بار بار پڑھی جانے کے باوجود طبیعت اس سے نہیں بھرتی۔ خصوصاً سورۂ فاتحہ تو دن میں لگ بھگ پچاس مرتبہ پڑھی جاتی ہے لیکن معاذ اللہ کبھی کسی کے دل میں یہ بیزاری پیدا نہیں ہوتی کہ کب تک وہ ایک ہی چیز کو دہراتا رہے۔ لاریب یہ اس کلام کا معجزہ ہے اور اس کی غیر معمولی خوبی کا ایک نشان۔

۞ ارشاد ہوا کہ قرآن کے عجائب کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ واقعہ یہ ہے کہ آدمی کی عمر قرآن مجید کو پڑھتے، اس پر غور کرتے اور تحقیق کرتے گزر جاتی ہے لیکن اس کے عجائب ختم ہونے میں نہیں آتے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی چالیس چالیس اور پچاس پچاس برس کے مطالعے کے بعد کسی وقت قرآن کو کھول کر پڑھتا ہے تو کوئی آیت ایسی سامنے آتی ہے جسے پڑھ کر وہ محسوس کرتا ہے کہ گویا آج پہلی مرتبہ پڑھی ہے۔ کوئی ایسا مضمون اس سے نکلتا ہے جو عمر بھر کے مطالعہ میں بھی نہیں نکلا تھا۔ اسی لیے فرمایا گیا کہ اس کے عجائب کبھی ختم نہ ہوں گے۔

۞ قرآنِ مجید کو سُن کر جنوں کے ایمان لانے کا واقعہ سورۂ جن اور احقاف میں بیان ہوا ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ ایسا مؤثر کلام ہے کہ انسان تو انسان جن بھی اگر اس کلام کو ضد، تعصّب اور ہٹ دھرمی سے الگ ہو کر کھلے دل سے سنیں تو وہ بھی اس بات کی شہادت دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ قرآن راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُسی پر ایمان لا کر راہِ ہدایت مل سکتی ہے۔

قرآن مجید کی ان تمام صفات کی بنا پر نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ آئندہ زمانے میں جو فتنہ آنے والا ہے اس سے بچانے والی چیز سوائے قرآن کے اور کوئی نہیں ہوگی، اور اس بات کی وضاحت فرما دی کہ قرآن کی کیا خصوصیات اور کیا کمالات ہیں جن کی بنا پر یہ قیامت تک انسان کو ہر فتنے سے بچاتا رہے گا۔

تخریج: (۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، نَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ اَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ اَخِي الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ، عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ، قَالَ: مَرَرْتُ .... الخ

تمام روایات بیان کرنے کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں **خُذْهَا اِلَيْکَ يَا اَعْوَرُ**. پھر فرماتے ہیں.

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ وَ اِسْنَادُهُ مَجْهُوْلٌ وَ فِيْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ مَقَالٌ۔

قرآن کو اُخروی فلاح کا ذریعہ بناؤ

عَنْ عَبِيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ اَفْشُوْهُ وَ تَغَنَّوْا وَ تَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَ لَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ترجمہ: حضرت عَبِیدہ مُلَیکیؓ جو ایک صحابیؓ ہیں، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اہلِ قرآن (مراد ہے قرآن پڑھنے والو) قرآن کو تکیہ مت بنالو بلکہ اس کی تلاوت کرو جس طرح کہ اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے، رات اور دن کے اوقات میں، اور اسے علانیہ پڑھو، خوش آوازی کے ساتھ پڑھو، اور جو کچھ مضامین اس میں ہیں ان پر غور کرو، اُمید ہے تمہیں فلاح نصیب ہوگی، اور اس کا ثواب جلدی حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو، کیونکہ (آخرت میں) اس کا ثواب لازماً ہے۔[۱۰]

تشریح: فرمایا کہ قرآن کو تکیہ نہ بنالو۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن کو تکیے کی جگہ رکھ کر نہ سویا کرو بلکہ اس کا یہ مفہوم بعد کے فقرے سے سامنے آتا ہے کہ قرآن سے غفلت نہ برتو، صبح و شام اس کی تلاوت کرو۔ اس کا ذکر عام کرو اور اس کے مضامین میں غور و فکر کرو۔ یہ حال نہ ہو کہ قرآن آپ کے پاس موجود ہو لیکن آپ غفلت میں پڑے رہیں اور کبھی نظر اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھیں اور اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا کہ قرآن کا ثواب جلدی سے (یعنی اس دنیا میں) حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو، اگرچہ اس کا ثواب یقیناً ہے۔ مراد یہ ہے کہ چاہے اس دنیا میں اس کا ثواب تمہیں نہ ملے لیکن اس کا ثواب بہر حال ہے جو آخرت میں لازماً ملنا ہے۔ دنیا میں بھی اگرچہ اس کا ثواب کبھی نہ کبھی ملتا ہے لیکن تم اسے دنیوی ثواب کی خاطر نہ پڑھو بلکہ اُخروی ثواب کی خاطر پڑھو۔ دنیا میں تو قرآن کی وجہ سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہیں دشمنانِ دین کی سختیوں کا نشانہ بننا پڑے لیکن آخرت میں یہ تمہارے لیے بہترین توشہ ثابت ہوگا اور وہاں کا اجر ضائع نہیں ہو سکتا۔

تخریج: (۱۰) وَ فِیْمَا اَنْبَأَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ الْعُکْبَرِیَّ اَخْبَرَهُمْ انا اَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِیُّ، ثنا سُلَیْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْاَقْطَعِ، ثنا بَقِیَّةُ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ، حَدَّثَنِی الْمُهَاجِرُ ابْنُ حَبِیْبٍ عَنْ عَبِیْدَةَ الْمُلَیْکِیِّ وَکَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَاَھْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ .... الحدیث

عاملِ قرآن کے والدین کو ایک روشن تاج پہنایا جائے گا

عَنْ مُعَاذِ نِ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَ عَمِلَ بِمَا فِیْہِ اُلْبِسَ وَالِدَاہُ تَاجًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ ضَوْءُہٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُیُوْتِ الدُّنْیَا لَوْ کَانَتْ فِیْکُمْ فَمَا ظَنُّکُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِهٰذَا. رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ)

ترجمہ: حضرت معاذ جہنیؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے قیامت کے روز اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی ایسی ہوگی کہ اگر سورج بھی تمہارے گھروں میں اُتر آئے تو وہ اس کی روشنی سے عمدہ ہوگی۔ پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ جو شخص خود قرآن کے مطابق عمل کرنے والا ہے اس کی شان کیا ہوگی۔!!

تشریح: یہاں ان والدین کا ذکر نہیں ہے جو اپنی اولاد کو قرآن پڑھنے سے روکتے ہیں اور قرآن پڑھنے والے بچے سے یہ کہتے ہیں کہ یہ تو ملّا بن گیا ہے۔ اب یہ ہمارے کس کام کا۔ یہ کیا دنیا کمائے گا، یہ تو قرآن پڑھنے میں لگ گیا ہے۔ اس کے برعکس یہاں ان والدین کا ذکر ہے جنہوں نے اپنے بچے کو قرآن پڑھایا اور اسے ایسی تربیت دی کہ وہ ان کی زندگی میں بھی اور ان کے بعد بھی قرآن پڑھتا رہا، اور اس نے اپنی عملی زندگی کی تعمیر بھی اس کے مطابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی۔اس کے قرآن پڑھنے اوراس پرعمل کرنے کا نہ صرف یہ کہ خوداس کواجر ملے گا بلکہ اس کے والدین بھی اَجر پائیں گے۔وہ اَجر یہ ہوگا کہ قیامت کے روز انہیں بزرگی اور افتخار کا روشن تاج پہنایا جائے گا۔اس چیز سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جوشخص خود قرآن کو پڑھنے اوراس پرعمل کرنے والا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی کیا کچھ مہربانیاں ہوں گی اور وہ کیا کچھ اَجر پائے گا۔

تخریج :(۱۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرحِ ' اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ' اَخْبَرَنِی یَحْیَ بْنُ اَیُّوبَ ' عَنْ زَبَّانَ ابْنِ فَائِدٍ ' عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ نِ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَ عَمِلَ بِمَا فِیْهِ .. الحدیث

مُعلّمِ قرآن کی فضیلت

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ . (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) .

ترجمہ : حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جوقرآن کا عِلم حاصل کریں اور (دوسروں کو) اس کی تعلیم دیں۔۱۲

تشریح : نبی ﷺ کے ارشادِ گرامی کا مفہوم یہ ہے کہ جولوگ پہلے قرآن مجید سے خود تعلیمِ ہدایت حاصل کریں اور اس کے بعد خلقِ خدا تک اس کو پہنچانے کا فریضہ انجام دیں وہ تمہارے اندر سب سے بہتر انسان ہیں۔

ایک شخص تو وہ ہے کہ جب اللہ کی ہدایت اس کے پاس پہنچے تو وہ اس کے مطابق اپنی زندگی کی اصلاح کرے، یقیناً وہ بھی اچھا انسان ہے۔لیکن اس سے،اور باقی سب انسانوں سے بہتر انسان وہ ہے جو اللہ کی ہدایت پاکر نہ صرف یہ کہ اپنی زندگی کو اس کے مطابق درست کرے بلکہ خلقِ خدا تک بھی اس تعلیم کو پہنچانے کی کوشش کرے تاکہ دوسروں کی زندگی کی اصلاح بھی ہوسکے۔

تخریج :(۱۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : اَخْبَرَنِی عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَیْدَةَ ، عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ . قَالَ : وَ اَقْرَاَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیْ اِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتّٰی كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ : وَ ذَاكَ الَّذِیْ اَقْعَدَنِیْ مَقْعَدِیْ هٰذَا .

امام ترمذی نے حضرت علیؓ سے بھی اس روایت کو بیان کیا ہے حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

(۱۳) هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ .

بخاری نے مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے:

(۱۴) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ.

ترمذی نے ایک دوسری حدیث جس کے الفاظ درج ذیل ہیں نقل کی ہے

خَيْرُكُمْ اَوْ اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

هٰذا حَدِيْثٌ حَسَنٌ و هكذا روى عبد الرحمن بن مهدى وغير واحد عن سفيان الثورى عن علقمة بن مرثد ، عن ابى عبد الرحمن ، عن عثمان ، عن النبى صلى الله عليه وسلم وسفيان لا يذكر فيه عن سعد ابن عبيدة ، وقد روى يحى بن سعيد القطان هذا الحديث عن سفيان وشعبة عن علقمة بن مرثد، عن سعد بن عبيدة عن ابى عبدالرحمن ، عن عثمان عن النّبى صلى الله عليه وسلم .

(۱۵) حَدَّثَنَا بذلك محمد بن بشار ، نا يحى بن سعيد ، عن سفيان و شعبة ، قال محمد بن بشار : وهكذا ذكره يحي ابن سعيد عن سفيان و شعبة غير مرة عن علقمة بن مرثد عن سعد ابن عبيدة ، عن ابى عبد الرحمن ، عن عثمان ، عن النبى صلى الله عليه وسلم ، قال محمد بن بشار و اصحاب سفيان لا يذكرون فيه عن سفيان ، عن سعد بن عبيدة ، قال محمد بن بشار و هو اصح . قال ابو عيسىٰ : وقد زاد شعبة فى اسناد هذا الحديث سعد بن عبيدة ، وَ كَانّ حديث سفيان اشبه . قال على بن عبد الله ، قال يحى بن سعيد : ما احد يعدل عندى شعبة و اذا خالفه سفيان . اخذت بقول سفيان ، سمعت ابا عمار يذكر عن وكيع ، قال : قال شعبة : سفيان احفظ منى ، وما حدثنى سفيان عن احد ، فسألته الا وجدته كما حدثنى .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تعلیم دینا، دُنیا کے بہترین مال و دولت سے بہتر ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَ لَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ، قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَ ثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ وَ اَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَ مِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت عُقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جبکہ ہم صُفّہ میں بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ اپنے حجرۂ مبارک سے نکل کر تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ وہ ہر روز بُطحان یا عقیق جائے اور وہاں سے بڑے کوہان والی دو اُونٹنیاں لے کر آئے بغیر اس کے کہ اُس نے کوئی گناہ یا قطعِ رحم کا فعل کیا ہو؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے۔ تب آپ نے فرمایا: کہ تم میں سے ایک شخص مسجد میں جائے اور لوگوں کو دو آیتیں پڑھ کر سنائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اسے روزانہ دو اونٹنیاں میسر آئیں۔ اگر وہ تین آیتیں پڑھ کر سُنائے تو یہ تین اونٹنیاں مِل جانے سے بہتر ہے۔ اگر چار آیتیں پڑھ کر سنائے تو یہ چار اُونٹنیاں مِل جانے سے بہتر ہے۔ اسی طرح جتنی آیتیں سُنائے وہ اتنی ہی اُونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ [۱۶]

تشریح: صُفّہ سے مراد وہ چبوترہ ہے جو مسجدِ نبویؐ کے ساتھ بنا کر اس پر ایک چھپّر ڈال دیا گیا تھا۔ یہاں وہ لوگ قیام پذیر تھے جو مکہ معظّمہ سے یا عرب کے دوسرے حصّوں سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں آ گئے تھے۔ اُن کا نہ کوئی ٹھکانا تھا اور نہ ذریعہ معاش۔ مدینے کے لوگ اور دوسرے مہاجرین جو کچھ بھی ان کی مدد کر سکتے تھے کر دیتے تھے اس سے ان کی گزر بسر کا سامان ہو جاتا تھا۔ یہ لوگ ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے مستعد رہتے تھے۔ اس طرح یہ گویا ایک مستقل والنٹیئر فورس تھی جسے حضورؐ جس خدمت کے لیے اور جس مہم پر جب چاہتے بھیج دیتے تھے۔

بُطحان اور عقیق مدینہ طیّبہ سے متصل دو وادیاں ہیں، ایک جنوب میں اور دوسری شمال مغرب میں ---------- اُس زمانے میں ان دونوں مقامات پر اُونٹوں کی فروخت کی منڈی لگا کرتی تھی۔ حضورؐ نے ان اصحابِ صُفّہ کو جو بالکل بے سروسامان تھے، مخاطب کر کے کہا کہ بھئی تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ روز بطحان یا عقیق جائے اور بڑے بڑے کوہان والی اونٹنیاں مفت لے آئے۔ اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر کوئی یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات چاہتا ہے اس پر آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کو دو آیتیں سنائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اسے دو عمدہ قسم کی اُونٹنیاں مفت مل جائیں۔ اسی طرح وہ جتنی آیتیں کسی کو سنائے گا وہ اس کے لیے اتنی ہی اُونٹنیاں پا لینے سے بہتر ہے۔

دیکھیے، رسول اللہ ﷺ کا طریقِ تربیت کیسا انوکھا تھا۔ آپؐ یہ جانتے تھے کہ یہ اصحابِ صُفّہ صرف اس وجہ سے اپنے گھر بار چھوڑ کر آئے ہیں کہ اُنہوں نے اللہ کا دین اختیار کر لیا تھا اور دنیا کو وہ دین پسند نہ تھا، مجبوراً اُنہیں اپنے گھر بار چھوڑنے پڑے۔ ان کی اس بے سروسامانی کی حالت میں یہ اندیشہ ہوسکتا تھا کہ شیطان ان کے دلوں میں وسوسہ اندازی کرے کہ تم نے خواہ مخواہ اپنے گھر بار چھوڑے اور غربت کی زندگی اختیار کی۔ اِس لیے رسول اللہ ﷺ نے کمالِ حکمت سے اُن کے ذہن کو اس طرف موڑ دیا کہ اگر دو اونٹنیاں روز مفت تمہارے ہاتھ آئیں تو اس سے بدر جہا بہتر یہ ہے کہ تم اللہ کے بندوں کو قرآن سناؤ اور اس کی تعلیم دو۔ دوسرے لوگوں کو جا کر تین آیتیں سکھاؤ گے تو یہ تین اُونٹنیاں پا لینے سے بہتر ہے۔ اس طرح یہ بات ان کے ذہن نشین کر دی گئی کہ اگر تم خدا کے دین پر ایمان لائے ہو اور اُسی دین کی خاطر ہجرت اختیار کر کے آئے ہو تو اس کے بعد تمہارا وقت اسی دین کے کام میں صرف ہونا چاہیے۔ تمہیں متاعِ دنیا حاصل کرنے کی خواہش کرنے کے بجائے اپنا وقت خدمتِ دین کے کام میں صرف کرنا چاہیے تاکہ خدا سے تمہارا تعلق زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو اور خلقِ خدا کو راہِ راست دکھا کر تم اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کے زیادہ سے زیادہ مستحق بن سکو۔

یہی لوگ تھے جنہیں آخرِ کار اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر و ایثار کے نتیجے میں سلطنتوں کا مالک بنا دیا۔ اپنی زندگی ہی میں اُنھوں نے یہ دیکھ لیا کہ اگر انسان صبر کے ساتھ یہ راستہ اختیار کرے تو اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

تخریج: (۱۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: نا الْفَضْلُ بْنُ دُكَیْنٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عَلِیٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ فِی الصُّفَّةِ .... الحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشک کے قابل صرف دو آدمی ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَاحَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ ، رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَ اٰنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَ اٰنَاءَ النَّهَارِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی حسد (یعنی رشک) کی کوئی گنجائش نہیں ہے مگر دو آدمیوں پر۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہو اور وہ شب و روز اس کو لیے کھڑا ہو (یعنی نماز میں کھڑا پڑھ رہا ہو یا اس کی تبلیغ و تلقین کرنے اور اس کی تعلیم دینے میں مصروف ہو) اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ شب و روز اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر رہا ہو۔

تشریح: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جو بات اہلِ ایمان کے ذہن نشین کی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کا دنیوی عروج، خوشحالی اور ناموری کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر رشک کیا جائے۔ رشک کے قابل صرف دو آدمی ہیں۔ ایک وہ جسے قرآن کا علم حاصل ہو اور وہ اسے شب و روز نماز میں پڑھنے کے لیے کھڑا ہو یا اس کام میں لگا ہو کہ خلقِ خدا کو اس کی تعلیم دے اور اس کی تبلیغ و تلقین کرے۔ دوسرا وہ شخص قابلِ رشک ہے جسے مال و دولت حاصل ہو اور وہ اسے عیاشیوں اور دوسرے غلط کاموں میں خرچ کرنے کے بجائے شب و روز اللہ کی راہ میں خرچ کر رہا ہو۔ ۱۷؎

یہ وہ تعلیم ہے جس کے ذریعے سے نبی ﷺ نے لوگوں کے ذہنوں کو بدلا ہے اور انہیں نئی قدریں (VALUES) عطا فرمائی ہیں۔ اُنھیں یہ بتایا ہے کہ قدر کے قابل اصل میں کیا چیز ہے اور انسانیت کا وہ اعلیٰ نمونہ کیا ہے جس کے مطابق انھیں خود کو ڈھالنے اور بنانے کی تمنا اور کوشش کرنی چاہیے۔

حدیث کے متن میں رشک کے بجائے حسد کا لفظ استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ رشک ایک ایسی چیز ہے جو حسد کی طرح آدمی کے دل میں آگ نہیں بھڑکاتی ہے اور حسد وہ چیز ہے جو اگرچہ رشک ہی کی ایک قسم ہے لیکن اتنی تیز ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی کے دل میں ایک آگ سی لگی ہوتی ہے۔ اس لیے یہاں رشک کے جذبے کی شدّت کو ظاہر کرنے کے لیے حسد کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

حسد میں اصل عیب یہ ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی یہ چاہتا ہے کہ فلاں چیز دوسرے شخص کو نہ ملے بلکہ مجھے ملے یا اس سے چھن جائے اور مجھ کو مل جائے۔ یا بدرجہءِ آخر اگر مجھے نہیں ملتی تو اس کے پاس بھی نہ رہے۔ یہاں حسد کی یہ کیفیت مراد نہیں ہے بلکہ یہاں یہ لفظ صرف اس لیے استعمال کیا گیا ہے کہ رشک کے جذبے کی شدت ظاہر ہو۔ یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر تمہارے دل میں رشک کی آگ لگتی بھی ہے تو اس غرض کے لیے لگنی چاہیئے کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ رات دن قرآن پڑھنے اور اس کی تعلیم دینے میں لگے رہو یا ایسے ہو جاؤ کہ تمہیں مال نصیب ہو تو اسے خوب اللہ کی راہ میں لٹاؤ۔ یہاں تک کہ دوسروں کے لیے قابلِ رشک نمونہ بن جاؤ۔

تخریج :(۱۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ ' قَالَ : اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ' قَالَ : حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

لاَ حَسَدَ اِلاَّ عَلَی اثْنَیْنِ : رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْکِتَابَ وَ قَامَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ ، وَ رَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالاً ، فَهُوَ یَتَصَدَّقُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَ النَّهَارِ .

(۱۸) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَحَاسُدَ اِلاَّ فِی اثْنَتَیْنِ : رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَتْلُوْهُ مِنْ اٰنَاءِ اللَّیْلِ وَاٰنَاءِ النَّهَارِ ...... وَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَهُوَ یُنْفِقُهُ فِیْ حَقِّهٖ .... الخ

صاحبِ قرآن کا درجہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا مَنْزِلُکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقْرَؤُهَا . (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں قرآن سے شغف رکھتا تھا (قیامت کے روز) اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور بلندی کی طرف چڑھتا جا، اور اُسی رفتار سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ تیری منزل وہ آخری آیت ہوگی جہاں تک تُو پڑھتا جائے گا۔ ۱۹

تشریح : صاحبِ قرآن سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن سے شغف رکھنے کی بنا پر ممتاز ہو۔ جیسے صاحب الحدیث ہم اُسے کہتے ہیں جو حدیث سے زیادہ شغف رکھنے والا ہو۔ گویا کسی خاص چیز کا صاحب وہ شخص ہوتا ہے جو اس چیز کے ساتھ خاص نسبت، تعلق اور شغف رکھتا ہو۔ چنانچہ صاحبِ قرآن وہ شخص ہے جو دنیا میں قرآن سے زیادہ شغف رکھتا تھا اور قرآن کے پڑھنے، سمجھنے اور غور کرنے میں زیادہ مشغول رہتا تھا۔ قیامت کے روز اس سے یہ کہا جائے گا کہ قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھتا جا اور بلند درجات کی طرف ترقی کرتا چلا جا۔ تیری منزل وہ ہے جہاں تُو جا کر آخرِ کار ٹھہرے گا۔ یعنی جس مقام پر تو قرآن کی آخری آیت پڑھے گا وہ مقام تیرے لیے ہمیشہ ہمیشہ قیام کرنے کا ہوگا۔ اس لیے فرمایا کہ جیسے ٹھہر ٹھہر کر اور آہستہ آہستہ تو دُنیا میں پڑھتا تھا اسی طرح سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ تا کہ تو زیادہ اُونچی منزل پر پہنچ جائے۔

تخریج : (۱۹) **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ' لنا يَحيٰ عَنْ سُفْيَانَ - حَدَّثَنِي عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ ' عَنْ زِرٍّ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ' قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ .... الحديث**

مُسند احمد اور ابن ماجہ نے ابوسعید سے درج ذیل روایت بھی منقول ہے۔

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، اِقْرَأْ وَ اصْعَدْ فَيَقْرَأُ وَ يَصْعَدُ بِكُلِّ اٰيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰى يَقْرَءَ اٰخِرَ شَيْءٍ مَعَهٗ .

قرآن یاد کرنے والے کی مثال

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَ اِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نبی ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قرآن یاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے پاس بندھے ہوئے اُونٹ ہوں۔ اگر وہ ان کی حفاظت کی فکر کرے گا تو وہ اس کے پاس رہیں گے اور اگر وہ انھیں آزاد کردے گا تو وہ بھاگ کھڑے ہوں گے۔ [۲۰]

تشریح : حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ، حضرت عبداللہؓ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے تین مختلف روایتوں میں ایک ہی جیسا مضمون الفاظ کے کچھ تغیر کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر یہ بات لوگوں کو ذہن نشین کرائی ہے کہ جتنا قرآن یاد کرو اسے یاد رکھنے کی کوشش بھی کرو۔ اگر اسے بار بار تکرار کے ذریعے سے ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش نہیں کرو گے تو یہ تمہارے ذہن سے نکل جائے گا۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ قرآن کے حفاظ ہمیشہ قرآن دہراتے رہتے ہیں۔ اگر انھیں رمضان میں قرآن سنانا ہو تو اس کے لیے انہیں کافی پہلے سے تیاری کرنی پڑتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اگر آدمی قرآن یاد کرنے کے بعد اسے محفوظ رکھنے کا اہتمام نہ کرے تو یہ بہت جلد فراموش ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ ... الحديث

قرآن کو یاد کر کے بُھلا دینا بہت بُری بات ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ زَادَ مُسْلِمٌ : بِعُقُلِهَا)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے لیے بہت بُری بات ہے کہ وہ یہ کہے: ''میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں'' اصل بات یہ ہے کہ وہ (اسے اس کی غفلت کی بنا پر) بھلا دیا جاتا ہے ---- قرآن کو یاد رکھنے کی کوشش کرو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں سے اُونٹوں سے بھی بڑھ کر نکل بھاگنے کی کوشش کرتا ہے (اُن اُونٹوں سے جو رسیوں میں بندھے ہوئے ہوں) ۲۱

تشریح: یہاں بھی وہی چیز دوسرے پیرائے میں بیان کی گئی ہے۔فرمایا گیا کہ کسی شخص کے لیے قرآن مجید کو یاد کرنے کے بعد بھلا دینا بہت بُری بات ہے۔اس کا بھول جانا دراصل اس بات کی علامت ہے کہ اُس نے قرآن کی پروا نہیں کی اور اسے یاد کرنے کے بعد اس کی طرف توجہ نہیں دی ---- اب چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی طرف سے بے نیازی برتتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ بھی اسے بھلا دیتا ہے وہ اپنا کلام ایسے آدمی کے پاس رکھنا پسند نہیں کرتا جو اس کا قدر شناس نہ ہو ----- اس لیے فرمایا کہ قرآن کو یاد رکھنے کی کوشش کرو اور یاد کرنے کے بعد اسے بھلا نہ دو۔

تخریج: (۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ ' قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ ' عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ' قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ ... الحديث .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو پڑھ کر بھلا دینا بہت بڑی محرومی ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنِ امْرِءٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ . (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ الدَّارِمِيُّ)

ترجمہ : حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید کو پڑھتا ہے اور پھر اُسے بُھلا دیتا ہے وہ قیامت کے روز اِس حالت میں اُٹھے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔۲۲

تشریح : محدثین نے وضاحت کی ہے کہ اس حدیث میں ہاتھ کٹے ہوئے ہونے سے مراد جسمانی طور پر کٹا ہوا ہونا نہیں ہے بلکہ یہ بات محاورۃً کہی گئی ہے اور اس سے مراد کمال بے بسی ہے۔ مثلاً جب آپ اُردو زبان میں کہتے ہیں کہ ''فلاں آدمی کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے'' تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتا کہ سچ مچ ہاتھوں کے طوطے ہوتے ہیں جو اُڑ جاتے ہیں، بلکہ جب آدمی کمال درجہ بدحواس ہوتا ہے تو اس کی اس حالت کو بیان کرنے کے لیے بطورِ محاورہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔

اسی طرح عربی زبان میں کسی شخص کی بے بسی کی کیفیت کو ظاہر کرنے کے لیے یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہے۔ اس سے پہلے ایک حدیث میں یہ الفاظ آئے تھے کہ [**اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَکَ اَوْ عَلَيْکَ**] ''یعنی قرآن یا تو تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف حجت ہے۔'' اب اگر ایک شخص ایمان رکھتا تھا اور اسی وجہ سے اس نے قرآن پڑھا لیکن پڑھنے کے بعد اِسے بُھلا دیا تو سوال یہ ہے کہ اس کے پاس وہ حجت کون سی ہے جسے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرے گا۔ قرآن کو بھلا دینے کے بعد تو اس کی حجت منقطع ہوگئی۔ اب اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے وہ اپنی صفائی میں پیش کر سکے۔ یہ وہ بے بسی کی کیفیت ہے جس میں قیامت کے روز وہ مبتلا ہوگا اور اسی کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کے روز اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔

تخریج : (۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ ، عَنْ عِيْسَى ابْنِ فَائِدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنِ امْرِئٍ ...... الحديث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس سینے میں قرآن نہیں وہ ایک ویرانہ ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الَّذِیْ لَيْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ . (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ الدَّارِمِیُّ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے سینے میں قرآن نہیں ہے اُسکی مثال اُجڑے ہوئے گھر کی سی ہے۔ ۲۳

تشریح: اگر کسی کا سینہ قرآن سے خالی ہے تو وہ ایک ایسا ویران گھر ہے جس میں بسنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس سینے میں کوئی چیز ایسی موجود نہیں ہے جس کی بنا پر اسے ایک صاحبِ ضمیر اور ذی شعور انسان کا سینہ کہا جا سکے۔

تخریج: (۲۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ' نا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِیْ ظُبْيَانَ ' عَنْ اَبِيْهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ' قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَيْسَ فِیْ جَوْفِهٖ .... الحديث

جو قرآن کو لے کر مستغنی نہ ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ . (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے، یا جو قرآن کو لے کر مستغنی نہ ہو جائے۔ ۲۴

تشریح: یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ خوش آوازی سے مراد کیا ہے: قرآن خوش آوازی سے پڑھنا اور چیز ہے اور گا کر پڑھنا اور چیز۔ خوش آوازی سے پڑھنا یہ ہے کہ آدمی اسے اچھے طریقے سے اور اچھی آواز کے ساتھ پڑھے تا کہ سننے والا اس کی طرف متوجہ بھی ہو اور اس سے متأثر بھی۔ پھر خوش آوازی میں صرف آواز کی خوبی ہی شامل نہیں بلکہ یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی ایسے طریقے سے پڑھے جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ ایک ایک آیت کا اثر قبول کرتے ہوئے پڑھ رہا ہے۔ قرآن پڑھنے کا انداز یہ ہونا چاہیئے کہ آدمی جس مضمون کی آیت پڑھ رہا ہو اُس کی کیفیت بھی اس پر طاری ہو۔ مثلاً اگر کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عذاب کی آیت ہے تو اس میں اس کا لب ولہجہ ایسا ہو کہ جیسے اس پر خوف کی سی کیفیت طاری ہے۔ اگر وہ کوئی ثواب کی یا آخرت کی نعمتوں کی آیت پڑھ رہا ہو تو وہ اسے اس طرح سے پڑھے کہ جیسے اس پر ایک انبساط اور مسرت کی کیفیت طاری ہے۔ اسی طرح اگر کسی آیت میں استفہام ہے تو وہ اسے استفہام کے انداز میں ادا کرے۔ اس طرح قرآنِ مجید کو خود سمجھ کر اور اس سے متأثر ہوتے ہوئے ایسے انداز سے پڑھنا چاہیئے جس سے سننے والا خوش آوازی سے متأثر ہونے کے علاوہ اس سے اس طرح اثر قبول کرے جس طرح کسی اچھے مقرر کی تقریر کا اثر قبول کرتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو اور قرآن کو محض گانے کی سی سُر تال کے ساتھ پڑھا جائے تو وہ **تَغَنِّیْ بِالْقُرْاٰنِ** نہیں ہے ---- اسے جدید دور کی اصطلاح میں ثقافت کا نام تو دیا جائے گا مگر وہ خوش آوازی کے ساتھ قرآن کی تلاوت نہیں ہوگی۔

تَغَنِّیْ بِالْقُرْاٰنِ کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کو لے کر آدمی دُنیا کی ہر چیز سے مستغنی ہو جائے۔ اس کے بعد اسے چاہیئے کہ وہ اس خدا پر بھروسہ کرے جس کا وہ کلام ہے پھر کسی کے آگے نہ تو اس کا ہاتھ پھیلے نہ اس کی گردن جھکے پھر نہ وہ کسی سے ڈرے اور نہ کسی سے کوئی طمع رکھے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو اس نے قرآن کو بھیک کا ٹکڑا تو بنا لیا لیکن اسے لے کر وہ دنیا سے مستغنی نہیں ہوا۔

تخریج: (۲۴) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ – اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِهٖ .....

عِلمِ قرآن کی برکت سے حضرت اُبیّ بن کعبؓ کا اِعزاز

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ : اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ ، قَالَ آاللّٰهُ سَمَّانِیْ لَکَ ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ وَ قَدْ ذُکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؟ قَالَ نَعَمْ ، فَذَرَفَتْ عَیْنَاهُ ، وَ فِیْ رِوَایَۃٍ : اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ : لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ، قَالَ وَسَمَّانِیْ؟ قَالَ نَعَمْ ، فَبَکٰی . (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ترجمہ: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُبی بن کعبؓ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں قرآنِ مجید سناؤں۔ حضرت اُبی بن کعبؓ نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر آپ سے یہ بات فرمائی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا: ہاں۔ اُنھوں نے دوبارہ عرض کیا: کیا سچ مچ میرا ذکر اللہ ربّ العالمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حضور میں ہوا؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔اس پر حضرت اُبی بن کعبؓ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ---
ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کے یہ الفاظ آئے ہیں: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں **لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** ... پڑھ کر سناؤں۔حضرت اُبیؓ بن کعب نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر یہ بات فرمائی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا: ہاں۔اس پر حضرت اُبی بن کعب رو پڑے۔۲۵

تشریح: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی وہ کیا خصوصیت تھی جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے انھیں اتنی بڑی عزت و مرتبت سے سرفراز فرمایا۔

احادیث میں آتا ہے کہ حضرت اُبیؓ بن کعب صحابہ کرامؓ میں سے قرآن کو سب سے زیادہ جاننے والے لوگوں میں تھے -------- اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی تربیت جن بے شمار طریقوں سے فرمائی ان میں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ جس صحابیؓ کے اندر کوئی غیر معمولی صلاحیت ہوتی تھی اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ خصوصیت کا برتاؤ اختیار فرماتے تاکہ اس کی ہمت افزائی ہو اور اس کی وہ صلاحیت نشوونما پائے ------ اسی لیے رسول اللہ ﷺ کو ہدایت کی گئی کہ آپؐ حضرت اُبی بن کعب کو قرآن پڑھ کر سنائیں اور حضرت اُبی بن کعب اس پر خوشی سے پھولے نہ سمائے کہ اللہ اکبر میرا یہ مقام، کہ اللہ کے ہاں میرا نام لے کر میرا ذکر کیا جائے۔

آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے دلوں میں کلامِ الٰہی کی محبت کس قدر تھی اور وہ اس بات کے کس قدر مشتاق اور آرزومند رہتے تھے کہ وہ اللہ رب العالمین کی نگاہ میں آئیں اور خدائے بزرگ و برتر ان کے ساتھ خصوصیّت کا کوئی برتاؤ کرے۔

تخریج: (۲۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُنَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ .... الحديث

ایک اور روایت میں ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ:
اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ: وَ سَمَّانِيْ، قَالَ: نَعَمْ، فَبَكٰى.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری روایت ہے:

(۲۶) قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیٍّ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ، قَالَ اُبَیٌّ: آللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ، قَالَ: اَللّٰہُ سَمَّاکَ، فَجَعَلَ اُبَیٌّ یَبْکِیْ. قَالَ قَتَادَۃُ: فَاُنْبِئْتُ اَنَّہٗ قَرَاَ عَلَیْہِ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ۔

اصحابِ صُفّہ کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ وَ اِنَّ بَعْضَھُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَ قَارِیٌٔ یَقْرَأُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَکَتَ الْقَارِیُٔ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟ قُلْنَا کُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ، فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَھُمْ، قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِہٖ فِیْنَا، ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَ بَرَزَتْ وُجُوْھُھُمْ لَہٗ، فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَّ ذٰلِکَ خَمْسُ مِائَۃِ سَنَۃٍ. (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک روز غریب اور خستہ حال مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا۔ حالت یہ تھی کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی اوٹ لے رہا تھا کیونکہ ان کے پاس تن ڈھانکنے کو پورے کپڑے نہیں تھے، اور (انہیں مہاجرین میں سے) ایک قاری ہمیں قرآن پڑھ کر سنا رہا تھا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے مجمع کے پاس آ کر کھڑے ہوگئے۔ جب حضورؐ آ کر کھڑے ہوئے تو جو صاحب قرآن پڑھ رہے تھے وہ خاموش ہو گئے۔ حضورؐ نے ہم لوگوں کو سلام کہا اور پھر فرمایا کہ تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم اللہ کی کتاب سن رہے تھے۔ اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا: اُس اللہ کا شکر ہے جس نے میری اُمت میں ایسے لوگ فراہم کر دیئے ہیں جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کی معیت پر مطمئن رہوں" ------ پھر حضرت ابوسعیدؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ آپؐ آ کر اس طرح ہمارے درمیان بیٹھ گئے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کوئی امتیاز نہ رہا (یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ ہمیں میں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، کوئی الگ شخصیت نہیں) پھر حضورؐ نے اس طرح اشارہ کیا، مدّعا یہ تھا کہ حلقہ بنا کر بیٹھو۔ لوگ اس طریقے سے حلقہ بنا کر بیٹھ گئے کہ سب کے چہرے حضورؐ کے سامنے ہو گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے مفلوک الحال مہاجرین، خوشخبری ہو تمہیں اُس مکمل نُور کی جو قیامت کے روز تمہیں حاصل ہوگا۔ تم دولت مندوں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور آخرت کا آدھا دن دنیا کے پانچ سو سال کے برابر ہے۔ ۲۷؎

تشریح: **ضُعَفَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ** سے بوڑھے یا جسمانی طور ضعیف مراد نہیں ہیں بلکہ غریب اور خستہ حال مراد ہیں۔ یعنی وہ مہاجرین جو بے سروسامانی کے عالم میں صرف تن کے کپڑوں کے ساتھ اپنے گھر بار چھوڑ کر آ گئے تھے۔ ان کے پاس نہ پہننے کو کپڑا تھا، نہ کھانے کو روٹی اور نہ سر چھپانے کو جگہ۔ لیکن دین کے ساتھ وابستگی اور قرآن سے شیفتگی کا یہ عالم تھا کہ فارغ بیٹھے بیکار باتیں کرنے کے بجائے اللہ کا کلام سُنتے اور سُناتے۔

اِس مقام پر اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ قرآنِ مجید میں نبی ﷺ سے یہ بات کیوں کہی گئی کہ ان لوگوں (ضعیف مہاجرین) کی معیّت پر صبر کرلو، اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کا شکر کیوں ادا کیا --------

قرآن مجید میں یہ بات اُس مقام پر فرمائی گئی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ مکّے کے ان بڑے بڑے سرداروں اور دولت مندوں کے قبولِ حق سے انکار کی کوئی پروانہ کرو، اور اس بات کی فکر میں نہ لگو کہ ان میں سے کوئی تمہاری جماعت میں آئے گا تو اس کے اثر و دبدبہ اور ذاتی وجاہت سے یہ دین فروغ پائے گا۔ بلکہ اس کے برعکس جو لوگ مفلس اور کنگال ہیں لیکن ایمان لا کر تمہارے پاس آئے ہیں ان کی معیّت اور رفاقت پر مطمئن ہو جاؤ۔ ①

---

① سورۃ الکھف میں ارشاد ربانی ہے۔ **وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ. وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ. تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا. وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا. وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ. فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ.** [سورة الكهف آيت ۲۸-۲۹]

ترجمہ: " اور اے نبی ﷺ اپنے دل کو ان لوگوں کی معیّت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلب گار بن کر صبح و شام اسے پکارتے ہیں۔ اور ان سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو۔ کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور جس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی اختیار کر لی ہو اور جس کا طریق کار افراط و تفریط پر مبنی ہے۔ صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔" [تفہیم القرآن جلد سوم، ص ۲۱ تا ۲۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: ایک آدمی جب دین کی تبلیغ کا آغاز کرتا ہے تو اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ بڑے بڑے بااثر لوگ اس کی دعوت پر لبیک کہیں تا کہ ان کے قبولِ دین سے دعوتِ دین کے کام کو فروغ نصیب ہو۔ اس صورت میں جب کم حیثیت اور مفلوک الحال لوگ آ کر اس دعوت میں دلچسپی لیتے، اسے قبول کرتے اور اس کام کے لیے خود کو پیش کرتے ہیں تو بعض اوقات وہ یہ سوچتا ہے کہ ایسے کم مرتبہ لوگوں کے ساتھ دین کو کیا فروغ نصیب ہوگا ------ لیکن دین کے لیے کام کرنے والوں کے سوچنے کا یہ انداز درست نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ غریب اور کم حیثیت مومنین کو کم اہم نہ سمجھیں، بلکہ ان کی معیت پر مطمئن ہو جائیں، اور اس کے مقابلے میں بڑے بڑے شیوخ اور رئیسوں کی فکر نہ کریں۔

✿ کفارِ مکہ کے سردار بھی نبی ﷺ کو اس بات کا طعنہ دیتے تھے کہ قوم کے وہ دانا اور صاحبِ حیثیت لوگ، جن کی طرف قوم اپنے معاملات میں رجوع کرتی ہے، ان میں سے کوئی بھی آپؐ پر ایمان نہیں لایا۔ بس یہ نیچ قسم کے لوگ آپ پر ایمان لائے ہیں اور ان کو لے کر آپؐ سمجھتے ہیں کہ وہ دنیا میں خدا کا دین پھیلائیں گے۔

✿ اِن کے ان طعنوں کے جواب میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ جو شخص ایمان لایا ہے وہی دراصل قیمتی ہے۔ اس کے برعکس جو شخص ایمان کو ردّ کر رہا ہے وہ نہ تو کوئی دانا آدمی ہے اور نہ اس کا رئیس ہونا اور شیخ ہونا ہی اہمیّت رکھتا ہے۔ آج اگر کوئی شخص شیخ ہے تو کل اس کی مشیخت ختم ہو جاتی ہے، اور اگر آج کوئی رئیس ہے تو کل اس کی ریاست ختم ہو جاتی ہے اور یہی کم حیثیت، نادار اور خستہ حال لوگ ان کا تختہ اُلٹ دیں گے۔ اس لیے فرمایا گیا کہ مطمئن ہو جاؤ ان لوگوں کی معیّت پر جو تمہارے ساتھ آ گئے ہیں اور ان سے نگاہیں نہ پھیرو۔

✿ نبی ﷺ نے جب ان خستہ حال مہاجرین کو دیکھا کہ وہ بڑی محبت سے قرآن سُن رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے، اس نے میرے ساتھ وہ لوگ کر دیے ہیں جن کی معیت پر مجھے مطمئن رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں حضورؐ نے اس پر شکر ادا کیا کہ ایسے لوگوں نے دین قبول کر لیا ہے جن کے اندر اتنی بلند حوصلگی اور کردار کی پختگی موجود تھی کہ دین کی خاطر اپنا گھر بار، بال بچے اور مال و دولت سب کچھ چھوڑ کر نکل آئے۔

پھر نبی ﷺ نے ان مہاجرین کو یہ خوشخبری سنائی کہ قیامت کے روز تمہیں مکمل نور حاصل ہوگا اور تم جنّت میں دولت مندوں سے آدھے دن پہلے داخل ہو گے۔ اس طرح حضورؐ نے انھیں اس بات کی تسلی دی کہ خدا کے دین کی خاطر تم نے جس طرح تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کی ہیں، خطرات انگیز کیے ہیں اور غربت و تنگدستی کی زندگی کو اپنے گھروں کے عیش و آرام پر ترجیح دی ہے ان کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے روز مکمل نور عطا کرے گا اور تم دولت مندوں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ اس آدھے دن کے متعلق یہ وضاحت فرمائی کہ قیامت کا آدھا دن اس دنیا کے پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔

✿ اس چیز کے متعلق تعیّن سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہاں کے آدھے دن سے، اور اس کے پانچ سو سال کے برابر ہونے سے کیا مراد ہے۔ حضورؐ نے یہ بات ذہن نشین کرانے کے لیے آخرت میں زمانے کا معیار اس دنیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مختلف ہوگا، مختلف مواقع پر مختلف مقداریں بیان فرمائی ہیں۔ اس لیے اس معاملے میں بلاوجہ کھوج کرید کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ بات آخرت میں ہی کھلے گی کہ وہاں زمان و مکان کا مفہوم کیا ہے اور اس کے پیمانے کیا ہیں۔

تخریج : (۲۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى ابْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَشِيرٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ ...... الحديث

صحابۂ کرامؓ نے قرآن کس ذمّہ داری سے حفظ کیا تھا

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَاَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ ، فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَ يُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ : علقمہؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حمص (شام) میں تھے، وہاں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے سورۂ یوسف پڑھی تو ایک شخص نے (جو وہاں موجود تھا) کہا کہ یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی، حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے یہ سورت خود رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھی ہے اور حضورؐ نے فرمایا تھا کہ تم نے ٹھیک پڑھی ہے ------ اس دوران میں جب کہ وہ اُس شخص سے بات کر رہے تھے اُنھیں اس کے منہ سے شراب کی بُو آئی --- اس پر آپؓ نے اس سے فرمایا کہ شراب پیتے ہو اور پھر قرآن سن کر اس کی تکذیب کرتے ہو؟ --- اور اس کے بعد اس پر (شراب پینے کے جرم میں) حد جاری کی۔ ۲۸

تشریح : یہ حدیث یہاں یہ بتانے کے لیے رکھی گئی ہے کہ صحابۂ کرامؓ میں سے ہر اُس شخص نے جس نے لوگوں تک قرآن پہنچانے کی ذمہ داری ادا کی ہے اس نے قرآن مجید یا تو براہِ راست رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سُن کر یاد کیا ہے یا پھر دوسروں سے سُن کر یاد کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو سنایا ہے اور حضورؐ نے اس کی تصدیق فرمائی ہے کہ ہاں تم نے ٹھیک یاد کیا ہے۔----- اس طرح قرآن مجید کے ہم تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ ایسا نہیں ہے جس میں ذرہ برابر بھی اشتباہ کی گنجائش ہو سکتی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۲۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ، قَالَ: نَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ، عَنْ عَلْقَمَۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ، قَالَ : کُنْتُ بِحِمْصَ ... الحدیث .

قرآن سنانے کا معاوضہ لینا غلط ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّہٗ مَرَّ عَلٰی قَاصٍّ یَّقْرَأُ ثُمَّ یَسْئَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْیَسْئَلِ اللّٰہَ بِہٖ فَاِنَّہٗ سَیَجِیْئُ اَقْوَامٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَسْئَلُوْنَ بِہِ النَّاسَ . (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ) .

ترجمہ : حضرت عمرانؓ بن حُصَین کا بیان ہے کہ ان کا گزر ایک ایسے واعظ پر ہوا جو قرآن پڑھتا تھا اور لوگوں سے بھیک مانگتا تھا --- یہ دیکھ کر انھوں نے **اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ** پڑھا ---- پھر وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ وہ جو کچھ مانگے صرف اللہ سے مانگے ---- ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ قرآن پڑھیں گے اور اس کا معاوضہ لوگوں سے مانگیں گے ۔ ۲۹

تشریح : حدیث کا مضمون واضح ہے ۔ تاہم اس مقام پر ایک بات ملحوظ رہے کہ اگرچہ قرآن پڑھ کر اس کا معاوضہ مانگنا یا اسی طرح نماز پڑھانے کا معاوضہ لینا شرعاً نہایت مکروہ چیز ہے اور قدیم زمانے میں فقہاء اس کی کراہت پر متفق تھے ، لیکن بعد میں کچھ ایسے حالات پیش آئے جن سے فقہاء کو یہ اندیشہ ہُوا کہ اگر ایسا کوئی معاوضہ لینے کو قطعی ممنوع رکھا گیا تو اس بات کا امکان ہے کہ مسجدوں میں پانچ وقت کی نماز با جماعت کا اہتمام اور مسجدوں کی آبادی کا نظام برقرار نہیں رہ سکے گا ۔ اس لیے انھوں نے ایک بڑی مصلحت کی خاطر اس بات کی اجازت دے دی کہ جو لوگ دن میں باقاعدہ نماز اپنے وقت پر پڑھانے کی ذمہ داری قبول کریں ان کو معاوضہ دیا جا سکتا ہے ۔ تاہم اصولاً اب بھی یہ بات اپنی جگہ قائم ہے کہ اگر کوئی آدمی ایسے ذرائع پاتا ہو جن سے وہ اپنی روزی کما سکے اور اس کے ساتھ مسجد میں باقاعدہ نماز پڑھانے کی ذمہ داری قبول کر لے تو اس سے بہتر کوئی بات نہیں ۔ میرے نزدیک وہ امام نہایت قابلِ قدر ہے جو مسجد کے دروازے کے باہر بیٹھ کر جوتی گانٹھے اور پانچ وقت کی نماز پڑھانے کی ذمہ داری قبول کرے اور کسی سے کوئی معاوضہ وصول نہ کرے تاہم اگر یہ کسی طرح ممکن نہ ہو اور ایسا کوئی امام نہ مل سکے تو پھر بدرجہ آخر اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ ایسے امام مقرر کیے جائیں جن کو معاوضہ دیا جائے اور وہ مسجدوں کی آبادی کا نظام برقرار رکھیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِی اَبِی، لنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، لنا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَیْثَمَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ، قَالَ: اِنَّهُ مَرَّ عَلٰی قَاصٍّ قَرَأَ ثُمَّ فَاسْتَرْجَعَ ..... الحدیث

کچھ لوگ قرآن کو وسیلہء دنیا بنالیں گے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ فِیْنَا الْعَرَبِیُّ وَ الْاَعْجَمِیُّ، فَقَالَ اقْرَءُوْا فَکُلٌّ حَسَنٌ وَ سَیَجِیْءُ اَقْوَامٌ یُقِیْمُوْنَهٗ کَمَا یُقَامُ الْقِدْحُ، یَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَ لَا یَتَاَجَّلُوْنَهٗ.

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ الْبَیْهَقِیُّ)

ترجمہ: حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے خانہء مبارک سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم لوگ اس وقت (بیٹھے ہوئے) قرآن پڑھ رہے تھے، اور ہم میں سے کوئی عربی تھا اور کوئی عجمی۔ حضورؐ نے ہمیں قرآن پڑھتے سُنا تو فرمایا: ''پڑھتے جاؤ، سب اچھی طرح پڑھ رہے ہیں۔ عنقریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو اگرچہ قرآن کو خوب صحت کے ساتھ اس انداز سے پڑھیں گے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے لیکن اس سے ان کی غرض دنیوی فائدے ہوں گے، آخرت ان کا مقصود نہیں ہوگی۔ ۳۰

تشریح: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس بیان سے کہ ہم میں سے کوئی عربی تھا اور کوئی عجمی، اور حضورؐ نے ہم سب سے فرمایا کہ پڑھتے جاؤ، سب ٹھیک پڑھ رہے ہو، ان کا مقصود دراصل یہ بتانا تھا کہ اس جماعت میں مختلف قوموں اور نسلوں کے لوگ تھے اس لیے ان کے قرآن پڑھنے کا انداز بھی جدا جدا تھا لیکن حضورؐ نے اس سب کی تحسین فرمائی ---- ظاہر بات ہے کہ ان میں سے ہر آدمی قرآن کو بالکل صحیح طریقے سے، صحیح مخارج اور طرزِ ادا کے ساتھ پڑھنے والا نہیں ہوسکتا تھا۔ بعض کی زبان یا لہجے میں کوئی فطری خامی بھی ہوسکتی تھی اس لیے ان کے قرآن پڑھنے کے لہجے اور انداز میں اختلاف کا پایا جانا فطری تھا لیکن حضورؐ نے انھیں دیکھ کر فرمایا کہ پڑھتے جاؤ تم سب اچھی طرح پڑھ رہے ہو۔ مراد یہ تھی کہ چونکہ تم خلوصِ نیت کے ساتھ قرآن کو سمجھ کر پڑھ رہے ہو اور اس کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرنے کا عزم رکھتے ہو اس لیے تم صحیح معنوں میں قرآن کو پڑھنے کا حق ادا کر رہے ہو، قطعِ نظر اس کے کہ تم تجوید کا فن جانتے ہو یا نہیں اور اسے قراءت کے اصولوں کے مطابق پڑھ رہے ہو یا نہیں ---- ایک وقت آئے گا جب قرآن کو پڑھا تو جائے گا بڑی ریاضت و مشق اور صحتِ مخارج کے اہتمام کے ساتھ، بالکل اس طرح جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے، لیکن اس سے لوگوں کا مقصود دنیا ہوگی، آخرت نہیں ہوگی۔ اس لیے وہ پڑھنا آخرت میں کسی کام نہیں آئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔ البتہ تمہارا یہ پڑھنا بڑا قابلِ قدر ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور پسندیدہ ہے۔

تخریج: (۳۰) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ .... الحديث

ابوداؤد میں سہل بن سعد ساعدی سے مروی روایت:

(۳۱) قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، وَ نَحْنُ نَقْتَرِئُ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ، وَ فِيْكُمُ الْاَحْمَرُ وَ فِيْكُمُ الْاَبْيَضُ وَ فِيْكُمُ الْاَسْوَدُ. اِقْرَؤُا قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَهُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يَتَعَجَّلُ اَجْرَهُ وَ لَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ.

مسند احمد نے سہل بن سعد سے جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ ہیں

(۳۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيْكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، يَتَعَلَّمُهُ الْاَسْوَدُ وَ الْاَحْمَرُ، وَالْاَبْيَضُ تَعَلَّمُوْهُ قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُهُ نَاسٌ وَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، وَ يُقَوِّمُوْنَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ فَيَتَعَجَّلُوْنَ اَجْرَهُ وَ لَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ.

مسند احمد کی ایک روایت جسے حضرت انس نے روایت کیا ہے

اس میں روایت کے آخری حصہ میں ہے

وَ سَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُثَقِّفُوْنَهُ كَمَا يُثَقِّفُوْنَ الْقِدْحَ يَتَعَجَّلُوْنَ اُجُوْرَهُمْ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهَا.

✿ مُسندِ أحمد ۳/۱۴۶، ۱۵۵ انس بن مالک ✿ مجمع الزوائد ۴/۹۴، کتاب البیوع باب الاجر علی تعلیم القران وغیر ذلک.

مسند احمد کی روایت میں **ابن لهيعة** ہے **حديثه حسن و فيه كلام بحواله مجمع الزوائد.**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو روٹی کمانے کا ذریعہ بنانے والا بے آبرو ہوگا

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ وَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ . (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

ترجمہ : حضرت بُریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو شخص قرآن اس غرض سے پڑھے کہ اس کے ذریعے سے لوگوں سے روٹی مانگے تو قیامت کے روز وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ بس ہڈی ہڈی ہوگا، اس پر گوشت پوست نہیں ہوگا۔

تشریح : کسی آدمی کے چہرے پر گوشت پوست نہ ہونے کا مفہوم یہ ہے وہ بے عزت ہوگا. آپ اپنی زبان میں بھی یہ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی بے آبرو ہوگیا۔ وہ لفظ ''آبرو'' دراصل آبِ رُو ہے یعنی چہرے کی رونق۔ سو کسی آدمی کے بے عزت ہو جانے کو آپ یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ بے آبرو ہوگیا، یعنی اس کے چہرے کی رونق جاتی رہی۔ اسی مفہوم میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ اس شخص کے چہرے پر گوشت پوست نہیں ہوگا جو قرآن کو محض روٹی کمانے کا وسیلہ بناتا ہے---- یعنی اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے روز بے عزت کر دے گا۔ ۳۳

(۳۳) اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ وَ اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ حَبِيْبٍ الْمُفَسِّرُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى ابْنِ الْفَضْلِ ، قَالُوْا : انا (ابو) عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ الْاَصْبَهَانِيُّ ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ هَيْثَمِ بْنِ اَبِيْ نُعَيْمٍ الْفَضْلِ بْنِ دُكَيْنٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ الْخُزَاعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ ..... الحديث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن سے گھروں کو آباد کرو!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ. شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ ۳۴؎

اس حدیث میں دو مضمون بیان کیے گئے ہیں :

تشریح : پہلا مضمون یہ ہے کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ. اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ تمہارے گھروں کی یہ کیفیت نہ ہو کہ ان میں نہ کوئی نماز پڑھنے والا ہو اور نہ قرآن پڑھنے والا۔ یعنی ان کو دیکھ کر یہ معلوم ہی نہ ہوتا ہو کہ ان کے اندر ایمان رکھنے والے اور قرآن پڑھنے والے لوگ بستے ہیں۔ اگر کیفیت یہ ہو تو گویا وہ گھر قبرستان ہیں. وہ زندہ انسانوں کی نہیں بلکہ مُردوں کی بستی ہیں۔

اِس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ساری کی ساری نماز مسجدوں ہی میں ادا نہ کرو بلکہ نماز کا کچھ حصہ گھروں میں بھی ادا کرو۔ اگر گھروں میں نماز نہ پڑھی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسجدوں کو تو آپ نے آباد کر لیا لیکن گھر قبرستان کی طرح ہو گئے۔ اِس لیے ایسی صورت ہونی چاہیئے کہ مسجدیں بھی آباد ہوں اور گھر بھی۔ اسی بنا پر اس بات کو پسند کیا گیا ہے کہ فرض نماز تو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کی جائے اور سنتیں اور نوافل وغیرہ گھر میں آ کر ادا کیے جائیں تاکہ دونوں جگہیں آباد ہوں۔

دوسرا مضمون یہ بیان فرمایا گیا کہ شیطان ایسے گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے ------قرآن مجید کی فضیلت بحیثیتِ مجموعی تو الگ ہے اور ایک ایک سورت کے فضائل الگ ہیں. یہاں سورۂ بقرہ کی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ جس گھر میں وہ پڑھی جاتی ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے------ایسا کیوں ہے؟------اس کی وجہ یہ ہے کہ سورۂ بقرہ میں معاشرتی اور گھریلو زندگی کے سارے قواعد تفصیل سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ نکاح اور طلاق وغیرہ کے متعلق مکمل قانون بھی اس میں بیان کر دیا گیا ہے--- معاشرت کو بہتر رکھنے کے جملہ اصول وقواعد بھی اس میں آ گئے ہیں۔ اس لیے جس گھر میں سورۂ بقرہ سمجھ کر پڑھی جاتی ہے اور اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے وہاں شیطان کبھی فتنہ وفساد برپا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ شیطان کو فتنے برپا کرنے کا موقع اسی جگہ ملتا ہے جہاں لوگوں کو یا تو اللہ تعالیٰ کے وہ احکام معلوم نہ ہوں جن میں انسانی زندگی کی اصلاح کے قاعدے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضابطے بتائے گئے ہیں اور یا احکام معلوم تو ہوں لیکن ان کی خلاف ورزی کی جارہی ہو۔لیکن جہاں احکام بھی معلوم ہوں اور ان کی اطاعت بھی کی جارہی ہو وہاں شیطان کو کام کرنے کا موقع نہیں ملتا اور نہ وہ کوئی فتنہ برپا کرنے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔

تخریج :(۳۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : نا يَعْقُوبُ وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ..... الحديث

(۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ ..... هذا حديث حسن صحيح .

قرآنِ مجید کو بے سمجھے پڑھنا بھی باعثِ برکت ہے !

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کا ماہر، قرآن کے لکھنے والے معزّز اور پاکیزہ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآنِ مجید کو اٹک اٹک کر اور بڑی مشکل سے پڑھتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔۳۶

تشریح : قرآنِ مجید ہی میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قرآن کو وہ فرشتے لکھتے ہیں جو بڑے معزّز اور پاکیزہ ہیں۔اس لیے فرمایا کہ جو شخص قرآنِ مجید کا علم حاصل کرے، اس میں بصیرت پیدا کرے اور اس کے اندر کمال پیدا کرنے کی کوشش کرے وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ان فرشتوں میں شامل ہو جائیگا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اسے وہ مقام اور مرتبہ حاصل ہوگا جو اُن فرشتوں کو حاصل ہے۔

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ آدمی قرآنِ مجید کو سمجھ کر نہ پڑھے تو محض اس کے پڑھنے کا کیا فائدہ ہے۔لیکن یہ خیال کرنا درست نہیں۔قرآن مجید کے محض پڑھنے کا بھی فائدہ ہے۔مثلاً آپ دیکھیں کہ ایک ایسا آدمی ہے جو بیچارہ بہت ہی دیہاتی قسم کا ہے اور اس کی زبان بھی پوری طرح سے نہیں کھلتی وہ بڑی مشکل سے اور اٹک اٹک کر قرآن مجید پڑھ رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ اس کے حق میں بھی یہ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے دوہرا اجر ہے------ایک اجر قرآن پڑھنے کا اور دوسرا قرآن پڑھنے کے لیے محنت کرنے کا۔------رہی یہ بات کہ بغیر سمجھے بوجھے قرآن مجید پڑھنے کا کیا فائدہ ہے تو سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے کبھی دنیا میں کسی ایسے آدمی کو دیکھا ہے جو انگریزی کے حروفِ تہجی پڑھ لینے کے بعد انگریزی کی کوئی کتاب لیے بیٹھا پڑھ رہا ہو اور سمجھ میں اس کی خاک بھی نہ آ رہا ہو۔ غور کیجیے کہ ایک آدمی اس قرآن کے ساتھ ہی یہ محنت کیوں کرتا ہے۔ وہ قاعدہ بغدادی سے اس کے پڑھنے کی مشق کرتا ہے، استادوں سے سیکھتا ہے، پھر بیٹھا ہوا اسے پڑھتا ہے۔ اس کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا مگر پھر بھی پڑھتا ہے---آخر کیوں؟----- اگر اس کے دل میں ایمان نہ ہو، قرآن مجید کی عقیدت نہ ہو اور اگر وہ یہ نہ سمجھ رہا ہو کہ یہ اللہ کا کلام ہے، اور اس کو پڑھنے میں برکت ہے تو آخر وہ یہ سب محنت اور مشقت کیوں برداشت کرے؟ ظاہر بات ہے کہ وہ یہ ساری محنت اور مشقت اسی یقین کی بنا پر تو کرتا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے اور بڑی برکت والا کلام ہے۔ اس لیے کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسے اس کا اجر نہ ملے۔

اِس کا یہ مطلب بھی نہ لینا چاہیئے کہ ایسے آدمی کو قرآن سیکھنے اور سمجھنے کے قابل بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ کوشش تو اسے لازماً کرنی چاہیئے لیکن جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر قرآن کسی کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو تو اس کا پڑھنا فضول اور بے فائدہ ہے تو یہ بات غلط ہے۔ یقیناً قرآنِ مجید کو بے سمجھے پڑھنے کا بھی فائدہ ہے۔

تخریج: (۳۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ ' قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ' عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفیٰ ' عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ ' عَنْ عَائِشَةَ ' قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ ..... الحديث

امام بخاری نے حضرت عائشہ سے مروی روایت کے مندرجہ ذیل الفاظ حدیث نقل کیے ہیں۔

(۳۷) عَنْ عَائِشَةَ ' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَ هُوَ حَافِظٌ لَهٗ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ وَمَثَلُ الَّذِیْ يَقْرَاُ وَ هُوَ يَتَعَاهَدُهٗ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيْدٌ فَلَهٗ اَجْرَانِ۔

سنن دارمی نے حضرت عائشہ کی روایت مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کی ہے۔

(۳۸) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الَّذِیْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَ هُوَ مَاهِرٌ بِهٖ ' فَهُوَ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ يَقْرَؤُهٗ وَ هُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ ' فَلَهٗ اَجْرَانِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے الفاظ میں بھی برکت ہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَ وَجْهِهٖ وَ مَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کا یہ طریقہ تھا کہ جب آپؐ رات کو سونے کے لیے اپنے بستر پر لیٹتے تو لیٹنے سے پہلے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آپس میں ملا کر ان میں سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ الناس پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر آپؐ اپنی ہتھیلیوں کو اپنے پورے جسم پر، جہاں جہاں تک آپ کا ہاتھ پہنچتا تھا پھیرتے تھے۔ پہلے سر (اور اپنے چہرے پر) اور پھر جسم کے اگلے حصے پر----- ایسا آپؐ تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔ ۳۹

تشریح: کلامِ الٰہی اپنے الفاظ میں، اپنی آواز میں، اور اپنے مضمون میں، سبھی طرح برکت رکھتا ہے۔ یہ سراسر برکت ہی برکت ہے۔ رسول اللہ ﷺ جس طرح سے کلامِ الٰہی کو سمجھتے اور اس کے مطابق عمل فرماتے تھے اور اس کے منشا کے مطابق دنیا میں اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے جدّ و جہد فرماتے تھے، اسی طرح سے آپؐ اس کلام کی باقی تمام برکتوں سے بھی فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے تھے۔ مثلاً قرآن پڑھ کر پانی پر پھونکنا اور خود پینا یا کسی کو پلا دینا، یا اس کو ہاتھوں پر پھونکنا اور جسم پر ملنا۔ اِن طریقوں سے قرآن کی برکت کا کوئی ظاہری اور باطنی پہلو آپؐ نہیں چھوڑتے تھے ----- آج بھی اگر کوئی شخص یہ عمل کرے تو صحیح اور پسندیدہ ہے اور باعثِ برکت ہے، لیکن یہ بات لحوظ رہے کہ اس برکت کا فائدہ حقیقت میں وہی شخص اُٹھا سکتا ہے جو قرآن کے ظاہر کے ساتھ اس کے باطن سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ اگر ایک آدمی قرآن کے منشا کے خلاف زندگی گزار رہا ہو اور پھر **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** پڑھ کر اپنے اُوپر پھونک بھی رہا ہو تو سوال یہ ہے کہ وہ آخر کس شر سے خدا کی پناہ مانگ رہا ہے شر تو اس نے اپنے اندر بھر رکھا ہے۔ کیا وہ اس شر سے پناہ مانگ رہا ہے جو رشوت خوری وہ کر کے آیا ہے اس پر پولیس اُسے نہ پکڑے۔ اس لیے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ قرآن کی یہ برکتیں صرف اُنھی لوگوں کے لیے ہیں جو فی الواقع قرآن کے منشا کے مطابق کام کر رہے ہوں۔ اس کے بعد قرآن کے الفاظ کی برکت بھی انہیں حاصل ہوگی۔ لیکن جو لوگ قرآن کے الفاظ و مضامین سے رات دِن لڑ رہے ہوں اور اپنے قول و فعل سے اس کے معانی کی نفی کر رہے ہوں ان کے لیے یہ برکتیں نہیں ہو سکتیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج :(۳۹) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَیْلٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ ..... الحدیث

قرآن پڑھنے کی آواز سُن کر فرشتے جمع ہو جاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا هُوَ یَقْرَاُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَ فَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ فَقَرَاَ فَجَالَتْ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ ثُمَّ قَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَ کَانَ ابْنُهٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَهٗ وَ لَمَّا اَخَّرَهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِیْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ ، فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ اِقْرَاْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ اِقْرَاْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ ، قَالَ فَاَشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ یَحْیٰی وَ کَانَ مِنْهَا قَرِیْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَیْهِ وَ رَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِیْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاهَا ، قَالَ وَ تَدْرِیْ مَا ذَاکَ ، قَالَ لَا ، قَالَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَةُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَ لَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْهَا لَا تَتَوَارٰی مِنْهُمْ . (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَ اللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَ فِیْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰی صِیْغَةِ الْمُتَکَلِّمِ)

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اُسید بن حُضیر نے بیان کیا کہ وہ (اپنے گھر میں) ایک رات نماز میں سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے اور ان کا گھوڑا اُن کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ یکا یک گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ جب وہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی سکون سے کھڑا ہو گیا۔ اُنھوں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑے نے پھر اُچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ وہ پھر خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ساکن ہو گیا۔ اُنھوں نے پھر پڑھا تو گھوڑا پھر اُچھلنے کودنے لگا تب اُنھوں نے سلام پھیر دیا کیوں کہ ان کا بیٹا یحیٰ اس گھوڑے کے قریب ہی تھا اور اُنھیں ڈر لگا کہ کہیں وہ (اپنی اُچھل کود سے) اُسے کوئی ضرر نہ پہنچائے۔ جب اُنھوں نے بچے کو گھوڑے کے پاس سے ہٹا دیا اور اتفاقاً آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی تو یکا یک اُنھیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ایک چھتری سی ہے جس کے اندر چراغ سے روشن ہیں---- جب صبح ہوئی انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعہ بیان کیا۔۔۔۔۔حضورؐ نے فرمایا اے ابن حُضَیرؓ (ایسے موقع پر بے تکلف) پڑھتے رہا کرو۔ پھر فرمایا کہ ابن حُضَیرؓ، پڑھتے رہا کرو۔۔۔ ۴۰؎

حضرت اُسیدؓ بن حُضَیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، مجھے ڈر یہ لگا کہ میرا گھوڑا میرے بچے یحیٰ کو کچل نہ دے کیونکہ وہ اس کے قریب ہی تھا۔ جب میں نماز سے سلام پھیر کر اُس کی طرف گیا اور میں نے اتفاقاً اپنی نگاہ آسمان کی جانب اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ گویا ایک چھتری سی ہے جس کے اندر چراغ سے روشن ہیں۔ میں (کچھ گھبرا کر) وہاں سے نکل آیا (یعنی آسمان کے نیچے سے) تا کہ میری نگاہ پھر اس پر نہ پڑے۔ حضورؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیا چیز تھی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تمہارے قرآن پڑھنے کی آواز سن کر قریب آ گئے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو ہو سکتا ہے کہ نوبت یہاں تک آ جاتی کہ لوگ ان کو دیکھتے اور وہ لوگوں سے نہ چھپتے۔

تشریح: یہ ضروری نہیں ہے کہ جب بھی کوئی شخص قرآن پڑھے تو اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ پیش آئے۔ خود حضرت اُسید بن حُضَیر کے ساتھ بھی روز ایسا نہیں ہوتا تھا۔ قرآن تو وہ ہمیشہ پڑھتے ہی تھے لیکن اُس روز ان کے ساتھ یہ خاص معاملہ پیش آیا جس کے متعلق ہم نہیں جانتے کہ کیوں پیش آیا۔ نبی ﷺ نے بھی ان سے یہ نہیں فرمایا کہ یہ تمہارے ساتھ ہمیشہ ہوگا۔ یعنی اگر ہر روز رات کو اسی طرح قرآنِ مجید پڑھو گے تو صبح ایسی نوبت آ سکتی ہے کہ فرشتے کھڑے رہیں یہاں تک کہ لوگ انہیں دیکھ لیں۔ اس کے بجائے آپؐ نے فرمایا کہ اگر پھر کبھی ایسا موقع پیش آئے تو بلا تکلف پڑھتے رہا کرو، اِس میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔

یہ کہنا کہ آج ہمیں ایسا تجربہ کیوں پیش نہیں آتا تو بات دراصل یہ ہے کہ اس طرح کے معاملات اللہ تعالیٰ ہر ایک کے ساتھ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی ہر مخلوق سے، حتیٰ کہ ہر فرد سے الگ الگ معاملہ کرتا ہے۔ اس نے سب کو سب کچھ نہیں دے دیا ہے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ جسے کچھ نہ دیا ہو۔ بس یہ اللہ کی دین ہے جو وہ مختلف لوگوں کو مختلف طریقوں سے دیتا ہے۔

تخریج: (۴۰) قَالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ..... الحديث

مسلم نے عبداللہ بن خبّاب، ابوسعید اُسید بن حضیر والی روایت بیان کی ہے۔

(۴۱) قَالَ يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ، حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى، فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا. قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ. عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی مَا اَرٰھَا ' قَالَ : فَغَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ . بَیْنَمَا اَنَا الْبَارِحَۃَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ اَقْرَاُ فِیْ مِرْبَدِیْ اِذْ جَالَتْ فَرَسِیْ – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ ابْنَ حُضَیْرٍ ' قَالَ : فَقَرَاْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ ابْنَ حُضَیْرٍ ' قَالَ: فَقَرَاْتُ ' ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ ابْنَ حُضَیْرٍ ' قَالَ : فَانْصَرَفْتُ ' وَ کَانَ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِنْہُ . خَشِیْتُ اَنْ تَطَاءَ ہٗ . فَرَاَیْتُ مِثْلَ الظُّلَّۃِ . فِیْھَا السُّرُجُ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرٰھَا.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ الْمَلَائِکَۃُ کَانَتْ تَسْمَعُ لَکَ وَ لَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَرَاھَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْھُمْ .

" المستدرک " نے اس روایت کا پس منظر ذرا مختلف بیان کیا ہے

عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَاُ وَھُوَ عَلٰی ظَھْرِ بَیْتِہٖ وَ ھُوَ حَسَنُ الصَّوْتِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :بَیْنَا اَقْرَاُ اِذْ غَشِیَنِیْ شَیْئٌ کَالسَّحَابِ وَ الْمَرْاَۃُ فِی الْبَیْتِ وَ الْفَرَسُ فِی الدَّارِ فَتَخَوَّفْتُ اَنْ تَسْقُطَ الْمَرْاَۃُ وَ تَنْفَلِتَ الْفَرَسُ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ یَا اُسَیْدُ فَاِنَّمَا ھُوَ مَلَکٌ اسْتَمَعَ الْقُرْاٰنَ .

دوسری روایت:

(۴۲) عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ اَنَّہٗ قَالَ بَیْنَا اَقْرَاُ اللَّیْلَۃَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فَلَمَّا انْتَھَیْتُ اِلٰی آخِرِھَا سَمِعْتُ وَجْبَۃً مِنْ خَلْفِیْ فَظَنَنْتُ اَنَّ فَرَسِیْ تُطْلِقُ فَقَالَ اِقْرَاْ اَبَا عَتِیْکٍ وَ الْتَفَتُّ فَاِذَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ مُدَلَّاۃٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ اللّٰہِ مَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَمْضِیَ قَالَ : فَقَالَ تِلْکَ الْمَلَائِکَۃُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ اَمَا اِنَّکَ لَوْ مَضَیْتَ لَرَاَیْتَ الْعَجَائِبَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پڑھنے والے پر سکینت نازل ہوتی ہے

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَ إِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْا وَ تَدْنُوْا وَ جَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) .

ترجمہ : حضرت براء بن عازِب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ہی ایک گھوڑا دو رسیوں کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ اِس دوران میں ایک بادل سا اس پر سایہ فگن ہوا، اور وہ آہستہ آہستہ نیچے آتا چلا گیا۔ جیسے جیسے وہ نیچے آتا رہا اس کا گھوڑا زیادہ اُچھلنے کودنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت حاضر ہوا اور اُس نے آپؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ سکِینت تھی جو قرآن کے ساتھ نازل ہو رہی تھی۔ ۴۳

تشریح : گزشتہ حدیث کے برعکس یہاں فرشتوں کے بجائے سکینت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ سکینت کی تشریح کرنا بڑا مشکل ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ مختلف مقامات پر آیا ہے اور اس کے مختلف مفہوم ہیں۔۔۔۔ سکِینت سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ رحمت بھی ہے جو انسان کے دل میں اطمینان، سکون اور ٹھنڈک پیدا کرتی ہے اور اس کو روحانی حیثیت سے تسکین بہم پہنچاتی ہے اور اس سے مراد وہ نُصرت بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور خاص آتی ہے۔ اس سے مراد وہ فرشتے بھی ہو سکتے ہیں جو قرار و سکینت کا پیغام لے کر آتے ہیں۔ بنابریں یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا یہ لفظ یہاں فرشتوں کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے، یا یہ اللہ کی رحمت کی کوئی اور شکل تھی جو ان صاحب کے قریب آئی تھی۔

یہ معاملہ بھی ہر ایک کے ساتھ پیش نہیں آتا اور خود ان صاحب کے ساتھ بھی ہمیشہ پیش نہیں آتا تھا۔ وہ کوئی خاص کیفیت تھی جو اُن پر گزری۔ اگر رسول اللہ ﷺ اس کا معنی اور مفہوم بتانے کے لیے موجود نہ ہوتے تو وہ صحابی ہمیشہ کے لیے حیران ہی رہتے کہ یہ ان کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا۔

ان دونوں روایتوں میں اس خاص کیفیت میں گھوڑے کے بدکنے اور اُچھلنے کودنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات حیوانات وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو انسانوں کو نظر نہیں آتیں۔ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ زلزلہ آنے سے پہلے پرندے غائب ہو جاتے ہیں۔ جانوروں کو پہلے سے پتہ چل جاتا ہے کہ کوئی چیز پیش آنے والی ہے۔ وبائیں آنے سے پہلے کتے اور دوسرے جانور چیخنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کچھ ایسے حواس عطا کر دیتے ہیں جو انسانوں کو حاصل نہیں ہیں۔ اس بنا پر انھیں بعض ایسی چیزوں کا علم یا احساس ہو جاتا ہے جو انسان کے دائرہ علم و احساس سے باہر ہوتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۴۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ..... الحديث.

(۴۴) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَاى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَوِ السَّحَابَةِ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ . هذا حديث حسن صحيح (و فى الباب عن أُسيدبن حُضير)

قرآن کے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا ، لَا أَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ . أَلِفٌ حَرْفٌ وَ لَامٌ حَرْفٌ وَ مِيمٌ حَرْفٌ . (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کے بدلے میں اس کی ایک نیکی شمار ہوتی ہے۔اور (قرآن میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ) ہر نیکی کے بدلے میں دس گنا اجر ہے ---- میں یہ نہیں کہ رہا ہوں کہ الم ایک حرف ہے نہیں ، بلکہ الف ایک حرف ہے . لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ ۴۵

تخریج : (۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، نا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ، يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ..... الحديث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی حفاظت نہ کی جائے تو وہ بہت جلد فراموش ہو جاتا ہے

عَنْ أَبِيْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ).

ترجمہ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآنِ مجید کو ذہن میں محفوظ رکھنے اور یاد رکھنے کا اہتمام کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ذہن سے نکلنے کے لیے اُسی طرح ، بلکہ اس سے بھی زیادہ جلدی کرتا ہے، جس طرح بندھے ہوئے اُونٹ رسی تڑا کر بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۴۶

تشریح : مراد یہ ہے کہ اگر قرآن مجید کو یاد کرنے کے بعد اسے یاد رکھنے کی فکر نہ کرے تو یہ آدمی کے ذہن سے اس طرح فرار کرتا ہے جس طرح اُونٹ رسّی تڑا کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے----- اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا نفس قرآنِ مجید کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک کہ انسان اسے پوری ارادی قوت کے ساتھ قرآن کو قبول کرنے اور ذہن نشین کرنے پر مجبور نہ کرے۔ اگر یہ اہتمام نہ کیا جائے تو وہ قرآن مجید کو اگل دینے اور اس سے نکل بھاگنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کے اندر یہ کمزوری موجود ہے کہ وہ قرآن کی عاید کردہ پابندیوں سے نکلنا چاہتا ہے۔ وہ ان حدود سے تجاوز کرنا چاہتا ہے جو قرآن اس کے لیے مقرر کرتا ہے۔ اسی وجہ سے ایک بندۂ نفس جو اپنے نفس پر جبر کر کے اُسے خدا کی اطاعت پر آمادہ کرنے والا نہیں ہوتا وہ بعض اوقات قرآن کو سنتے ہوئے گھبراتا ہے کہ نہ معلوم کون سی آیت ایسی آ جائے جو اس پر حُجت تمام کر کے اُسے مجبور کر دے کہ وہ اپنے غلط اور ناجائز کاموں سے باز آ جائے۔ اسی لیے فرمایا کہ قرآن کو یاد کرنے کے بعد اُسے ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کرو تا کہ یہ تمہاری غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے فراموش نہ ہو جائے۔

تخریج :(۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ..... الحديث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو دلجمعی اور یکسوئی کے ساتھ پڑھو

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ : حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :قرآن اُس وقت تک پڑھو جب تک کہ تمہارا دل اس میں لگا رہے۔ جب دل نہ لگ رہا ہو تو پڑھنا چھوڑ دو۔ ۴۷

تشریح : مراد یہ ہے کہ آدمی ایسی حالت میں قرآن نہ پڑھے جب کہ اس کا ذہن قرآن کی طرف پوری طرح متوجہ نہ ہو۔ آدمی جتنا کچھ دلچسپی اور توجہ کے ساتھ پڑھ سکتا ہو اتنا کچھ پڑھے۔ اصل چیز منزل پوری کرنا نہیں ہے بلکہ قرآن کو پوری توجہ سے اور اس کے معنی سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے پڑھنا ہے یہ نہیں ہے کہ اگر آپ نے ایک پارہ پڑھنے کا ارادہ کیا ہے تو آپ اس حالت میں بھی بیٹھے ہوئے اسے پڑھتے ہیں جبکہ آپ کا ذہن اس کی طرف یکسو نہ ہو رہا ہو، اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ آپ ایک ہی رکوع پڑھیں لیکن اچھی طرح سے دل لگا کر پڑھیں۔ اگر آدمی یہ نہ کر سکے تو محض منزل پوری کر لینے سے کیا حاصل۔

تخریج : (۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ .... الحديث .

تین دن سے کم میں قرآن ختم نہ کرو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ . (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَ الدَّارِمِيُّ) .

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہما) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اس شخص نے قرآن کو نہیں سمجھا، جس نے اسے تین شب و روز سے کم میں پڑھا۔ ۴۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح : مطلب یہ ہے کہ اگر آدمی اس رفتار سے پڑھے کہ تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھ ڈالے تو اس رواروی کے عالم میں وہ قرآن کو کیا سمجھ سکے گا۔ اس لیے حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ قرآن کم از کم تین شب و روز میں ختم کرو۔ اس سے زیادہ دنوں میں ختم کرو تو بہتر ہے لیکن اس سے کم میں نہ کرو، کیونکہ اگر ایک آدمی روزانہ دس پارے کے اوسط سے بھی تیز پڑھے تو اس صورت میں وہ کچھ نہیں سمجھ سکے گا۔

تخریج : (۴۸) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ .... فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ . هذا حديث حسن صحيح .

علانیہ اور چھپا کر قرآن پڑھنے کی مثال

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَ الْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ . (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ)

ترجمہ : حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جو شخص بآوازِ بلند قرآنِ مجید پڑھتا ہے وہ اس شخص کے مانند ہے جو علانیہ صدقہ دیتا ہے اور جو شخص آہستہ آواز میں قرآن مجید پڑھتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو چُھپا کر صدقہ دیتا ہے۔[۴۹]

تشریح : مراد یہ ہے کہ مذکورہ دونوں طریقوں سے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب بھی ہے اور فائدے بھی ہیں۔

اگر ایک آدمی علانیہ صدقہ دے تو اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی صدقے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اور ان کے دلوں میں بھی یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات کریں۔ اس کے برعکس اگر ایک شخص چھپا کر صدقہ دے تو اس کے اندر اخلاص کی کیفیت راسخ ہوتی ہے اور وہ ریاکاری سے محفوظ رہتا ہے---- ایسا ہی معاملہ قرآنِ مجید کے چھپا کر آہستہ آواز سے پڑھنے اور بلند آواز سے پڑھنے کا ہے۔ بلند آواز سے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ خلقِ خدا تک قرآن کی تعلیم پہنچتی ہے اور لوگوں میں اس کے پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس آہستہ آہستہ سے چھپا کر پڑھنے کا یہ فائدہ ہے کہ اس طرح آدمی قرآن پورے اخلاص کے ساتھ، بغیر کسی ریا کے، اللہ کو خوش کرنے کے جذبے سے پڑھتا اور اس میں کسی دوسرے جذبے کی آمیزش نہیں ہونے پاتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۴۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ ابْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ ... هذا حديث حسن غريب .

ترمذی نے حدیث نقل کر کے بیان کیا ہے

وَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ انَّ الَّذِىْ يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِىْ يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ لِاَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ اَفْضَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لِكَىْ يَأْمَنَ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِاَنَّ الَّذِىْ يُسِرُّ بِالْعَمَلِ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُجْبُ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ فِى الْعَلَانِيَةِ .

قرآن خوش آوازی سے پڑھو

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ . (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِىُّ)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآنِ مجید کو اپنی (اچھی) آوازوں سے مزیّن کرو۔ ۵۰

تشریح: مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کو حتی الامکان اچھے لہجے سے اور خوش آوازی سے پڑھنا چاہیے ۔ ایسے بے ڈھنگے طریقے سے نہیں پڑھنا چاہیے کہ دِل اس کی طرف کھنچنے کے بجائے اس سے اور زیادہ دُور ہو جائیں. جیسا کہ ایک فارسی شاعر نے کہا ۔

گر تو قرآن بریں نمط خوانی
بِبَری رونقِ مسلمانی (سعدی)

تخریج: (۵۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ، لنا جَرِيْرٌ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوش آوازی قرآن کے حُسن میں اضافہ کرتی ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا . (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

ترجمہ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے: قرآن کو اپنی (اچھی) آوازوں کے ذریعے حَسین بناؤ کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حُسن میں اضافہ کرتی ہے۔ ۵۱

تشریح : اب تک مسلسل ایسی حدیثیں آئی ہیں جن میں سے اگر ایک میں قرآن کو گا کر پڑھنے سے روکا گیا ہے تو دوسری میں اُسے اچھے آواز سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ گا کر پڑھنے میں اور خوش آوازی سے پڑھنے میں فرق ہے۔ اور اسی فرق کی بنا پر ایک چیز ناپسندیدہ ہے اور دوسری پسندیدہ۔

تخریج : (۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، ثَنَا صَدَقَۃُ ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ ، عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ زَاذَانَ اَبِیْ عُمَرَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ... الحدیث

حُسنِ صوت سے تلاوتِ قرآن

متن : **لَقَدْ اوتی ھٰذا مزماراً من مزامیر اٰل داؤد**

ترجمہ : اس شخص کو لحن داؤدی میں سے ایک حصہ ملا ہے۔ ۵۲

پس منظر : ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ① قرآن پڑھ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ راستہ چلتے چلتے ان کی آواز سن کر ٹھہر گئے اور کچھ دیر لطف لینے کے بعد (ان کے متعلق) اس طرح فرمایا۔ تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۱۶۸۔ اشاعت نہم ۱۹۷۰ء۔

---

① حضرت ابوموسیٰ اشعری بڑے خوش آواز شخص تھے۔ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بھر کوئی آواز ابوموسیٰ کی آواز سے اچھی نہیں سنی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: (حضرت) داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ اور پرندے مسخر کیے گئے تھے، اور اس تسخیر کا حاصل یہ تھا کہ وہ بھی حضرت داؤد کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرتے تھے۔ یہی بات سورۂ صٓ میں بیان کی گئی ہے، ”اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِشْرَاقِ ، وَ الطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ“ ”ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا کہ صبح و شام تسبیح کرتے تھے، اور پرندے بھی مسخر کر دیے تھے جو اکٹھے ہو جاتے تھے، سب اس کی تسبیح کو دوہراتے۔ سورۂ سبا میں اس کی مزید وضاحت یہ ملتی ہے۔ ”يَا جِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَ الطَّيْرَ“ پہاڑوں کو ہم نے حکم دیا کہ اس کے ساتھ تسبیح دُہراؤ اور یہی حکم پرندوں کو دیا۔ ان ارشادات سے جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت داؤدؑ جب اللہ کی حمد و ثنا کے گیت گاتے تھے تو ان کی بلند اور سریلی آواز سے پہاڑ گونج اٹھتے تھے، پرندے ٹھہر جاتے تھے اور ایک سماں بندھ جاتا تھا۔ اس معنی کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں ذکر آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری، جو غیر معمولی طور پر، خوش آواز بزرگ تھے قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ نبی ﷺ ادھر سے گزرنے تو ان کی آواز سن کر کھڑے ہو گئے اور دیر تک سنتے رہے۔ جب وہ ختم کر چکے تو آپؐ نے فرمایا: لَقَدْ اُوْتِيَ مِزْمَاراً مِنْ مَزَامِيْرِ الِ دَاوٗدَ ، یعنی اس شخص کو داؤد کی خوش آوازی کا ایک حصہ ملا ہے ۵۳ [تفہیم ۱۷۴/۳ - ۱۷۵ سورۃ الأنبیاء حاشیہ نمبر ۷۱]

تخریج: (۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰ الْحِمَّانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهٗ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَاراً مِنْ مِزَامِيْرِ الِ دَاوٗدَ.

نسائی کی ایک روایت میں:

(۵۳) سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ : لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ الِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرةؓ سے ایک روایت میں یہ بھی منقول ہے۔

(۵۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَقَدْ اُعْطِيَ اَبُوْ مُوْسٰى مَزَامِيْرَ دَاوٗدَ ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ٹھیک ٹھیک سمجھ کر تلاوتِ قرآن کرنا ، اخلاق کی قوّتِ محرّکہ ہے

متن : " **يَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ** "

ترجمہ : " وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اِس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ۵۵ (بخاری، مسلم، مؤطا)

متن : " **مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ** " (ترمذی بروایت صہیب رومی رضی اللہ عنہ)

ترجمہ : قرآن پر ایمان نہیں لایا وہ شخص جس نے اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرلیا۔ ۵۶

تشریح : [قرآن کی تلاوت کرنا اور نماز قائم کرنا] یہی دو چیزیں ایسی ہیں جو ایک مومن میں وہ مضبوط سیرت اور وہ زبردست صلاحیت پیدا کرتی ہیں جن سے وہ باطل کی بڑی سے بڑی طغیانیوں اور بدی کے سخت سے سخت طوفانوں کے مقابلہ میں نہ صرف کھڑا رہ سکتا ہے بلکہ ان کا منہ پھیر سکتا ہے۔ لیکن تلاوتِ قرآن اور نماز سے یہ طاقت انسان کو اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جبکہ وہ قرآن کے محض الفاظ کی تلاوت پر اکتفا نہ کرے بلکہ اس کی تعلیم کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر اپنی روح میں جذب کرتا چلا جائے، اور اس کی نماز صرف حرکاتِ بدن تک محدود نہ رہے بلکہ اس کے قلب کا وظیفہ اور اس کے اخلاق و کردار کی قوتِ محرکہ بن جائے۔

ہی تلاوت تو اس کے متعلق یہ جان لینا چاہیئے کہ جو تلاوت آدمی کے حلق سے تجاوز کرکے اس کے دل تک نہیں پہنچتی وہ اسے کفر کی طغیانیوں کے مقابلے کی طاقت تو درکنار خود ایمان پر قائم رہنے کی طاقت بھی نہیں بخش سکتی۔ جیسا کہ حدیث میں ایک گروہ کے متعلق آیا ہے کہ "**يَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ** " وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ درحقیقت جس تلاوت کے بعد آدمی کے ذہن و فکر اور اخلاق و کردار میں کوئی تبدیلی نہ ہو بلکہ قرآن پڑھ کر بھی آدمی وہ سب کچھ کرتا رہے جس سے قرآن منع کرتا ہے وہ ایک مومن کی تلاوت ہے ہی نہیں۔ اس کے متعلق نبی ﷺ صاف فرماتے ہیں کہ " **ما امن بالقران من استحل محارمه** " " قرآن پر ایمان نہیں لایا وہ شخص جس نے اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرلیا" ۵۴

ایسی تلاوت آدمی کے نفس کی اصلاح کرنے اور اس کی روح کو تقویت دینے کے بجائے اس کو اپنے خدا کے مقابلہ میں اور زیادہ ڈھیٹ اور اپنے ضمیر کے آگے اور زیادہ بے حیا بنا دیتی ہے اور اس کے اندر کیرکٹر نام کی کوئی چیز باقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں رہنے دیتی۔ کیونکہ جو شخص قرآن کو خدا کی کتاب مانے اور اسے پڑھ کر یہ معلوم بھی کرتا رہے کہ اس کے خدا نے اسے کیا ہدایات دی ہیں اور پھر اس کی ہدایات کی خلاف ورزی بھی کرتا چلا جائے اس کا معاملہ تو اس مجرم کا سا ہے جو قانون سے ناواقفیت کی بنا پر نہیں بلکہ قانون سے خوب واقف ہونے کے بعد جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس پوزیشن کو سرکار رسالت مآب ﷺ نے ایک مختصر سے فقرے میں بہترین طریقے پر یوں واضح فرمایا ہے کہ " **اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ** " ''قرآن حجت ہے تیرے حق میں یا تیرے خلاف'' (مسلم)۔ یعنی اگر تو قرآن کی ٹھیک ٹھیک پیروی کرتا ہے تو وہ تیرے حق میں حجت ہے۔ دنیا سے آخرت تک جہاں بھی تجھ سے باز پرس ہو، تو اپنی صفائی میں قرآن کو پیش کر سکتا ہے کہ میں نے جو کچھ کیا ہے اس کتاب کے مطابق کیا ہے۔ اگر تیرا عمل واقعی اسکے مطابق ہوا تو نہ دنیا میں کوئی قاضئ اسلام تجھے سزا دے سکے گا اور نہ آخرت میں داور محشر ہی کے ہاں اس پر تیری پکڑ ہو گی۔ لیکن اگر یہ کتاب تجھے پہنچ چکی ہو، اور تو نے اسے پڑھ کر یہ معلوم کر لیا ہو کہ تیرا رب تجھ سے کیا چاہتا ہے، کس چیز کا تجھے حکم دیتا ہے اور کس چیز سے تجھے منع کرتا ہے، اور پھر تو اس کے خلاف رویّہ اختیار کرے تو یہ کتاب تیرے خلاف حجت ہے۔ یہ تیرے خدا کی عدالت میں تیرے خلاف فوجداری کا مقدمہ اور زیادہ مضبوط کر دے گی۔ اس کے بعد ناواقفیت کا عذر پیش کر کے بچ جانا یا ہلکی سزا پانا تیرے لیے ممکن نہ رہے گا۔ [تفہیم القرآن ۳/۷۰۴ - ۷۰۵ العنکبوت حاشیہ ۷۷]

تخریج: (۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ ، اَنَّهُ قَالَ ، : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يَخْرُجُ فِيْكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَ صِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَ عَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ . وَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَ يَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَ يَنْظُرُ فِي الرِّيْشِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَ يَتَمَارٰى فِي الْفُوْقِ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میں کچھ (یا بہت) لوگ نکلیں گے تم اپنے نماز، روزے اور اعمال کو ان کے ساتھ حقیر تصور کرو گے (ان کے مقابلہ میں) وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے کہ شکاری کو نہ پیکان میں کچھ معلوم ہوا اور نہ ڈنڈی میں کچھ لگا ہوا محسوس ہوا اور نہ پر کے اوپر ہی کچھ اثر نظر آئے البتہ تیر کے پھل کی جگہ کچھ اشتباہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد نے ابوسعید خُدری اورانس بن مالک دونوں سے روایت نقل کی ہے۔

(۵۶) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَ انسِ بْنِ مَالِکٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اِخْتِلَافٌ وَ فِرْقَةٌ ، قَوْمٌ یُحْسِنُوْنَ الْقِیْلَ وَ یُسِیْٓئُوْنَ الْفِعْلَ ، یَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یَرْجِعُوْنَ حَتّٰی یَرْتَدَّ عَلٰی فُوْقِهٖ الخ

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدریؓ اورحضرت انس ابن مالکؓ رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشادفرمایا کہ میری امت میں اختلاف اورافتراق پیدا ہوگا کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو گفتگو بڑی حسین وعمدہ کریں گے۔ مگرعمل برے ہوں گے وہ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچےنہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے وہ لوگ اپنے طریقہ سے واپس نہیں لوٹیں گے جب تک کہ تیر واپس سوفار پر پلٹ نہ آئے۔ (ایساممکن نہیں اسی طرح اس گروہ کا اسلام کی جانب پلٹ آنا بھی ناممکن ومحال ہے)

دوسری روایت ابوسعید خدریؓ سے:

(۵۷) قَوْماً یَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَایُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ یَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَ یَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَکْتُهُمْ قَتَلْتُهُمْ قَتْلَ عَادٍ ۔

ترجمہ : کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچےنہیں اترے گا۔ وہ لوگ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکار یا کمان سے نکل جاتا ہے وہ لوگ اہلِ اسلام کو توقتل کریں گے اور بُت پرستوں کو چھوڑیں گے۔ اگر میں ان کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح ان کا ملیامیٹ کردوں۔

(۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْوَاسِطِیُّ نا وَکِیْعٌ نَا اَبُوْ فَرْوَةَ یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ اَبِی الْمُبَارَکِ ، عَنْ صُهَیْبٍ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ ۔

وقد روی محمد بن یزید بن سنان عن أبیه هذا الحدیث فزادنی هذا الاسناد عَن مجاهد عن سَعید بن المُسَیَّب عن صُهَیب وَ لاَ یُتَابَع محمد بن یزید علی روایته وهو ضعیف ۔

وأبو المبارک رجل مجهول ، هذا حدیث لیس اسناده بذالک وقد خولف وکیع فی روایته ۔ وقال محمد : ابو فروة یزید بن سنان الرهاوی لیس بحدیثه بأسٌ الا روایة ابنه محمد عنه ، فانه یروی عنه مناکیر ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو گویّوں اور بَین کرنے والیوں کی طرح نہ پڑھو

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِقْرَاُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَ اَصْوَاتِهَا ، وَ اِيَّاكُمْ وَ لُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَ لُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ ، وَ سَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَ النَّوْحِ ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ . (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ رَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قرآن کو عربی لہجے اور عربی آوازوں میں پڑھو اور دیکھو خبردار: اہلِ عشق اور اہلِ کتابین (یہود و نصاریٰ) کے سے لہجے اختیار نہ کرو، اور عنقریب میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کو گا گا کر یا نوحے کے انداز میں پڑھیں گے۔ قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ دل ان کے بھی فتنے میں پڑے ہوں گے اور ان لوگوں کے بھی، جو اُن کے طرزِ ادا کو پسند کرنے والے ہوں گے۔ ۵۹

تشریح: قرآن عربی لہجے اور عربی آوازوں میں پڑھنے کی تاکید فرمانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ غیر عرب بھی قرآن کو عربی لہجے میں اور عربوں کی سی آوازوں میں پڑھیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ قرآن کو ایسے سادہ اور فطری طریق سے پڑھا جائے جس طرح ایک عرب پڑھتا ہے۔ ایک عرب جب قرآن مجید کو پڑھے گا تو وہ اسے اس طرح پڑھے گا جیسے ہم اپنی زبان میں کسی کتاب کو پڑھتے ہیں۔ جب آپ اُردو زبان کی کوئی کتاب پڑھ رہے ہوں تو ظاہر بات ہے کہ آپ بنا بنا کر اور گا گا کر نہیں پڑھتے بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح کوئی آدمی اپنی مادری زبان کی کسی کتاب کو پڑھتا ہے ----- اس سے پہلے حضورؐ کا یہ ارشاد گزرا ہے کہ قرآن کو اپنی اچھی آوازوں سے مزیّن کرو۔ معلوم ہوا کہ اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا اور اہلِ عرب کے سے سیدھے سادھے طریقے سے پڑھنا دونوں ایک ہی چیز ہیں، کیونکہ سادہ طریقے سے پڑھنے کا مفہوم یہ نہیں کہ آدمی بے ڈھنگے پن سے اور ناگوار آواز سے پڑھے۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ خبردار قرآن کو اہلِ عشق کے سے لہجے میں مت پڑھو۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح عشق باز لوگ غزلیں گاتے ہیں اس طرح قرآن کو گا کر نہ پڑھو۔

اس کے بعد فرمایا کہ عنقریب وہ لوگ آئیں گے جو قرآن کو گا گا اور عورتوں کے بین کرنے کے انداز میں پڑھیں گے۔ بظاہر وہ اسے بڑے ذوق و شوق اور محنت و ریاضت کے ساتھ پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا اور ان کے دلوں تک اس کی رسائی نہیں ہوگی۔ پھر یہی نہیں بلکہ دل ان پڑھنے والوں کے بھی فتنے میں ہوں گے ------ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے بھی جوان کے اس پڑھنے کو سن کر جھومیں گے اور داد و تحسین کے ڈونگرے برسائیں گے۔

حضورؐ نے اس طرح کے پڑھنے والوں اور اس پر سر دُھننے والوں کو یہ تنبیہ اس لیے فرمائی ہے کہ یہ قرآن کوئی شاعری نہیں ہے جسے لوگ محض لطف اندوزی کے لیے پڑھیں اور واہ واہ اور مرحبا کا شور بلند کریں، جیسے کہ اب ہمارے ہاں قراءتوں کی محفلوں میں ہونے لگا ہے۔ بعض اوقات تو ان محفلوں میں مشاعرے کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ طریقہ فتنے سے خالی نہیں۔

تخریج: (۵۹) اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، لنا یَعْقُوْبُ بْنُ سُفْیَانَ ، حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ ابْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِیُّ وَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالاَ : لنا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیْدِ ، وَ حَدَّثَنِی حُصَیْنُ بْنُ مَالِکٍ الْفَزَارِیُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَیْخاً یُکْنٰی اَبَا مُحَمَّدٍ وَ کَانَ قَدِیْماً یُحَدِّثُ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : اِقْرَوْا الْقُرْاٰنَ .... قَالَ بَقِیَّةُ : لَیْسَ لَهٗ اِلاَّ حَدِیْثٌ وَاحِدٌ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ اِفْرِیْقِیَّةِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ قراءت

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ کَیْفَ کَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ کَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَ یَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَ یَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ . (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُنسؓ سے پوچھا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا طریق کیا تھا۔ اُنھوں نے جواب میں فرمایا کہ آپؐ الفاظ کو کھینچ کھینچ کر (یعنی پوری طرح ادا کرتے ہوئے) پڑھتے تھے پھر اُنھوں نے خود بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سنائی اور ایک ایک لفظ کو کھینچ کر ادا کیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللّٰه، رحمٰن اور رحیم کے الفاظ کو کھینچ کر پڑھا۔ ۶۰

تشریح: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن جلدی نہیں پڑھتے تھے بلکہ ایک ایک لفظ کو کھینچ کر ادا کرتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آپؐ غیر طبعی طریقے سے کھینچ کر پڑھتے تھے بلکہ مراد یہ ہے کہ آپؐ لفظ لفظ کو آہستہ آہستہ پوری طرح ادا کرتے ہوئے ایسے انداز سے پڑھتے تھے جس سے سننے والا یہ اثر قبول کرے کہ قرآن پڑھنے کے دوران میں آدمی کا ذہن پوری طرح اس بات میں لگا ہوا ہے کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں اور اس کا مفہوم کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۶۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ .. الحديث .

عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَئَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا . (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ)

ترجمہ : حضرت لَیث بن سعد، ابن ابی مُلیکہ سے اور وہ یعلیٰ بن مملک سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کس طرح پڑھا کرتے تھے۔ اس پر حضرت اُمّ سلمہؓ نے خود اس طرح سے قرآن پڑھ کر سُنایا کہ جس سے ایک ایک حرف الگ الگ سُننے میں آئے۔

تشریح : مراد یہ ہے حضورؐ قرآن بہت تیز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اس طرح آرام سے پڑھتے تھے کہ سُننے والا ایک ایک حرف صاف صاف سُن سکے۔

اگلی حدیث میں اس کی مزید تشریح آتی ہے۔

(۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُوْهِبٍ الرَّمْلِيُّ ثنا اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ ، اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ ، عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .. الحديث.

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ، ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ . (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ .. وَ حَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ)

ترجمہ : حضرت ابن جریج حضرت ابن ابی مُلیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے قرآن پڑھنے کا طریقہ پوچھا تو اُنھوں نے فرمایا کہ حضورؐ ٹکڑے ٹکڑے کرکے پڑھا کرتے تھے (یعنی ایک ایک فقرے کو الگ الگ کر کے پڑھتے تھے) آپؐ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ** پڑھتے تھے پھر ٹھہرتے تھے، پھر **الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** پڑھتے تھے اور پھر توقّف فرماتے تھے۔

تشریح : یہاں یہ بات مزید وضاحت کے ساتھ بتائی گئی ہے کہ حضورؐ قرآنِ مجید جلدی جلدی نہیں پڑھتے تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ ایک ہی سانس میں **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** سے **وَلَا الضَّآلِّيْنَ** تک پڑھ ڈالیں، بلکہ آپ ایک ایک فقرے پر ٹھہرتے تھے۔

(۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَمَوِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ ، .... الحديث .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی نے روایت نقل کرنے کے بعد کہا ہے ۔ هذا حديث غريب
وبه يقرأ ابو عبيد و يختاره هكذا ، روى يحى بن سعيد الاموى وغيره عن ابن جريج عن ابنِ ابى مليكة عن ام سلمة . وليس اسناده بمتصل لان الليث بن سعد روى هذا الحديث عن ابن ابى مليكة عن يعلىٰ بن مملک عن ام سلمة انها وصفت قراء ة النبىّ صلى الله عليه وسلم حرفاً حرفاً .
وحديث الليث اصح . وليس فى حديث الليث و كان يقرأُ ملك يوم الدين .

نبیؐ کا خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنا اللہ کو بہت محبوب ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ نبی کی آواز کو سنتا ہے جبکہ وہ قرآن خوش آوازی کے ساتھ پڑھ رہا ہو۔ ٦٣

تخریج : (٦٣) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ ... الحديث

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِهٖ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سُنتا جتنی توجہ سے کہ ایک خوش آواز نبی کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے جبکہ وہ بآوازِ بُلند پڑھ رہا ہو۔

تشریح : مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کے الفاظ اگرچہ کسی قدر مختلف ہیں لیکن ان دونوں کا مضمون اور مفہوم ایک ہی ہے۔ مراد یہ ہے کہ نبی کا خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنا ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے بڑھ کر کوئی چیز مرغوب اور محبوب نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جس محبت اور توجہ سے نبی کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے اس محبت اور توجہ سے کسی اور چیز کو نہیں سُنتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦٤) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُوْلُ : مَا اَذِنَ اللّٰهُ .. الحديث.

حُسنِ قراءت کا مفہوم کیا ہے؟

عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتاً لِّلْقُرْاٰنِ وَ اَحْسَنُ قِرَاءَةً ، قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاوُسٌ وَ كَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ترجمہ : حضرت طاؤسؒ سے مرسلاً روایت ہے ل وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کون شخص قرآن کو، اچھی آواز سے اور اچھے طریقے سے پڑھنے والا ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کہ جب تم اسے پڑھتے ہوئے سنو تو تمہیں ایسا معلوم ہو کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے ٦٥ [حضرت طاؤسؒ ① کا بیان ہے کہ نبی ﷺ خود ایسے ہی خوش آواز اور روانی سے پڑھنے والے تھے] طاؤس کا بیان ہے کہ طلق بھی ایسے تھے۔[مرتب]

تشریح: اس روایت میں نبی ﷺ نے خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کے مفہوم کو نہایت عمدگی سے واضح فرما دیا ہے --- جب حضور ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو لیکن غنا نہ کرو تو لوگوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ پھر خوش آوازی سے کیا مراد ہے؟ اس پر حضورؐ نے یہ تشریح فرمائی کہ قرآن کو اس انداز سے پڑھو جس سے سننے والا یہ محسوس کرے کہ تم خدا سے ڈر رہے ہو ----

جب ایک آدمی حضورِ قلب کے بغیر اور خدا سے غافل ہو کر قرآن پڑھتا ہے تو اس کی کیفیت کچھ اور ہوتی ہے اور جب وہ اسے اچھی طرح سمجھ کر اور خدا سے ڈرتے ہوئے پڑھتا ہے تو اس کی کیفیت کچھ اور ہوتی ہے۔ وہ ایک ایک چیز کا اثر قبول کرتا ہے اور اس کے طرزِ ادا سے اور لب ولہجہ سے اس کی ان باطنی کیفیتوں کا اظہار ہوتا ہے۔

① حضرت طاؤس صحابی نہیں تھے کہ انہوں نے خود حضورؐ سے یہ بات سنی ہو، بلکہ انہوں نے کسی صحابی سے سن کر اسے روایت کیا ہے۔ لیکن اس صحابی کا نام نہیں لیا۔ ایسی روایت کو مرسل روایت کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۶۵) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، انا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .. الحديث

و فی الزوائد اسناده ضعيف لضعف ابراهيم بن اسماعيل بن مجمّع و الراوى عنه ابن ماجه کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتاً بِالْقُرْآنِ الَّذِیْ اِذَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوْهُ يَخْشَى اللّٰهَ .

✿ شُعب الإيمان ۳۸۸/۲ ، فصل فی تحسین الصوت بالقراءة و القرآن .

شُعب الایمان میں مندرجہ ذیل روایت بھی ہے

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْسَنُ النَّاسِ قِرَاءَةً ؟ قَالَ : مَنْ اِذَا قَرَأَ رَأَيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ .

رسول اللہ ﷺ - قرآن - اور فریضہ شہادتِ حق

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ : اِقْرَأْ عَلَيَّ ، قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ ؟ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِیْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ : فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْداً ، حَسْبُكَ الْاٰنَ ، فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے ، جب کہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں درآنحالیکہ آپؐ ہی پر تو قرآن اُترا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا: ہاں میں چاہتا کہ قرآن کسی دوسرے شخص سے سنوں۔ پھر میں نے سورۂ نساء کی تلاوت کی۔ یہاں تک کہ میں اس آیت پر پہنچا .... کیا بنے گی ان لوگوں پر اس وقت جبکہ ہم ہر امت پر ایک گواہ لائیں گے اور اے نبیؐ ہم آپ کو اس اُمت پر گواہ بنا کر کھڑا کریں گے“ .... جب میں اس مقام پر پہنچا تو حضورؐ نے فرمایا: بس کافی ہے .... اچانک میری نگاہ حضورؐ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ ۶۶

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تشریح: وہ تمام لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہیں جو آپؐ کی بعثت کے بعد اس دنیا میں پائے جاتے ہیں، اس فرق کے ساتھ کہ اگر وہ حضورؐ پر ایمان لائے ہیں تو وہ ایک معنی میں آپ کی امت ہیں اور اگر انھوں نے ایمان قبول نہیں کیا تو وہ دوسرے معنی میں آپ کی امت ہیں۔ کسی نبی کی امت ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کے پیرو ہوں اور دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی طرف اس نبی کو بھیجا گیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں اس لیے آپ کی بعثت سے لے کر قیامت تک جتنے لوگ ہوں وہ سب آپ کی امت ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے سورۃ نساء کی آیت سن کر آب دیدہ کیوں ہو گئے؟ اس بات پر غور کیجیے۔

آخرت میں سب قومیں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کی جائیں گی اور ہر قوم پر اس کے نبی کو بطور گواہ کھڑا کیا جائے گا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی حجت اس قوم پر اس وقت تک پوری نہیں ہوگی جب تک کہ نبی خدا کے حضور میں اس بات کی شہادت نہ دے کہ اس نے خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کا حق ادا کر دیا تھا۔ اگر معاذ اللہ نبی کی طرف سے کوئی ادنیٰ سی کوتاہی بھی رہ گئی ہو تو وہ اس بات کی شہادت نہیں دے سکتا کہ اس نے پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ اس طرح اس کی اُمت سے ذمہ داری ساقط ہو جاتی ہے اور استغاثہ کی شہادت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذمہ داری کا اس قدر شدید احساس تھا کہ جب آپؐ نے یہ آیت سنی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ اس خیال نے آپ کو بے تاب کر دیا کہ مجھے کتنی بڑی ذمہ داری کے مقام پر کھڑا کیا گیا ہے۔ آج سے لے کر قیامت تک جتنے انسان بھی ہوں گے ان سب پر خدا کی حجت میرے ذریعے سے تمام ہوگی۔ اگر مجھ سے اس حجت کو پورا کرنے میں ذرہ برابر بھی کمی رہ گئی تو مجھے اس کی جواب دہی کرنا پڑے گی۔

غور کیجیے ..... کیا اس سے بڑا کوئی منصب اس دنیا میں ممکن ہے، اور کیا ایک انسان کی اس سے بڑی کوئی ذمہ داری ہو سکتی ہے کہ اس کے زمانے سے لے کر قیامت تک کے تمام انسانوں پر خدا کی حجت پوری ہونے کی ذمہ داری تنہا اس کی ذات پر ہو، عملاً یہ منصب نبی کریم ﷺ کا تھا اور اسی کٹھن ذمہ داری کے احساس سے حضورؐ کی کمر دوہری ہوئی جاتی تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تسلی دلانے کے لیے یہ الفاظ فرمائے:

" وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ [الم نشرح: ۲، ۳]

(اور ہم نے آپؐ سے وہ بھاری بوجھ اُتار دیا جو آپ کی کمر توڑے ڈال رہا تھا)

ایک طرف تو نبی کریم ﷺ کو اپنی اس عظیم اور کٹھن ذمہ داری کا شدید احساس تھا اور دوسری طرف آپ ہر وقت اس غم میں گھلے جاتے تھے کہ جن لوگوں کو میں ہدایت کی طرف بلا رہا ہوں وہ اس سے مسلسل رُوگردانی کر کے خود

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو ایک خوفناک انجام کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ قرآن میں آپ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد ہوا ہے :

" لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَنْ لَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ " [الشعراء : ۳]

(شاید آپ اس غم میں اپنی جان کھودیں گے کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے)

یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ آیت سنی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور آپ نے فرمایا کہ بس یہیں رُک جاؤ، اب آگے کا تحمل نہیں ہے۔

تخریج : (۶۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ، عَنْ عُبَیْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ الْاَعْمَشُ : وَ بَعْضَ الْحَدِیْثِ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .. الحدیث .

قیامت کے روز کی تین فیصلہ کُن چیزیں - قرآن ، امانت ، قرابتداری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلٰثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، اَلْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ .. لَهٗ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ .. وَ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِیْ : اَلَا مَنْ وَّصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ . (شرح السُّنَّة للبغوی)

ترجمہ : حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ تین چیزیں قیامت کے روز عرش کے نیچے ہوں گی۔ ایک چیز قرآن ہے جو بندوں کے حق میں یا اُن کیخلاف مقدمہ لڑنے والا ہوگا .....اس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن.....دوسری چیز امانت ہے اور تیسری چیز رحم یعنی قرابت داری ہے۔ رحم پکار رہا ہوگا کہ جس نے صلہ رحمی کی اللہ اُس کو جوڑے گا اور جس نے قطعِ رحمی کی اللہ اس کو کاٹے گا۔ ۶۷

تشریح : قیامت کے روز قرآن مجید، امانت اور رشتہ داری کے عرش کے نیچے ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ چیزیں وہاں انسانی شکل میں کھڑی ہوں گی، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ اہم چیزیں ہیں جو قیامت کے روز انسان کے مقدمے کا فیصلہ کرنے کے لیے سامنے موجود ہوں گی۔ اس چیز کو اس تمثیلی رنگ میں پیش کیا گیا کہ جیسے کسی بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ کے حضور میں اس کے تین بڑے مقرب کھڑے ہوئے یہ بتا رہے ہوں کہ کون آدمی کیسا ہے اور کس سلوک کا مستحق ہے۔اس طرح گویا اس بات کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ قیامت کے روز انسانوں کا فیصلہ کرنے میں سب سے پہلے جو چیز سامنے آئے گی وہ قرآن ہے۔قرآن کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ " **يُحَاجُّ الْعِبَادَ** "۔اس کے دو معنی ہیں۔ایک معنی یہ ہیں کہ قرآن بندوں کے خلاف مقدمہ لڑے گا اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ بندوں کے حق میں مقدمہ لڑے گا۔

✿ یہ وہی مضمون ہے جو اس سے پہلے ایک حدیث میں گزر چکا ہے کہ " **اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ** " (قرآن یا تو تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف) قرآن کے آ جانے کے بعد اب معاملہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا۔اب یا تو وہ تمہارے حق میں حجت ہے اگر تم نے اس کے مطابق کام کیا ہے، اور یا وہ تمہارے خلاف حجت ہے اگر تم نے اس کے خلاف کام کیا ہے۔چنانچہ قیامت کے روز یہ قرآن بندے کے حق میں یا اس کے خلاف مقدمہ لڑنے والا ہوگا۔ایک آدمی جب خدا کے حضور پیش ہوگا تو اس وقت اگر اس بات کا ثبوت ملا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی شکل میں اپنا جو فرمان اس کے پاس بھیجا تھا اس نے اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی ہے تو قرآن ہی اس کے حق میں حجت پیش کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کرے گا کہ آپ کا بندہ آپ کے فرامین کے مطابق دنیا میں کام کر کے آیا ہے اس لیے اسے یہ اجر اور جزا عطا کی جائے۔لیکن اگر وہ شخص قرآن پہنچ جانے کے باوجود اس کے خلاف کام کرتا رہا تھا تو پھر قرآن ہی اس کے خلاف مقدمہ لڑنے والا ہوگا۔

پھر فرمایا کہ اس قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔مطلب یہ ہے کہ ایک چیز تو قرآن کے صاف صاف الفاظ ہیں جو ہر شخص پڑھ سکتا ہے، اور ایک چیز ان الفاظ کے معانی اور ان کا مدعا ہے۔قیامت کے روز قرآن کے الفاظ بھی حجت ہوں گے اور اس کے معانی بھی۔قرآن میں اگر صاف الفاظ میں ایک حکم بیان کر دیا گیا ہے کہ فلاں فعل ممنوع ہے اور کسی شخص نے اس ممنوع فعل کا ارتکاب کیا تو اس صورت میں قرآن کے الفاظ اس کے خلاف حجت ہوں گے۔

اسی طرح قرآنِ مجید کے الفاظ کے اندر وہ مطالب ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن انسان میں کس قسم کے اخلاق کو ابھارنا چاہتا ہے اور کس قسم کے اخلاق کو دبانا چاہتا ہے کون سی چیز اللہ کو پسند ہے اور کون سی ناپسند۔اس طرح پورا قرآن یہ نقشہ پیش کرتا ہے کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ طرزِ زندگی کیا ہے اور کیا نہیں۔اب اگر کسی شخص نے اس کے خلاف طرزِ زندگی اختیار کر رکھا ہے تو پورے قرآن کی رُوح اور اس کے معانی اس شخص کے خلاف ہوں گے۔

✿ دوسری چیز جو عرش کے نیچے بندوں کے خلاف مقدمے کا فیصلہ کرنے میں قرآن کے بعد اہم ترین ہوگی وہ امانت ہے ....امانت کے محدود معنی یہاں مراد نہیں ہیں۔امانت کا عام مفہوم لوگوں کے ذہن میں یہ ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے پاس روپیہ یا زیور یا کوئی اور چیز کچھ وقت کے لیے اس اعتماد پر رکھے کہ حسبِ طلب اس کو واپس مل جائے گی تو یہ امانت ہے لیکن امانت کا یہ تصور بہت محدود ہے۔امانت کے معنی دراصل یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے شخص کے سپرد اپنا کوئی حق اس اعتماد پر کرے کہ وہ اسکے حق کو مارے گا نہیں تو یہ چیز امانت ہے۔اگر کوئی شخص اس امانت میں خیانت کرتا ہے تو قیامت کے روز امانت اس کے خلاف گواہی دے گی۔

اب دیکھئے، ہمارے پاس سب سے پہلی امانت کیا ہے؟ ہمارے پاس سب سے پہلی امانت ہمارا یہ جسم ہے جو ہمارے خدا نے ہمیں عطا کیا ہے۔اس سے زیادہ قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں ہے۔پورا جسم تو درکنار اس کی کسی ایک قوت سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں ہے۔اسی طرح خدا کی یہ زمین ہے اس پر اختیارات ہم میں سے ہر شخص کو حاصل ہیں، کسی کو زیادہ اور کسی کو کم، یہ سب امانت ہیں۔اس کے بعد آپ دیکھئے کہ انسانی تعلقات میں ہر طرف امانتیں ہی امانتیں ہیں۔انسانی تعلقات کا آغاز نکاح سے ہوتا ہے اور اس طرح پورے انسانی تمدّن کی بنیاد ایک عورت اور ایک مرد کے ازدواجی تعلّق پر ہے کیونکہ اسی سے انسانی معاشرہ جنم لیتا ہے۔یہ سب کی سب امانت ہے۔عورت اپنی زندگی ایک مرد کے سپرد اس اعتماد پر کرتی ہے کہ وہ ایک شریف آدمی ہے اور اس کے ساتھ اچھے طریقے سے نباہ کرے گا۔ایک مرد ایک عورت کی ذمّہ داری ساری عمر کے لیے اس اعتماد پر قبول کرتا ہے کہ وہ ایک شریف عورت ہے اور زندگی کے ہر نشیب وفراز میں وہ اس کا ساتھ دے گی۔اس نے اپنا مال، عزّت، آبرو، غرض جو چیز اس کے حوالے کی ہے وہ اس میں خیانت نہیں کرے گی.... اِسی طرح اولاد کا وجود بھی سراسر اعتماد پر مبنی ہے۔اولاد اپنے والدین پر یہ اعتماد کرتی ہے کہ وہ ہمارے حق میں بھلائی کریں گے اور جان بوجھ کر ہمارے ساتھ کوئی برائی نہیں کریں گے۔اولاد کی فطرت میں یہ اعتماد پایا جاتا ہے، قطعِ نظر اس سے کہ الفاظ میں اس کا اظہار ہو یا نہ ہو۔ایک چھوٹا بچہ جو ابھی پیدا ہوا ہے وہ اپنی فطرت میں ایک اعتماد لے کر پیدا ہوتا ہے کہ گویا اس کے اور اس کے والدین کے درمیان ایک غیر تحریری معاہدہ اس کی پیدائش کے ساتھ ہی وجود میں آجاتا ہے۔اسی طرح جو شخص اپنی بیٹی کو کسی کے نکاح میں دیتا ہے وہ اس کی شرافت پر اعتماد کر کے دیتا ہے۔ایک آدمی اگر کسی بیٹی کو بیاہ کر لاتا ہے تو وہ اس کے خاندان کی شرافت پر اعتماد کر کے بیاہ کر لاتا ہے۔ایسا ہی معاملہ رشتہ داروں کا ہے کہ وہ ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہیں۔ہر ہمسایہ اپنے ہمسائے پر یہ اعتماد کرنے پر مجبور ہے کہ اس کی جان ومال اور عزّت وآبرو اس کے ہاتھوں محفوظ ہے۔اسی طرح آپ اپنی پوری زندگی میں دیکھیں گے کہ تمام انسانی تعلقات اس امانت داری اور اعتماد پر مبنی ہیں کہ اگر ایک آدمی کے ساتھ کوئی معاملہ کیا جا رہا ہے تو وہ معاملہ کرنے والے کے کسی حق میں خیانت نہیں کرے گا..... کسی ملک کا پورا نظام حکومت ایک امانت ہی تو ہے۔پوری قوم اپنی امانتیں حکومت کے حوالے کرتی ہے وہ اپنا مستقبل، اور اپنے تمام ذرائع ووسائل اس کے حوالے کر دیتی ہے۔حکومت کے جتنے ملازمین ہیں ان کے سپرد امانتیں ہی تو کی گئی ہیں۔اسمبلیوں کے ارکان کو پوری قوم اپنی امانت ہی تو سونپتی ہے .....لاکھوں آدمیوں پر مشتمل ملک کی یہ فوج جسے قوم منظّم کر کے خود اپنے ملک میں رکھتی ہے اور حربی اہمیت کے مقامات پر لا کر بٹھاتی ہے، اسے اپنے خرچ سے ہتھیار فراہم کر کے دیتی ہے اور اپنی آمدنیوں کا ایک حصہ کاٹ کر ان کی تنخواہوں کا انتظام کرتی ہے، یہ اس اعتماد پر ہی تو بنائی اور رکھی جاتی ہے کہ وہ ملک کی حفاظت کا فریضہ انجام دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گی اور جو ذمہ داری اس کے سپرد کی گئی ہے اس میں خیانت نہیں کرے گی.....اَب اگر ان ساری امانتوں میں ہر طرف خیانت ہونے لگے تو انسانی تہذیب وتمدّن کا خاتمہ ہو جائے۔ اسی بنا پر یہ امانت وہ عظیم الشان چیز ہے جو قیامت کے روز انسان کے خلاف یا اس کے حق میں مقدمہ لڑنے کے لیے موجود ہوگی۔ جس نے جتنی زیادہ خیانتیں کی ہوں گی وہ وہاں اتنا ہی بڑا مجرم شمار ہوگا اور جس نے ان امانتوں کا جتنا زیادہ حق ادا کیا ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ خدا کے انعام کا مستحق ٹھہرے گا۔

✿ تیسری چیز جو قیامت کے روز غیر معمولی اہمیت کی حامل ہوگی وہ رحم ہے، یعنی رشتہ داری. رشتہ داری وہ چیز ہے جس پر انسانی تمدّن کی تعمیر ہوئی ہے۔ انسانی تمدّن کا آغاز ہی اس طرح ہوا ہے کہ ایک انسان کی اولاد اور پھر اس کے بعد اس کے دوسرے رشتہ دار جب جمع ہوتے ہیں تو ایک خاندان یا قبیلہ بنتا ہے اور جب بہت سے خاندان اور قبیلے جمع ہوتے ہیں تب ایک قوم بنتی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن میں صلہ رحمی کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور قطعِ رحمی کو انسانی تہذیب وتمدن کی جڑ کاٹنے والی چیز قرار دیا گیا ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ رحم یعنی خونی رشتہ داری وہ تیسری چیز ہے جس پر قیامت کے روز انسانوں کا فیصلہ ہوگا۔ اس روز رحم پکار کر کہے گا کہ جس نے مجھے جوڑا اللہ اسے جوڑے گا اور جس نے مجھے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔ جب ایک آدمی اپنے رشتہ داروں کے مقابلے میں بے رحم ہو اور ان کے ساتھ سرد مہری برتنے والا ہو تو پھر وہ دنیا میں کسی کا دوست نہیں بن سکتا۔ اس کے بعد اگر وہ کسی کا دوست بنتا ہے تو محض اغراض اور مفاد کے لیے دوست بنتا ہے۔ اس کا مفاد جہاں تک اس کا ساتھ دیتا ہے وہاں تک وہ دوست ہوتا ہے اور جہاں اس کے مفاد پر زد پڑتی ہے وہیں وہ اپنے دوست کیساتھ غداری کرتا ہے۔ یہ عین فطری بات ہے کہ جو اپنے بھائی کا نہ ہوا وہ کسی اور کا کیا ہوگا۔ اسی بنا پر قرآن مجید میں صلہ رحمی کو اس قدر زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور اس چیز کا ذکر یہاں ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

تخریج :(٦٧) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلٰثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْاٰنُ – يُحَاجُّ الْعِبَادَ – لَهُ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ – وَالْاَمَانَةُ والرَّحِمُ ، تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ. رواه فی شرح السنة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پر ایمان کس کا معتبر ہے

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ)

ترجمہ: حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرلیا۔ ٦٨ے

تشریح: قرآن کے کلام اللہ ہونے پر ایمان لانا اور قرآن کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنا، دونوں چیزیں ایک ساتھ جمع نہیں ہوتیں.....ایک شخص کے قرآن کو ماننے اور اُسے پڑھنے کا کیا فائدہ اگر وہ قرآن کی حرام کردہ چیزوں کو اپنے لیے حلال کرلے اور اس کی پوری زندگی سے اس بات کی کوئی شہادت نہ ملے کہ اُس نے واقعی قرآن کو اللہ کی کتاب ہدایت مانا ہے...قرآن ایک ایسی کتاب ہدایت ہے جو انسان سے بعض چیزوں کے اختیار کرنے کا مطالبہ کرتی ہے اور بعض کو اس سے چھڑوانا چاہتی ہے۔ اس پر ایمان لانے کے بعد بھی اگر ایک آدمی کی زندگی میں کوئی صالح تغیر پیدا نہیں ہوتا اور نہ اس کا کوئی صحیح رُخ متعین ہوتا ہے تو اس کا ایمان لانا، نہ لانا دونوں برابر ہیں۔

تخریج: (٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ ، نا وَكِيْعٌ ، نا اَبُوْ فَرْوَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ، عَنْ صُهَيْبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ ....الحديث

قرآن مجید اور مومن کا تعلّق

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ يَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ : وَالْمُؤْمِنُ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ يَعْمَلُ بِهٖ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَالتَّمْرَةِ .

ترجمہ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور اس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کی خوشبو تو نہیں ہوتی البتہ مزہ اس کا میٹھا ہوتا ہے۔ اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا ہے اس کی مثال حنظل (ایلوا) کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی کوئی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔ اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے اس میں خوشبو تو ہوتی ہے لیکن مزہ اس کا کڑوا ہوتا ہے ..... ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ..... جو مومن قرآن پڑھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے اور جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے۔ ۶۹

تشریح : رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی عظمت ذہن نشین کرنے کے لیے کیسی بے نظیر مثالیں بیان فرمائیں ہیں .... یعنی قرآنِ مجید بجائے خود ایک خوشبو ہے، اگر مومن اسے پڑھے گا تب بھی اس کی خوشبو پھیلے گی اور اگر منافق پڑھے گا تب بھی اس کی خوشبو پھیلے گی۔ البتہ مومن اور منافق کی شخصیتوں میں جو حقیقی فرق ہوتا ہے وہ ایمان اور نفاق کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر مومن ہے اور قرآن نہیں پڑھتا ہے تو خوشبو تو اس کی نہیں پھیلتی لیکن اس کی شخصیت بہر حال اس پھل کے مانند ہے جو خوش ذائقہ ہو۔ لیکن اگر منافق ہے اور قرآن نہیں پڑھ رہا ہے تو اس کی خوشبو بھی نہیں پھیلتی اور اس کی شخصیت بھی تلخ اور بدمزہ پھل کے مانند ہوتی ہے ۔

ایک دوسری روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ وہ مومن جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا مگر اس کے مطابق عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے۔ ان دونوں روایتوں میں فرق کی نوعیت بس اتنی ہے کہ ایک روایت میں قرآن پڑھنے اور ایمان رکھنے کے نتائج بیان کئے گئے ہیں اور دوسری میں قرآن پڑھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ اصولی حیثیت سے مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے۔

تخریج : (۶۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ، وَ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ ، قَالَ قُتَيْبَةُ : نا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ اَنَسٍ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ .. الحديث

(۷۰) وَ فِيْ رواية : اَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ يَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ ، وَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ يَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو دشمن کی سرزمین میں نہ لے جاؤ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ .

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی دشمن کی سرزمین میں قرآن لے کر جائے۔ مسلم کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ قرآن لے کر (دشمن کی سرزمین میں) نہ جاؤ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔اے

تشریح : مدّعا یہ ہے کہ جس جگہ قرآن مجید کی توہین اور بے ادبی ہونے کا اندیشہ ہو وہاں جان بوجھ کر قرآن کا لے جانا درست نہیں۔

(۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ إِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ .

مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے۔

(۷۲) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰی اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ إِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ .

مسلم نے ایک اور روایت بھی نقل کی ہے۔

(۷۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ . وَ قَالَ اَيُّوْبُ: فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَ خَاصَمُوْكُمْ بِهٖ .

شعب الایمان میں ابن عمر سے منقول روایت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راسخ الایمان صحابیؓ شفیق نبیؐ - کریم خدا

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ یُصَلِّیْ فَقَرَاَ قِرَاءَ ۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَاَ قِرَاءَ ۃً سِوٰی قِرَاءَ ۃِ صَاحِبِہٖ فَلَمَّا قَضَیْنَا الصَّلٰوۃَ دَخَلْنَا جَمِیْعاً عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ ھٰذَا قَرَأَ قِرَاءَ ۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ وَ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَاَ سِوٰی قِرَاءَ ۃِ صَاحِبِہٖ . فَاَمَرَھُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَ ا فَحَسَّنَ شَانَھُمَا فَسَقَطَ فِیْ نَفْسِیْ مِنَ التَّکْذِیْبِ وَ لَا اِذْ کُنْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ، فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِیَنِیْ ضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ فَفِضْتُ عَرَقاً وَ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ فَرَقاً ، فَقَالَ لِیْ یَا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَۃَ اقْرَءْ ہُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّالِثَۃَ اقْرَءْ ہُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ وَلَکَ بِکُلِّ رَدَّۃٍ رَدَدْتُکَھَا مَسْاَلَۃٌ تَسْاَلُنِیْھَا فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَ اَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَّرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ . (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ : حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں (ایک روز) مسجد نبویؐ میں تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اس نے نماز میں قراءت اس طرح کی کہ مجھے عجیب معلوم ہوئی۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے ایسی قراءت کی جو پہلے شخص سے بھی مختلف تھی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم تینوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ اس شخص نے قرآن مجید اس طرح پڑھا ہے جو مجھے درست معلوم نہیں ہوا، اور اس دوسرے شخص نے اس سے بھی مختلف طریقے سے پڑھا ہے (یہ کیا معاملہ ہے؟) نبی ﷺ نے ان دونوں کو (اپنے اپنے طریقے سے قرآن) پڑھ کر سنانے کا حکم دیا ان دونوں کی قراءت سن کر حضورؐ نے انہیں درست قرار دیا۔ اس پر میرے دل میں تکذیب کا ایسا وسوسہ آیا کہ جاہلیت کے زمانے میں بھی کبھی نہیں آیا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے میری یہ کیفیت دیکھی تو آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا۔ آپؐ کے ہاتھ مارتے ہی میں پانی پانی ہو گیا اور میرے پسینے چھوٹ گئے اور مجھے ڈر کے مارے یوں محسوس ہو کہ گویا میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر حضورؐ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا : اے اُبیؓ! جب قرآن مجید میری طرف بھیجا گیا تو مجھے حکم دیا گیا کہ میں اسے ایک حرف پر (یعنی لہجے کے مطابق) پڑھوں (اور وہ لہجہ قریش کا لہجہ تھا) میں نے جواب میں یہ عرض کہلا بھیجی کہ میری اُمت کے ساتھ نرمی برتی جائے۔ پھر پلٹ کر مجھے جواب دیا گیا کہ دو احرف (یعنی دو لہجوں) پر پڑھ سکتے ہو۔ میں نے پھر جواب میں عرض کیا کہ میری امت کے ساتھ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نرمی برتی جائے۔ تیسری مرتبہ جواب میں یہ فرمایا گیا کہ اچھا اب قرآن کو سات لہجوں کے ساتھ پڑھ سکتے ہو۔ مزید یہ ارشاد ہوا کہ جتنی مرتبہ تم نے گزارش کی ہے اور تمہیں اس کا جواب دیا گیا ہے اس پر تمہیں اتنی ہی دعائیں مانگنے کی اجازت دی جاتی ہے (اور وہ دعائیں قبول ہوں گی) اس پر میں نے عرض کیا: اے خدا میری اُمت کو معاف کر دے، اے خدا میری اُمت کو معاف کر دے۔ اور تیسری دُعا میں نے اُس دن کے لیے اُٹھا رکھی جب کہ ساری مخلوق میری طرف رجوع کرے گی (کہ میں خدا کے حضور ان کی شفاعت کروں) یہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی رجوع فرمائیں گے۔ ۴۲

تشریح: حضرت اُبیؓ بن کعب رسول اللہ ﷺ کے نہایت جلیل القدر صحابیؓ تھے۔ ان کا شمار اکابر اور افاضل لوگوں میں ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ میں سے ہر ایک کے متعلق یہ جانتے تھے کہ کس میں کیا کمال ہے۔ حضرت اُبیؓ بن کعب کا کمال یہ تھا کہ وہ قرآن کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ ان کے سامنے یہ واقعہ پیش آتا ہے کہ دو آدمی دو ایسے مختلف طریقوں سے قرآن پڑھتے ہیں جو ان کے علم کے مطابق درست نہیں تھے۔ آپ ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ دونوں کو درست قرار دیتے ہیں اس پر ان کے دل میں ایک شدید نوعیت کا وسوسہ آتا ہے، اتنی شدید نوعیت کا وسوسہ کہ آپ خود فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی وہ کیفیت پیدا نہیں ہوئی تھی جو یکایک اس وقت میرے دل میں پیدا ہوئی۔ ان کے دل میں شک یہ گزرا کہ آیا یہ قرآن واقعی خدا کی طرف سے ہے یا یہ کوئی انسانی کلام ہے جس کے پڑھنے میں اس طرح کی کھلی آزادی دی جا رہی ہے۔

اندازہ کیجئے کہ حدیث کے الفاظ کے مطابق ایک اس طرح کے جلیل القدر صحابی کے دل میں بھی ایسا وسوسہ آ سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ بھی دراصل انسان ہی تھے، فرشتے نہیں تھے اور نہ انسانی کمزوریوں سے کلیۃً منزہ تھے۔ کمال ان کا یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے جو بہترین فوائد کوئی انسان اُٹھا سکتا تھا وہ انہوں نے اٹھائے تھے اور حضورؐ کے فیض تربیت سے ایک ایسا گروہ تیار ہوا تھا کہ نوعِ انسانی میں کبھی اس درجے کے انسان نہیں پائے گئے۔ لیکن اس کے باوجود تھے تو وہ انسان ہی۔ اس لیے جب ایک ایسی بات سامنے آئی جو بظاہر الجھن میں ڈالنے والی تھی تو یکایک ان کے ذہن میں وہ وسوسہ گزرا جس کا ذکر حدیث میں ہوا ہے۔

اب رسول اللہ ﷺ کا طریق تربیت دیکھئے۔ چہرے سے فوراً بھانپ گئے کہ ان کے دل میں کیا وسوسہ آیا ہے فوراً انہیں متنبہ کرنے کے لیے ان کے سینے پر ہاتھ مارا کہ میاں ہوش میں آؤ۔ کس سوچ میں پڑ گئے؟

یہ بھی سمجھ لیجئے کہ محض وسوسے کے آ جانے سے آدمی نہ کافر ہو جاتا ہے اور نہ لازماً گنہگار ہی ہوتا ہے۔ وسوسہ ایک ایسی چیز ہے کہ اللہ ہی اس سے بچائے تو انسان اس سے بچ سکتا ہے، ورنہ نہیں۔

احادیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ کبھی کبھی ہمارے دل میں ایسے وساوس آتے ہیں جن کے بعد ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری تو عاقبت خراب ہو گئی۔ اس پر حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اصل چیز نہیں ہے کہ تمہارے دل میں وسوسہ نہ آئے، اصل چیز یہ ہے کہ وہ آ کر تمہارے دل میں جم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ جائے۔ کوئی برا خیال آ کر گزر جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس پر پکڑ نہیں ہے لیکن اگر برا خیال آئے اور تم اس کو دل میں جگہ دے کر اس کی پرورش کرنے لگو تو یہ چیز ایسی ہے جو آدمی کو ہلاک کرنے والی ہے۔

جب حضرت اُبیؓ کے دل میں ایک بڑا غلط اور فتنہ انگیز قسم کا وسوسہ آیا تو حضورؐ نے فوراً محسوس کر لیا کہ ان کے دل میں یہ وسوسہ آیا ہے اس لیے آپؐ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا۔ آپؐ کے ہاتھ مارتے ہی وہ ہوش میں آ گئے۔ انہیں احساس ہوا کہ یہ میرے دل میں کس قدر برا وسوسہ آیا ہے خود انہی کا بیان ہے کہ یہ محسوس ہوتے ہی مجھ پر اس قدر لرزہ طاری ہوا کہ معلوم ہوتا تھا جیسے خدا میرے سامنے موجود ہے اور خوف کے مارے میرے پسینے چھوٹ گئے۔ حضرت اُبیؓ بن کعب پر یہ فوری شدید ردِّعمل دراصل اس بات کی علامت تھا کہ وہ نہایت پختہ اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اگر ان کا ایمان اس درجہ مضبوط نہ ہوتا تو ان پر ایسی کیفیت طاری نہ ہوتی۔

آدمی کا ایمان اگر مضبوط ہو اور اُس کے دل میں کوئی بُرا وسوسہ گزرے تو وہ کانپ جاتا ہے اور اسے فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن اگر ایک آدمی کچے ایمان کا ہو تو بُرا وسوسہ اس کے دل میں آتا ہے اور وہ اس کے ایمان کو ذرا سا ہلا کے چلا جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ وسوسہ پھر آتا ہے اور اس کے ایمان کو کچھ اور ہلا کے چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک وقت میں اس کے پورے ایمان کو متزلزل کر کے رکھ دیتا ہے لیکن مضبوط اور استوار ایمان والے شخص کا حال یہ نہیں ہوتا۔ وہ برا وسوسہ آنے کے بعد فوراً سنبھل جاتا ہے۔ حضرت اُبیؓ بن کعب کا ردِّعمل اسی بات کی شہادت پیش کرتا ہے۔

حضرت اُبیؓ بن کعب کے سنبھلنے پر پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو سمجھانے کے لیے یہ وضاحت فرمائی کہ آغاز میں جب قرآن مجید نازل ہوا تو وہ صرف اُسی لہجے اور محاورے کے مطابق اُترا جو قریش کا تھا اور جو رسول اللہ ﷺ کی اپنی مادری زبان تھی۔ لیکن حضورؐ نے خود اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی کہ اسے دوسرے لہجات کے مطابق بھی پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ درخواست کے الفاظ یہ ہیں کہ " هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ " یعنی میری اُمّت کے ساتھ نرمی فرمائی جائے۔ حضورؐ کا احساس یہ تھا کہ آپ کی مادری زبان سارے عرب کی مروّجہ زبان نہیں ہے بلکہ مختلف علاقوں اور قبیلوں کے کچھ مقامی لہجے اور تلفّظات ہیں۔ اس لیے اگر ان سب لوگوں پر صرف اہلِ قریش ہی کے لہجات اور تلفظات کے مطابق قرآن پڑھنے کو لازم کر دیا گیا تو وہ سخت آزمائش میں پڑ جائیں گے۔ اس لیے آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ میری اُمّت کے ساتھ نرمی فرمائی جائے چنانچہ پہلی درخواست کے جواب میں یہ اجازت دے دی گئی کہ اچھا دو لہجوں میں پڑھ لیا کرو۔

اب اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی اپنے بندوں کے ساتھ عجیب ہے کہ پہلی مرتبہ کی درخواست ہی کے جواب میں قرآن مجید سات لہجات کے مطابق پڑھنے کی اجازت نہیں دے دی، حالانکہ ارادہ سات کا تھا بلکہ دوسری اور تیسری مرتبہ درخواست کرنے کا انتظار کیا۔ اس طرح گویا حضورؐ کی آزمائش بھی مقصود تھی کہ ان کے اندر نبی ہونے کی حیثیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اپنی ذمہ داری کا کتنا احساس ہے اور اپنی اُمّت کے ساتھ ان کی محبت و شفقت کا کیا عالم ہے اس لیے پہلے ایک ہی لہجہ اتارا۔ لیکن حضورؐ کو اس بات کا احساس تھا کہ اہلِ عرب کے لہجات میں خاصا اختلاف پایا جاتا ہے اس لیے اگر قرآن مجید ایک ہی لہجے میں پڑھنے کی اجازت دی گئی تو لوگ سخت مشکل میں پڑ جائیں گے اور ان پر قدرتی ہدایت کی تکمیل نہ ہو سکے گی۔ اس لیے آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کی کہ میری اُمّت کے ساتھ نرمی فرمائی جائے۔ اس کے جواب میں اجازت دو لہجات کے ساتھ پڑھنے کی دی گئی۔ حضورؐ نے پھر عرض کیا کہ مزید نرمی فرمائی جائے۔ چنانچہ حضورؐ کے دو دفعہ اور درخواست کرنے پر سات لہجات کے مطابق پڑھنے کی اجازت دے دی گئی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ چونکہ تم نے ہم سے تین مرتبہ درخواست کی ہے اور ہم نے اسے قبول کر لیا ہے اس لیے اب تمہیں حق دیا جاتا ہے کہ تم تین دعائیں ہم سے مانگ سکتے ہو۔ ربّ کریم کی عنائتیں کرنے کے انداز دیکھئے۔ اِسی چیز کو قرآنِ مجید میں فرمایا کہ "وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ" "میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے" تو یہ رحمت کا انداز ہے کہ چونکہ تم نے تین مرتبہ ہم سے اپنی امت کے حق میں نرمی کرنے کی درخواست کی ہے اور ہمیں تمہاری یہ ادا پسند آئی، اس لیے اَب تمہیں تین دعائیں کرنے کا حق دیا جاتا ہے۔ یہ دعائیں ہم قبول کریں گے۔

اب اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی شانِ رحمت و شفقت بھی اپنی اُمّت کے حق میں دیکھئے کہ دو مرتبہ دُعا مانگ کر تیسری مرتبہ دعا آخرت کے لیے اُٹھا رکھتے ہیں اور دو مرتبہ کی دُعا بھی کسی دنیوی مفاد اور کسی دولت اور اقتدار کے لیے نہیں مانگی بلکہ صرف اس غرض کے لیے مانگی کہ میری اُمّت کے ساتھ درگزر اور چشم پوشی کا معاملہ کیا جائے۔

فرمایا: "اِغْفِرْ لِاُمَّتِیْ" میری امت کی مغفرت فرما۔

مغفرت کے اصل معنی ہیں درگزر کرنا، چشم پوشی کرنا۔ مِغْفَرْ اُس خود کو کہتے ہیں جو سر کو چھپاتا ہے۔ چنانچہ اِغْفِرْ لِاُمَّتِیْ مطلب یہ ہے کہ میری اُمت کے ساتھ درگزر، نرمی اور چشم پوشی کا معاملہ کیا جائے۔ ایک شکل تو یہ ہوتی ہے کہ آدمی نے قصور کیا اور جھٹ اسے سزا دے دی گئی۔ دوسری شکل یہ ہے کہ آپ قصور کرتے ہیں لیکن آپ سے درگزر کیا جاتا ہے اور سنبھلنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ آپ پھر قصور کرتے ہیں لیکن پھر سنبھلنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس طرح بار بار درگزر کا معاملہ کیا جاتا ہے کہ آدمی بالآخر سنبھل جائے اور اپنی اصلاح کر لے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان وہ قوم ہے جس کے پاس خدا کا آخری کلام، قرآن مجید، اپنی اصلی شکل میں محفوظ موجود ہے۔ اس میں کسی طرح کا کوئی ردّ و بدل آج تک نہیں ہوا۔ اسی طرح مسلمان ہی وہ قوم ہے جس کے پاس اس کے نبیؐ کی سیرت، اس کے اقوال، اس کی ہدایات بالکل محفوظ چلی آ رہی ہیں۔ اس کو خوب معلوم ہے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے، ہمارے خدا کا ہم سے کیا مطالبہ ہے اور ہمارے رسولؐ نے ہم کو کیا راستہ بتایا ہے۔ ایک ایسی قوم اگر نافرمانی کرے اور صرف انفرادی طور پر ہی نہیں بلکہ بعض اوقات پوری کی پوری قوم نافرمانی کر بیٹھے مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اس کو پیس نہ ڈالے تو یہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور عظیم درگزر اور مہربانی کے سوا کیا ہے۔ جرم کی ایک صورت تو یہ ہے کہ آدمی کو یہ معلوم نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جرم کیا ہے اور پھر وہ جرم کر بیٹھے۔ اس صورت میں وہ ایک طرح کی نرمی کا مستحق ہوتا ہے۔ مگر ایک آدمی کو علم ہے کہ قانون کیا ہے اور کیا چیز اس قانون کی رُو سے جرم ہے مگر اس کے باوجود وہ قانون کو توڑتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسا شخص سخت سزا کا مستحق ہے۔ یہی مثال اس وقت مسلم قوم کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ دیکھئے کہ ان تیرہ چودہ سو سال میں اللہ تعالیٰ کا عذابِ عام آج تک مسلمانوں پر نازل نہیں ہوا۔ اگر وہ کسی جگہ پڑے ہیں تو کسی جگہ بچے بھی رہے ہیں۔ اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ربّ سے اپنی اُمت کے حق میں درگزر اور چشم پوشی کی جو دُعا مانگی تھی وہ دعا فی الواقع قبول ہوئی!

یہاں یہ بات بھی سمجھ لیجیے کہ **اِغْفِرْ لِاُمَّتِیْ** کے الفاظ سے رسول اللہ ﷺ کی مراد یہ نہیں تھی کہ میری اُمّت جو کچھ بھی غلط افعال کرے وہ سب بخش دیے جائیں۔ خود حضورؐ ہی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے اُوپر سے ایک بکری ممیار ہی ہوگی جو اس نے چرائی تھی اور وہ آ کر مجھے پکارے گا، یا رسول اللہ! یا رسول اللہ! میں اس کو کیا جواب دوں گا؟ مطلب یہ ہے کہ اگر اس طرح کے کام کر کے آؤ گے جن کی سزا لازماً ملنی چاہیئے تو تم میری شفاعت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ وہاں شفاعت اس معنی میں نہیں ہوگی کہ چونکہ یہ میرے ہیں اس لیے خواہ دنیا میں ظلم وستم ڈھا کے آئے ہوں، لوگوں کے حق مار کے آئے ہوں مگر ان کو معاف کر دیا جائے اور دوسروں نے اگر ظلم کیا ہو تو ان کو پکڑ لیا جائے۔ قیامت کے روز رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے یہ معنی نہیں ہوں گے اور نہ ہو سکتے ہیں۔

تخریج:(۷۴) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: نا اَبِیْ، قَالَ: نا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ .. الحديث**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

(۱) ✿ مسلم ۱/۱۱۸' کتاب الطهارت باب فضل الوضوء . ✿ ترمذی ۲/۱۹۱ ابواب الدعوات باب ..... ✿ابنِ ماجه کتاب الطهارت باب الوضوء شطر الإيمان . ✿ دارمی ۱/۱۳۲ . کتاب الطهارة باب ما جاء فی الطهور . ✿ نسائی ۵/۸ کتاب الزکاة باب وجوب الزکاة . ✿ مُسندِ احمد ۴/۲۶۰ ، عن رجل من بنی سلیم ۵/۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴ ابو مالک اشعری .

(۲) ✿ ترمذی ۲/۱۲۰ . ابواب فضائل القرآن باب .... ✿ دارمی ۲/۳۱۷ کتاب فضائل القرآن ' باب فضل کلام الله علی سائر الکلام. دارمی نے اعطیتهٔ افضل ثواب السائلین بیان کیا ہے۔ ✿ کنز العمال ۱/۵۴۵ . بحواله ابن الانباری فی الوقف و ابو عمر الدانی فی طبقات القراء عن ابی سعید .

(۳) ✿ مؤطا امام مالک ۱/۱۵۷ . الامر بالوضوء لمن مَسّ القرآن . ✿ دار قطنی ۱/۱۲۲ . باب فی نهی المحدث عن مسّ القرآن اور ۲/۲۸۵ . ✿ کنز العمال ۱/۲۱۵ ✿ دارمی ۲/۸۴ . کتاب الطلاق باب ۳ . لا طلاق قبل نکاح . ✿ ابو داؤد فی المراسیل ' ابن حبان فی صحیحه .بحواله دارمی ۲/۸۴ (حاشیہ)

(۴) ✿ ابو داؤد ۱/۵۹' کتاب الطهارة باب فی الجنب یقرأ القرآن . ✿ نَسائی کتاب الطهارة باب حجب الجنب من قراء ة القرآن . ✿ ابنِ ماجه کتاب الطهارة باب ۱۰۵ . ما جاء فی قراء ة القرآن علی غیر طهارة . ✿ مُسندِ احمد ۱/۸۴، ۱۲۴ . ✿ ابن ماجہ اور مسند احمد ۱۲۴ پر الا الجنابة ہے .

(۵) ✿ ترمذی ابواب الطهارة باب ما جاء فی الجنب و الحائض انهما لا یقران القرآن . ✿ ابنِ ماجه کتاب الطهارة و سننها باب ۱۰۵ ما جاء قراء ة القرآن علی غیر طهارةٍ . ✿ دار قطنی ۱/۱۱۷ ' باب فی النهی للجنب و الحائض.

✿ دارمی ۱/۱۸۹ پر اقوال صحابہ وغیرہ۔

وفی الباب عن علی : قال ابو عیسیٰ : حدیث ابن عمر لا نعرفه الا من حدیث اسماعیل ابن عیّاش عن موسی ابن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال لا یقرأ الجنب و لا الحائض . وهو قول اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و التابعین و مَن بعدهم مثل سفیان الثوری ' و ابن المبارک و الشافعی و احمد و اسحاق قالوا لا تقرأ الحائض ولا الجنب من القرآن شیئا الا طرف الآیة و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحرف و نحو ذلک.

ورخّصوا للجنب و الحائض فی التسبیح و التهلیل . قال و سمعت محمد بن اسماعیل یقول: ان اسماعیل بن عیّاش یروی عن اهل الحجاز و اهل العراق احادیث مناکیر کانَّهُ ضَعَّف روایته فیما یتفرد به . وقال انما حدیث اسماعیل ابن عیاش عن اهل الشام . وقال احمد بن حنبل اسماعیل ابن عَیَّاش اَصْلَحُ من بقیة و لِبقیة احادیث مناکیر من الثقات . قال ابو عیسٰی حدثنی بذلک احمد بن الحسن قال سمعت احمد بن حنبل یقول بذلک .

✿ ترمذی ابواب الطهارة ما جاء فی الجنب و الحائض انهما لا یقران القران . ✿ دار قطنی ۱/۱۱۷ ' باب فی النهي للجنب والحائض .

(۶) ✿ مسلم ۱/۲۷۰ ' کتاب فضائل القران و ما یتعلق به باب فضل قراء ة القران فی الصلاة و تعلمه . ✿ سنن دارمی کتاب فضائل القران باب فضل من قرأ القران . ✿ مُسندِ أحمد ۲ / ۴۶۶ . ابو ہریرة . ✿ ابنِ ماجه کتاب الأدب ' باب ثواب القران . ✿شُعب الإیمان ۲/۴۱۲ . فصل فی استحباب القراء ة فی الصلاة . ✿ کنز العمال ۱/۵۱۹ .

(۷) ✿ مسلم ۱/۲۷۲ . کتاب فضائل القران ' باب فضل من یقوم بالقرآن و یعلمه . ✿ ابنِ ماجه المقدمه باب فضل من تعلم القران و علمه . ✿ سنن دارمی ۲/۳۱۹ . کتاب فضائل القران . باب ان اللّٰه یرفع بهذا القران اقوامًا و یضع به اخرین . ✿ مُسندِ أحمد ۱/۳۵ . عمر بن الخطاب ۔ ✿ کنز العمال ۱/۵۵۴ ' ۵۱۲ ✿ ابنِ حبان بحواله کنز العمال ۱/۵۵۴ ✿شُعب الإیمان ۲/۵۵۰.

(۸) ✿ مسلم ۱/۲۷۰ . کتاب فضائل القران ' باب فضل قراء ة القران و سورة البقرة . ✿ سنن دارمی ۲/۳۲۴ ' کتاب فضائل القران باب فی فضل البقرة و آل عمران . ✿ المستدرک للحاکم ۱/۵۶۰ . کتاب فضائل القران. باب اخبار فی فضل سورة البقرة و آل عمران . ✿ مُسندِ احمد ۵/۳۵۲ . ✿ المصنف ' لعبد الرزاق ۳/۳۶۶ . ✿ کنز العمال ۱/۵۶۴ . ✿ طبرانی بحواله کنز العمال ۱/۵۷۰ . ✿ شُعب الإیمان ۲/۴۵۱ . ابو امامه باهلی .

(۹) ✿ ترمذی ۲/۱۸ ابواب فضائل القران باب ما جاء فی فضل القران . ✿ دارمی ۲/۳۱۳ کتاب فضائل القرآن باب فضل من قرأ القران ۔

(۱۰) ✿ شُعب الإیمان ۲/۳۵۰ فصل فی ادمان تلاوة القران . ✿ کنز العمال ۱/۶۱۱ بحواله طبرانی ، ابو نعیم ، ابنِ عساکر ۔ ✿ اخرجه ابو نعیم فی تاریخ اصبهان ۱/۲۶۰ من طریق ابی بکر بن ابی مریم و عزاه الهیثمی فی المجمع ۲/۲۵۲ الی الطبرانی فی الکبیر و فیه ابو بکر بن ابی مریم وهو ضعیف . شعب الإیمان ۲/۳۵۰ کا حاشیه

(۱۱) ✿ ابو داود ۲/۷۰ ' کتاب الصلاة باب فی ثواب قراء ة القران . ✿ مُسند احمد ۳/۴۴۰ معاذ الجُهَنی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ المستدرک ۱/۵۶۷ کتاب فضائل القران باب من قرا القران و عمل بما فیه البس اللّٰه والداه یوم القیامة تاجا ضوء ہ احسن من ضوء الشمس ✿ کنز العمال ۱/۵۲۱

(۱۲) ✿ بخاری، کتاب فضائل القران ' باب خیر کم من تعلّم القران و علمه . ✿ ترمذی ابواب فضائل القران ' باب ما جاء فی تعلیم القران ، شعب الإیمان ۲/۴۰۵-۴۰۴

(۱۳) ✿ ابو داؤد کتاب الصلاة ' باب فی ثواب قراء ة القران . ✿ ابن ماجه المقدمه باب فضل من تعلم القران و علمه . ✿ سنن دارمی کتاب فضائل القران ' باب خیار کم من تعلم القران و علمه .

سنن دارمی نے مصعب بن سعد عن ابیه سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : خِیَارُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ .... الخ .

✿ مُسند احمد ۱/۵۷ – ۵۹ . عثمان بن عفّان ✿ کنز العمال ۱/۵۲۵ .

(۱۴) ✿ بخاری کتاب فضائل القران ، باب خیر کم من تعلم القران و علمه . ✿ ابنِ ماجه المقدمة باب فضل من تعلم القران و علمه . ✿ شُعب الإیمان ۲/۴۰۴، ۳۲۴ عثمان بن عفّان -

(۱۵) ✿ ترمذی ابواب فضائل القران ، باب ما جاء فی تعلیم القران . ✿ شُعب الإیمان ۲/۴۰۶ پر حضرت ابو امامہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد منقول ہے : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ' قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَ اَقْرَأَهُ .

(۱۶) ✿ مسلم کتاب فضائل القران و ما یتعلق به باب فضل قراء ة القران فی الصلاة و تعلمه . ✿ مُسند احمد ۱۵۴/۴ ' عقبة بن عامر ✿ کنز العمال ۱/۵۱۹ . ✿ شُعب الإیمان ۲/۳۲۵ . عقبة بن عامر . ✿ طبرانی بحواله کنز العمال ۱/۵۵۱ .

(۱۷) ✿ بخاری ۲/۷۵۱ ' کتاب ابواب فضائل القران ' باب اغتباط صاحب القران . ✿ مسلم ۱/۲۷۲ ' کتاب فضائل القران ' باب فضل من یقوم بالقران و یعلمه .

بخاری نے کتاب ابواب فضائل میں ابو ہریرۃ سے اور مسلم نے کتاب فضائل القرآن میں عبداللہ بن مسعود سے لاَ حَسَدَ اِلاَّ فِی اثْنَیْنِ بھی نقل کیا ہے اور رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلٰی هَلَکَتِهٖ فِی الْحَقِّ ..... الخ بھی روایت کیا ہے بخاری نے کتاب الاعتصام اور کتاب التوحید میں لاَ تَحَاسُدَ اِلاَّ فِی اثْنَیْنِ بھی بیان کیا ہے اور اثنتین بھی منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ مُسند احمد ۴۷۹/۲ عَنْ ابی ہریرۃ ✿ شعب الإیمان ۳۴۷/۲ ✿ کنز العمال ۵۲۲/۱ حدیث نمبر ۲۳۳۹

(۱۸) ✿ بخاری ۱۱۲۳/۲ کتاب التوحید باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رجل اتاہ اللّٰہ القران فھو یقوم بہ اٰناءَ اللیل و النھار ۔

(۱۹) ✿ ابو داؤد ۷۳/۲ ' کتاب الصلاۃ باب استحباب الترتیل فی القراءۃ ۔ ✿ ترمذی ۱۱۹/۲ ' ابواب فضائل القران باب ...... ✿ ابنِ ماجہ کتاب الادب ' باب ثواب القران ۔ ✿ مُسند أحمد ۴۷۱/۲ ✿ المستدرک ۵۵۳/۱ ✿ شُعب الإیمان ۳۴۷/۲ اور ۳۹۱ عبد اللّٰہ بن عمرو ✿ کنز العمال ۵۲۰/۱ ✿ المصنف من طریق ابی داؤد بحوالہ شُعب الإیمان ۳۴۷/۲ [حاشیہ میں]

(۲۰) ✿ بخاری ۷۵۲/۲ کتاب فضائل القران باب استذکار القران و تعاھدہ ۔ ✿ مسلم ۲۶۷/۱ کتاب فضائل القران ، وما یتعلق بہ ۔ ✿ نَسائی ۱۵۴/۲ جامع ما جاء فی القران ۔ ✿ ابنِ ماجہ ۱۲۴۳/۲ کتاب الادب ' باب ثواب القران ۔ ✿ مُسند احمد ۱۷/۲ ' عن ابن عمر ۔ ✿ مؤطا امام مالک ۱۶۰/۱ ' ما جاء فی القران ✿ کنز العمال ۶۰۳/۱ ۔

(۲۱) ✿ بخاری ۷۵۲/۲ ' کتاب فضائل القران .باب استذکار القران و تعاھدہٖ ✿ مسلم ۲۶۷/۱ ' کتاب فضائل القران ' باب بتعھد القران و کراھیۃ قول نسیت ایۃ کذا الخ ۔ ✿ تِرمذی ۱۲۲/۲ ' ابواب القراءات ✿ نَسائی ۱۵۴/۲ ' کتاب الصلاۃ جامع ما جاء فی القران ✿ دارمی ۳۱۶/۲ ' کتاب فضائل القران باب ۴ فی تعاھد القران ۔ ✿ المستدرک ۵۵۲/۱ ۔ ✿ کنز العمال ۶۱۷/۱ ' عن ابنِ مسعود ۔

(۲۲) ✿ ابو داود ۷۵/۲ ' کتاب الصلاۃ ' باب التشدید فیمن حفظ القران ثم نسیہٗ ۔ ✿ سنن دارمی ۳۱۵/۲ ' فضائل القران باب ۳ من تعلم القران ثم نسیہٗ ۔ ✿ مُسندِ احمد ۲۸۴/۵ – ۲۸۵ ' عن سعد بن عبادہ. قدرے لفظی اختلاف ✿ کنز العمال ۶۱۵/۱ ✿ شُعب الإیمان ۳۳۶/۲ فصل فی ادمان تلاوۃ القران ۔

(۲۳) ✿ تِرمذی ۱۱۹/۲ ' ابواب فضائل القران ' باب ..... ✿ سنن دارمی ۳۰۸/۲ ' کتاب فضائل القران ' باب فضل من قرأ القران ۔ ✿ مُسندِ احمد ۲۲۳/۱ ' عن ابن عبّاس ۔ ✿ المستدرک ۵۵۴/۱ ' کتاب فضائل القران باب

من لیس فی جوفہ من القران شیء کالبیت الخربِ ✿ شُعب الإیمان للبیھقی ۳۲۸/۲ ۔ عن ابن عبّاس ۔

✿ کنز العمال ۵۵۳/۱ ✿ طبرانی ' ابن مردویہ ۔ بحوالہ کنز العمال ۵۵۳/۱ ۔

(۲۴) ✿ بخاری ۱۱۲۳/۲ ' کتاب التوحید باب قول اللّٰہ و اسرّوا قولکم او جھروا بہ انہ علیم بذات الصدور ۔ الخ ✿ ابوداؤد ۷۵/۲ ' کتاب الصلاۃ .باب استحباب الترتیل فی القراءۃ ۔ ✿ ابنِ ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا.باب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۶ فی حسن الصوت بالقرآن ✿ دارمی ۳۳۸/۲ ' کتاب فضائل القرآن . باب ۳۳ التغنی بالقرآن ✿ مُسندِ احمد ۱۷۲/۱ ' ۱۷۵ ' ۱۷۹ . عن سعد بن ابی وقاص . ✿ المستدرک للحاکم ۵۶۹/۱ ' کتاب فضائل القرآن .عن سعد بن مالک . ✿ شُعب الإیمان ۵۲۸/۲ . عن سعد بن مالک ✿ کنز العمال ۶۰۵/۱ .

(۲۵) ✿ بخاری ۷۴۱/۲ ' کتاب التفسیر " سورۃ لم یکن" ✿ مسلم ۲۶۹/۱ ' کتاب فضائل القرآن ' باب استحباب قراءۃ القرآن علی أھل الفضل . ✿ شُعب الإیمان ۴۰۳/۲ ' فصل فی تعلیم القرآن ' عن انس .

(۲۶) بخاری ۷۴۱/۲ کتاب التفسیر سورۃ لم یکن الذین .

(۲۷) ✿ ابو داؤد ۳۲۳/۳ – ۳۲۴ ' کتاب العلم باب فی القصص . ✿ مُسندِ احمد ۶۳/۳ ' عن ابی سعید خدری [قدرے لفظی اختلاف]

(۲۸) ✿ مسلم ۲۷۰/۱ ، کتاب فضائل القرآن باب فضل استماع القرآن وطلب القراءۃ ، من حافظه للاستماع الخ

✿ بخاری ۷۴۸/۲ . کتاب ابواب فضائل القرآن .باب القرّاء من اصحاب النبیّ ﷺ

(۲۹) ✿ مُسندِ احمد ۴۳۹/۴ اور ۴۳۲ پر مَرَّ عَلیٰ رجل وھو یقرأ علی قوم فلما فرغ سَأل الخ ✿ ترمذی ۱۱۹/۲ ' ابواب فضائل القرآن ترمذی میں ہے اَنَّہٗ مَرَّ عَلیٰ قَارِیٍٔ یَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ . ھذا حدیث حسن . ✿ کنز العمال ۵۳۲/۱

✿ شُعب الإیمان ۵۳۳/۲–۵۳۴ ' فصل فی ترک قراءۃ القرآن فی المساجد و الاسواق لیعطی و یستاکل به .

(۳۰) ✿ ابو داؤد ۲۲۰/۱ ' کتاب الصلاۃ ' باب ما یجزی الامی و الاعجمی من القراءۃ ✿ مُسندِ احمد ۳۹۷/۳ ' عن جابر بن عبد اللّٰہ . ✿ شُعب الإیمان ۵۳۸/۲ ' فصل فی ترک التعمق فی القرآن . عن جابر .

(۳۱) ✿ ابو داؤد ۲۲۰/۱ ' کتاب الصلاۃ ' باب ما یجزی الامی و الاعجمی من القراءۃ ✿ شُعب الإیمان ۵۳۹/۲ ' ۵۴۰ ' عن سهل بن سعد ساعدی . ✿ کنز العمال ۳۱۹/۲ . ۳۲۰ ✿ ابن النجار بحواله کنزالعمال ۳۲۰/۲ . ✿طبرانی کبیر ۲۰۶/۶ ' سهل بن سعد .

(۳۲) ✿ مُسندِ أحمد ۳۳۸/۵ ' سهل بن سعد ✿ شُعب الإیمان ۵۳۹/۲ .

(۳۳) ✿ مُسندِ احمد ۱۴۶/۳ ، ۱۵۵ انس بن مالک ✿ مجمع الزوائد ۹۴/۴ ، کتاب البیوع باب الاجر علی تعلیم القرآن وغیر ذلک ✿ شُعب الإیمان ۵۳۲/۲–۵۳۳ ' فصل فی ترک قراءۃ القرآن فی المساجد و الاسواق لیعطی و یستاکل به ✿ کنز العمال ۶۱۶/۱ ' عن بریدۃ ۔

(۳۴) ✿ مسلم ۵۳۹/۱ ' کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا باب استحباب صلاۃ النافلة فی بیته الخ مسلم میں تَقْرَأُ فِیْهِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ ہے ✿ ترمذی ۱۱۵/۲ ابواب فضائل القرآن ' باب ما جاء فی سورۃ البقرۃ وآیة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکرسی . ترمذی میں لاَ یدخله الشیطان نقل کیا ہے ۔ ھذا حدیث حسن صحیح . ✿ مُسند احمد ۲/ ۲۸۳ ' ح ۳۳ '
عن ابی هریرة . ✿ المصنف عبد الرزاق ۳۶۹/۳ .
ابوعبید نے حضرت انس سے مرفوعا اور ابن عدی نے الکامل میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابوالدرداء سے مرفوعا اس روایت کو بیان کیا ہے۔ ✿ فتح القدیر للشوکانی ۲۷/۱ . ✿ شُعب الإیمان ۲/ ۴۵۴ ' عن ابی هریرة .

(۳۵) ✿ ترمذی ابواب فضائل القران باب ما جاء فی سورة البقرة و آیة الکرسی .

دارمی نے عبداللہ بن مسعود سے ایک روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ' قَالَ مَا مِنْ بَيْتٍ يُقْرَأُ فِيهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ وَ لَهُ ضُرَاطٌ ✿ دارمی کتاب فضائل القران باب فی فضل سورة البقرة .

مستدرک نے بھی عبداللہ بن مسعود سے روایت بیان کی ہے۔

قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

✿ المستدرک ۵۶۱/۱ ' کتاب فضائل القران ان الشیطان لا یدخل بیتا یقرا فیه سورة البقرة ✿ شُعب الإیمان ۴۵۳/۲ ' عن ابن مسعود .

(۳۶) ✿ مسلم کتاب فضائل القران ' باب فضیلة حافظ القران ✿ بخاری ۱۱۲۶/۲ ' کتاب التوحید باب قول النبی صلّی اللہ علیه وسلم الماھر بالقران مع السفر الکرام البررة .... الخ

(۳۷) ✿ بخاری کتاب التفسیر سورة عبس ✿ ابو داؤد کتاب الصلاة باب فی ثواب قراءة القران الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ هُوَ مَاهِرٌ به .... الخ

ابوداود نے اس مقام پر الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ .. الخ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

✿ ترمذی ابواب فضائل القران ' باب ما جاء فی فضل قارئ القران . ✿ ابن ماجه کتاب الادب ' باب ثواب القران .
✿ مُسندِ احمد ۴۸/۲ ' عن عائشة ✿ کنز العمال ۵۱۱/۱ ' باب ۷ فی تلاوة القران و فضلِه . ✿ شُعب الإیمان ۳۳۸/۲ ' عن عائشة ۔ سنن دارمی نے حضرت عائشہ کی روایت مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کی ہے۔

(۳۸) ✿ دارمی من کتاب فضائل القران باب فضل من یقرأ القران و یشتد علیه .

(۳۹) ✿ بخاری ۷۵۰/۲ ' کتاب ابواب فضائل القران ' باب فضل المعوذات ✿ مسلم ۲۲۲/۲ ' کتاب السلام ' باب استحباب رقیة المریض ✿ ابو داؤد ۳۱۳/۴ ' کتاب الادب ' باب ما یقال عند النوم . ✿ ترمذی ۱۷۷/۲ ' ابواب الدعوات ' باب ما جاء فیمن یقرأ من القران عند المنام . ✿ شُعب الإیمان ۵۱۴/۲ ' عن عائشة .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴۰) ✿ بخاری ۲/۷۵۰، کتاب ابواب فضائل القران باب نزول السکینة و الملائکة عند قراءة القران .

(۴۱) ✿ مسلم کتاب فضائل القران باب نزول السکینة لقراءة القران .

(۴۲) ✿ المستدرک للحاکم ۱/۵۵۴ ، کتاب فضائل القران باب نزول الملائکة لاستماع القران . ✿ شُعب الإيمان ۲/۳۳۹ .

(۴۳) ✿ بخاری ۲/۷۴۹ ، کتاب أبواب فضائل القران باب فضل سورة الكهف . ✿ مسلم ۱/۲۶۸ ، كتاب فضائل القران باب نزول السكينة لقراءة القران . ✿ شُعب الإيمان ۲/۴۷۳-۴۷۴ ، براء بن عازب .

(۴۴) ✿ ترمذی أبواب فضائل القران باب ما جاء في سورة الكهف ۔

مسلم نے براء کی روایت میں : فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ اَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ کے الفاظ بھی روایت کیے ہیں۔

✿ مسلم کتاب فضائل القران باب نزول السكينة لقراءة القران .

(۴۵) ✿ ترمذی ۲/۱۱۹ ، أبواب فضائل القران ، باب ما جاء في من قرأ حرفا من القران ماله من الأجر .

هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه . سمعتُ قتيبة بن سعيد يقول : بلغني أن محمد بن كعب القرظي ولد في حيوة النبي صلى الله عليه وسلم و يروى هذا الحديث من غير هذا الوجه عن ابن مسعود . رواه أبو الاحوص عن عبد الله بن مسعود. رَفَعَهُ بعضهم ووقفه بعضهم عن ابن مسعود . ومحمد بن كعب القرظي يكنى أبا حمزة .

✿ سنن دارمی ۲/۳۰۸ ، كتاب فضائل القران ، باب فضل من قرأ القران .

دارمی نے اس روایت کو موقوف بیان کیا ہے۔ ✿ المستدرک ۱/۵۵۵ ، كتاب فضائل القران . (قدرے لفظی اختلافات)

✿ كنز العمال ۱/۵۱۹ .

(۴۶) ✿ بخاری ۲/۷۵۳ ، کتاب أبواب فضائل القران باب استذكار القران و تعاهده . ✿ مسلم ۱/۲۶۸ ، كتاب فضائل القران ، باب الأمر بتعهد القران عن ابن مسعود .

مسلم میں لَهُوَ اشد تفصيا من صدور الرجل من النعم بعقلها اور ایک روایت میں من عقلها ہے .

بخاری و مسلم کی ایک روایت کا آغاز استذكروا القران سے ہے۔ بخاری و مسلم دونوں " تَفَصِّيًا " کی جگہ تَفَلُّتاً بھی نقل کیا ہے۔ نیز بخاری فضائل القران ، مسلم كتاب صلاة المسافرين ، ترمذی أبواب فضائل القران . نسائی کتاب الافتتاح ، دارمی کتاب الرقاق اور فضائل القران میں اور مسند احمد ۱/۳۸۲ - ۴۱۷ وغیرہ پر لهو اسرع تفصيا من صدور الرجال بھی منقول ہے اور المستدرک میں امام حاکم نے عبداللہ بن مسعود سے تعاهدوا هذا القران فانه وحشی اشد تفصيا من صدور الرجال من الإبل من عقلها نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ المستدرک ۵۵۳/۱ ، کتاب الدعاء باب الأمر بتعاهد القرآن . الخ ✿ کنز العمال ۶۱۷/۱
✿ کنز العمال ۶۱۸/۱ ، بحوالہ طبرانی عن ابی موسیٰ . ✿ کنز العمال ۶۰۳/۱ .
تفصیا کی جگہ تفلتاً من قلوب الرجال من النعم من عُقُلها ہے۔
ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے موقوف بھی نقل کیا ہے۔ ✿ شُعب الإیمان ۳۳۳/۲ ، عن أبی مُوسٰی .

(۴۷) ✿ بخاری ۷۵۷/۲ ، کتاب أبواب فضائل القرآن باب اقرؤا القرآن مائتلفت قلوبکم . ✿ بخاری ۱۰۹۵/۲ کتاب الاعتصام باب کراہیة الإختلاف ـ ✿ مسلم ۳۳۹/۲ کتاب العلم . باب النہی عن اتباع متشابہ القرآن و التحذیر من متبعیہ عن الاختلاف فی القرآن . ✿ دارمی ۳۱۸/۲ ، کتاب فضائل القرآن ، باب إذا اختلفتم فی القرآن فقوموا . ✿ مُسندِ احمد ۳۱۳/۴ ، عن جندب . ✿ شُعب الإیمان ۴۱۸/۲ ، عن عبد اللّٰہ . ✿ کنز العمال ۶۰۶/۱ حدیث نمبر ۲۷۷۸ .

(۴۸) ✿ ترمذی ۱۲۳/۲ ، ابواب القراء ات ، باب ...... ✿ ابو داؤد ۵۶/۲ ، کتاب الصلاة ، باب فی کم یقرأ القرآن . ابو داؤد میں لا یفقہ من قرأہ فی اقل من ثلاث ہے . ✿ ابنِ ماجہ کتاب اقامة الصلاۃ و السنة فیہا ، باب فی کم یستحب یختم القرآن . ✿ دارمی ۳۳۸/۲ ، کتاب فضائل القرآن . باب فی ختم القرآن .
دارمی نے عبداللہ بن عمرو سے اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ نقل کیا ہے۔
✿ مُسندِ احمد ۱۶۴/۲ ـ ۱۶۵ ـ ۱۸۹ ، ۱۹۳ ، ۱۹۵ . ✿ کنز العمال ۶۱۴/۱ . اس جگہ بھی لایفقہ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ ہے . ✿ شُعب الإیمان ۳۹۴/۲ ، عن عبد اللّٰہ بن عمرو .

(۴۹) ✿ ترمذی ۱۲۰/۲ ، ابواب القراء ات ... ✿ نَسائی ۷۰/۵ ، کتاب الزکاۃ باب المسر بالصدقة . ✿ مُسند احمد ۱۵۱/۴ـ۱۵۸ ، عن عقبة بن عامر . ✿ شُعب الإیمان ۵۲۸/۲ ، عن عقبة بن عامر ✿ المستدرک ۵۵۵/۱ ، کتاب فضائل القرآن ، الجاهر بالقرآن ✿ کنزالعمال ۶۰۴/۱ ، عن معاذ ✿ شُعب الإیمان ۳۸۴/۲ ، عن معاذ .

(۵۰) ✿ ابو داؤد ۷۴/۲ ، کتاب الصلاۃ باب استحباب الترتیل فی القراءة . ✿ بخاری کتاب التوحید ۱۱۲۶/۲ پر تعلیقاً نقل کیا ہے۔ ✿ نَسائی ۱۸۰/۲ ، کتاب الافتتاح باب تزین القرآن بالصوت ✿ ابنِ ماجہ کتاب اقامة الصلاۃ و السنة فیہا باب فی حسن الصوت بالقرآن ✿ دارمی ۳۴۰/۲ فضائل القرآن باب ۳۳ التغنی بالقرآن .
✿ المستدرک ۵۷۱/۱ ، کتاب فضائل القرآن باب زینوا القرآن باصواتکم . ✿ مُسندِ احمد ۲۸۳/۴ ، ۲۸۵ ، ۲۹۶ ، ۳۰۴ براء بن عازب . ✿ کنز العمال ۶۰۵/۱ . ✿ ابن حبان ، عن البراء . طبرانی عن ابن عباس . ✿ حلیہ ابو نعیم عن عائشة . ابو نصر السجزی فی الابانة عن ابی ہریرۃ بحوالہ کنز العمال ۶۰۵/۱ ✿ دارمی نے حسنوا القرآن اور مستدرک نے زینوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزیدُ القرآن حُسناً کے الفاظ میں روایت نقل کی ہے ✿ شُعب الإیمان ۳۸۶/۲ ، عن البراء بن عازب .

(۵۱) ✿ دارمی ۳۴۰/۲ ، کتاب فضائل القرآن باب التغنی بالقرآن ✿ شُعب الإیمان ۳۸۶/۲ـ۳۸۷ ، عن براء بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عازب ✿ کنزالعمال ۶۰۵-۶۰۴/۱ ، بحواله ابن نصر فی الصلاۃ اور المستدرک عن البراء .

(۵۲) ✿ بخاری کتاب ابواب فضائل القرآن باب حسن الصوت بالقراءۃ ✿ مسلم ۲۶۸/۱ ، کتاب فضائل القرآن و ما یتعلق به باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن (عن بریدة) ✿ ترمذی أبواب المناقب مناقب أبی موسٰی اشعریؓ . ✿ نسائی کتاب الافتتاح باب تزئین القرآن بالصوت (عن عائشة) ✿ ابن ماجه کتاب اقامة الصلاۃ و السنة فیها باب فی حسن الصوت بالقرآن (عن أبي هريرة) ✿ دارمی کتاب الصلاۃ باب التغني بالقرآن (عن عائشة) ✿ مسندِ احمد ۳۶۹/۲ ، ۴۵۰-۳۴۹/۵ ، ۳۵۱ ، ۳۵۹ ، ۳۷/۶ ، ۱۶۷ (ترمذی میں اُعْطِیْتَ ہے۔

(۵۳) ✿ نسائی ۱۸۱/۱ ، کتاب الافتتاح باب تزئین القرآن بالصوت ✿ دارمی کتاب الصلاۃ باب ۱۷۱ التغني بالقرآن

(۵۴) ✿ مُسندِ احمد ۳۵۴/۲ ، ابو ہریرہؓ ۔

(۵۵) ✿ بخاری ۷۵۶/۲ ، کتاب أبواب فضائل القرآن باب من رَایَا بقراءۃ القرآن أو تأکّل به أو فخر به ✿ مسلم ۲۷۴/۱ ، کتاب فضائل القرآن وما یتعلق به ✿ مؤطا امام مالک ۱۶۱/۱-۱۶۲ ما جاء فی القرآن ✿ ابنِ ماجه المقدمه. باب فی ذکر الخوارج ۔

(۵۶) ✿ أبو داؤد ۲۴۳/۴ ، کتاب السنة باب فی قتال الخوارج ✿ ابنِ ماجه ۲۰/۱ ، المقدمه باب فی ذکر الخوارج ✿ ترمذی۴۲/۲ أبواب الفتن باب ما جاء فی صفة المارقة ✿ دارمی کتاب الجهاد باب ۴۰ فی قتال الخوارج .

(۵۷) ✿ ابو داؤد ۲۴۳/۴ کتاب السنة باب فی قتال الخوارج ✿ نسائی کتاب الجهاد باب المؤلفة قلوبهم ۸۸/۵ اور ۱۱۹/۷-۱۱۸ . ✿ مُسندِ احمد ۱۳۱/۱ ، ۱۵۱ ، ۱۵۶ ، ۱۶۰ روایت علیؓ . ✿ ۸۴/۲ ، ۱۹۹ ، ۵/۳-۱۵-۳۳-۳۹-۵۲-۶۰-۶۴-۶۸-۷۳-۹۶-۱۵۵-۱۹۷-۲۲۴-۲۷۰-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۴۸۶-۴۲۲/۴-۴۲۵-۴۳۲-۴۳۷-۴۳۹ . ۳۱/۵ ، ۱۷۶ .

(۵۸) ✿ ترمذی ۱۱۹/۲ ، أبواب فضائل القرآن باب ... ✿ کنز العمال ۶۱۶/۱ . ✿ مجمع الزوائد ۱۷۷/۱ ، کتاب العلم ، باب فیمن یستحل الحرام أو یحرم الحلال أو یترک السنة . رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه محمد بن یزید بن سنان الرهاوی . ضعفه البخاری وغیره .

(۵۹) ✿ شُعب الإیمان ۵۴۰/۲ ، فصل فی ترک التعمق فی القرآن . ✿ کنز العمال ۶۰۶/۱ بحواله طبرانی اوسط ، عن حذیفة ۔

دونوں نے اهل العشق کی جگہ اهل الفسق نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶۰) ✿ بخاری ۲/۷۵۴، کتاب أبواب فضائل القران باب مدّ القراءۃ. ✿ ابو داؤد ۲/۷۳، کتاب الصلاۃ، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ. عن أنس. ✿ ترمذی ۲/۱۲۱ ابواب القراءات. عن ام سلمۃ ✿ نسائی ۲/۱۷۹، کتاب الافتتاح باب، مد الصوت بالقراءۃ. ✿ ابنِ ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا، باب ۱۷۹، ما جاء فی القراءۃ فی صلاۃ اللیل. ✿ مُسندِ أحمد ۳/۱۹۲، ۲۸۹، ۶/۱۴۹. ✿ شُعب الإیمان ۲/۵۲۰ – ۵۲۱ عن ام سلمۃ یقطع قراءتہ آیۃ آیۃ.

(۶۱) ✿ ابو داؤد ۲/۷۴ کتاب الصلاۃ باب استحباب الترتیل فی القراءۃ. ✿ نَسائی ۲/۱۸۱، کتاب الافتتاح تزئین القران بالصوت، ترمذی ۲/۱۲۰، ابواب فضائل القران باب ما جاء کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم. ✿ مُسندِ أحمد ۶/۲۹۴، عن ام سلمۃ.

(۶۲) ✿ ترمذی ۲/۱۲۱ ابواب القراءات ✿ ابو داؤد ۴/۳۷، کتاب الحروف و القراءات. ✿ شُعب الإیمان ۲/۵۲۱، عن أم سلمۃ.

(۶۳) ✿ بخاری ۲/۷۵۱، کتاب ابواب فضائل القران. باب من لم یتغن بالقران. ✿ بخاری ۲/۱۱۱۵ کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ تعالیٰ و لا تنفع الشفاعۃ عندہ ✿ مسلم ۱/۲۶۸، کتب فضائل القران، باب استحباب تحسین الصوت بالقران ✿ ابو داؤد ۲/۷۵، ابواب الوتر، باب کیف استحباب الترتیل فی القراءۃ. ✿ نَسائی ۲/۱۷۹، کتاب الافتتاح، باب تزئین القران بالصوت. ✿ دارمی ۲/۳۳۹، کتاب فضائل القران. باب التغنی بالقران اور دارمی کتاب الصلاۃ باب ۱۷۱. ✿ مُسندِ أحمد ۲/۲۷۱، ۲۸۵. عن أبی ہریرۃ. ✿ کنز العمال ۱/۶۰۴. ✿ شُعب الإیمان ۲/۵۲۷، عن أبی ہریرۃ.

(۶۴) ✿ بخاری ۲/۱۱۲۶، کتاب التوحید، باب قول النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم الماھر بالقران مع الکرام البررۃ و زیّنوا القران باصواتکم. ✿ مسلم ۱/۲۶۸، کتاب فضائل القران، باب استحباب تحسین الصوت بالقران. ✿ أبو داؤد ۲/۷۵، کتاب الصلاۃ، باب استحباب الترتیل فی القران. ✿ نَسائی ۲/۱۸۰، کتاب الافتتاح، باب تزئین القران بالصوت. ✿ ابنِ ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا. باب ۱۷۶ فی حسن الصوت بالقران. عن فضالۃ بن عُبید (الفاظ مختلف ہیں) ✿ مُسندِ احمد ۲/۲۸۵، عن ابی ہریرۃ. ✿ المستدرک للحاکم ۱/۵۷۱، کتاب فضائل القران باب ما اذن اللّٰہ لشیٔ ما اذن لنبی یتغن بالقران. ✿ کنز العمال ۱/۶۰۴ ✿ شُعب الإیمان ۲/۳۶۷، عن أبی ہریرۃ ✿ دارمی ۲/۳۴۰، عن أبی ہریرۃ.

(۶۵) ✿ سنن دارمی ۲/۳۳۸ کتاب فضائل القران باب التغنی بالقران. ✿ شُعب الإیمان ۲/۳۸۸، عن طاؤس. ✿ کنز العمال ۱/۶۰۲ حدیث نمبر ۲۷۵۰. ✿ ابنِ ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا باب فی حسن الصوت بالقران. عن جابر. ✿ شعب الإیمان ۲/۳۸۸، فصل فی تحسین الصوت بالقراءۃ والقران.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶۶) ✿ بخاری ۲/۷۵۶ کتاب ابواب فضائل القران باب البکاء عند قراءة القرآن . ✿ مسلم ۱/۲۷۰ ، کتاب فضائل القران باب فضل استماع القران ، و طلب القراءة من حافظه للاستماع و البکاء عند القراءة ✿ ابو داؤد ۳/۳۲۴ کتاب العلم باب فی القصص ✿ ترمذی ۲/۱۳۲ ابواب التفسیر سورة النساء ✿ مُسندِ احمد ۲/۳۸۰، ۴۳۳ عن ابن مسعود . ✿ شُعب الإيمان ۲/۳۶۲–۳۶۳ عن ابن مسعود.

(۶۷) ✿ مشکوٰة ص ۱۸۶ . کتاب فضائل القران الفصل الثانی .

(۶۸) ✿ ترمذی ۲/۱۲۰ – ۱۱۹ ، ابواب فضائل القران . باب ... ✿ شُعب الإيمان ۱/۱۹۸ ذکر حدیث جمع القران . ✿ کنز العمال ۱/۶۱۶ ✿ الطبرانی فی الکبیر ۸/۳۶ حدیث نمبر ۷۲۹۵ من طریق محمد بن یزید بن سنان الرهاوی .

نقل روایت کے بعد ترمذی نے کہا ہے۔

وقد روی محمد بن یزید بن سنان ابیه هذا الحدیث ، فزاد فی هذا الاسناد عن مجاهد عن سعید بن المسیّب عن صهیب ، ولا یُتَابَعُ محمد ابن یزید علی روایته وهو ضعیف . وابو المبارک رجل مجهول . هذا حدیث لیس اسناده بذلک . و قد خولف وَکِیْعٌ فی روایته وقال محمد ابو فروة یزید بن سنان الرهاوی لیس بحدیثه بأس الا روایة ابنه محمد عنه ، فانه یروی عنه مناکیر .

✿ وقال الهیثمی فی الزوائد ۱/۱۱۷ فیه محمد بن یزید الرهاوی ضعفه البخاری وغیره .وذکره ابن حبان من الثقات . وابوه یزید ضعفه ابو داؤد وغیره وقال البخاری مقارب الحدیث .

ایک روایت میں مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ حَرَامَهٗ . عن صہیب ترمذی نے اسے وکیع عن ابی فروة یزید بن سنان عن ابی المبارک عن صهیب مرفوع بیان کیا ہے۔

✿ شُعب الإيمان ۱/۱۹۸ . حاشیہ ۱۷۳–۱۷۴ .

(۶۹) ✿ مسلم ۱/۲۶۹ ، کتاب فضائل القران باب فضیلة حافظ القران .

(۷۰) ✿ بخاری ۲/۱۱۲۸ کتاب التوحید باب قراءة الفاجر والمنافق ✿ مشکوٰة کتاب فضائل القران . فصل اوّل.

✿ سنن دارمی ۲/۳۱۸ کتاب فضائل القران ، باب مثل المومن الذی یقرأ القران ✿ بخاری ۲/۷۵۷ ، کتاب ابواب فضائل القران ، باب من رایا بقراءة القران أو تاکّل به أو فجر به .

بخاری ، مسلم ، اور ابو داؤد کتاب الادب باب من یؤمر ان یجالس . ترمذی ابواب الامثال باب ما جاء مثل المومن القاری للقرآن وغیر القاری ، سنن دارمی کتاب فضائل القران باب مثل المومن الذی یقرأ القرآن کے تحت المومن الذی یقرأ القران الخ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ شعب الإیمان ۲/۳۳۷-۳۳۸ ، عن ابی موسیٰ اشعری .

شعب الإیمان میں اس طرح منقول ہے مثل المومن الذی یقرأ القرآن کمثل الاترجة ریحها طیب و طعمها طیب . ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرة طعمها طیب ولا ریح لها . ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة ریحها طیب و طعمها مُرٌّ . ومثل الفاجر الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة طعمها خبیث و ریحها خبیث .

(۷۱) ✿ بخاری ۱/۴۱۹ ، کتاب الجهاد باب کراهیة السفر بالمصاحف الی ارض العدو ✿ مسلم ۲/۱۳۱ ، کتاب الامارة باب النهی ان یسافر بالمصحف الی ارض الکفار اذا خیف وقوعه بایدیهم . ✿ ابو داؤد ۳/۳۶ ، کتاب الجهاد باب فی المصحف یسافر به الی ارض العدو ✿ ابنِ ماجه کتاب الجهاد باب ۴۵ النهی ان یسافر بالقران الی ارض العدو ✿ مؤطا امام مالک کتاب الجهاد ۱/۲۹۷، النهی عن ان یسافر بالقران الی ارض العدو ✿ مُسندِ احمد ۲/۶-۷-۱۰-۵۵-۶۳-۷۶-۱۲۸ . ✿ مسلم ، ابن ماجه وغیرہ نے

(۷۲) ✿ مسلم کتاب الامارة باب النهی ان یسافر بالمصحف الی ارض الکفار الخ ✿ ابنِ ماجه کتاب الجهاد باب ۴۵ . النهی ان یسافر بالقران الی ارض العدو .

(۷۳) ✿ کنز العمال ۱/۵۲۱-۶۲۰ . ✿ شُعب الإیمان للبیهقی ۲/۴۲۶ . فصل فی صیانة المسافر بمصاحف القران الیٰ أرض العدو .

(۷۴) ✿ مسلم ۱/۲۷۳ ، کتاب فضائل القران باب ترتیل القراءة الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل: ۲

قرآن مجید کی سورتوں کے فضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی سورتوں کے فضائل

قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت - سُورۂ فاتحہ

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ : کُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْہُ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ، قَالَ : اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ ، ثُمَّ قَالَ : اَلاَ اُعَلِّمُکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ . (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت ابوسعید بن مُعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دے کر بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا (کیونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا) پھر نماز ختم کر کے میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے فوراً حاضر نہیں ہوسکا) آپؐ نے فرمایا : کیا اللہ نے یہ حکم نہیں دیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہو جبکہ وہ تمہیں بلائیں۔ پھر حضورؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ قرآنِ مجید کی سب سے بڑی سورت کون سی ہے، قبل اس کے کہ ہم تم مسجد سے نکلیں؟ پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور جب ہم مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا تھا کہ آپ مجھے قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت کے متعلق بتائیں گے آپؐ نے فرمایا کہ وہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** (یعنی سورۂ فاتحہ) ہے یہی سَبعُ مَثَانِی ہے (سات بار بار پڑھی جانے والی آیتیں) اور اس کے ساتھ عظیم قرآن ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔[1]

تشریح: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھنے کے دوران میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہیں طلب فرمانے سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب حضورؐ نے اُنہیں بلایا تھا تو وہ نفل نماز پڑھ رہے تھے کیونکہ فرض نماز تو جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ادا کی جاتی تھی۔ چنانچہ حضورؐ کے آواز دینے پر ان کا یہ فرض تھا کہ وہ نفلی نماز چھوڑ دیتے اور آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے کیونکہ اللہ کے رسولؐ کی پکار پر لبیک کہنا تو ہے فرض اور وہ پڑھ رہے تھے نفل نماز۔ ایک مومن کو جب اللہ کے رسولؐ کی طرف بلایا جائے تو اس کا فرض ہے کہ اس پر لبیک کہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ ہدایت اُس دور کے ساتھ ہی ختم ہوگئی ہے نہیں، بلکہ یہ بات آج بھی اسی طرح سے اہم ہے۔ اُس وقت اللہ کے رسولؐ کی آواز لوگ کانوں سے سنتے تھے، آج اللہ کے رسولؐ کی آواز آپ دل کے کانوں سُن سکتے ہیں، بشرطیکہ دِل کے کان ہوں۔ جب اللہ کے رسولؐ کی آواز آپ کے دل میں آئے کہ فلاں کام ممنوع ہے تو آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ رک جائیں۔ اگر آپ نہیں رکتے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ نے رسولؐ کی پکار سُنی تو ضرور مگر اس پر لبیک نہیں کی۔ چنانچہ اگر دل کے کان ہوں تو آپ آج بھی صاف سُن سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو کس فریضے کی طرف پکار رہے ہیں اور آپ پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔

السَّبۡعُ الۡمَثَانِیۡ سے مراد وہ سات آیتیں ہیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں، یعنی سورہ فاتحہ۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ سات آیتیں ہیں جو قرآن کی سب سے بڑی سورت ہیں اور اس کے ساتھ قرآن مجید ہے۔ قرآنِ مجید میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ سات آیتیں ہیں جو مثانی ہیں، اور اس کے ساتھ قرآن مجید ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک طرف پورا قرآن ہے اور دوسری طرف یہ سورہ فاتحہ ہے۔ اسی سے رسول اللہ ﷺ نے یہ مضمون اخذ فرمایا ہے کہ یہ قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت ہے کیونکہ پورے قرآن کے مقابلے میں اس سورت کو رکھا گیا ہے۔ غور کیجئے کہ یہاں سب سے بڑی سورت کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ سورہ فاتحہ اپنے الفاظ اور آیتوں کی کثرت کے لحاظ سے سب سے بڑی سورت ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے مضمون کے لحاظ سے سب سے بڑی ہے کیونکہ قرآن مجید کی ساری تعلیم کا خلاصہ اس میں آ گیا ہے۔

تخریج : ﴿۱﴾ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحۡیَ بۡنُ سَعِيۡدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنِیۡ خُبَيۡبُ بۡنُ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ عَنۡ حَفۡصِ بۡنِ عَاصِمٍ ، عَنۡ اَبِیۡ سَعِيۡدِ بۡنِ الۡمُعَلّٰی .. الحديث

امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ سے ایک روایت نقل کی ہے۔

﴿۲﴾ عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی اُبَیِّ بۡنِ كَعۡبٍ ، فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَا اُبَیُّ ، وَ هُوَ يُصَلِّیۡ فَالۡتَفَتَ اُبَیُّ فَلَمۡ يُجِبۡهُ وَصَلّٰی اُبَیُّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انۡصَرَفَ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ وَعَلَيۡكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا اُبَیُّ اَنۡ تُجِيۡبَنِیۡ اِذۡ دَعَوۡتُكَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنِّیۡ كُنۡتُ فِی الصَّلَاةِ . قَالَ فَلَمۡ تَجِدۡ فِيۡمَا اَوۡحَی اللّٰهُ اِلَیَّ اَنِ اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيۡكُمۡ ، قَالَ : بَلٰی ! وَلَا اَعُوۡدُ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ ، قَالَ : تُحِبُّ اَنۡ اُعَلِّمَكَ سُوۡرَةً لَمۡ يُنۡزَلۡ فِی التَّوۡرَاةِ وَ لَا فِی الۡاِنۡجِيۡلِ وَ لَا فِی الزَّبُوۡرِ وَلَا فِی الۡقُرۡاٰنِ مِثۡلُهَا ، قَالَ : نَعَمۡ : يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَيۡفَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ ، قَالَ : فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْاٰنِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَ لَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَ لَا فِي الزَّبُوْرِ وَ لَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَ اِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِىْ اُعْطِيْتُهٗ .

هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن انس

سورۃ البقرۃ اور آلِ عمران اہلِ ایمان کی پیشوائی کریں گی

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ اٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ : حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے روز قرآن مجید اور وہ لوگ کہ جو اس کے مطابق عمل کیا کرتے تھے، لائے جائیں گے اور ان کے آگے آگے سورۂ بقرہ اور آل عمران ہوں گی۔ اس طرح کہ گویا وہ بادل ہیں یا ابرِ سیاہ ہیں جن کے اندر چمک اور روشنی ہے، یا وہ پرندوں کے جھنڈ ہیں جو اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کے لیے حجت پیش کرتی ہوئی آئیں گی۔ ۳؎

تشریح : گزشتہ حدیث میں بھی یہی مضمون تھوڑے سے فرق کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان دونوں حدیثوں کی روایت کرنے والے دونوں صحابیوں نے ایک ہی وقت میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہو اور دونوں نے اپنے اپنے الفاظ میں اسے بیان کیا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ مضمون متعدد مواقع پر بیان فرمایا ہو اور دونوں صحابیوں کی روایتیں دو مختلف مواقع سے تعلق رکھتی ہوں۔ بہرحال یہ بات واضح ہے کہ ان دونوں حدیثوں کا مضمون قریب قریب یکساں ہے۔

پہلی روایت میں صرف قرآن مجید پڑھنے والوں کا ذکر تھا لیکن اس حدیث میں اس کے مطابق عمل کرنے والوں کا ذکر ہے، اور ظاہر بات ہے کہ قرآن مجید اگر شفیع ہوسکتا ہے تو انہی لوگوں کے لیے ہوسکتا ہے جو محض اسے پڑھ کر ہی نہ رہ جائیں بلکہ اس کے مطابق عمل بھی کریں۔ بالفرض اگر کوئی شخص قرآن مجید پڑھتا تو ہے لیکن اس کے مطابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمل نہیں کرتا تو قرآن اس کے حق میں حجت نہیں ہوسکتا۔

اس حدیث میں اس بات کی وضاحت ہوگئی ہے کہ قرآنِ مجید اپنے اُن پڑھنے والوں کی شفاعت اور حمایت کرے گا جو اس کے مطابق عمل بھی کرنے والے ہوں۔ قیامت کے روز جب اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کے حضور میں جائیں گے تو ان کو لے کر جانے والا قرآن ہوگا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے تو گویا یہ ان کے پاس ان معنوں میں ایک حجت ہوگا کہ حضورؐ یہ آپ کا ہدایت نامہ تھا اور اس کے مطابق ہم دنیا میں زندگی بسر کرکے آئے ہیں۔ اس طرح ان کی بخشش کے لیے یہ چیز بجائے خود کافی سفارش ہوگی۔ یہ معاملہ صرف اہلِ ایمان کے ساتھ ہوگا۔ اس روز کافر یا منافق کے ساتھ قرآن نہیں ہوگا، اور نہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا جو اس کو جانتے تھے لیکن پھر بھی اس کی خلاف ورزی کرتے تھے۔

پھر فرمایا گیا کہ سورۂ بقرہ اور آلِ عمران اہلِ ایمان کے آگے آگے ہوں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ احکامی سورتیں ہیں۔ سورۂ بقرہ میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے احکامی ہدایات دی گئی ہیں اور سورۂ آلِ عمران میں منافقین، کفار اور اہلِ کتاب سب کے بارے میں ہدایت بیان کی گئی ہیں۔ مزید برآں یہ جنگ اُحد کے تبصرے پر بھی مشتمل ہے۔ اس طرح یہ دونوں سورتیں ایک مومن کی زندگی کے لیے ہدایت نامے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کے مطابق اپنی معاشرت کو درست کرلے، اپنی معاش اور سیاست اور اپنے تمدن کو ان کے مطابق ڈھال لے اور دنیا میں مختلف دشمنانِ اسلام کے ساتھ جو معاملات پیش آتے ہیں ان میں وہ ان کی ہدایات کے مطابق ٹھیک ٹھیک کام کرے تو اس کے بعد پھر اس کی بخشش میں کوئی کسر باقی نہیں رہ جاتی۔ چنانچہ یہ دونوں سورتیں میدانِ حشر میں اہلِ ایمان کی حفاظت کریں گی، انہیں اُس تمازت سے بچائیں گی جو اُس وقت وہاں ہوگی اور اللہ کی عدالت میں جاکر اُن کے لیے حجت پیش کریں گی۔

تخریج: ‹۳› حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: انا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ: نا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .. الحديث

‹۴› حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارُ، نا مُحَمَّدُ ابْنُ شُعَيْبٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ نَوَّاسِ ابْنِ سَمْعَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي الْقُرْاٰنُ وَ أَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَ اٰلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ: وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ، قَالَ: تَأْتِيَانِ كَأَنَّهُمَا غِيَابَتَانِ وَ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُجَادِلاَنِ عَنْ صَاحِبِهِمَا .

وفی الباب عن بريدة و ابی امامة . هذاحديث غريب . من هذا الوجه .

ومعنى هذا الحديث عند اهل العلم انه يجئ ثواب قرائته كذا فسر بعض اهل العلم هذا الحديث وما يُشبه هذا من الاحاديث انّه يجئ ثواب قراء ة القران . وفی حديث نوّاس بن سمعان عن النبیّ ﷺ ما يدل علی ما فسروا اذ قال النبی ﷺ و اهله الذين يعملون به فی الدنيا ففی هذا دلالاة انه يجئ ثواب العمل . الخ

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَبِهِمَا فِیْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ .(متفق عليه)

ترجمہ : حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔ ۵

تشریح : مراد یہ ہے کہ یہ دو آیتیں آدمی کو ہر طرح کے شر سے بچانے کے لیے کافی ہیں۔ اگر کوئی شخص ان آیات کو اچھی طرح سے سمجھ کر پڑھے تو اُسے ان کی اہمیت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ ہو سکتا ہے۔

تخریج :(۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ : نا زُهَيْرٌ ، قَالَ : نا مَنْصُوْرٌ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : لَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ عِنْدَ الْبَيْتِ ، فَقُلْتُ : بَلَغَنِیْ عَنْکَ فِی الْاٰيَتَيْنِ فِیْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ . فَقَالَ: نَعَمْ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .. الحديث .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت - ایة الکرسی

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَا اَبَا الْمُنْذِرِ ، اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَعَکَ اَعْظَمُ ، قُلْتُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ ، قَالَ : یَا اَبَا الْمُنْذِرِ ، اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَعَکَ اَعْظَمُ ، قُلْتُ : اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَ قَالَ : لِیَھْنِکَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ . (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ : حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابومنذر، جانتے ہو تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی جو کتاب (قرآن مجید) ہے اس کی کونسی آیت سب سے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ حضورؐ نے پھر ارشاد فرمایا کہ اے ابومنذر، کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی جو کتاب ہے اس کی سب سے بڑی آیت کونسی ہے؟ میں نے عرض کیا: **اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ** (یعنی آیۃ الکرسی)۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابو منذِر، یہ علم تمہیں مبارک ہو۔ [٦]

تشریح : ابومنذر حضرت اُبی بن کعب کی کنیت ہے۔ حضرت اُبی رسول اللہ ﷺ کے اُن صحابیوں میں سے تھے جو قرآن کے سب سے زیادہ جاننے والے اور قرآن مجید کے فاضل تھے اور صحابہ کرامؓ میں سے بہترین فہمِ قرآن کے حامل سمجھے جاتے تھے۔

یہ رسول اللہ ﷺ کے طریقِ تعلیم میں سے ایک طریقہ ہے۔ آپؐ صحابہ کرامؓ سے یہ معلوم کرنے کے لیے کہ اُنھوں نے اللہ کے دین کو اور قرآن کو کتنا کچھ سمجھا ہے بعض اوقات خاص خاص سوالات کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ کا یہ طریق تھا کہ حضورؐ کے سوال پر اس امید میں کہ کچھ مزید معلومات حاصل ہوں، وہ اپنے علم کے مطابق جواب دینے کے بجائے یہ عرض کیا کرتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے تا کہ رسول اللہ ﷺ وہ بات خود بتائیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ کا سوال کرنے سے یہ ارادہ ہوتا تھا کہ صحابہ کرام کو مزید علم سکھائیں تو صحابہؓ کے یہ عرض کرنے پر کہ **"اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ"** آپؐ اپنے سوال کا خود جواب دے دیا کرتے تھے۔ اور اگر آپ کا ارادہ اُن کی معلومات کو جاننے ہی کا ہوتا تھا تو آپؐ اپنے سوال کو پھر دہراتے تھے تا کہ صحابہؓ اپنی طرف سے جواب دیں۔ یہاں یہی صورت پیش آئی۔ حضورؐ نے حضرت اُبیؓ بن کعب سے پہلی دفعہ سوال کیا تو اُنھوں نے جواب میں عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ معلوم ہے۔ مگر چونکہ حضورؐ کے پیشِ نظر یہ معلوم کرنا تھا کہ حضرت اُبی بن کعبؓ کے فہم میں قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجید کی سب سے زیادہ وزنی آیت کونسی ہے اس لیے آپؐ نے دوبارہ وہی سوال کیا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ سب سے بڑی آیت آیۃ الکرسی ہے۔ نبی ﷺ نے ان کے اس جواب کی تصویب فرمائی۔

آیۃ الکرسی کی یہ عظمت اور اہمیت اس بنا پر ہے کہ یہ قرآن مجید کی ان چند آیتوں میں سے ہے جن میں توحید کی مکمل تعریف بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا بہترین بیان ایک تو سورۂ حشر کی آخری آیات ہیں، ایک سورۃ الفرقان کی ابتدائی آیات ہیں، ایک سورۂ اخلاص ہے اور ایک یہ آیۃ الکرسی ہے۔ جب حضرت اُبی بن کعبؓ نے یہ جواب دیا تو حضورؐ نے آپ کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ تمہیں یہ علم مبارک ہو۔ واقعی تم نے صحیح سمجھا ہے۔ قرآن مجید کی سب سے بڑی اور اہم آیت یہی ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا صحیح تصور دلانے ہی کے لیے آیا ہے۔ اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کا صحیح تصور حاصل نہ ہو تو باقی ساری تعلیم بے معنی ہو جاتی ہے۔ توحید آدمی کی سمجھ میں آ جانے کا مطلب یہ ہے کہ دین کی بنیاد قائم ہوگئی۔ اس بنا پر قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت وہ ہے جس میں توحید کے مضمون کو بہترین طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔

تخریج:(۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ، قَالَ : نا عَبْدُ الْاَعْلٰی ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنِ الْجُرَيْرِیِّ ، عَنْ اَبِی السَّبِيْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَبَاحِ الْاَنْصَارِیِّ ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ ... الحديث

آیۃ الکرسی کی فضیلت کے متعلق ایک عجیب واقعہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَ قُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَ عَلَیَّ عِيَالٌ وَلِیْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ ، قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكٰی حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُوْدُ ، فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَ عَلَیَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكٰی حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذَا اٰخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ ، قَالَ دَعْنِيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا ، قَالَ اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ وَ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، قُلْتُ لَا ، قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکوۃ رمضان کی حفاظت کا کام سونپا تھا۔ پس ایک رات، ایک آنے والا آیا اور وہ اس غلّے وغیرہ کو سمیٹنے لگا (جو وہاں جمع تھا)۔ میں نے اُسے پکڑ لیا اور اس سے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ وہ کہنے لگا، میں محتاج آدمی ہوں، میرے بال بچے ہیں اور میں بہت حاجت مند ہوں۔ میں نے (ترس کھا کر) اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے ابو ہریرہؓ، رات جس شخص کو تم نے پکڑا تھا اس کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اس نے اپنی سخت حاجت مندی بیان کی اور کہا کہ میرے بہت بال بچے ہیں، اس لیے میں نے اس پر ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا، وہ پھر آئے گا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ پھر آئے گا۔ پس میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ رات وہ پھر آیا اور غلہ وغیرہ سمیٹنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور اس سے کہا کہ میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کروں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں محتاج آدمی ہوں اور میرے بال بچے ہیں۔ اَب میں پھر نہیں آؤں گا۔ میں نے پھر رحم کیا اور اسے چھوڑ دیا۔ دوسرے روز صبح پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا! اے ابو ہریرہؓ تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اس نے اپنی سخت حاجتمندی کی شکایت کی اور کہا کہ میرے بہت بال بچے۔ اس لیے میں نے اس پر رحم کیا اور اسے پھر چھوڑ دیا، حضورؐ نے پھر ارشاد فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا۔ میں پھر اسکی تاک میں لگا رہا۔ وہ پھر آیا اور غلہ وغیرہ سمیٹنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور اس سے کہا کہ اب کے میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کروں گا۔ یہ تیسری اور آخری مرتبہ ہے ہر دفعہ تو کہتا ہے کہ میں پھر نہیں آؤں گا اور پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں کچھ ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ جب تم رات کو سونے کے لیے اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ آخر آیت تک پڑھ لیا کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ کی طرف سے تمہاری حفاظت ہوتی رہے گی اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ جب اس نے یہ چیز مجھے سکھائی تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اگلی صبح رسول اللہ ﷺ نے پھر مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر عرض کیا: اس نے مجھے کچھ کلمات سکھائے ہیں اور اس کا دعویٰ تھا کہ ان کلمات کی بدولت اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بات تو اس نے سچی کہی مگر ہے وہ نہایت جھوٹا! تمہیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تم کس کے ساتھ مخاطب تھے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، میں نہیں جانتا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا وہ ایک شیطان تھا۔

تشریح: زکوٰۃ رمضان سے مراد کھانے پینے کا وہ سامان، غلہ اور ایسی چیزیں ہیں جو نبی ﷺ رمضان کے زمانے میں تقسیم کی خاطر رکھتے تھے۔ دن کے وقت تقسیم سے جو بچ جاتا رات کو اس کی حفاظت کی ضرورت پیش آتی۔ ایک دفعہ جب حضرت ابو ہریرۃؓ اس سامان کی حفاظت پر مقرر تھے تو یہ واقعہ پیش آیا جس کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔

یہ اس طرح کے واقعات میں سے ہے جن کے بارے میں انسان کوئی توجیہ نہیں کرسکتا کہ ایسا کیونکہ ہوا۔ بہر حال اس طرح کی صورتیں بعض اوقات انسانوں کے ساتھ پیش ضرور آتی ہیں، حضرت ابو ہریرۃؓ کے ساتھ بھی یہ شکل پیش آئی۔

یہ حدیث فضائل القرآن کے باب میں اس وجہ سے نقل کی گئی ہے کہ شیطان خود اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ اُس شخص پر اس کا کوئی بس نہیں چلتا جو رات کو آیۃ الکرسی پڑھ کر سوتا ہے۔

یہ بات پہلے بھی بیان کی جا چکی ہے کہ قرآن مجید میں چند مقامات ایسے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی توحید کو بہترین طریقے سے بیان کیا گیا ہے، اور توحید کا مکمل تصوّر پیش کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک مقام یہ آیۃ الکرسی ہے۔ ظاہر بات ہے کہ جس آدمی کے دل و دماغ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا تصوّر رچ بس گیا ہو اس پر شیطان کا بس کہاں چل سکتا ہے۔ شیطان تو اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔

آیۃ الکرسی کے کلمات بذاتِ خود بھی بابرکت ہیں لیکن اگر پڑھنے والا سمجھ بھی رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو پھر اس پر کسی شیطان کا زور نہیں چل سکتا۔

تخریج: (۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ ، اَبُوْ عَمْرٍو ، ثنا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ .. الحديث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو نُور جو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے گئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضاً مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ ، فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ قَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ خَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ یکا یک اُنہوں نے آسمان کی طرف سے ایک ایسی آواز سُنی جیسے کسی شہتیر کو کھینچنے یا کسی پھاٹک کو کھولنے کی آواز ہوتی ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا سر اُوپر اُٹھا کر دیکھا اور پھر حضورؐ سے عرض کیا کہ یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو پہلی دفعہ کھولا گیا ہے اور اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اتنے میں اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔ جبریل علیہ السلام نے حضورؐ سے عرض کیا: یہ ایک فرشتہ ہے جو آسمان سے زمین کی طرف آ رہا ہے، آج سے پہلے یہ کبھی زمین کی طرف نہیں اُترا۔ وہ فرشتہ آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا اور پھر آپؐ سے عرض کیا: آپؐ کے لیے دو ایسے نوروں کی خوشخبری ہے جو آپؐ ہی کو دیئے گئے ہیں ایک سورۂ فاتحہ اور دوسری سورۂ البقرۃ کی آخری آیات۔ اِن دونوں کا اگر ایک حرف بھی آپؐ پڑھیں گے تو جو دُعا آپ مانگیں گے وہ آپ کو عطا کی جائے گی۔

تشریح : اِس حدیث کو پڑھتے ہوئے پہلا سوال جو آدمی کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آسمان کا دروازہ کھلنا اور اس سے ایسی آواز کا آنا جیسے پھاٹک کھلتا ہے، کیا معنی رکھتا ہے؟۔ اِس سلسلے میں پہلی بات تو یہ سمجھ لینی چاہیئے کہ آسمان کے کسی دروازہ کے کھلنے کی آواز سُننے والے جبریل علیہ السلام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے ہم اور آپ نہیں ہیں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ یہ ایسے معاملات ہیں جو ہمارے حواس سے ماوراء ہیں۔ لیکن انہیں جب بھی بیان کیا جائے گا لا محالہ اسی زبان میں بیان کیا جائے گا جو انسان بولتے ہیں پھر یہ بات بھی ظاہر ہے کہ انسانی زبان میں ان احوال و کیفیات کو ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں اور نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ احوال اور وہ کیفیات کبھی انسان کے تجربے میں نہیں آئیں۔ اس لیے لامحالہ جب کبھی ان چیزوں کو بیان کیا جائے گا استعارہ اور تمثیل کی زبان میں بیان کیا جائے گا۔ دُنیا میں جس طرح کوئی پھاٹک کھولا جاتا ہے اُسی طرح عالمِ بالا کی بھی بہت سی بندشیں ہیں جنہیں کھولا جاتا ہے تبھی کوئی چیز ان سے گزر کر آتی یا جاتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ڈھنڈار کھلا ہوا ہو کہ جو چیز جس وقت چاہے آئے یا جائے اس سے معلوم ہوا کہ آسمان کی کسی بندش کے کھلنے اور اوپر سے کسی فرشتے کے نیچے آنے کی کوئی کیفیت ہے جس کو پھاٹک کھلنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے وہ کیفیت لامحالہ محسوس تو ہوتی ہے مگر اس کو محسوس صرف اللہ کا فرشتہ یا اس کا رسول کر سکتا ہے ہم اسے محسوس نہیں کر سکتے کیونکہ یہ صلاحیت ہم جیسے عام انسانوں کو میسر نہیں ہے۔

دوسری چیز جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جو فرشتہ حضورؐ کو خوشخبری سنانے کے لیے حاضر ہوا وہ اس سے پہلے کبھی زمین کی طرف نہیں آیا تھا۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے خاص یہی پیغام پہنچانے کے لیے زمین کی طرف بھیجا تھا۔ ورنہ وہ زمین کی طرف آنے والے فرشتوں میں سے نہیں تھا۔ اس نے آ کر جو پیغام نبی ﷺ کو دیا وہ یہ تھا کہ آپؐ کو مبارک ہو۔ آپؐ کو دو ایسی بے نظیر چیزیں دی گئی ہیں جو پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ان میں سے ایک چیز سورۂ فاتحہ ہے اور دوسری البقرہ کی آخری آیات۔

واقعہ یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے چند فقروں میں اتنا بڑا مضمون بیان کیا گیا ہے کہ پورے قرآن مجید کا خلاصہ اس میں آ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنا ارشاد ہے کہ مجھے ایسے الفاظ اور کلمات عطا کئے گئے ہیں جن سے بڑے بڑے مضامین چند فقروں میں ادا ہو گئے ہیں۔

انجیل کے ساتھ قرآن مجید کا مقابلہ کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بات بعض اوقات انجیل کے کئی کئی صفحات میں بیان کی گئی ہے وہ قرآن کے ایک فقرے میں بیان کر دی گئی ہے۔ بالخصوص سورۂ فاتحہ اس اختصار اور جامعیّت کے لحاظ سے بے نظیر ہے تاہم سورۂ فاتحہ کی اس امتیازی شان کا یہ مطلب نہ سمجھا جائے کہ اس میں جو مضامین آئے ہیں وہ پہلے کسی نبی پر نہیں آئے۔ ایسا نہیں ہے کیونکہ سارے انبیاء یہی تعلیم لے کر آئے تھے۔ البتہ فرق یہ ہے کہ اس سورۃ کے چند حروف میں وسیع معانی کا ایک سمندر سمیٹ دیا گیا ہے اور پوری تعلیمِ دین کا خلاصہ اس میں آ گیا ہے۔ اس خصوصی شان کی کوئی چیز پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی۔

دوسرا نُور جس کی خوشخبری اس فرشتے نے نبی ﷺ کو سنائی وہ سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں یعنی "**لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ**" سے لے کر آخر رکوع "**وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ**" تک۔

اِن آیات میں توحید کا پورا بیان اور انبیاء علیہم السلام کی ساری تعلیم کا خلاصہ سمو دیا گیا ہے، پورے کے پورے اسلامی عقائد بیان کر دیئے گئے ہیں اور اہلِ ایمان کو یہ بتا دیا گیا ہے کہ اگر حق و باطل کی آویزش میں کفر کی تمام طاقتیں بھی ان کے مقابلے میں ڈٹ جائیں تب بھی اُنہیں صرف اللہ کے بھروسے پر ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور اللہ ہی سے نصرت اور کامیابی کے لیے مدد مانگنی چاہیئے۔ اِن آیات کے انہی غیر معمولی مضامین کی بنا پر ان کو ایسا نور قرار دیا گیا ہے جو پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔

تخریج: (۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِیعِ، وَ اَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِیُّ قَالَا : نا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَیْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِیسٰی، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .. الحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ ھود کی فضیلت

حضرت ابو بکرؓ نے نبی ﷺ سے عرض کیا '' میں دیکھتا ہوں کہ آپؐ بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟'' جواب میں حضورؐ نے فرمایا۔ **" شَيَّبَتْنِیْ هُوْدٌ و اَخَوَاتُهَا "**

'' مجھ کو سورۂ ہود اور اس کی ہم مضمون سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔ '' ۹

تشریح: اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے لیے وہ زمانہ کیسا سخت ہوگا جبکہ ایک طرف کفارِ قریش اپنے تمام ہتھیاروں سے اس دعوتِ حق کو کچل دینے کی کوشش کر رہے تھے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے پے در پے تنبیہات نازل ہو رہی تھیں۔ ان حالات میں آپ کو ہر وقت یہ اندیشہ گھلائے دیتا ہوگا کہ کہیں اللہ کی دی ہوئی مہلت ختم نہ ہو جائے اور وہ آخری ساعت نہ آ جائے جب کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب میں پکڑ لینے کا فیصلہ فرما دیتا ہے۔ [تفہیم ج ۲ ص ۳۲۰ ھود زمانہ نزول]

تخریج: ‹۹› حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ، انا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ اِسْحَاق ، عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ ، قَالَ : قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَ اَخَوَاتُهَا .

تخریج: ‹۱۰› حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ، مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِيْ اِسْحَاق ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ : شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَ الْوَاقِعَةُ ، وَ الْمُرْسَلٰتُ وَ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ .

هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث ابن عَبَّاسٍ الا من هذا الوجه ، وروى على بن صالح هذا الحديث عن ابى اسحاق عن ابى جُحَيفة نحو هذا وقد روى عن ابى اسحاق عن ابى ميسرة شئ من هذا مرسلاً .

الطبرانی نے اپنی معجم کبیر میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے اس کی سند میں عمرو بن ثابت متروک ہے. اور ابو اسحاق نے ابن مسعود کا زمانہ نہیں پایا۔

اس روایت کے الفاظ ہیں:

تخریج: (۱۱) عَنْ اَبِیْ اسحاق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن مسعود رضی اللّٰه عنه اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَيَّبَكَ ؟ قَالَ : هُوْدٌ وَ اَخَوَاتُهَا .

رُوح المعانی نے ابن عساکر کے حوالہ سے حضرت انس عن الصدیق کی روایت، حضرت عمر اور حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی روایت بھی نقل کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ کہف کی پہلی دس آیتوں کی فضیلت

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَفِظَ عَشَرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت ابُو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ کہف کی دس ابتدائی آیتیں یاد کرے گا وہ دجال (کے فتنے) سے محفوظ رہے گا۔ ۱۲

تشریح: سورۂ کہف کے ابتدائی حصے میں جو بات بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جس زمانے میں رومی سلطنت میں عیسائیوں پر سخت ظلم و ستم توڑے جا رہے تھے اور انہیں اس بات پر مجبور کیا جا رہا تھا کہ وہ ایک خدا کو چھوڑ کر رومیوں کے معبودوں اور دیوتاؤں کو تسلیم کریں اور انہی کے آگے سر جھکائیں، اس زمانے میں چند نوجوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور وہ اس فتنۂ عظیم سے بچنے کے لیے اپنا گھر بار چھوڑ چھاڑ کر نکل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ہمیں بہر حال اپنے رب سے منہ نہیں موڑنا ہے اور نہ شرک کو اختیار کرنا ہے، خواہ کچھ ہو جائے۔ چنانچہ وہ بغیر کسی سہارے کے صرف اللہ کے بھروسے پر پہاڑوں میں جا کر ایک غار میں بیٹھ گئے۔ فرمایا گیا کہ جو شخص سورہ کہف کی ان ابتدائی آیات کو یاد کر لے اور اپنے دل و دماغ میں بٹھا لے وہ دجّال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ ظاہر ہے کہ دجّال کا فتنہ بھی اسی نوعیت کا ہوگا جیسا کہ اُس وقت ان نوجوانوں کو پیش آیا تھا اس لیے جس آدمی کے سامنے اصحابِ کہف کی یہ نظیر موجود ہوگی وہ دجّال کے آگے نہیں جھکے گا۔ البتہ جو آدمی اس نظیر کو بھول گیا وہ دجّال کے فتنے میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اسی بنا پر فرمایا گیا کہ جو شخص ان آیات کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لے گا وہ دجّال کے فتنے سے بچ جائے گا۔

تخریج: ﴿۱۲﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ، قَالَ نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ الْغَطَفَانِیِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ الْیَعْمُرِیِّ ، عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ .. الحدیث

ترمذی نے ایک روایت تین آیات کی بھی نقل کی ہے۔

تخریج: ﴿۱۳﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .... الحدیث .

قَالَ محمد بن بشار: نا معاذ بن هشام ، اخبرنی ابی عن قتادة بهذا الاسناد نحوه . هذا الحدیث حسن صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ المؤمنون

حضرت عُروہ بن زُبیر، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری ؒ کے حوالہ سے حضرت عمرؓ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ یہ سورۃ ان کے سامنے نازل ہوئی ہے۔ وہ خود نزولِ وحی کی کیفیت کو نبی ﷺ پر طاری ہوتے دیکھ رہے تھے، اور جب حضور ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھ پر اس وقت دس ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ اگر کوئی ان کے معیار پر پورا اُتر جائے تو یقیناً جنت میں جائے گا، پھر آپ نے اس سورۃ [سورۃ المؤمنون] کی ابتدائی آیات سنائیں۔ ۱۴؎ [احمد، ترمذی، نسائی، حاکم][تفہیم القرآن ج ۳ ص ۲۸۵]

تخریج: ﴿۱۴﴾ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا: نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سليم، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: كَانَ [النَّبِيُّ] رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ. فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْماً فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ. وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ.

ترجمہ: حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تھا تو آپ کے روئے مبارک کے پاس سے ایسی آواز سنی جاتی تھی جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ ایک دن آپ پر وحی کا نزول ہوا تو ہم تھوڑی سی دیر ٹھہرے رہے۔ بعدازاں نزولِ وحی کی کیفیت ختم ہوگئی آپ نے قبلہ رخ ہوکر اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر یوں دعا فرمائی۔ الٰہی ہماری تعداد میں اضافہ فرما، کمی نہ کر، ہمیں عزت و وقار سے نواز، ذلیل وخوار نہ کر، عطا فرما، محروم نہ رکھ، ہمیں ترجیح دے۔ ہم پر ترجیح نہ دے، ہمیں راضی فرما اور ہم سے راضی ہوجا۔ پھر فرمایا: مجھ پر اس وقت دس ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں جو شخص ان پر قائم رہا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ پھر آپ نے سورۃ المؤمنون کی ابتدائی دس آیات قد افلح المؤمنون سے دسویں آیت تک پڑھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ یٰسٓ

متن : یٰسٓ قلب القرآن ۔

ترجمہ : (امام احمد ، ابوداؤد ، نسائی ، ابنِ ماجہ اور طبرانی وغیرہ نے مَعقِل بن یسار سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا)[سورۂ یٰسٓ] قرآن کا دل ہے۔ ۱۵

متن : اقرء وا سُوْرۃ یٰسٓ علی موتاکم

ترجمہ : حضرت معقِل بن یَسار سے امام احمد، ابوداؤد اور ابنِ ماجہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا :

''اپنے مرنے والوں پر سورۂ یٰسٓ پڑھا کرو''۔ ۱۶

تشریح : [پہلی روایت] میں اسی طرح کی تشبیہ ہے جس طرح سورۂ فاتحہ کو اُمّ القرآن فرمایا گیا ہے۔ فاتحہ کو اُمّ القرآن قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں قرآن مجید کی پوری تعلیم کا خلاصہ آ گیا ہے اور یٰسٓ کو قرآن کا دھڑکتا ہوا دل اس لیے فرمایا گیا ہے کہ وہ قرآن کی دعوت کو نہایت پُرزور طریقے سے پیش کرتی ہے جس سے جمود ٹوٹتا اور روح میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔

[دوسری روایت کی] مصلحت یہ ہے کہ مرتے وقت مسلمان کے ذہن میں نہ صرف یہ کہ تمام اسلامی عقائد تازہ ہو جائیں بلکہ خصوصیت کے ساتھ اُس کے سامنے عالمِ آخرت کا پورا نقشہ بھی آ جائے اور وہ جان لے کہ حیاتِ دنیا کی منزل سے گزر کر اب آگے کن منزلوں سے اس کو سابقہ پیش آنے والا ہے۔ اس مصلحت کی تکمیل کے لیے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر عربی دان آدمی کو سورۂ یٰسٓ سنانے کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی سُنا دیا جائے تا کہ تذکیر کا حق پوری طرح ادا ہو جائے ۔[تفہیم القرآن، ج ۴ ص ۲۴۴ . یٰسٓ موضوع و مضمون]

تخریج : (۱۵) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ، وَ سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ ، قَالَا : نا حُمَیْدُ ① ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِیُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ ہَارُوْنَ اَبِیْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَیَّانَ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا ، وَ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ . وَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِقِرَاءَتِہَا قِرَاءَۃَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

---

① ابن کثیر نے اسی سند کو بحوالہ ترمذی نقل کیا ہے۔ اس میں حُمید کی جگہ حَماد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰس ہے اور جس کسی نے یٰس پڑھی اللہ تعالیٰ اس کی تلاوت کے بدلہ دس قرآن پڑھنے کے برابر اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔

هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث حميد ابن عبدالرحمن. و بالبصرة لايعرفون من حديث قتادة الا من هذا الوجه وهارون ابومحمد شيخ مجهول.

تخریج: (۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ الْمَرْوَزِيُّ، المعنى، قَالَا: ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ. وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِقْرَؤُا يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ. وهٰذا لفظ ابن العلاء.

"حضرت معقل بن یسار سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کے روبرو سورہ یٰس پڑھا کرو"

تخریج: (۱۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنِي زِيَادُ ابْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَ لَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے اللہ کی رضا جوئی کی خاطر کسی رات سورہ یٰس پڑھی، اس کے اس رات کے (گناہ) معاف کر دیئے گئے۔

دارمی میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی ایک روایت باین الفاظ مروی ہے۔

تخریج: (۱۸) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ قَرَأَ يٰسٓ حِيْنَ يُصْبِحُ أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ مَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلَةٍ أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتّٰى يُصْبِحَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ جس نے صبح کو سورہ یٰس پڑھی اسے اس دن کی آسانی عطا کر دی گئی حتیٰ کہ شام ہوگئی۔ اور جس نے رات کے اوائل میں اسے پڑھا اسے اس رات کی صبح تک کی آسانی سے نواز دیا گیا۔

تخریج: (۱۹) اَخْرَجَ الْبَزَّارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوْرَةِ يٰسٓ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا فِي قَلْبِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْ أُمَّتِي.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے سورہ یٰس کے بارے میں ارشاد فرمایا میری خواہش ہے کہ میری امت کے ہر انسان کے دل میں سورہ یٰس ہو۔ (ہر انسان کو یاد ہو)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ قٓ

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اکثر عیدین کی نمازوں میں اس سورۂ [سورۂ قٓ] کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ایک خاتون ام ہشام بن حارثہ جو حضورؐ کی پڑوسن تھیں، بیان کرتی ہیں کہ مجھے سورۂ قٓ یاد ہی اس طرح ہوئی کہ میں جمعہ کے خطبوں میں اکثر آپؐ کی زبان مبارک سے اس کو سنتی تھی۔ بعض اور روایات میں آیا ہے کہ فجر کی نماز میں بھی آپؐ بکثرت اس کو پڑھا کرتے تھے۔ [۲۰]

تشریح: اس سے یہ بات واضح ہے کہ حضورؐ کی نگاہ میں یہ ایک بڑی اہم سورۂ تھی۔ اس لیے آپؐ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک بار بار اس کے مضامین پہنچانے کا اہتمام فرماتے تھے۔

اس اہمیت کی وجہ سورۃ کو بغور پڑھنے سے بآسانی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ پوری سورۃ کا موضوع آخرت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ معظمہ میں اپنی دعوت کا آغاز کیا تو لوگوں کو سب سے زیادہ اچنبھا آپؐ کی جس بات پر ہوا وہ یہ تھی کہ مرنے کے بعد انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور ان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ لوگ کہتے تھے کہ یہ تو بالکل انہونی بات ہے، عقل باور نہیں کرتی کہ ایسا ہوسکتا ہے، آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ جب ہمارا ذرّہ ذرّہ زمین میں منتشر ہو چکا ہو تو اِن پراگندہ اجزا کو ہزار ہا برس گزرنے کے بعد پھر سے اکٹھا کر کے ہمارا یہی جسم از سرِ نو بنا دیا جائے اور ہم زندہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہوں؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تقریر نازل ہوئی۔ اس میں بڑے مختصر طریقے سے چھوٹے چھوٹے فقروں میں ایک طرف آخرت کے امکان اور اس کے وقوع پر دلائل دیئے گئے ہیں، اور دوسری طرف لوگوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ تم خواہ تعجب کرو، یا بعید از عقل سمجھو، یا جھٹلاؤ، بہر حال اس سے حقیقت نہیں بدل سکتی۔ حقیقت، اور قطعی اٹل حقیقت یہ ہے کہ تمہارے جسم کا ایک ایک ذرّہ جو زمین میں منتشر ہوتا ہے اُس کے متعلق اللہ کو معلوم ہے کہ وہ کہاں گیا ہے اور کس حال میں کس جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشارہ اس کے لیے کافی ہے کہ یہ تمام منتشر ذرّات پھر جمع ہو جائیں اور تم کو اُسی طرح دوبارہ بنا کھڑا کیا جائے جیسے پہلے بنایا گیا تھا۔ اِسی طرح تمہارا یہ خیال کہ تم یہاں شترِ بے مہار بنا کر چھوڑ دیئے گئے ہو اور کسی کے سامنے تمہیں جواب دہی نہیں کرنی ہے، ایک غلط فہمی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ براہِ راست خود بھی تمہارے ہر قول و فعل سے، بلکہ تمہارے دل میں گزرنے والے خیالات تک سے واقف ہے، اور اس کے فرشتے بھی تم میں سے ہر شخص کے ساتھ لگے ہوئے تمام حرکات و سکنات کا ریکارڈ محفوظ کر رہے ہیں۔ جب وقت آئے گا تو ایک پُکار پر تم بالکل اُسی طرح نکل کھڑے ہو گے جس طرح بارش کا ایک چھینٹا پڑتے ہی زمین سے بناتات کی کونپلیں پھوٹ نکلتی ہیں۔ اُس وقت یہ غفلت کا پردہ جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج تمہاری عقل پر پڑا ہوا ہے۔تمہارے سامنے سے ہٹ جائے گا اور تم اپنی آنکھوں سے وہ سب کچھ دیکھ لو گے جس کا آج انکار کر رہے ہو۔اُس وقت تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم دنیا میں غیر ذمہ دار نہیں تھے بلکہ ذمہ دار اور جوابدہ تھے۔ جزا وسزا، عذاب وثواب اور جنت و دوزخ ،جنہیں آج فسانہ عجائب سمجھ رہے ہو اُس وقت یہ ساری چیزیں تمہاری مشہود حقیقتیں ہوں گی۔حق سے عناد کی پاداش میں اُسی جہنم کے اندر پھینکے جاؤ گے جسے آج عقل سے بعید سمجھتے ہو، اور خدائے رحمان سے ڈر کر راہِ راست کی طرف پلٹ آنے والے تمہاری آنکھوں کے سامنے اُسی جنت میں جائیں گے جس کا ذکر سُن کر آج تمہیں تعجب ہو رہا ہے۔ [تفہیم القرآن ۵/ ۱۰۶ ،سورۃ قٓ موضوع اور مباحث]۔

تخریج :(۲۰) حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ ، قَالَ : انا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ : نا سُلَیْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ ، عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ اُخْتٍ لِعَمْرَةَ ، قَالَتْ : اَخَذْتُ قٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ هُوَ یَقْرَاُ بِهَا عَلَی الْمِنْبَرِ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ .

ترجمہ : عمرہ کی بہن سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سورۃ قٓ والقراٰن المجید رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی ہے آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر اس سورۃ کو پڑھا کرتے تھے۔

ایک دوسری روایت بنت حارثہ بن نعمان سے مروی ہے۔

تخریج :(۲۱) عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ : مَا حَفِظْتُ قٓ اِلَّا مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِهَا کُلَّ جُمُعَةٍ . قَالَتْ : وَ کَانَ تَنُّوْرُنَا وَ تَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا .

ترجمہ : حارثہ کی بیٹی کا بیان ہے کہ نہیں یاد کی میں نے سورۃ قٓ مگر رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سن کر کہ آپ اس سورۃ کو ہر جمعہ (دوران خطبہ) پڑھا کرتے تھے۔ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک ہی تھا۔(اس سے اپنا قرب بیان کرنا مقصود ہے)۔

ایک اور روایت میں راویہ کے نام کی وضاحت کر دی ہے۔

تخریج :(۲۲) عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ : لَقَدْ کَانَ تَنُّوْرُنَا وَ تَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا سَنَتَیْنِ اَوْ سَنَةً اَوْ بَعْضَ سَنَةٍ مَا اَخَذْتُ قٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَؤُهَا کُلَّ یَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَی الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ .

ترجمہ : ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان کا بیان ہے کہ ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک ہی تھا۔دو سال، یا ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سال اور کچھ ماہ تک۔ میں نے سورۂ قٓ کو اخذ نہیں کیا مگر رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر کہ آپ اس سورۃ کو بروز جمعہ دورانِ خطبہ پڑھا کرتے تھے۔

نسائی نے ایک روایت میں اسے صبح کی نماز میں پڑھنے کا ذکر بھی کیا ہے۔

تخریج: ﴿۲۳﴾ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَتْ: مَا اَخَذْتُ قٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهَا فِي الصُّبْحِ.

ترجمہ: اُمّ ہشام بنت حارثہ بن نعمان کا بیان ہے کہ میں نے سورۂ قٓ کو اخذ نہیں کیا مگر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صبح کی نماز میں آپ اسے پڑھا کرتے تھے۔

حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، قَالَ: نا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ قُطْبَةَ ابْنِ مَالِكٍ: قَالَ: صَلَّيْتُ وَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَ قٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ حَتّٰى قَرَأَ وَ النَّخْلَ بَاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ اُرَدِّدُهَا وَلَا اَدْرِيْ مَا قَالَ.

ترجمہ: قطبہ بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے نماز پڑھی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ نے سورۂ قٓ **وَ النَّخْلَ بَاسِقَاتٍ** تک تلاوت فرمائی. میں نے اسے پڑھنا شروع کیا مگر سمجھ نہ سکا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔

ایک دوسری سند سے مروی روایت :

تخریج: ﴿۲۴﴾ **عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَ النَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ وَ رُبَّمَا قَالَ قٓ.**

ترجمہ: زیاد بن علاقہ نے اپنے چچا سے سنا۔ انہوں نے صبح کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ آپ نے پہلی رکعت میں **وَ النَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ** تلاوت فرمائی۔ اور کبھی بیان کیا کہ آپ نے سورۂ قٓ پڑھی۔

مسلم نے جابر بن سمرۃ سے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

تخریج: ﴿۲۵﴾ **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَ الْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ.**

ترجمہ: حضرت عمرؓ نے ابوواقد لیثی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عیدین (الاضحیٰ اور الفطر) میں کیا پڑھتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ آپ ان میں **قٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ** و **انشق القمر** یعنی سورۂ قٓ اور سورۃ القمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے تھے۔
ابن ماجہ نے بیان کیا ہے

تخریج: (۲۶) خَرَجَ عُمَرُ یَوْمَ عِیْدٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ بِأَیِّ شَیْءٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْیَوْمِ ؟ قَالَ : بِقَافْ وَ اقْتَرَبَتْ .

ترجمہ: عید کے روز حضرت عمرؓ نکلے اور ابو واقد لیثی کے پاس پیغام بھیجا یہ دریافت کرنے کے لیے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے روز کیا پڑھتے تھے۔ ابو واقد نے جواب دیا کہ آپ سورۃ ق اور سورۃ القمر پڑھتے تھے۔

سورۃ الرحمٰن

ترجمہ ------ البزّار، ابن جریر ابن المنذر، دار قطنی (فی الافراد)، ابن مردویہ، اور الخطیب (فی التاریخ) نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے سورۂ رحمٰن خود تلاوت فرمائی، یا آپؐ کے سامنے یہ سورہ پڑھی گئی۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا "کیا وجہ ہے کہ میں تم سے ویسا اچھا جواب نہیں سن رہا ہوں جیسا جنوں نے اپنے رب کو دیا تھا؟" لوگوں نے عرض کیا وہ کیا جواب تھا؟ آپؐ نے فرمایا کہ "جب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد **فَبِأَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ** پڑھتا تو جن اُس کے جواب میں کہتے جاتے تھے کہ **لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعْمَةِ رَبِّنَا نُکَذِّبُ** "ہم اپنے رب کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے ۲۷۔" [تفہیم القرآن، ج ۵ ص ۲۴۴ . الرحمٰن زمانۂ نزول]

تخریج: (۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُوْ مُسْلِمٍ ، نا الْوَلِیْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ زُهَیْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى اٰخِرِهَا فَسَکَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَیْلَةَ الْجِنِّ . فَکَانُوْا أَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْکُمْ کُنْتُ کُلَّمَا أَتَیْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِأَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ . قَالُوْا لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ .

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے سورۂ رحمٰن شروع سے آخر تک پڑھی۔ صحابہ خاموش رہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے اس سورہ کو **لیلۃ الجن** (جس رات جنوں سے ملاقات ہوئی) میں جنوں کے سامنے پڑھا تو انہوں نے تم سے بہت اچھا جواب دیا۔ جب بھی میں اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے **فبای الآءِ ربکما تکذبان** کے ارشاد پر آیا (تم دونوں گروہ جن وانس) اپنے پروردگار کی کس کس نعمت ونشانی کا انکار کروں گے) توجنات نے جواب میں کہا **لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد** (اے ہمارے رب ہم تیری کسی نعمت کا انکار نہیں کرتے تعریف وحمد تیرے ہی لیے ہے۔

هذا حديث غريب . لا نعرفه الا من حديث الوليد بن مسلم عن زهير بن محمد.

قال : احمد بن حنبل كان زُهير بن محمد الذى وقع بالشام ليس هو الذى يروى عنه بالعراق . كانه رجل آخر قلبوا اسمه يعنى لما يروون عنه من المناكير وسمعتُ محمد بن اسماعيل البخارى: يقول اهل الشام يروون عن زهيربن محمد مناكير . واهل العراق يروون عنه . احاديث مقاربة .

سورۂ تکویر، انفطار اور انشقاق

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا۔

﴿ من سرّه ان ینظر اِلٰی یوم القیامة کانه رای عین فلیقرأ اذا الشمس کوّرت ، و اذا السمآء انفطرت ، و اذا السمآء انشقت ﴾ .

" جو شخص چاہتا ہو کہ روزِ قیامت کو اس طرح دیکھ لے جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے۔ تو وہ سورۂ تکویر اور سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق کو پڑھ لے۔ ۲۸؎ (مسند احمد، ترمذی ، ابن المنذر، طبرانی ، حاکم، ابن مردویہ) [تفہیم القرآن ج ۶ ص ۲۷۲]

تخریج : ﴿۲۸﴾ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِىُّ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الصَّنْعَانِىُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْىُ عَيْنٍ ، فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ . هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

مستدرک میں ابن عمر سے مروی روایت کے الفاظ:

تخریج : ﴿۲۹﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ .

هٰذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ التین

ترجمہ ------- امام احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابنِ المُنْذِر ،بَیْھَقی، حاکم اور ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرۃؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' جب تم میں سے کوئی سورۃ والتین والزیتون پڑھے اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ پر پہنچے تو کہے بَلٰی وَ اَنَا عَلٰی ذَالِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ (ہاں، اور میں اس پر شہادت دینے والوں میں سے ہوں) ۳۰؎

بعض روایات میں آیا ہے کہ حضورؐ جب یہ آیت پڑھتے تو فرماتے سُبْحٰنَکَ فَبَلٰی [تفہیم القرآن ج ۶ ص ۳۹۰، التین حاشیہ ۷]

تخریج : (۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ، نا سُفْیَانُ ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً بَدَوِیًّا اَعْرَابِیًّا یَقُوْلُ : سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَةَ یَرْوِیْهِ یَقُوْلُ : مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ . فَقَرَأَ : اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ فَلْیَقُلْ بَلٰی وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ . ۳۱؎

هذا حدیث . انما یروی بهذا الاسناد عن هذا الاعرابی عن أبی هریرة ولا یسمی –

تخریج : (۳۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ : ثنا وَکِیْعٌ عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ : کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اِذَا قَرَأَ اَلَیْسَ اللّٰهُ بَاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ . قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بَلٰی .

تخریج : (۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِیُّ ، ثنا سُفْیَانُ ، حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ اُمَیَّةَ ، سَمِعْتُ اَعْرَابِیًّا یَقُوْلُ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ " وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ " فَانْتَهٰی اِلٰی اٰخِرِهَا اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ " فَلْیَقُلْ : بَلٰی ، وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ . وَمَنْ قَرَأَ " لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ فَانْتَهٰی اِلٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰی فَلْیَقُلْ : بَلٰی ، وَ مَنْ قَرَأَ وَ الْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ، فَلْیَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ . قَالَ اِسْمَاعِیْلُ : ذَهَبْتُ اُعِیْدُ عَلَی الرَّجُلِ الْاَعْرَابِیِّ وَ اَنْظُرُ لَعَلَّهٗ ، فَقَالَ : یَا ابْنَ اَخِیْ ، اَتَظُنُّ اَنِّیْ لَمْ اَحْفَظْهُ ؟؟ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّیْنَ حَجَّةً مَا فِیْهَا حَجَّةٌ اِلَّا وَ اَنَا اَعْرِفُ الْبَعِیْرَ الَّذِیْ حَجَجْتُ عَلَیْهِ.

ترجمہ : اسماعیل بن امیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بدوی کو سنا، بیان کر رہا تھا کہ میں نے ابوہریرۃؓ کو بیان کرتے ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی والتین والزیتون پڑھے اور اس کی آخری آیت الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین پر پہنچے تو اسے بَلٰی، وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْن کہنا چاہیے۔ اور جو شخص " لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ پڑھے [سورۃ القیامۃ] اور آخری آیت اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی پڑھے تو اسے بلٰی کہنا چاہیے۔ اور جو شخص والمرسلات (سورۂ مرسلات) پڑھے اور فبایّ حدیث بعده یؤمنون پر پہنچے تو اسے آمنا باللہ کہنا چاہیے۔ اسماعیل کا بیان ہے کہ میں دوبارہ اس بدوی کے پاس گیا تا کہ یہ حدیث دوبارہ سنوں اور اسے آزماؤں (کہ کہیں غلطی نہ کی ہو) وہ بدوی بولا! برادرزادے کیا تمہارا خیال وگمان ہے کہ میں بھول گیا ہوں اور اس حدیث کو یاد نہ رکھ سکا ہوں میں نے ساٹھ حج کیے ہیں۔ ہر حج میں جس اونٹ پر گیا ہوں مجھے تو وہ بھی اچھی طرح معلوم ہے [کہ اس کا رنگ قد کاٹھ اور حلیہ کیسا تھا]

سورۃ الزلزال

ترجمہ: ابن ابی حاتم نے حضرت ابوسعید خُدری ① کی روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی **فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ** تو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ کیا میں اپنا عمل دیکھنے والا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا یہ بڑے بڑے گناہ؟ آپؐ نے جواب دیا ہاں۔ میں نے عرض کیا اور یہ چھوٹے چھوٹے گناہ بھی؟ حضورؐ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر میں نے کہا پھر تو میں مارا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اے ابو سعید، کیونکہ ہر نیکی اپنی جیسی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ ۳۳ [تفہیم القرآن ج ۶ ص ۴۱۸]

---

① اس حدیث سے اس سورۃ [الزلزال] کے مدنی ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے کیونکہ حضرت ابوسعید خُدریؓ مدینے کے رہنے والے تھے اور غزوۂ احد کے بعد سن بلوغ کو پہنچے۔ اس لیے اگر یہ سورہ ان کی موجودگی میں نازل ہوئی تھی، جیسا کہ ان کے بیان سے ظاہر ہے، تو اسے مدنی ہونا چاہئے۔ لیکن صحابہ اور تابعین کا جو طریقہ آیات اور سورتوں کی شان نزول کے بارے میں تھا [وہ یہ تھا کہ جو سورہ جس واقعہ پر موزوں ہوتی اسی کو اس کی شان نزول کہہ دیتے] اس لیے کسی صحابی کا یہ کہنا کہ یہ آیت فلاں موقع پر نازل ہوئی، اس بات کا قطعی ثبوت نہیں ہے کہ اس کا نزول اُسی وقت ہوا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت ابوسعید نے ہوش سنبھالنے کے بعد جب پہلی مرتبہ حضورؐ کی زبان مبارک سے یہ سورہ سنی ہو اس وقت کے آخری حصے سے خوف زدہ ہو کر انہوں نے حضورؐ سے وہ سوالات کیے ہوں جو اوپر درج کیے گئے ہیں، اور اس واقعہ کو انہوں نے اسطرح بیان کیا ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے حضورؐ سے یہ عرض کیا۔ اگر یہ روایت سامنے نہ ہو تو قرآن کو سمجھ کر پڑھنے والا ہر شخص یہ محسوس کرے گا کہ یہ مکّی سورہ ہے، بلکہ اس کے مضمون اور انداز بیان سے تو اس کو یہ محسوس ہوگا کہ یہ مکہ کے بھی اُس ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہوگی جب نہایت مختصر اور انتہائی دل نشین طریقہ سے اسلام کے بنیادی عقائد لوگوں کے سامنے پیش کئے جا رہے تھے۔

چنانچہ ابن مسعودؓ، عطاء، جابر اور مجاہد کہتے ہیں کہ یہ مکّی ہے اور ابن عباسؓ کا بھی ایک قول اس کی تائید کرتا ہے۔ بخلاف اس کے قتادہ اور مُقاتل کہتے ہیں کہ یہ مدنی ہے اور ابن عباسؓ سے بھی دوسرا قول اس کے مدنی ہونے کی تائید میں نقل ہوا ہے۔ [تفہیم القرآن ج ۶ ص ۴۱۸ الزلزال زمانۂ نزول]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : ﴿۳۳﴾ قَالَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ الْمَعْرُوْفِ بعلان المصری قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدِ الْحَرَّانِیُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ ، اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ یَسَارٍ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ : لَمَّا اُنْزِلَتْ " فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ، وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَرَاءٍ عَمَلِیْ ؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : تِلْکَ الْکِبَارُ الْکِبَارُ ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ : الصِّغَارُ الصِّغَارُ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قُلْتُ : وَاثُکْلَ اُمِّیْ ! قَالَ : اَبْشِرْ یَا اَبَا سَعِیْدٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا یعنی اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ . وَیُضَاعِفُ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَاءُ وَ السَّیِّئَةُ بِمِثْلِهَا اَوْ یَعْفُو اللّٰهُ وَلَنْ یَّنْجُوا اَحَدٌ مِنْکُمْ بِعَمَلِهٖ قُلْتُ : وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ . قَالَ ابو زرعة : لم یرو هذا غیر ابن لهیعة .

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی **فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہٗ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ یَّرَہٗ** تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے عمل دیکھنے والا ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے عرض کیا یہ بڑے بڑے گناہ؟ آپ نے جواب دیا، ہاں میں نے عرض کیا یہ چھوٹے چھوٹے گناہ بھی؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر میں نے کہا پھر تو میں مارا گیا حضور ﷺ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اے ابوسعید، کیونکہ ہر نیکی اپنی جیسی دس نیکیوں کے برابر ہوگی حتیٰ کہ سات سوگنا تک ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جس کسی کے لیے جتنا چاہے گا اتنا اضافہ فرمادے گا۔ اور برائی کی سزا بس اتنی ہوگی جتنی مقدار میں برائی ہوگی۔ یا پھر اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔ تم میں سے کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا۔ میں نے عرض کیا۔ کیا آپ بھی اے اللہ کے رسول۔ ارشاد ہوا۔ میں بھی الا یہ کہ اللہ کی رحمت مجھے ڈھانپ لے۔ ابوزرعہ کا قول ہے کہ اس روایت کو ابن لہیعہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

ترجمہ : حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت [سورۃ الزلزال کی چوتھی آیت] پڑھ کر پوچھا ''جانتے ہو اس کے وہ حالات کیا ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا ''وہ حالات یہ ہیں کہ زمین ہر بندے اور ہر بندی کے بارے میں اُس عمل کی گواہی دے گی جو اس کی پیٹھ پر اس نے کیا ہو گا۔ وہ کہے گی کہ اس نے فلاں دن فلاں کام کیا تھا۔ یہ ہیں وہ حالات جو زمین بیان کرے گی۔'' ۳۴ مُسندِ احمد، ترمذی، نسائی، ابنِ جَریر، عبدابن حمید، ابن منذر، حاکم، ابن مردویہ، بیهقی فی الشعب .

ترجمہ : حضرت ربیعۃ الحَرشی کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا '' ذرا زمین سے بچ کر رہنا کیونکہ یہ تمہاری جڑ بنیاد ہے اور اِس پر عمل کرنے والا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے عمل کی یہ خبر نہ دے خواہ اچھا ہو یا بُرا ۳۵ (معجم الطّبرانی)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۳۴) حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ، انا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَکِ، نا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ یَحْیَ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ، عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا. قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَهْرِهَا، تَقُوْلُ عَمِلَ یَوْمَ کَذَا وَ کَذَا وَ کَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا. هذا حدیث حسن صحیح غریب.

ابنِ جریر میں ابوہریرۃ والی روایت نہیں دوسری اس معنیٰ کی ہے۔

فی معجمع الطبرانی: من حدیث ابن لهیعة:

تخریج: (۳۵) حَدَّثَنِی الْحَارِثُ بْنُ یَزِیْدَ سَمِعَ رَبِیْعَةَ الْحَدَسِیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَحَفَّظُوْا مِنَ الْاَرْضِ فَاِنَّهَا اُمُّکُمْ وَ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَحَدٍ عَامِلٌ عَلَیْهَا خَیْرًا اَوْ شَرًّا اِلَّا وَ هِیَ مُخْبِرَةٌ.

ترجمہ: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز زمین ہر اُس عمل کو لے آئے گی جو اس کی پیٹھ پر کیا گیا ہو'' پھر آپ نے سورۃ الزلزال کی آیات تلاوت فرمائیں۔ ۳۶؎ (ابن مردویہ، بیہقی)

تشریح: حضرت علیؓ کے حالات میں لکھا ہے کہ جب آپ بیت المال کا سب روپیہ اہل حقوق میں تقسیم کر کے اُسے خالی کر دیتے تو اس میں دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر فرماتے ''تجھے گواہی دینی ہوگی کہ میں نے تجھ کو حق کے ساتھ بھرا اور حق ہی کے ساتھ خالی کر دیا''۔

زمین کے متعلق یہ بات کہ وہ قیامت کے روز اپنے اوپر گزرے ہوئے سب حالات اور واقعات بیان کرے گی، قدیم زمانے کے آدمی کے لیے تو بڑی حیران کُن ہوگی کہ آخر زمین کیسے بولنے لگے گی، لیکن آج علوم طبیعی کے اکتشافات اور سینما، لاؤڈ سپیکر، ریڈیو، ٹیلیویژن، ٹیپ ریکارڈ، الیکٹرانکس وغیرہ ایجادات کے اس دور میں یہ سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں کہ زمین اپنے حالات کیسے بیان کرے گی۔ انسان اپنی زبان سے جو کچھ بولتا ہے اُس کے نقوش ہوا میں، ریڈیائی لہروں میں، گھروں کی دیواروں اور اُن کے فرش اور چھت کے ذرّے ذرّے میں، اور اگر کسی سڑک یا میدان یا کھیت میں آدمی نے بات کی ہو تو اُن سب کے ذرّات میں ثبت ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس وقت چاہے ان ساری آوازوں کو ٹھیک اسی طرح ان چیزوں سے دہروا سکتا ہے جس طرح وہ کبھی انسان کے منہ سے نکلی تھیں۔ انسان اپنے کانوں سے اس وقت سن لے گا کہ یہ اُس کی اپنی ہی آوازیں ہیں۔ اور اس کے سب جاننے والے پہچان لیں گے کہ جو کچھ وہ سن رہے ہیں وہ اسی شخص کی آواز اور اسی کا لہجہ ہے۔ پھر انسان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے زمین پر جہاں جس حالت میں بھی کوئی کام کیا ہے اس کی ایک ایک حرکت کا عکس اس کے گردوپیش کی تمام چیزوں پر پڑا ہے اور اس کی تصویر ان پر نقش ہو چکی ہے۔ بالکل گھپ اندھیرے میں بھی اس نے کوئی فعل کیا ہو تو خدا کی خدائی میں ایسی شعاعیں موجود ہیں جن کے لیے اندھیرا اور اجالا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ وہ ہر حالت میں اس کی تصویر لے سکتی ہیں۔ یہ ساری تصویریں قیامت کے روز ایک متحرک فلم کی طرح انسان کے سامنے آ جائیں گی اور یہ دکھا دیں گی کہ وہ زندگی بھر کسی وقت، کہاں کہاں کیا کچھ کرتا رہا ہے۔ [تفہیم القرآن ج ۶ ص ۴۲۱ الزلزال حاشیہ ۴]

تخریج: ﴿۳۶﴾ اخرج ابن مردویه و البیهقی، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ لَتَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِكُلِّ عَمَلٍ عُمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا. وَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا حَتّٰى بَلَغَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا.

ترجمہ: حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ اتنے میں سورۃ الزلزال کی ۷ اور ۸ آیت نازل ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا کہ "یارسول اللہ کیا میں اُس ذرّہ برابر برائی کا نتیجہ دیکھوں گا جو مجھ سے سرزد ہوئی؟" حضورؐ نے فرمایا "اے ابوبکر دنیا میں جو معاملہ بھی تمہیں ایسا پیش آتا ہے جو تمہیں ناگوار ہو وہ اُن ذرّہ برابر برائیوں کا بدلہ ہے جو تم سے صادر ہوں اور جو ذرّہ برابر نیکیاں بھی تمہاری ہیں انہیں اللہ آخرت میں تمہارے لیے محفوظ رکھ رہا ہے۔[۳۷]" (ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی فی الأوسط، بیہقی فی الشعب، ابن المُنذر، حاکم، ابن مردُویہ، عبد بن حُمید)

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا تھا کہ "تم میں سے جو شخص نیکی کرے گا اس کی جزا آخرت میں ہے اور جو کسی قسم کی برائی کرے گا وہ اسی دنیا میں اس کی سزا مصائب اور امراض کی شکل میں بھگت لے گا۔[۳۸]" (ابن مردُویہ)

تخریج: ﴿۳۷﴾ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْخَطَّابِ الْحَسَانِیُّ، قَالَ: ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ الرَّبِيْعِ، قَالَ: ثنا سَمَّاكُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَاْكُلُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ. وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهٗ مِنَ الطَّعَامِ وَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُجْزٰى بِمَا عَمِلْتُ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ مِنْ شَرٍّ. فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا رَاَيْتَ فِی الدُّنْيَا مِمَّا تَكْرَهُ فَمَثَاقِيْلُ ذَرِّ الشَّرِّ وَ يَدَّخِرُ لَكَ اللّٰهُ مَثَاقِيْلَ الْخَيْرِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : ﴿۳۸﴾ سفیان بن حسین عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء الرَّحْبِی قَالَ بَیْنَا اَبُوْ بَکْرٍ یَتَغَدّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ، فَاَمْسَکَ اَبُوْ بَکْرٍ وَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَکُلُّ مَا عَمِلْنَا مِنْ سُوْءٍ رَاَیْنَاهُ ؟ فَقَالَ : مَا تَرَوْنَ مِمَّا تَکْرَهُوْنَ فَذٰلِکَ مَا تُجْزَوْنَ یُؤَخَّرَ الْخَیْرَ لِاَهْلِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ . صحیح الاسناد ولم یخرجاه .

تخریج : ﴿۳۹﴾ فِیْ رِوَایَة مردویه . عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِذْ رَفَعَ یَدَهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ خَیْرًا فَجَزَاءُهٗ فِی الْاٰخِرَةِ ، وَ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ شَرًّا یَرَهٗ فِی الدُّنْیَا مُصِیْبَاتٍ اَوْ اَمْرَاضًا . وَمَنْ یَّکُنْ فِیْهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

سورة التکاثر

متن : (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) لـو ان لابـن ادم و ادیین من مال لتمنّٰی وادیاً ثالثاً ولا یملأ جوف ابن ادم اِلّا التراب .

ترجمہ : حضورؐ نے فرمایا'' اگر آدم زاد کے پاس دو وادیاں بھر کر مال ہو تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا۔ ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کسی چیز سے نہیں بھر سکتا۔[۴۰]

تشریح : امام بخاری اور ابن جریر نے حضرت اُبی بن کعبؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ '' ہم رسول اللہ ﷺ کے اِس ارشاد کو قرآن میں سے سمجھتے تھے، یہاں تک کہ **اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ** نازل ہوئی ۔'' مگر حضرت اُبیؓ کے اس بیان سے یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ صحابہ ءکرامؓ کس معنی میں حضورؐ کے اس ارشاد کو قرآن میں سے سمجھتے تھے۔ اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ اسے قرآن کی ایک آیت سمجھتے تھے تو یہ بات ماننے کے لائق نہیں ہے، کیونکہ صحابہ کی عظیم اکثریت اُن اصحاب پر مشتمل تھی جو قرآن کے حرف حرف سے واقف تھے، ان کو یہ غلط فہمی کیسے لاحق ہو سکتی تھی کہ یہ حدیث قرآن کی ایک آیت ہے۔

اور اگر قرآن میں سے ہونے کا مطلب قرآن سے ماخوذ ہونا لیا جائے تو اس روایت کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مدینہ طیبہ میں جو اصحاب داخل اسلام ہوئے تھے انہوں نے جب پہلی مرتبہ حضورؐ کی زبانِ مبارک سے یہ سورۃ سنی تو انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ ابھی نازل ہوئی ہے، اور پھر حضورؐ کے مذکورہ بالا ارشاد کے متعلق ان کو یہ خیال ہوا کہ وہ اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ سے ماخوذ ہے۔ [تفہیم القرآن ج ۶ ص ۴۴۰ التکاثر زمانہ نزول]

تخریج: (۴۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ .

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا فرمارہے تھے کہ اگر آدمی زاد کے پاس دو وادی بھر مال ہو، اس کی تمنا وخواہش ہوگی کہ تیسری وادی مزید ہو ابن آدم کے پیٹ کو کوئی چیز بھرنے والی نہیں بجز مٹی (قبر کی) کے اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو جو توبہ کر کے اس کی جانب آجاتا ہے اس کی توبہ کو شرفِ قبولیت عنائت فرما کر حرص دنیا اور اس کی محبت سے بچالیتا ہے۔ [۴۱]

تخریج: (۴۱) قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی مِنْبَرِ مَکَّةَ فِیْ خُطْبَتِهٖ ، یَقُوْلُ : یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ ابْنَ اٰدَمَ اُعْطِیَ وَادِیاً مُلِئَ مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اِلَیْهِ ثَانِیاً ، وَلَوْ اُعْطِیَ ثَانِیاً اَحَبَّ اِلَیْهِ ثَالِثًا ، وَ لَا یَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ .

ترجمہ: ابن زبیر کو مکہ میں خطبہ کے دوران یہ بیان کرتے میں نے سنا۔ لوگو نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے اگر آدم کے بیٹے کے پاس سونے سے پُر ایک وادی ہو تو اسے دوسری وادی کی خواہش ومحبت ہوگی۔ اگر اسے دوسری وادی دے دی جائے تو وہ تیسری کی تمنا کرے گا۔ ابن آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز بھر نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی توبہ قبول فرمالیتا ہے جو اس کی جناب میں حرص دنیا اور اس کی محبت سے تائب ہو کر آتا ہے۔

تخریج: (۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ ، قَالَ :اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ . سَمِعْتُ عَطَاءً یَقُوْلُ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالاً ، لَاَحَبَّ اَنَّ لَهٗ اِلَیْهِ مِثْلَهٗ . وَ لَا یَمْلَأُ عَیْنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَلَا اَدْرِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا قَالَ : فَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ ذٰلِکَ عَلَی الْمِنْبَرِ .

ترجمہ: ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا اگر ابن آدم کے لیے وادی کے مثل مالِ ودولت ہو تو اس کی مزید خواہش وتمنا ہوگی کہ اتنی ہی اور ملے۔ اور ابن آدم کی نظر کو بجز قبر کی مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی توبہ قبول فرمالیتا ہے جو اس کے حضور رجوع کرتا ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ میرے علم میں نہیں کہ یہ قرآن میں ہے یا نہیں۔ میں نے ابن زبیر کو منبر پر بیان کرتے سنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ ، اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَادِيَانِ ، وَلَنْ يَّمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ . وَ قَالَ لَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ اَنَسٍ ، عَنْ اُبَيٍّ كُنَّا نَرٰى هٰذَا مِنَ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمْ .

ترجمہ : حضرت انسؓ بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہوتو اسے یہ بہت محبوب ہوگا کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں۔ اس کے منہ کو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ حضرت اُبَی کا قول ہے کہ ہم اس ارشاد کو قرآن میں سے سمجھتے تھے یہاں تک کہ **اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ** نازل ہوئی۔

ابنِ ابی حاتم نے ابو بُریدۃؒ کی روایت نقل کی ہے کہ یہ سورۃ [التکاثر] انصار کے دو قبیلوں بنی حارثہ اور بنی الحرث کے بارے میں نازل ہوئی۔ دونوں قبیلوں نے ایک دوسرے کے مقابلے میں پہلے اپنے زندہ آدمیوں کے مفاخر بیان کئے، پھر قبرستان جا کر اپنے اپنے مرے ہوئے لوگوں کے مفاخر پیش کیے۔ [۴۴] اس پر یہ ارشادِ الٰہی نازل ہوا کہ ﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾ لیکن شانِ نزول کے بارے میں صحابہ و تابعین کا جو طریقہ تھا اُس کو اگر نگاہ میں رکھا جائے تو یہ روایت اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ سورۂ تکاثر اسی موقع پر نازل ہوئی تھی بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں قبیلوں کے اس فعل پر یہ سورۃ چسپاں ہوتی ہے۔ [تفہیم القرآن ج ۶ ۔ص ۴۴۰۔ التکاثر زمانۂ نزول]

تخریج : (۴۴) قَالَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ، قَالَ : صَالِحُ بْنُ حِبَّانَ، حَدَّثَنِيْ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ فِيْ قَوْلِهٖ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ . قَالَ : نَزَلَتْ فِيْ قَبِيْلَتَيْنِ مِنْ قَبَائِلِ الْاَنْصَارِ بَنِيْ حَارِثَهِ وَ بَنِي الْحَارِثِ . تَفَاخَرُوْا وَ تَكَاثَرُوْا . فَقَالَتْ اِحْدَاهُمَا فِيْكُمْ مِثْلُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ، وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ مِثْلَ ذٰلِكَ. تَفَاخَرُوْا بِالْاَحْيَاءِ ثُمَّ قَالُوْا انْطَلِقُوْا بِنَا اِلَى الْقُبُوْرِ . فَجَعَلَتْ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، تَقُوْلُ فِيْكُمْ مِثْلُ فُلَانٍ يُشِيْرُوْنَ اِلَى الْقُبُوْرِ . وَ مِثْلُ فُلَانٍ وَفَعَلَ الْاٰخَرُوْنَ مِثْلَ ذٰلِكَ . فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ .

ترجمہ : ابن بریدہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد **اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ** کے بارے میں منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت انصار کے دو قبیلوں بنو حارثہ اور بنو حارث کے بارے میں نازل ہوئی۔ دونوں کے افراد نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنے مفاخر بیان کئے اور اپنی داد و دہش یا مرنے والوں کی کثرت بیان کی۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ تم میں فلاں بن فلاں اور فلاں جیسا کوئی ہے۔ اسی طرح دوسرے قبیلہ کے لوگوں نے کہا۔ پہلے ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنے زندہ آدمیوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفاخر بیان کیے پھر قبرستان جا کر اپنے اپنے مرے ہوئے لوگوں کے مفاخر پیش کیے۔ اور ایک دوسرے کو قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے تم میں فلاں صاحبِ قبر جیسا کوئی ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے **اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ** نازل فرمائی۔

سورۃ العصر

حضرت عبد اللہ بن حصن الدارمی ابو مدینہ کی روایت کے مطابق اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے جب دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے تو اس وقت تک جدا نہ ہوتے جب تک ایک دوسرے کو سورۂ عصر نہ سنا لیتے۔ ۴۵ (طبرانی)۔

تشریح : یہ سورۂ جامع اور مختصر کلام میں بے نظیر نمونہ ہے۔ اس کے اندر جچے تلے الفاظ میں معانی کی ایک دنیا بھر دی گئی ہے جس کو بیان کرنے کا حق ایک پوری کتاب میں مشکل سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ امام شافعیؒ نے بہت صحیح کہا ہے کہ اگر لوگ اس سورۂ پر غور کریں تو یہی ان کی ہدایت کے لیے کافی ہے۔ صحابہ کرام کی نگاہ میں اس کی اہمیت کیا تھی اُس کا اندازہ (مندرجہ بالا حدیث) سے کیا جا سکتا ہے۔ [تفہیم القرآن ج ۶ ص ۴۴۸ سورۃ العصر موضوع اور مضمون]

تخریج : (۴۵) اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرِ الْفَقِيْه، قَالَ : اَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، قَالَ : نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ ① . قَالَ : نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : انا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنِ الدَّارِمِيِّ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَيَا وَ اَرَادَا اَنْ يَّتَفَرَّقَا قَرَأَ اَحَدُهُمْ سُوْرَةَ " وَ الْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ " ثُمَّ سَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ اَوْ عَلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ تَفَرَّقَا .

وَ رواه غيره عن حماد بن ثابت عن عقبة بن الثافر قال : كان الرجلان فذكره .

① ایک نسخہ میں بکیر کی جگہ کثیر بھی منقول ہے (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الماعون

حضرت سعد بن ابی وقاص سے ان کے صاحبزادے مُصْعَبْ بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا تھا کہ جو نماز سے غفلت برتتے ہیں ۔آپؐ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو اُس کا وقت ٹال کر پڑھتے ہیں (ابن جریر .ابویعلٰی ۔ابن المنذر ۔ابن ابی حاتم ۔طبرانی فی الاوسط ۔ابن مَردُویہ ۔بیہقی فی السُّنن) ۴۶ھ ۔یہ روایت حضرت سعد کے اپنے قول کی حیثیت سے بھی موقوفاً نقل ہوئی ہے اور اُس کی سند زیادہ قوی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی حیثیت سے اس کی مرفوعاً روایت کو بیہقی اور حاکم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

حضرت مصعب کی دوسری روایت یہ ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے پوچھا کہ [سورۃ الماعون کی پانچویں] آیت پر آپ نے غور فرمایا؟ کیا اس کا مطلب نماز کو چھوڑ دینا ہے؟ یا اس سے مراد نماز پڑھتے پڑھتے آدمی کا خیال کہیں اور چلا جانا ہے؟ خیال بٹ جانے کی حالت ہم میں سے کس پر نہیں گزرتی ؟ انہوں نے جواب دیا نہیں، اِس سے مراد نماز کے وقت کو ضائع کرنا اور اسے وقت ٹال کر پڑھنا ہے۔ (ابن جریر ،ابن ابی شَیبہ ،ابویعلٰی ،ابن المنذر ، ابن مردویہ ،بیہقی فی السنن)۔

اس مقام پر یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ نماز میں دوسرے خیالات کا آ جانا اور چیز ہے اور نماز کی طرف کبھی متوجہ ہی نہ ہونا اور اس میں ہمیشہ دوسری باتیں ہی سوچتے رہنا بالکل دوسری چیز۔ پہلی حالت تو بشریت کا تقاضا ہے، بلا ارادہ دوسرے خیالات آ ہی جاتے ہیں ۔اور مومن کو جب بھی یہ احساس ہوتا ہے کہ نماز سے اس کی توجہ ہٹ گئی ہے تو وہ پھر کوشش کر کے اُس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ دوسری حالت نماز سے غفلت برتنے کی تعریف میں آتی ہے ۔کیونکہ اس میں آدمی صرف نماز کی ورزش کر لیتا ہے ،خدا کی یاد کا کوئی ارادہ اس کے دل میں نہیں ہوتا، نماز شروع کرنے سے سلام پھیرنے تک ایک لمحہ کے لیے بھی اس کا دل خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اور جن خیالات کو لیے ہوئے وہ نماز میں داخل ہوتا ہے انہی میں مستغرق رہتا ہے۔ [تفہیم القرآن ج ۶. ص ۴۸۴ . الماعون حاشیہ ۹]

ابن المنذر ،ابن ابی حاتم ،ابن مردویہ ،بیہقی فی الشعب فریابی سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ ،ابویعلٰی ،ابن المنذر ،ابن مردویہ اور بیہقی نے مصعب بن سعد سے بیان کیا ہے۔

قُلْتُ لِاَبِیْ : اَرَاَیْتَ قَوْلَ اللّٰہِ " الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ " اَیُّنَا لَا یَسْهُوْ ؟ اَیُّنَا لَا یُحَدِّثُ نَفْسَهٗ ؟ قَالَ: اِنَّهٗ لَیْسَ ذٰلِکَ اِنَّهٗ اِضَاعَةُ الْوَقْتِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو یعلی ابن المنذر ، ابن ابی حاتم ، الطبرانی فی الأوسط ، ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی سنن میں سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے۔

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَ سَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ . اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ . قَالَ : هُمُ الَّذِيْنَ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا .

قَالَ الحاكم و البيهقي الموقوف اصح قال ابن كثير و هٰذا يعني الموقوف اصح اسنادًا .

✿ فتح القدير للشوكاني ۵/ ۵۰۱ .

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى ، قَالَ : لنا سَكَنُ بْنُ نَافِعٍ الْبَاهِلِيُّ ، قَالَ : لنا شُعْبَةُ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِاَبِيْ : اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ اَهِيَ تَرْكُهَا ، قَالَ : لَا وَ لٰكِنْ تَاخِيْرُهَا عَنْ وَقْتِهَا .

ایک دوسری روایت میں ہے۔

قَالَ : قُلْتُ لِسَعْدٍ ، " اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ " . اَهُوَ مَا يُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدُنَا نَفْسَهٗ فِيْ صَلَاتِهٖ ، قَالَ : لَا وَ لٰكِنَّ السَّهْوَ اَنْ يُؤَخِّرَهَا عَنْ وَقْتِهَا . [تفسیر ابن جریر ج ۳۰ /۳۰۱] سورۃ الماعون .

ترجمہ: (دیلمی ، ابن عساکر اور ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرۃ؄ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ نے اس آیت [سورۃ الماعون کی آخری آیت] کی یہ تفسیر بیان فرمائی کہ اس سے مراد کلہاڑی اور ڈول اور ایسی ہی دوسری چیزیں ہیں۔

تشریح : اگر یہ روایت صحیح ہے تو غالبًا یہ دوسرے لوگوں کے علم میں نہ آئی ہوگی ، ورنہ ممکن نہ تھا کہ پھر کوئی شخص اس آیت کی کوئی اور تفسیر کرتا [کیونکہ اس کی تفاسیر میں اختلاف ہوا ہے]۔ حضرت علی؄ ، ابن عمر؄ ، سعید بن جبیر ، قتادہ ، حسن بصری ، محمد بن حَنفیہ ، ضحاک ، ابن زید ، عکرمہ ، مجاہد ، عطاء اور زہری رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد زکوٰۃ ہے۔ ابن عباس؄ ، ابن مسعود؄ ، ابراہیم؄ نخعی ، ابو مالک؄ اور بہت سے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس سے مراد عام ضرورت کی اشیاء ، مثلاً ہنڈیا ، ڈول ، کلہاڑی ، ترازو ، نمک ، پانی ، آگ ، چقماق (جسکی جانشین اب دیا سلائی ہے) وغیرہ ہیں جو عمومًا لوگ ایک دوسرے سے عاریۃً مانگتے رہتے ہیں۔

سعید بن جُبیر اور مجاہد کا بھی ایک قول اسی کی تائید میں ہے۔ حضرت علی؄ کا بھی ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد زکوٰۃ بھی ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی عام ضروریات کی چیزیں بھی۔ عکرمہ سے ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے کہ ماعون کا اعلیٰ مرتبہ زکوٰۃ ہے اور ادنیٰ ترین مرتبہ یہ ہے کہ کسی کو چھلنی ، ڈول یا سوئی عاریۃً دی جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب محمد ﷺ یہ کہا کرتے تھے (اور بعض روایات میں ہے کہ حضورؐ کے عہد مبارک میں یہ کہا کرتے تھے) کہ ماعون سے مراد ہنڈیا، کلہاڑی، ڈول، ترازو، اور ایسی ہی دوسری چیزیں مستعار دینا ہے (ابن جریر، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی، بزّاز، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، طبرانی فی الاوسط، ابن مردویہ، بیہقی فی السنن)۔ سعد بن عِیاض ناموں کی تصریح کے بغیر قریب قریب یہی قول رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے نقل کرتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ انہوں نے متعدد صحابہ سے یہ بات سنی تھی۔ (ابن جریر، ابن ابی شیبہ)

اصل بات یہ ہے کہ ماعون چھوٹی اور قلیل چیز کو کہتے ہیں جس میں لوگوں کے لیے کوئی منفعت یا فائدہ ہو۔ اس معنی کے لحاظ سے زکوٰۃ بھی ماعون ہے، کیونکہ وہ بہت سے مال میں سے تھوڑا سا مال ہے جو غریبوں کی مدد کے لیے دینا ہوتا ہے۔ اور وہ دوسری عام ضرورت کی اشیاء بھی ماعون ہیں جن کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کے ہم خیال حضرات نے کیا ہے۔ اکثر مفسّرین کا خیال یہ ہے کہ ماعون کا اطلاق اُن تمام چھوٹی چھوٹی چیزوں پر ہوتا ہے جو عادۃً ہمسائے ایک دوسرے سے مانگتے رہتے ہیں۔ اُن کا مانگنا کوئی ذلت کی بات نہیں ہوتا، کیونکہ غریب اور امیر سب ہی کو کسی نہ کسی وقت ان کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے اور ہمسایہ ان سے کام لے کر انہیں جوں کا توں واپس دے دیتا ہے۔ اسی ماعون کی تعریف میں یہ بھی آتا ہے کہ کسی کے ہاں مہمان آ جائیں اور وہ ہمسائے سے چارپائی یا بستر مانگ لے۔ یا کوئی اپنے ہمسائے کے تنور میں اپنی روٹی پکا لینے کی اجازت مانگے۔ یا کوئی کچھ دنوں کے لیے باہر جا رہا ہو اور حفاظت کے لیے اپنا کوئی قیمتی سامان دوسرے کے ہاں رکھوانا چاہے۔ پس آیت کا مقصود یہ بتانا ہے کہ آخرت کا انکار آدمی کو اتنا تنگ دل بنا دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے لیے کوئی معمولی ایثار کرنے کے لیے بھی تیار نہیں ہوتا۔ [تفہیم القرآن ۶/۴۸۵ الماعون حاشیہ ۱۱]

تخریج: (۴۶) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْآیة. قَالَ تَعَاوَنَ النَّاسُ بَیْنَهُمُ الْفَأْسَ وَ الْقِدْرَ وَ الدَّلْوَ وَ أَشْبَاهَهُ.

سورۃ الکوثر کا شانِ نزول

عطاء کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کے دوسرے صاحب زادے کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ کا اپنا چچا ابولہب [جس کا گھر بالکل حضورؐ کے گھر کے متصل تھا] دوڑا ہوا مشرکین کے پاس گیا اور اُن کو یہ ''خوشخبری'' دی کہ ﴿بُتِرَ مُحَمَّدٌ اَللَّیْلَةَ﴾ آج رات محمدؐ لاولد ہو گئے یا ان کی جڑ کٹ گئی'' ۴۷ تفہیم القرآن ج ۶ ص ۴۹۰ ۔ سورۃ الکوثر تاریخی پس منظر۔

www.KitaboSunnat.com

تخریج :〈۴۷〉 عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : نَزَلَتْ فِیْ اَبِیْ لَهَبٍ وَ ذٰلِکَ حِیْنَ مَاتَ ابْنٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ اَبُوْ لَهَبٍ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ ، فَقَالَ : بُتِرَ مُحَمَّدٌ اللَّیْلَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِکَ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ .

حوضِ کوثر

متن : **هو حوض ترد علیه امتی یوم القیامة**

ترجمہ: ”وہ ایک حوض ہے جس پر میری امت قیامت کے روز وارد ہوگی ۴۸ ۔“ [مسلم کتاب الصلاۃ، ابوداؤد کتاب السنۃ]

تشریح : امام احمد، مسلم، ابوداؤد ، نسائی، ابن اَبی شیبہ، ابن المُنذر، ابن مردُویہ، اور بیہقی وغیرہ محدثین نے حضرت انسؓ بن مالک سے (یہ روایت) نقل کی ہے کہ حضورؐ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ اتنے میں آپؐ پر کچھ اونگھ سی طاری ہوئی۔ پھر آپؐ نے مسکراتے ہوئے سرِ مبارک اٹھایا (بعض روایات میں ہے کہ) لوگوں نے پوچھا آپ کس بات پر تبسم فرما رہے ہیں؟ اور بعض روایات میں ہے کہ آپؐ نے خود) لوگوں سے فرمایا اس وقت میرے اوپر ایک سورۂ نازل ہوئی ہے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر آپ نے سورۂ کوثر پڑھی۔ اس کے بعد آپؐ نے پوچھا جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ فرمایا وہ ایک نہر ہے جو میرے رب نے مجھے جنت میں عطا کی ہے

متن : **” اَنَا فَرَطُکُمْ علی الحوض “**

ترجمہ : ” میں تم سب سے پہلے اس پر پہنچا ہوا ہوں گا ۴۹ “ (بخاری ، کتاب الرقاق اور کتاب الفتن، مسلم، کتاب الفضائل اور کتاب الطہارۃ، ابنِ ماجہ، کتاب المناسک اور کتاب الزہد، مُسند احمد، مرویاتِ عبداللہ بن مسعودؓ ، عبداللہ بن عباسؓ، وابوہریرۃؓ)۔

متن : ﴿ انی فرط لکم و انا شهید علیکم و انی واللّٰه لا نظر الی حوضی الأن ﴾ ۵۰

ترجمہ : ” میں تم سے آگے پہنچنے والا ہوں، اور تم پر گواہی دوں گا اور خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اِس وقت دیکھ رہا ہوں “ (بخاری ، کتاب الجنائز ، کتاب المغازی ، کتاب الرّقاق) .

متن : ﴿ .... انکم ستلقون بعدی اثرة فاصبروا حتّٰی تلقونی علی الحوض ﴾ ۵۱

ترجمہ : انصار کو مخاطب کرتے ہوئے ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا ” میرے بعد تم کو خود غرضیوں اور اقربا نوازیوں سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پالا پڑے گا، اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آ کر حوض پر ملو'' (بخاری، کتاب مناقب الانصار، وکتاب المغازی، مسلم، کتاب الامارۃ، ترمذی، کتاب الفتن)۔

متن: ﴿انا یوم القیامة عِندَ عقر الحوض﴾ ۵۲؎

ترجمہ: '' میں قیامت کے روز حوض کے وسط کے پاس ہوں گا'' (مسلم ، کتاب الفضائل)

تخریج:(۴۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ نِ السَّعْدِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، قَالَ : نا الْمُخْتَارُ ابْنُ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَ : انا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِنَا اِذْ اَغْفٰى اِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰنِفاً سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ . فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ . اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ . ثُمَّ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ ؟ فَقُلْنَا : اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ . قَالَ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ . عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ وَهُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ : رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِىْ . فَيَقَالُ: مَا تَدْرِىْ مَآ اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ .

ترجمہ: حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ اتنے میں آپ پر کچھ اونگھ سی طاری ہوئی۔ پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا تو ہم نے عرض کیا، آپ کس پر تبسم فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس وقت میرے اوپر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر آپ نے سورہ کوثر پڑھی۔ پھر آپؐ نے پوچھا جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا وہ ایک نہر ہے جس کا مجھ سے میرے رب نے عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ اس میں بے شمار بھلائیاں اور خوبیاں ہیں۔ قیامت کے روز میری امت اس پر وارد ہو گی۔ اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے تاروں جتنی ہے۔ ان میں سے ایک شخص کو درمیان میں سے کھینچ لیا جائے گا [اور اسے حوض پر وارد نہیں ہونے دیا جائے گا] تو میں عرض کروں گا میرے آقا و پروردگار یہ تو میری امت کا ایک فرد ہے۔ کہا جائے گا تمہیں معلوم نہیں یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے آپ کے بعد نئے کام (بدعتیں) ایجاد کیں۔

اس روایت میں نیند کا واقعہ نہیں۔

تخریج:(۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَقِيْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ .ح وَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ . وَ لَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ : يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ : اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ .

ترجمه : حضرت وائل بن حجر نے عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ میں تم سب سے پہلے حوض کوثر پر پہنچا ہوا ہوں گا۔ میرے سامنے تم میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے پھر ان کو میرے سامنے سے گھسیٹ لیا جائے گا۔ تو میں عرض کروں گا میرے آقا و مالک یہ تو میرے صحابی ہیں جواب دیا جائے گا تمہیں معلوم نہیں ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔

تخریج : (۵۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَ اِنِّيْ وَ اللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَ اِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَ اِنِّيْ وَ اللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَ لٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا .

ترجمه : حضرت عقبہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز حضور ﷺ باہر تشریف لائے اور شہداء اُحد پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر واپس آ کر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ میں تمہارا پیش رو ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اس وقت اپنے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ نیز مجھے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عنایت کر دی گئی ہیں اور اللہ رب العزت کی قسم مجھے تمہارے بارے اس بات کا خوف نہیں کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے، البتہ اس کا اندیشہ مجھے ضرور ہے کہ تم لذتِ دنیا میں مبتلا ہو کر باہم رشک وحسد کرنے لگو گے۔

تخریج : (۵۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَ الْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ : اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَ اَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَ اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا وَ اِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَ لٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ فَكَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ترجمه : عقبہ بن عامر سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ آٹھ سال بعد شہداءِ احد پر (اسی طرح نمازِ جنازہ پڑھی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو الوداع کرتا ہے۔ پھر واپس آ کر منبر پر رونق افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا میں تمہارے آگے پیش رو ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور تمہارے ساتھ ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں یقیناً اس مقام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں مجھے اس بات کا اندیشہ نہیں کہ تم لوگ مشرک ہو جاؤ گے۔ البتہ اس کا خوف ضرور ہے کہ تم لوگ دنیوی لذائذ میں پڑ کر ایک دوسرے سے رشک و حسد میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ عقبہ بن عامر کا بیان ہے کہ یہ میری آخری نگاہ تھی جو رسول اللہ ﷺ کے روئے مبارک پر پڑی۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ : سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ .

ترجمہ : حضرت اُسید بن حضیر سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے بھی فلاں شخص کی طرح عامل مقرر فرما دیں۔ آپ نے فرمایا میرے بعد تمہیں خود غرضی اور اقربا پروری سے پالا پڑے گا۔ پس تم اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آ کر حوض پر ملو۔

دوسری روایت جو حضرت انسؓ سے مروی ہے۔

تخریج :(۵۲) عَنْ هِشَامٍ ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ : إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي وَ مَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ .

ترجمہ : ہشام کا بیان ہے کہ میں نے انس ابن مالک کو بیان کرتے سنا کہ نبی ﷺ نے انصار سے فرمایا بے شک تم لوگوں کو میرے بعد خود غرضی اور اقربا نوازی سے پالا پڑے گا۔ پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آ کر ملو۔ تمہاری میرے ساتھ ملاقات کا مقام حوضِ کوثر ہے۔

تخریج :(۵۳) حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : أَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ.

ترجمہ : ہشام کی سند سے قتادہ نے بیان کیا باقی حدیث تو اسی طرح ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ، میں قیامت کے روز حوضِ (کوثر) کے وسط کے پاس ہوں گا۔

حضورؐ نے اس [حوض] کی کیفیت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس کا پانی دودھ سے (اور بعض روایات میں ہے چاندی سے اور بعض میں برف سے) زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کی تہ کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی، اس پر اتنے کوزے رکھے ہوں گے جتنے آسمان میں تارے ہیں۔ جو اس کا پانی پی لے گا اسے پھر کبھی پیاس نہ لگے گی اور جو اس سے محروم رہ گیا وہ پھر کبھی سیراب نہ ہو گا ۵۴۔ یہ باتیں تھوڑے تھوڑے لفظی اختلافات کے ساتھ بکثرت احادیث میں منقول ہوئی ہیں۔ (بخاری، کتاب الرقاق، مسلم، کتاب الطہارت و کتاب الفضائل ، مُسندِ احمد، مرویات ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ ، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ ، ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ ، ابنِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ماجہ، کتاب الزہد، ابوداؤد طیالسی، حدیث ۹۹۵، ۲۱۳۵)

تخریج: (۵۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَ صَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَ إِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے حوض کے (طول وعرض کا) اندازہ ایسا ہے جیسے ایلہ اور یمن کے شہر صنعا کے درمیان کا فاصلہ، اس حوض میں کوزوں کی تعداد آسمان کے تاروں کی مانند ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَ الْمَدِينَةِ أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَ عُمَانَ.

ترجمہ: حضرت انسؓ کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں کے مابین اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان یا جیسے مدینہ اور عُمان کے درمیان ہے۔

ابن ماجہ ہی میں حضرت انس سے یہ روایت منقول ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ.

ترجمہ: حضرت انسؓ بن مالک سے مروی روایت کی رو سے حضور ﷺ کا ارشاد ہے حوضِ کوثر پر سونے اور چاندی کے کوزوں کی تعداد آسمان کے تاروں جتنی ہے۔

تخریج: (۵۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاءُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَ رِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَ كِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا.

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کا طول ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ عمدہ اور بہتر۔ اس کے کوزوں کی تعداد آسمان کے تاروں جتنی۔ جس نے اس حوض کا پانی نوش کیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

تخریج: (۵۶) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ و ابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعاً عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ، نا مَرْوَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنَ. لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ. وَ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَ إِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ اَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ. قَالَ: نَعَمْ، لَکُمْ سِیمَا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرةؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ سے عدن کا فاصلہ ہے۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور دودھ میں آمیزش شدہ شہد سے زیادہ شیریں اور اس پر رکھے ہوئے برتنوں کی تعداد تاروں کی تعداد سے بہت زیادہ۔ میں لوگوں کو اس حوض پر آنے سے ایسے ہی روکوں گا جیسے دوسرے کے اونٹوں کو حوض پر آنے سے کوئی شخص روکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں اس روز پہچان لیں گے؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ تمہاری نشانی ایسی ہوگی جو دیگر امتوں کے لوگوں میں سے کسی کی بھی نہ ہوگی۔ تم میرے پاس ایسی صورت میں آؤ گے کہ وضو کی وجہ سے تمہارا چہرہ اور ہاتھ پاؤں سفید چمکتے ہوں گے۔

تخریج: (۵۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ وَ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَلْکَوْثَرُ، اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ الَّذِیْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ - قُلْتُ لِسَعِیْدٍ: اِنَّ اُنَاسًا یَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِیْدٌ: اَلنَّهْرُ فِی الْجَنَّةِ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے الکوثر کے بارے میں منقول ہے انہوں نے کہا الکوثر سے مراد خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگ تو خیال کرتے ہیں کہ وہ جنت کی نہر ہے، اس کے جواب میں سعید نے کہا جنت میں جو نہر ہے وہ منجملہ خیر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

تخریج: (۵۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ، فَاِذَا طِیْبُهٗ اَوْ طِیْنُهٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ شَکَّ هُدْبَةُ.

ترجمہ: حضرت انس نے نبی ﷺ کا ارشاد روایت کیا کہ آپ نے فرمایا میں جنت میں سیر کر رہا تھا (چلتا جا رہا تھا) کہ اچانک ایک نہر پر پہنچ گیا۔ اس کے دونوں کنارے کھوکھلے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ اے جبریل یہ کیا ہے؟ جبریل نے جواب دیا کہ یہ حوض کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی تہہ کی مٹی مشک اذفر کی تھی۔

تخریج: (۵۹) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ ابْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ ابْنِ خَالِدٍ، سَمِعَ حَارِثَةَ ابْنَ وَهْبٍ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَوْضُهٗ مَا بَیْنَ صَنْعَاءَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْ قَالَ : اَلْاَوَانِيْ قَالَ : لاَ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ يُرٰى فِيْهِ الْاٰنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ .

ترجمہ : حارثہ بن وہب کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ کا حوض اتنا بڑا ہے جتنا فاصلہ صنعاء اور مدینہ کے مابین ہے۔ مستورد نے اس سے پوچھا کیا تو نے سنا کہ آپ نے برتنوں کے بارے میں فرمایا۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں، مستورد نے خود بیان کیا اس کے برتنوں کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تاروں کی مانند ہیں۔

تخریج :(۶۰) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ . اِذَا عَرَضَ لِيْ نَهَرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ . قُلْتُ لِلْمَلِكِ : مَا هٰذَا ؟ قَالَ : هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ . قَالَ : ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ اِلٰى طِيْنِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكاً . ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَاَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيْمًا .

هٰذا حديث حسن صحيح . وقد روى من غير وجه عن انس .

ترجمہ : حضرت انس سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں جا رہا تھا کہ ایک نہر میرے سامنے آ گئی۔ اس کے دونوں کنارے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے فرشتہ سے پوچھا، یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ وہی کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اس فرشتے نے اپنا ہاتھ اس مٹی میں مارا اور مشک نکال لایا۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی جانب چڑھایا گیا تو میں نے وہاں نور عظیم دیکھا۔

تخریج :(۶۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَ اَذْرُحَ.

ترجمہ : حضرت ابن عمر سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا تمہارے سامنے میرا حوض ہے۔ وہ اتنا بڑا ہے جتنا فاصلہ جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔

تخریج :(۶۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا زَكَرِيَّا ، ثنا عَطِيَّةُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ لِيْ حَوْضًا ، مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اَبْيَضَ مِثْلَ اللَّبَنِ . اٰنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ . وَ اِنِّيْ لَاَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے لیے ایک ایسا حوض ہے جو کعبۃ اللہ اور بیت المقدس کے درمیانی فاصلہ جتنا بڑا ہے۔ وہ دودھ کی طرح سفید ہے۔ اس کے برتنوں کی تعداد تاروں جتنی ہے۔ قیامت کے روز دوسرے انبیاء سے میرے متبعین کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔

تخریج :(۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى ، قَالَ : ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ ، قَالَ : ثنا عَطَاءٌ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَوْثَرُ نَھْرٌ فِی الْجَنَّۃِ حَافَتَاہُ مِنْ ذَھَبٍ وَ مَجْرَاہُ عَلَی الْیَاقُوْتِ وَ الدُّرِّ، تُرْبَتُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ، مَاؤُہٗ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوثر نام کی جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ یاقوت اور موتیوں پر وہ رواں دواں ہے۔ اس کی تہہ کی مٹی مشک سے زیادہ عمدہ وطیّب ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

تخریج: (۶۴) حَدَّثَنَا بِشْرٌ، قَالَ: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ سُرَیْجٍ، قَالَ: ثَنَا اَبُوْ اَیُّوْبَ الْعَبَّاسُ، قَالَ: ثَنَا اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ سَعْدٍ. قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُسْلِمٍ ابْنُ اَخِی ابْنِ شِھَابٍ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکَوْثَرِ، فَقَالَ: ھُوَ نَھْرٌ اَعْطَانِیْہِ اللّٰہُ فِی الْجَنَّۃِ، تُرَابُہٗ مِسْکٌ، اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ تَرِدُہٗ طَیْرٌ اَعْنَاقُھَا مِثْلُ اَعْنَاقِ الْجُزُرِ، قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا لَنَاعِمَۃٌ قَالَ: آکِلُھَا اَنْعَمُ مِنْھَا.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے کوثر کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ نہر ہے جسے جنت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ جس کی مٹی مشک ہے [بڑی خوشبودار ہے] دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں۔ اس پر پرندے وارد ہوتے ہیں۔ ان پرندوں کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہیں حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ پرندے تو بڑے ناز ونعمت وخوشحال ہیں۔ آپ نے فرمایا جو انہیں کھائے گا وہ ان سے زیادہ لطف اندوز وخوشحال ہوگا۔

ابنِ جریر اور مُسند احمد کی روایات میں حضرت ابوبکر کے بجائے حضرت عمر کا ذکر ہے۔

تخریج: (۶۵) حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ، عَنْ شَرِیْکِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِکٍ یُحَدِّثُنَا. قَالَ: لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَضٰی بِہٖ جِبْرِیْلُ فِی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا ھُوَ بِنَھْرٍ عَلَیْہِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ زَبَرْجَدٍ فَذَھَبَ یَشُمُّ تُرَابَہٗ فَاِذَا ھُوَ مِسْکٌ. فَقَالَ: یَا جِبْرِیْلُ مَا ھٰذَا النَّھْرُ؟ قَالَ: ھُوَ الْکَوْثَرُ الَّذِیْ خَبَأَلَکَ رَبُّکَ.

ترجمہ: حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرایا گیا تو جبریل آپ کو ساتھ لے کر آسمان دنیا پر گئے تو اتنے میں ایک ایسی نہر پر پہنچ گئے جس پر موتیوں اور زبرجد کا محل تھا۔ آپ نے اس کی مٹی سونگھنا شروع کی تو وہ مشک تھی۔ آپ نے پوچھا جبریل یہ نہر کیسی ہے؟ جبریل نے بتایا کہ یہ کوثر ہے جسے آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۶۶) عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ الْكَوْثَرَ . فَاِذَا هُوَ نَهْرٌ يَجْرِیْ وَلَمْ يَشُقَّ شَقًّا . وَ اِذَا حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ . فَضَرَبْتُ بِيَدِیْ فِیْ تُرْبَتِهٖ فَاِذَا مِسْكٌ اَذْفَرُ وَ اِذَا حَصْبَاؤُهُ اللُّؤْلُؤُ .

ترجمہ : حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے کوثر عطا کیا گیا ہے اور وہ ایسی نہر ہے جو رواں دواں ہے اور سیدھی ہے (کہیں شگاف نہیں) اس کے دونوں کنارے کھوکھلے موتیوں کے خیمے ہیں۔ پس میں نے اس کی مٹی پر ہاتھ مارا تو وہ عمدہ مشک تھی اور اس میں پڑے ہوئے سنگریزے موتی تھے۔

متن : الا اِنْ موعدکم حوضی

ترجمہ : حضورؐ کا ارشاد ہے کہ " خبردار رہو، میری اور تمہاری ملاقات کی جگہ میرا حوض ہے "۔ مسند احمد، مرویات عبداللہؓ بن عمرو بن عاص)

متن : يشخب فيه ميزابان من الجنّة (دوسری روایت میں ہے يغت فيه ميزبان يمدّانه من الجنّة

ترجمہ : (اس حوض کے متعلق حضورؐ نے بتایا کہ) اس میں جنت سے دو نالیاں لاکر ڈالی جائیں گی جو اسے پانی بہم پہنچائیں گی (مسلم، کتاب الفضائل)۔

ایک اور روایت میں ہے يُفْتَحُ نَهْرٌ مِنَ الْكَوْثَرِ اِلَى الْحَوْضِ .

ترجمہ : جنت کی نہر کوثر سے ایک نہر اس حوض کی طرف کھول دی جائے گی (مسند احمد، مرویات عبداللہ بن مسعودؓ)

تخریج : (۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ ، ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ ثَنَا ابْنُ زَيْدٍ ، ثَنَا عَلِیُّ ابْنُ الْحَكَمِ الْبُنَانِیُّ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَ الْاَسْوَدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنَا مُلَيْكَةَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا : اِنَّ اُمَّنَا كَانَتْ تُكْرِمُ الزَّوْجَ وَ تَعْطِفُ عَلَى الْوَلَدِ قَالَ : وَ ذَكَرَ الضَّيْفَ . غَيْرَ اَنَّهَا كَانَتْ وَاَدَتْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اُمُّكُمَا فِی النَّارِ . فَاَدْبَرَا وَ الشَّرُّ يُرٰى فِیْ وُجُوْهِهِمَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُدَّا فَرَجَعَا وَ السُّرُوْرُ يُرٰى فِیْ وُجُوْهِهِمَا رَجِيَا اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَدَثَ شَیْءٌ . فَقَالَ : اُمِّیْ مَعَ اُمِّكُمَا . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَ مَا يُغْنِیْ هٰذَا عَنْ اُمِّهٖ شَيْئًا . وَ نَحْنُ نَطَأُ عَقِبَيْهِ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ . وَلَمْ اَرَ رَجُلًا قَطُّ اَكْثَرَ سُؤَالًا مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ وَعَدَكَ رَبُّكَ فِيْهَا اَوْ فِيْهِمَا . قَالَ فَظَنَّ اَنَّهٗ مِنْ شَیْءٍ قَدْ سَمِعَهٗ فَقَالَ مَا سَاَلْتُهٗ رَبِّیْ وَمَا اَطْمَعَنِیْ فِيْهِ . وَ اِنِّیْ لَاَقُوْمُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ : وَمَا ذَاكَ الْمَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اِذَا جِیْءَ بِكُمْ ، عُرَاةً حُفَاةً غُرْلًا . فَيَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ . يَقُوْلُ اكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ فَيَلْبَسُهُمَا ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَسْتَقْبِلُ الْعَرْشَ . ثُمَّ اُوْتٰى بِكِسْوَتِيْ فَاَلْبَسُهَا فَاَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَقَامًا لَا يَقُوْمُهٗ اَحَدٌ غَيْرِيْ . يَغْبِطُنِيْ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ ... قَالَ : وَ يُفْتَحُ نَهْرٌ مِنَ الْكَوْثَرِ اِلَى الْحَوْضِ ... قَالَ : وَ مَاءُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ اِنَّ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ مَشْرَبًا لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهٗ ...

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ مُلیکہ کے دو بیٹے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا ہماری والدہ خاوند کی عزت کرتی تھی۔ خدمتگار تھی۔ اولاد پر مہربان تھی اور مہمان نوازی کا بھی ذکر کیا مگر جاہلیت کے زمانہ میں بچی کو زندہ درگور کیا۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری والدہ جہنم میں ہے۔ یہ سن کر دونوں واپس ہوئے تو ان کے چہروں پر ناخوشی کے آثار نمایاں تھے۔ آپ نے ان کو واپس بلایا وہ واپس آئے تو ان کے چہروں پر خوشی و مسرت کے آثار تھے اس امید پر کہ کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے آپ نے فرمایا میری ماں بھی تمہاری ماں کے ساتھ ہی ہے۔ ایک منافق بولا۔ یہ چیز تو اس کی ماں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی اور ہم اس کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ اتنے میں ایک انصاری نے کہا ہم نے اس سے زیادہ سوالات کرنے والا کوئی نہیں دیکھا تھا، یا رسول اللہ کیا آپ سے آپ کے پروردگار نے اس ایک عورت کے بارے میں فرمایا، یا دونوں کے بارے میں کوئی وعدہ فرمایا ہے۔ راوی کا بیان ہے شائد اس کا خیال تھا کہ اس نے کچھ سنا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے تو اپنے رب سے کوئی سوال نہیں کیا اور نہ مجھے اس میں کوئی طمع ولالچ ہے۔ میں قیامت کے روز مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔ انصاری نے پوچھا قیامت کے روز یہ کھڑا ہونا کیسا ہوگا۔ فرمایا تم لوگوں کو ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بغیر ختنہ کی صورت میں لایا جائے گا۔

پہلا شخص جسے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے دوست کو پہناؤ۔ لہٰذا دو چادریں سفید رنگ کی لائی جائیں گی، وہ ان کو زیب تن فرمائیں گے اور تشریف رکھیں گے. پھر عرش کی جانب رخ فرمائیں گے۔

بعدازاں میرے لیے لباس لایا جائے گا۔ پھر میں اسے پہنوں گا اور اس کی دائیں جانب اس مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا اور کوئی کھڑا نہیں ہوگا اگلے پچھلے سبھی لوگ اس وجہ سے مجھ پر رشک کریں گے۔ پھر فرمایا کوثر سے حوض کی جانب ایک نہر کھول دی جائے گی...... پھر آپ نے فرمایا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اس میں کوئی شک نہیں کہ جس نے اس میں سے ایک مرتبہ پانی پی لیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

[مزید] اس کے بارے میں حضورؐ نے بار بار اپنے زمانے کے لوگوں کو خبردار کیا کہ میرے بعد تم میں سے جو لوگ بھی میرے طریقے کو بدلیں گے اُن کو اس حوض سے ہٹا دیا جائے گا۔ اور اُس پر انہیں نہ آنے دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ میرے اصحاب ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ آپؐ کے بعد انہوں نے کیا کیا ہے۔ پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اُن کو دفع کروں گا اور کہوں گا کہ دور ہو۔ (یہ مضمون کثرت روایات میں بیان ہوا ہے) (بخاری کتاب الرقاق، کتاب الفتن، مسلم، کتاب الطہارۃ، کتاب الفضائل، مسند احمد، مرویات ابن مسعودؓ، ابو ہریرۃؓ، ابنِ ماجہ، کتاب المناسک)①

تخریج: (۷۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ. وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَداً لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَ يَعْرِفُوْنِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ. قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ ابْنُ اَبِي عَيَّاشٍ. فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّي. فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سُحْقًا بُعْدًا سَحِيقٌ بَعِيدٌ سَحَقَهُ وَ اَسْحَقَهُ اَبْعَدَهُ. وَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ ابْنِ سَعِيدِ الْحَبَطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِي فَيُحَلَّئُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ. فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَصْحَابِي فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ. اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ح و قَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ الخ

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا، جس کا گزر مجھ پر ہوا، وہ جامِ کوثر نوش کرے گا۔ اور جس نے آبِ کوثر نوش کر لیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس بہت سے لوگ آئیں گے میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے مابین رکاوٹ حائل کر دی جائے گی۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ نعمان بن ابی عیاش نے جب مجھ سے سنا یا اور کہا کہ اسی طرح تم نے سہل سے سنا ہے، میں نے کہا ہاں اس نے کہا کہ میں ابو سعید خدریؓ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ ان کو اس اضافہ کے ساتھ روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے فرمایا میں کہوں گا کہ یہ لوگ میرے ہیں، تو جواب میں کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں تمہارے بعد ان لوگوں نے کیا کیا۔ [کیا کیا نئی نئی بدعتیں ایجاد کیں] تو میں کہوں گا دوری ہو، دوری ہر اس کے لیے جس نے میرے بعد دین کو بدل دیا۔ ابن عباسؓ نے سحقا سحقا کا معنی بعید کیا ہے اور اسحقہ کا معنی اَبعدہ، احمد بن شبیب بن سعید الحبطی کا بیان ہے....

---

① کتاب المناسک میں یہ روایت نہیں ملی (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرۃؓ سے منقول ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز میرے صحابہ کا ایک گروہ مجھ پر وارد ہوگا (میرے پاس آئے گا) انہیں حوض پر وارد ہونے سے دور کر دیا جائے گا۔ تو میں کہوں گا اے میرے آقا و پروردگار یہ میرے صحابی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے معلوم نہیں تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کیں۔ یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے اور مرتد ہو گئے۔

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِيْ الْحَوْضَ حَتّٰى عَرَفْتُهُمْ اُخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ [اُصَيْحَابِيْ] فَيَقُوْلُ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ .

ترجمہ : حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حوض کوثر پر میرے صحابہ میں سے کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے (وارد ہوں گے) مگر انہیں مجھ تک پہنچنے نہیں دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا یہ تو میرے صحابی ہیں، جواب میں ارشاد ہوگا۔ آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کی تھیں۔

تخریج : (۲۹) حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّدَفِيُّ . قَالَ : انا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَنَّهَا قَالَتْ : كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُوْنَ الْحَوْضَ ، وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْماً مِنْ ذٰلِكَ وَ الْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِيْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَيُّهَا النَّاسُ : فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اِسْتَاْخِرِيْ عَنِّيْ قَالَتْ : اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ . فَقُلْتُ اِنِّيْ مِنَ النَّاسِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ لَا يَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّيْ كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ .فَاَقُوْلُ فِيْمَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ : اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ . فَاَقُوْلُ سُحْقاً .

ترجمہ : حضرت ام سلمہ زوجہ نبی ﷺ کا بیان ہے کہ وہ لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھیں مگر اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک نہیں سنا تھا۔ ایک روز خادمہ ان کے سر میں کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے۔

لوگو! میں نے خادمہ لونڈی سے کہا ذرا رک جا۔ مجھ سے وہ بولی آپ نے تو لوگوں کو بلایا ہے، خواتین کو تو نہیں بلایا۔ میں نے کہا میں بھی الناس میں شامل ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم سب سے پہلے حوض پر پہنچا ہوگا۔ تم میں سے کوئی بھی میرے پاس نہ آئے کہ اسے مجھ سے اس طرح دھکیل کر دور ہٹا دیا جائے جس طرح بھٹکے ہوئے اونٹ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دور ہٹا دیا جاتا ہے۔ میں کہوں گا۔ ان کے ساتھ ایسا سلوک کیوں؟ جواب ملے گا تمہیں معلوم نہیں انہوں نے تمہارے بعد (اعتقاد و عمل کے میدان میں) کیا کیا بدعتیں ایجاد کی تھیں۔ یہ سن کر میں کہوں گا دور ہو۔

تخریج: ﴿۷۰﴾ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوْا : نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَاُنَازِعَنَّ اَقْوَاماً ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَاَقُوْلُ : يَا رَبِّ اَصْحَابِیْ اَصْحَابِیْ . فَيُقَالُ : اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ کچھ لوگوں کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کیا جائے گا پھر میں ان کے سلسلہ میں مغلوب ہوں گا۔ تو عرض کروں گا آقا و مالک، میرے صحابی، میرے صحابی، جواب دیا جائے گا تمہیں نہیں معلوم انہوں نے کیا کیا بدعتیں ایجاد کی تھیں۔

تخریج: ﴿۷۱﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبَرَةَ ، فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ .

وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا : اَوَ لَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَ اِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا : كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ : اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلاً لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلِيْنَ بَيْنَ ظَهْرَیْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ ؟ قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ ، وَ اَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، اَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ . اُنَادِيْهِمْ ، اَلَا هَلُمَّ . فَيُقَالُ : اِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ : سُحْقًا سُحْقًا ...

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں تشریف لائے اور السلام علیکم دار قوم مؤمنین و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون کہہ کر سلام کہا [اور فرمایا]

میری تمنا و آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ فرمایا تم تو میرے صحابی ہو اور ہمارے بھائی تو وہ ہیں جو بعد میں آئیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو جو ابھی تک نہیں آئے پہچانیں گے کیسے؟ آپ نے فرمایا کیا غور کیا تو نے کہ اگر کسی آدمی کے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید پاؤں والے ہوں اور جا کر سیاہ مشکی گھوڑوں میں مل جائیں تو وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا، صحابہؓ نے عرض کیا ہاں بلا شبہ وہ اپنے گھوڑے پہچان لے گا۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لوگ وضو کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے سفید منہ اور ہاتھ پاؤں سفید رکھتے ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش رو موجود ہوں گا۔ سنو! کچھ لوگوں کو میرے حوض سے دور ایسے ہٹا دیا جائے گا جیسے بھٹکے ہوئے اونٹ کو دور ہٹا دیا جاتا ہے۔ میں انہیں آواز دوں گا آؤ، آؤ۔ جواب دیا جائے گا ان لوگوں نے اپنے آپ کو بدل لیا تھا تو میں کہوں گا جاؤ۔ دور ہو، دور ہو۔

تخریج: (۷۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَ اللَّفْظُ لِوَاصِلٍ . قَالَا : نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىِّ ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَرِدُ عَلَىَّ اُمَّتِى الْحَوْضَ ، وَ اَنَا اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ اِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ اِبِلِهٖ قَالُوْا : يَا نَبِىَّ اللّٰهِ تَعْرِفُنَا ، قَالَ : نَعَمْ سِيْمَا لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ . تَرِدُوْنَ عَلَىَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ . وَ لَيُصَدَّنَّ عَنِّىْ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ فَلَا يَصِلُوْنَ . فَاَقُوْلُ : يَا رَبِّ هٰؤُلَآءِ مِنْ اَصْحَابِىْ فَيُجِيْبُنِىْ مَلَكٌ فَيَقُوْلُ : وَ هَلْ تَدْرِىْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ .

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت حوض کوثر پر میرے پاس آئے گی۔ میں لوگوں کو اس حوض پر وارد ہونے سے ایسے روکوں گا جیسے ایک شخص دوسرے کے اونٹوں کو اپنے اونٹوں کے ساتھ شامل ہونے سے روکتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ ایسی علامت ونشانی سے جو تمہارے علاوہ کسی کی نہ ہوگی۔ تم میرے پاس ایسی حالت میں وارد ہو گے کہ وضو کرنے کی وجہ سے تمہارے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں چمکتے ہوں گے۔ تم میں سے کچھ لوگوں کو مجھ تک رسائی سے روک دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا اے میرے آقا و مالک یہ لوگ تو میرے صحابی ہیں تو فرشتہ جواب میں کہے گا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی بدعتیں ایجاد کر لی تھیں ؟

تخریج: (۷۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِىُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اَبِىْ ، قَالَ : حَدَّثَنِىْ هِلَالٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَا اَنَا قَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِىْ وَ بَيْنِهِمْ . فَقَالَ : هَلُمَّ فَقُلْتُ : اَيْنَ؟ قَالَ : اِلَى النَّارِ . وَاللّٰهِ قُلْتُ : وَ مَا شَاْنُهُمْ ؟ قَالَ : اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِىْ وَ بَيْنِهِمْ . فَقَالَ : هَلُمَّ . قُلْتُ : اَيْنَ ؟ قَالَ : اِلَى النَّارِ . وَاللّٰهِ قُلْتُ : وَمَا شَاْنُهُمْ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى . فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ فِيْهِمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اس دوران جب میں کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت پر میری نظر پڑے گی یہاں تک کہ میں ان کو پہچان لوں گا، تو میرے اور ان کے درمیان سے ایک آدمی نکلے گا اور کہے گا چلو، میں پوچھوں گا، کہاں؟ وہ بولے گا دوزخ کی جانب۔ واللہ میں دریافت کروں گا ان کا کیا حال ہے؟ وہ جواب دے گا یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ پھر ایک گروہ پر میری نظر پڑے گی یہاں تک کہ میں ان کو پہچان لوں گا میرے اور ان کے درمیان میں سے ایک آدمی نکلے گا اور کہے گا آیئے میں پوچھوں گا کہاں؟ وہ بولے گا دوزخ کی طرف۔ واللہ میں کہوں گا ان کا کیا حال ہے؟ وہ جواب دے گا یہ وہ لوگ جو اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ میرا گمان ہے کہ ان میں سے صرف بغیر چرواہے کے شب و روز آزاد پھرنے والے اونٹوں کے برابر نجات پائیں گے۔

تخریج: ﴿۷۴﴾ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَ سَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُوْنِيْ . فَاَقُوْلُ : يَا رَبِّ مِنِّيْ وَ مِنْ اُمَّتِيْ . فَيُقَالُ : هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ . وَ اللّٰهِ ا مَا بَرِحُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا . قَالَ ابو عبد اللّٰه عَلٰى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ . تَرْجِعُوْنَ عَلَى الْعَقِبِ .

ترجمہ: ابن ابی ملیکہ نے اسماء بنت ابی بکر کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔ اسماء نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں حوض پر رہوں گا کہ دیکھوں تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے گا، تو میں عرض کروں گا میرے آقا و مالک مجھ سے ہیں میری امت میں سے ہیں۔ جواب دیا جائے گا کیا تمہیں شعور (معلوم) ہے کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا گل کھلائے ہیں [کیا کیا نئی بدعتیں ایجاد کی ہیں] اللہ کی قسم یہ لوگ الٹے پاؤں پھرتے رہے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ دعا کیا کرتے تھے۔ یا الٰہی ہم تیری پناہ کے طالب ہیں کہ ہم الٹے پاؤں پھریں یا ہم دین کے معاملہ میں فتنہ میں مبتلا ہوں۔ امام بخاری نے کہا ہے علی اعقابکم تنکصون کا معنی ہے تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔

متن: الا و انی فرطکم علی الحوض و اکاثر بکم الامم فلا تسودوا وجھی ، الا و انی مستنقذ اُناساً و مستنقذ اناس منی فاقول یا رب اُصیحابی فیقول انک لا تدری ما احدثوا بعدک .

ترجمہ: ابن ماجہ کی روایت میں حضورؐ فرماتے ہیں، خبردار رہو، میں تم سے آگے حوض پر پہنچا ہوا ہوں گا اور تمہارے ذریعہ سے دوسری امتوں کے مقابلے میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔ اُس وقت میرا منہ کالا نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کروانا۔خبر دار رہو کچھ لوگوں کو میں چھڑاؤں گا اور کچھ لوگ مجھ سے چھڑائے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ اے پروردگار، یہ تو میرے صحابی ہیں۔وہ فرمائے گا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا نرالے کام کیے ہیں (ابنِ ماجہ کی روایت ہے کہ یہ الفاظ حضورؐ نے عرفات کے خطبے میں فرمائے تھے)۔۷۵ے

تخریج :(۷۵) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ تَوْبَةَ ، ثنا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِوْ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْمُخَضْرَمَةِ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ : اَتَدْرُوْنَ اَىُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ وَاَىُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ وَ اَىُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا : هٰذَا بَلَدٌ حَرَامٌ وَ شَهْرٌ حَرَامٌ .وَ يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ : اَلَا وَ اِنَّ اَمْوَالَكُمْ وَ دِمَاءَ كُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ يَوْمِكُمْ هٰذَا . اَلَا وَ اِنِّىْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَ اُكَاثِرُ بِكُمُ الْاُمَمَ فَلَا تُسَوِّدُوْا وَجْهِىْ وَ اِنِّىْ مُسْتَنْقِذٌ اُنَاسًا وَ مُسْتَنْقَذٌ مِنِّىْ اُنَاسٌ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُصَيْحَابِىْ ؟ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِىْ مَآ اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ .

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت عرفات میں حضورؐ اپنی کنکٹی اونٹنی پر سوار تھے۔آپ نے دریافت فرمایا تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے،کون سا مہینہ ہے،کونسا شہر ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یہ شہرِ حرام ہے، حرمت والا مہینہ ہے اور حرام دن ہے فرمایا تمہارے مال اور خون بھی ایسے ہی ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے اس مہینے کی حرمت تمہارے اس شہر میں، اس دن میں۔ آگاہ رہو میں تم سب سے پہلے حوض کوثر پہنچا ہوا ہوں گا [پیش رو ہوں گا] اور تمہاری وجہ سے دیگر امتوں کے مقابلہ میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔اس وقت میرا منہ کالا نہ کروانا اور کچھ لوگوں کو چھڑاؤں گا اور کچھ لوگ مجھ سے چھڑائے جائیں گے۔ ملائکہ چھین کر لے جائیں گے تو میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں اے میرے آقا و مالک۔ پروردگار کا ارشاد ہو گا تمہیں معلوم نہیں تیرے بعد انہوں نے کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔[کیا کیا نرالے کام کیے]

ترجمہ : اسی طرح حضورؐ نے اپنے دور کے بعد قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو بھی خبردار کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی میرے طریقے سے ہٹ کر چلیں گے اور اس میں ردّو بدل کریں گے انہیں اس حوض سے ہٹا دیا جائے گا، میں کہوں گا کہ اے رب یہ تو میرے ہیں، میری امت کے لوگ ہیں۔جواب ملے گا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا کیا تغیرات کیئے اور اُلٹے ہی پھرتے چلے گئے۔پھر میں بھی ان کو دفع کروں گا اور حوض پر نہ آنے دوں گا۔۷۶ے (**بخاری ، کتاب المُساقات ، کتاب الرقاق ، کتاب الفتن . مسلم ، کتاب الطهارة، کتاب الصلوٰة ، کتاب الفضائل . ابنِ ماجة ، کتاب الزهد. مُسندِ احمد ، مرويات ابن عباسؓ**)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حوض کی روایات ۵۰ سے زیادہ صحابہ سے مروی ہیں اور سلف نے بالعموم اس سے مراد حوضِ کوثر لیا ہے۔
(امام بخاری نے کتاب الرقاق کے آخری باب کا عنوان ہی یہ باندھا ہے۔ بابٌ فی الحوض و قول اللہ . اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ)

تخریج :(۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ . قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ . فَقَالَ : اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ الاٰية .وَ اِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَ اِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِيْ . فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ : يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ . فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ . فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ : وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا . اِلٰى قَوْلِهِ الْحَكِيْمُ . فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ .

ترجمہ : حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک روز نبی ﷺ ہمارے درمیان خطاب فرمانے کھڑے ہوئے اور فرمایا تمہارا حشر اس حال میں ہوگا کہ ننگے پاؤں اور برہنہ بدن اور بغیر ختنہ ہوگے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے) جسطرح ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح تمہارا دوبارہ اعادہ کریں گے۔ قیامت کے روز سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اور میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے جو بائیں ہاتھ والے ہوں گے ان کا مواخذہ کیا جائے گا تو میں اس موقع پر عرض کروں گا۔ اے میرے آقا و مالک یہ تو میرے اصحاب ہیں تو جواب دیا جائے گا تجھے معلوم نہیں ان لوگوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔ تو میں اس وقت وہی عرض کروں گا جو صالح انسان [حضرت عیسیٰ علیہ السلام] نے عرض کیا کہ میں ان پر اس وقت تک شاہد تھا جب تک میں ان کے درمیان میں رہا اللہ تعالیٰ کے قول الحکیم تک۔ پھر جواب دیا جائے گا کہ یہ لوگ ہمیشہ روگردانی کرتے رہے ہیں۔

ترجمہ : حضرت انسؓ فرماتے ہیں (اور بعض روایات میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول کی حیثیت سے بیان کرتے ہیں) کہ معراج کے موقع پر حضورؐ کو جنت کی سیر کرائی گئی اور اس موقع پر آپؐ نے ایک نہر دیکھی جس کے کناروں پر اندر سے ترشے ہوئے موتیوں یا ہیروں کے قبے بنے ہوئے تھے۔ اس کی تہہ کی مٹی مشک اذفر کی تھی. حضورؐ نے جبریل سے، یا اُس فرشتے سے جس نے آپ کو سیر کرائی تھی، پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا یہ نہر کوثر ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ ۷ے مُسندِ احمد، بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، طیالسی، ابنِ جریر۔

تخریج :(۷۷) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ ، لنا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ : سَمِعْتُ اَبِيْ ، قَالَ : لنا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ، اَوْ كَمَا قَالَ . عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْیَاقُوْتُ الْمُجَیَّبُ ، اَوْ قَالَ الْمُجَوَّفُ . فَضَرَبَ الْمَلَکُ الَّذِیْ مَعَهٗ یَدَهٗ ، فَاسْتَخْرَجَ مِسْکًا ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَلَکِ الَّذِیْ مَعَهٗ : مَا هٰذَا ؟ قَالَ : هٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ .

ترجمہ:- ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے ہیں، وہ موتیوں اور ہیروں پر بہ رہی ہے (یعنی کنکریوں کی جگہ اس کی تہہ میں یہ جواہر پڑے ہوئے ہیں) اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کا پانی دودھ سے (یا برف سے) زیادہ سفید ہے، برف سے ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ ۷۸ے (مُسند احمد، ترمذی، ابنِ ماجہ، ابنِ ابی حاتم، دارمی، ابوداؤد طیالسی، ابن المُنذر، ابنِ مردویہ، ابنِ ابی شَیبہ)۔

ترجمہ:- اُسامہ بن زید کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ حضرت حمزہؓ کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ گھر پر نہ تھے۔ ان کی اہلیہ نے حضورؐ کی تواضع کی اور دوران گفتگو عرض کیا کہ میرے شوہر نے مجھے بتایا ہے کہ آپ کو جنت میں ایک نہر عطا کی گئی ہے جس کا نام کوثر ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں، اور اس کی زمین یاقوت و مرجان اور زبرجد اور موتیوں کی ہے۔ ۷۹ے (ابن جریر، ابن مردویہ۔ اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے مگر اس مضمون کی کثیر التعداد روایات کا موجود ہونا اس کو تقویت پہنچاتا ہے)۔

تخریج :‹۷۸› حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ ، قَالَ : ثنا هُشَیْمٌ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ : اَلْکَوْثَرُ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ یَجْرِیْ عَلَی الدُّرِّ وَ الْیَاقُوْتِ ، مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ .

تخریج : ‹۷۹› عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِیْ قَوْلِهٖ انا اعطیناک الکوثر قَالَ : نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ الذَّهَبُ وَمَجْرَاهُ عَلَی الدُّرِّ وَ الْیَاقُوْتِ ، وَمَاؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَ اَشَدُّ حَلَاوَةً مِنَ الْعَسَلِ . وَ تُرْبَتُهٗ اَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ.

تشریح :- حوضِ (کوثر) قیامت کے روز آپ کو عطا ہوگا اور اُس سخت وقت میں جبکہ ہر ایک العَطَش العَطَش کر رہا ہوگا، آپ کی امت آپؐ کے پاس اس پر حاضر ہوگی اور اس سے سیراب ہوگی۔ آپؐ اس پر سب سے پہلے پہنچے ہوئے ہوں گے اور اُس کے وسط میں تشریف فرما ہوں گے۔

حضرت ابو برزہؓ اَسلمی سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے حوض کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں، چار نہیں، پانچ نہیں، بار بار سنا ہے، جو اُس کو جھٹلائے اللہ اسے اس کا پانی پینا نصیب نہ کرے۔ ۸۰ے (ابوداؤد، کتاب السنۃ)۔ عبید اللہ بن زیاد حوض کے بارے میں روایات کو جھوٹ سمجھتا تھا، حتیٰ کہ اس نے حضرت ابو برزہؓ اسلمی، براء بن عازبؓ اور عائذؓ بن عمرو کی سب روایات کو جھٹلا دیا۔ آخر کار ابو سبرہ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریر نکال کر لائے جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص سے سن کر نقل کی تھی اور اس میں حضورؐ کا یہ ارشاد درج تھا کہ (الا ان موعدکم حوضی) "خبردار رہو، میری اور تمہاری ملاقات کی جگہ میرا حوض ہے" ۸۱ (مُسندِ احمد ،مرویات عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ)۔

اُس حوض کی وسعت مختلف روایات میں مختلف بیان کی گئی ہے، مگر کثیر روایات میں یہ ہے کہ وہ ایلہ (اسرائیل کے موجودہ بندرگاہ اَیلات) سے یمن کے صنعاء تک، یا ایلہ سے عدن تک، یا عمّان سے عدن تک طویل ہوگا اور اس کی چوڑائی اتنی ہوگی جتنا اَیلہ سے جُحفہ (جدہ اور رابغ کے درمیان ایک مقام) تک کا فاصلہ ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق ۔ابوداؤد الطیالسی، حدیث نمبر ۹۹۵ ۔مسند احمد، مرویات ابوبکر صدیقؓ و عبداللہ بن عمر۔ مسلم کتاب الطہارۃ و کتاب الفضائل، ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ ،ابن ماجہ، کتاب الزہد)۔ اِس سے گمان ہوتا ہے کہ قیامت کے روز موجودہ بحر احمر ہی کو حوض کوثر میں تبدیل کر دیا جائے گا، واللہ اعلم بالصواب۔ اس حوض کے متعلق حضورؐ نے (مزید) بتایا کہ اس میں جنت کی نہر کوثر سے پانی لا کر ڈالا جائے گا۔

[مندرجہ بالا] مرفوع روایات کے علاوہ صحابہ اور تابعین کے بکثرت اقوال احادیث میں نقل ہوئے ہیں جن میں وہ کوثر سے مراد جنت کی یہ نہر لیتے ہیں اور اس کی وہی صفات بیان کرتے ہیں جو اوپر گزری ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ ،حضرت عبداللہ بن عباسؓ ،حضرت انسؓ بن مالک ،حضرت عائشہؓ، مجاہد اور ابوالعالیہ کے اقوال مُسندِ احمد، بخاری، ترمذی ،نسائی ،ابنِ مردویہ، ابنِ جریر، اور ابنِ ابی شَیبہ وغیرہ محدثین کی کتابوں میں موجود ہیں۔ [تفہیم القرآن ۴۹۲/۶ ۔ الکوثر حاشیہ ۱]

تخریج: ﴿۸۰﴾ حَدَّثَنَا ابْنُ الْبَرْقِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ : ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ . قَالَ اَخْبَرَنَا حِزَامُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَتَى حَمْزَةَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَوْمًا فَلَمْ یَجِدْهُ فَسَأَلَ امْرَاَتَهٗ عَنْهُ . وَ كَانَتْ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ . فَقَالَتْ خَرَجَ بِاَبِیْ اَنْتَ اٰنِفًا عَامِدًا نَحْوَكَ . فَاَظُنُّهٗ اَخْطَاكَ فِیْ بَعْضِ اَزِقَّةِ بَنِی النَّجَّارِ . اَوَ لَا تَدْخُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَدَخَلَ فَقَدَّمْتُ اِلَیْهِ حَیْسًا فَاَكَلَ مِنْهُ . فَقَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَنِیْئًا لَكَ وَ مَرِیْئًا . لَقَدْ جِئْتَ وَ اِنِّیْ لَاُرِیْدُ اَنْ اٰتِیَكَ فَاُهَنِّیَكَ وَاُمَرِّیَكَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَمَارَةَ اَنَّكَ اُعْطِیْتَ نَهْرًا فِی الْجَنَّةِ یُدْعٰى الْكَوْثَرُ . فَقَالَ : اَجَلْ . وَ عَرْضُهٗ یَعْنِیْ اَرْضَهٗ یَاقُوْتٌ وَ مَرْجَانٌ وَ زَبَرْجَدٌ وَ لُؤْلُؤٌ .

تخریج: ﴿۸۱﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثنا یَحْیٰ ،ثنا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ سَبْرَةَ، قَالَ: كَانَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ زِیَادٍ یَسْاَلُ عَنِ الْحَوْضِ حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَكْذِبُ بِهِ بَعْدَ مَا سَأَلَ اَبَا بَرْزَةَ وَ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ وَ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَ رَجُلًا اٰخَرَ وَ كَانَ يَكْذِبُ بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ سَبْرَةَ : اَنَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ فِيْهِ شِفَاءٌ هٰذَا اَنَّ اَبَاكَ بَعَثَ مَعِيَ بِمَالٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو . فَحَدَّثَنِيْ مِمَّا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَمْلٰى عَلَيَّ . فَكَتَبْتُ بِيَدِيْ فَلَمْ اَزِدْ حَرْفًا وَ لَمْ اَنْقُصْ حَرْفًا . حَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ اَوْ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَ الْمُتَفَحِّشَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَ التَّفَاحُشُ وَ قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ وَ سُوْءُ الْمُجَاوَرَةِ وَحَتّٰى يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ وَ يَخُوْنَ الْاَمِيْنُ وَ قَالَ : اَلَا اِنَّ مَوْعِدَكُمْ حَوْضِيْ . عَرْضُهٗ وَطُوْلُهٗ وَاحِدٌ وَهُوَ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَ مَكَّةَ وَهُوَ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ . فِيْهِ مِثْلُ النُّجُوْمِ اَبَارِيْقُ شَرَابُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الْفِضَّةِ . مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شُرْبًا لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهٗ اَبَدًا فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ: مَا سَمِعْتُ فِي الْحَوْضِ حَدِيْثًا اَثْبَتَ مِنْ هٰذَا فَصَدَّقَ بِهٖ وَ اَخَذَ الصَّحِيْفَةَ فَحَبَسَهَا عِنْدَهٗ .

ترجمہ : ابوسبرہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ عبیداللہ بن زیاد محمد ﷺ کے حوض کے بارے میں پوچھتا تھا ابو برزہ، براء بن عازب اور عائذ بن عمرو اور ایک دوسرے شخص سے پوچھنے کے بعد جو حوض کو جھوٹ سمجھتا تھا یہ بھی جھوٹ سمجھنے لگا. ابوسبرہ نے بتایا کہ میں تمہیں ایسی حدیث پیش کرتا ہوں جس میں اس مرض کذب کی شفا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تیرے والد نے مجھے کچھ مال دے کر معاویہ کے پاس بھیجا۔ میری ملاقات عبداللہ ابن عمرو سے ہوئی. اس نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا وہ مجھ سے بیان کیا اور مجھے املا کروایا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے اسے تحریر کیا۔ نہ اس میں ایک حرف کی کمی کی اور نہ بیشی۔ انہوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فحش کو پسند نہیں کرتا یا فرمایا فحش گو کو ناپسند کرتا ہے [بدزبانی اور بدزبان کو پسند نہیں کرتا] پھر فرمایا: قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک کہ بدزبانی و بدکاری اور قطع رحمی اور بُری ہمسائیگی اور خائن کو امانت دار اور امین کو خائن نہ سمجھا جانے لگے۔ سن لو میری اور تمہاری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے. اس کا طول و عرض یکساں ہے [مربع شکل کا ہے] اور وہ اتنا وسیع و عریض جتنا فاصلہ ایلہ اور مکہ کے مابین ہے اور یہ مسافت ایک ماہ کی ہے اس نہر میں کوزے اور جام اتنی کثیر تعداد میں ہیں جتنی تاروں کی تعداد ہے۔ اس کے مشروب (پانی) کی رنگت چاندی سے زیادہ سفید ہے جس نے ایک مرتبہ اسے پی لیا وہ پھر اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا عبیداللہ کا بیان ہے حوض کے بارے میں اس سے زیادہ ثابت شدہ حدیث میں نے نہیں سنی. اس کے بعد اس حدیث کی تصدیق کی. اس صحیفہ کو لے کر اپنے پاس محفوظ کر لیا۔

تخریج : ﴿۸۲﴾ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ. وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَ اللَّفْظُ لِابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ . قَالَ : اِسْحَاقُ انا . وَقَالَ الْاٰخَرَانِ : نا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَوْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَ كَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ . اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ . مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ .عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ . مَاؤُهٗ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ .

ترجمہ : حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اس حوض کے برتن آسمانی سیاروں اور تاروں سے زیادہ ہیں ،سنو! یہ تارے اس رات کے جو اندھیری ہو اور بادل بھی نہ ہوں ۔ وہ جنت کے برتن ہیں جو اس میں سے پیئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اس میں جنت سے دو نالیاں لا کر ڈالی جائیں گی ۔ جس نے اس میں سے پیا وہ کبھی پھر پیاسا نہیں ہوگا ۔اس حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی کے برابر ہے یعنی جتنی لمبائی عمان اور ایلہ کے درمیان ۔ اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ومیٹھا۔

تخریج : ﴿۸۳﴾ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَ اَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوْا : نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنِّيْ لَبِعُقْرِ حَوْضِيْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهٖ فَقَالَ : مِنْ مَقَامِيْ اِلٰى عَمَّانَ ، وَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ : اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَ الْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ .

ترجمہ : حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اپنے حوض کے کنارے پر بیٹھا آنے والے لوگوں کو اس سے روک رہا ہوں گا اپنی لاٹھی سے یمنی لوگوں کے لیے مار کر ہٹا رہا ہوں گا یہاں تک کہ ان کے لیے پانی بہہ نکلے گا۔آپ سے حوض کی چوڑائی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا: میری اس جگہ سے عُمان تک کے فاصلہ جتنی ۔ پھر پوچھا گیا کہ اس کا پانی کیسا ہے؟ فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔ جنت سے دو پرنالے لاکر اس میں ڈالے گئے ہیں ان دونوں میں سے ایک پرنالہ سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔

تخریج : ﴿۸۴﴾ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ سَرْحٍ ، قَالَ : ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ : اَلْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۸۵) حدثنا ابن ابی سرح، قال : لنا عبید اللہ، قال : اخبرنا ابو جعفر عن الربیع، عن ابی العالیۃ فی قولہ انا اعطینک الکوثر قال : نہر فی الجنۃ ۔

تخریج : (۸۶) حدثنا ابو کریب، قال : لنا عمر بن عبید، عن عطاء، عن سعید بن جبیر، قال : الکوثر نہر فی الجنۃ ۔ حافتاہ من ذہب و فضۃ یجری علی الیاقوت والدر ۔ ماؤہ ابیض من الثلج و احلی من العسل ۔

تخریج : (۸۷) حدثنا ابن حمید، قال : لنا یعقوب القمی عن حفص بن حمید، عن شمر بن عطیۃ، عن شقیق او مسروق، قال: قلت لعائشۃ یا ام المؤمنین و ما بطنان الجنۃ، قالت وسط الجنۃ، حافتاہ قصور اللؤلؤ و الیاقوت، ترابہ المسک و حصباءہ اللؤلؤ و الیاقوت ۔

تخریج : (۸۸) قال : لنا مہران عن ابی معاذ عیسی بن یزید، عن ابی اسحاق، عن ابی عبیدۃ، عن عائشۃ قالت : الکوثر نہر فی بطنان الجنۃ فیہ نہر شاطئاہ در مجوف فیہ من الآنیۃ لاہل الجنۃ مثل عدد نجوم السماء ۔

تخریج : (۸۹) حدثنا خالد بن یزید الکاہلی، قال : حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق، عن ابی عبیدۃ، عن عائشۃ، قال سألتہا عن قولہ تعالی انا اعطیناک الکوثر ۔ قالت : نہر اعطیہ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم شاطئاہ علیہ در مجوف اٰنیتہ کعدد النجوم ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الکافرون

ترجمہ: وَہب بن مُنَبّہ کی روایت ہے کہ قریش کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اگر آپؐ پسند کریں تو ایک سال ہم آپؐ کے دین میں داخل ہو جائیں اور ایک سال آپؐ ہمارے دین میں داخل ہو جایا کریں۔ ۹۰ (عبد بن حُمید ۔ابن ابی حاتم)۔

تشریح: مکہ معظمہ میں ایک دور ایسا گزرا ہے جب نبی ﷺ کی دعوتِ اسلام کے خلاف قریش کے مشرک معاشرے میں مخالفت کا طوفان تو برپا ہو چکا تھا، لیکن ابھی قریش کے سردار اس بات سے بالکل مایوس نہیں ہوئے تھے کہ حضورؐ کو کسی نہ کسی طرح مصالحت پر آمادہ کیا جا سکے گا۔ اس لیے وقتاً فوقتاً وہ آپؐ کے پاس مصالحت کی مختلف تجویزیں لے لے کر آتے رہتے تھے تاکہ آپؐ اُن میں سے کسی کو مان لیں اور وہ نزاع ختم ہو جائے جو آپؐ کے اور اُن کے درمیان رونما ہو چکی تھی [اس سلسلے میں مندرجہ بالا احادیث منقول ہوئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے] کہ ایک مرتبہ ایک ہی مجلس میں نہیں بلکہ مختلف اوقات میں مختلف مواقع پر کفارِ قریش نے حضورؐ کے سامنے اس قسم کی تجویزیں پیش کی تھیں اور اس بات کی ضرورت تھی کہ ایک دفعہ دوٹوک جواب دے کر اُن کی اس امید کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ دین کے معاملے میں کچھ دو اور کچھ لو کے طریقے پر اُن سے کوئی مصالحت کر لیں گے۔

(مندرجہ بالا پہلی حدیث میں اسی وجہ سے) حضورؐ نے فرمایا اچھا ٹھہرو میں دیکھتا ہوں کہ میرے رب کی طرف سے کیا حکم آتا ہے؟۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی درجہ میں بھی اس تجویز کو قابلِ قبول کیا معنی قابلِ غور بھی سمجھتے تھے، اور آپؐ نے معاذ اللہ کفار کو یہ جواب اِس امید پر دیا تھا کہ شاید اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی منظوری آجائے۔ بلکہ دراصل یہ بات بالکل ایسی ہی تھی جیسے کسی ماتحت افسر کے سامنے کوئی بے جا مطالبہ پیش کیا جائے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی حکومت کے لیے یہ مطالبہ قابلِ قبول نہیں ہے، مگر وہ خود صاف انکار کر دینے کے بجائے مطالبہ کرنے والوں سے کہے کہ میں آپ کی درخواست اوپر بھیجے دیتا ہوں، جو کچھ وہاں سے جواب آئے گا وہ آپ کو بتا دوں گا۔ اس سے فرق یہ واقع ہوتا ہے کہ ماتحت افسر اگر خود ہی انکار کر دے تو لوگوں کا اصرار جاری رہتا ہے، لیکن اگر وہ بتائے کہ اوپر سے حکومت کا جواب ہی تمہارے مطالبہ کے خلاف آیا ہے تو لوگ مایوس ہو جاتے ہیں۔ [تفہیم القرآن ۶/ ۵۰۰ سورۃ الکافرون تاریخی پس منظر]

تخریج: (۹۰) عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: قَالَ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ سَرَّكَ اَنْ نَدْخُلَ فِيْ دِيْنِكَ عَامًا وَ تَدْخُلَ فِيْ دِيْنِنَا عَامًا، فَنَزَلَتْ: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ حَتّٰى خَتَمَهَا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: ﴿۹۱﴾ قَالَ ابن قتيبة : قَالُوْا : اِنَّ سَرَّكَ اَنْ نَدْخُلَ فِیْ دِيْنِكَ عَامًا فَادْخُلْ فِیْ دِيْنِنَا عَامًا . فَنَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ .

تخریج: ﴿۹۲﴾ اِنَّ رَهْطًا مِنْ عُتَاةِ قُرَيْشٍ : قَالُوْا لَهٗ [صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] هَلُمَّ فَاتَّبِعْ دِيْنَنَا وَ نَتَّبِعُ دِيْنَكَ تَعْبُدُ اٰلِهَتَنَا سَنَةً وَ نَعْبُدُ اِلٰهَكَ سَنَةً فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَاذَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ اُشْرِكَ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ غَيْرَهٗ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ قریش کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، ہم آپ کو اتنا مال مویشی دیتے ہیں کہ آپ مکہ کے سب سے زیادہ دولتمند آدمی بن جائیں، آپ جس عورت کو پسند کریں اس سے آپ کی شادی کیے دیتے ہیں، ہم آپؐ کے پیچھے چلنے کے لیے تیار ہیں، آپؐ بس ہماری یہ بات مان لیں کہ ہمارے معبودوں کی برائی کرنے سے باز رہیں۔ اگر یہ آپ کو منظور نہیں، تو ہم ایک اور تجویز آپؐ کے سامنے پیش کرتے ہیں جس میں آپ کی بھی بھلائی ہے اور ہماری بھی۔ حضورؐ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک سال آپؐ ہمارے معبودوں لات اور عزّیٰ کی عبادت کریں اور ایک سال ہم آپؐ کے معبود کی عبادت کریں۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا، ٹھہرو، میں دیکھتا ہوں کہ میرے رب کی طرف سے کیا حکم آتا ہے۔ اس پر وحی نازل ہوئی ﴿ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ .... ﴾ اور یہ کہ ﴿ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَأْمُرُوْنِّیْ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجَاهِلُوْنَ ﴾ [الزمر : ۶۴] ۹۳

”ان سے کہو، اے نادانو! کیا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟“ (ابن جریر، ابنِ ابی حاتم، طَبرانی۔

تخریج: ﴿۹۳﴾ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرْشِیُّ ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ خَلَفٍ ، قَالَ : ثنا دَاوٗدُ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ قُرَيْشًا وَ عَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْطُوْهُ مَالًا فَيَكُوْنُ اَغْنٰى رَجُلٍ بِمَكَّةَ وَ يُزَوِّجُوْهُ مَا اَرَادَ مِنَ النِّسَاءِ وَ يَطَؤُا عَقِبَهٗ . فَقَالُوْا لَهٗ هٰذَا لَكَ عِنْدَنَا يَا مُحَمَّدُ وَ كُفَّ عَنْ شَتْمِ اٰلِهَتِنَا فَلَا تَذْكُرْهَا بِسُوْءٍ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ ، فَاِنَّا نَعْرِضُ عَلَيْكَ خَصْلَةً وَاحِدَةً فَهِیَ لَكَ وَ لَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ ، قَالَ : مَا هِیَ ؟ قَالُوْا : تَعْبُدُ اٰلِهَتَنَا سَنَةً اللَّاتَ وَ الْعُزّٰى ، وَ نَعْبُدُ اِلٰهَكَ سَنَةً قَالَ حَتّٰى اَنْظُرَ مَا يَاْتِیْ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَجَاءَ الْوَحْیُ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ . قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ السُّوْرَةَ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَأْمُرُوْنِّیْ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجَاهِلُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ .

ترجمہ: ”ابن عباسؓ کی ایک اور روایت میں یہ ہے کہ قریش کے لوگوں نے حضورؐ سے کہا“ اے محمدؐ، اگر تم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہمارے معبود بتوں کو چُوم لو تو ہم تمہارے معبود کی عبادت کریں گے'' اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی ۹۴۔ (عبد بن حُمید)

ترجمہ: ''سعید بن میناء [وابو البختری کے آزاد کردہ غلام] کی روایت ہے کہ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اَسود بن المطّلب اور اُمیہ بن خلف رسول اللہ ﷺ سے ملے اور آپؐ سے کہا '' اے محمدؐ، آؤ ہم تمہارے معبود کی عبادت کرتے ہیں اور تم ہمارے معبودوں کی عبادت کرو اور ہم اپنے سارے کاموں میں تمہیں شریک کیے لیتے ہیں۔ اگر وہ چیز جو تم لے کر آئے ہو اُس سے بہتر ہوئی جو ہمارے پاس ہے تو ہم تمہارے ساتھ اُس میں شریک ہوں گے اور اپنا حصہ اس سے پالیں گے۔ اور اگر وہ چیز جو ہمارے پاس ہے اُس سے بہتر ہوئی جو تم لائے ہو تو تم ہمارے ساتھ اس میں شریک ہوگے اور اس سے اپنا حصہ پالو گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی کہ ۹۵ ﴿قُلْ یا اَیُّها الکافرون.....﴾ (ابن جریر و ابنِ ابی حاتم، ابنِ ہشام نے بھی سیرت میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے)۔

تخریج: (۹۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ قُرَیْشًا قَالَتْ: لَوِ اسْتَلَمْتَ اٰلِھَتَنَا لَعَبَدْنَا اِلٰھَکَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ السُّوْرَۃُ کُلُّھَا.

تخریج: (۹۵) حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ، قَالَ، ثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: ثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ مَوْلَی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ لَقِیَ الْوَلِیْدُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ، وَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ وَ الْاَسْوَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ، وَ اُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا مُحَمَّدُ ھَلُمَّ فَلْنَعْبُدْ مَا تَعْبُدُ، وَ تَعْبُدُ مَا نَعْبُدُ، وَ نُشْرِکُکَ فِیْ اَمْرِنَا کُلِّهٖ، فَاِنْ کَانَ الَّذِیْ جِئْتَ بِهٖ خَیْرًا مِمَّا بِاَیْدِیْنَا کُنَّا قَدْ شَرِکْنَاکَ وَ اَخَذْنَا بِحَظِّنَا مِنْهُ وَ اِنْ کَانَ الَّذِیْ بِاَیْدِیْنَا خَیْرًا مِمَّا فِیْ یَدَیْکَ کُنْتَ قَدْ شَرِکْتَنَا فِیْ اَمْرِنَا فِیْهِ وَ اَخَذْتَ مِنْهُ بِحَظِّکَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ حَتّٰی انْقَضَتِ السُّوْرَۃُ.

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے بارہا حضورؐ کو فجر کی نماز سے پہلے اور مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتوں میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے دیکھا ہے۔ ۹۶

اس مضمون کی متعدد روایات کچھ لفظی اختلافات کے ساتھ امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابنِ حبان اور ابن مردویہ نے ابنِ عمرؓ سے نقل کی ہیں)۔

ترجمہ: حضرت خبّابؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر لیٹو تو قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ پڑھ لیا کرو، اور حضورؐ کا خود بھی یہ طریقہ تھا کہ جب آپؐ سونے کے لیے لیٹتے تو یہ سورہ پڑھ لیا کرتے تھے ۹۷۔ (بزّاز، طبرانی، ابن مردویہ)۔

تخریج: (۹۶) اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُو الْجَوَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَیْقٍ عَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِیْنَ مَرَّةً یَقْرَأُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ. قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.

تخریج: (۹۷) عَنْ خَبَّابٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَاْتِ فِرَاشَهٗ قَطُّ اِلَّا قَرَأَ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ. حَتّٰی خَتَمَ.

ترجمہ: ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا ''میں تمہیں بتاؤں وہ کلمہ جو تم کو شرک سے محفوظ رکھنے والا ہے؟ وہ یہ ہے کہ سوتے وقت **قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ** پڑھ لیا کرو۔ ۹۸ [ابو یعلٰی، طبرانی]

ترجمہ: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا سوتے وقت **قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ** پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ شرک سے براءت ہے۔ ۹۹ [بَیْهَقِی فی الشُّعب]

ترجمہ: فروہ بن نوفل اور عبدالرحمان بن نوفل، دونوں کا بیان ہے کہ ان کے والد نوفل بن معاویہؓ الاشجعی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جسے میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا **قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ** آخر تک پڑھ کر سو جایا کرو، کیونکہ یہ شرک سے براءت ہے۔ ۱۰۰ (مُسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ، حاکم، ابن مردویہ، بیہقی فی الشُّعب)۔

ترجمہ: ایسی ہی درخواست حضرت زیدؓ بن حارثہ کے بھائی حضرت جبلہؓ بن حارثہ نے حضورؐ سے کی تھی اور ان کو بھی آپؐ نے یہی جواب دیا تھا۔ ۱۰۱ (مُسند احمد، طَبرانی)[تفہیم القرآن ۶/۵۰۱ الکافرون موضوع و مضمون]

تخریج: (۹۸) اَخْرَجَ اَبُوْ یَعْلٰی وَ الطَّبَرَانِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعاً قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی كَلِمَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِنَ الْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَ، قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ عِنْدَ مَنَامِكُمْ.

تخریج: (۹۹) اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّیْنَوَرِیُّ، ثنا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ، ثنا یَزِیْدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ شَیْبَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ: اقْرَأْ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ. عِنْدَ مَنَامِكَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

تخریج: (۱۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ، ثنا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: دَفَعَ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ اِنَّمَا اَنْتَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظِئْرِیْ، قَالَ: فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ: مَا فَعَلَتِ الْجَارِيَةُ اَوِ الْجُوَيْرِيَةُ قَالَ: قُلْتُ عِنْدَ اُمِّهَا قَالَ: فَمَجِیْءُ مَا جِئْتَ قَالَ: قُلْتُ تُعَلِّمُنِیْ مَا اَقُوْلُ عِنْدَ مَنَامِیْ، فَقَالَ: اِقْرَأْ عِنْدَ مَنَامِكَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ: ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

ترجمہ: نوفل کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ام سلمہ کی بیٹی کو میرے سپرد کر کے فرمایا تم میری جگہ نگہبان ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ٹھہرے رہے پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا بچی کیا کر رہی ہے میں نے عرض کیا وہ اپنی ماں کے پاس ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کس لیے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جسے میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں۔ آپ نے فرمایا قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ آخر تک پڑھ کر سو جایا کرو کیونکہ یہ شرک سے براءت ہے۔

تخریج: (۱۰۱) قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِیُّ:

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْقَطْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ جُبَلَةَ ابْنِ حَارِثَةَ وَ هُوَ اَخُوْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ. اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ حَتّٰى تَمُرَّ بِاٰخِرِهَا فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

ترجمہ: ایک حدیث قدسی میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں" اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں سب سے بڑھ کر ہر شریک کی شرکت سے بے نیاز ہوں۔ جس شخص نے کوئی عمل ایسا کیا جس میں میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کیا ہو اُس سے میں بَری ہوں اور وہ پورا کا پورا عمل اُسی کے لیے ہے جس کو اُس نے شریک کیا"۔ ۱۰۲ (مسلم، مُسندِ احمد، ابن ماجہ)۔

تشریح: [گویا کہ] اللہ کی عبادت صرف وہ ہے جس کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت کا شائبہ تک نہ ہو، اور جس میں انسان اپنی بندگی کو بالکل اللہ ہی کے لیے خالص کر دے۔ [قرآن میں فرمان ربانی ہے] ﴿وَ مَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ﴾ (لوگوں کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ بالکل یکسو ہو کر، اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اُس کی عبادت کریں (البینہ: ۵) یہ مضمون بکثرت مقامات پر قرآن میں پوری وضاحت کے ساتھ اور پورے زور کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو - النساء، آیات ۱۴۵، ۱۴۶، الاعراف: ۲۹- سورۃ الزمر ۲-۳-۱۱، ۱۴، ۱۵۔ المومن: ۱۴، ۶۴ تا ۶۶۔ [تفہیم القرآن ۶/۵۰۴ الکافرون حاشیہ ۲]

تخریج: (۱۰۲) حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنِیْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِیْ غَيْرِیْ تَرَكْتُهٗ وَ شِرْكَهٗ .

اس میں منقول الفاظ:
قَالَ تَعَالٰى : اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِیْ فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَ هُوَ كُلُّهٗ لِلَّذِیْ اَشْرَكَ .

تخریج : (۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ قَالَ : اَنَا خَيْرُ الشُّرَكَاءِ ، فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا ، فَاَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِیْ ، فَاَنَا بَرِیْءٌ وَ هُوَ لِلَّذِیْ اَشْرَكَ .

ایک دوسری روایت میں ہے: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَنَا خَيْرُ الشُّرَكَاءِ مَنْ عَمِلَ لِیْ عَمَلًا فَاَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِیْ ، فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَ هُوَ لِلَّذِیْ اَشْرَكَ .

ایک دوسری روایت میں ہے :قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا خَيْرُ الشُّرَكَاءِ مَنْ عَمِلَ لِیْ عَمَلًا فَاَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِیْ ، فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَ هُوَ لِلَّذِیْ اَشْرَكَ .

سورۃ النصر

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ [سورۃ النصر] قرآن مجید کی آخری سورت ہے، یعنی اس کے بعد کوئی مکمل سورہ حضورؐ پر نازل نہیں ہوئی۔ ۱۰۴؎ (مسلم ،نسائی ،طَبَرانی ،ابنِ ابی شیبہ،ابن مَرْدُوْیہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ یہ سورت [سورۃ النصر] حجۃ الوداع کے موقع پر ایام تشریق کے وسط میں بمقام منیٰ نازل ہوئی اور اس کے بعد حضورؐ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر اپنا مشہور خطبہ ارشاد فرمایا۔ ۱۰۵؎ ترمذی بزّار،بیہقی ابنِ ابی شیبہ،عبد بن حُمید،ابویعلیٰ،ابنِ مردویہ)۔

ترجمہ: بیہقی نے کتاب الحج میں حضرت سَرّاء بنت نبہان کی روایت سے حضورؐ کا وہ خطبہ نقل کیا ہے جو آپؐ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اس موقع پر ارشاد فرمایا تھا وہ کہتی ہیں کہ :

" میں نے حجۃ الوداع میں حضورؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگو جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا یہ ایام تشریق کے بیچ کا دن ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا جانتے ہو یہ کونسا مقام ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ مشعرِ حرام ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ میں شاید اس کے بعد تم سے نہ مل سکوں، خبردار رہو، تمہارے خون، اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اُسی طرح حرام ہیں جس طرح یہ دن اور یہ مقام حرام ہے یہاں تک کہ تم اپنے رب کے سامنے حاضر ہو اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے۔ سنو، یہ بات تم میں سے قریب والا دُور والے تک پہنچادے۔ سنو، کیا میں نے تمہیں پہنچادیا؟ اس کے بعد جب ہم لوگ مدینہ واپس ہوئے تو کچھ زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ حضورؐ کا انتقال ہو گیا "۔ ۱۰۶

ترجمہ: ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جب یہ سورۃ [النصر] نازل ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا مجھے میری وفات کی خبر دے دی ہے اور میرا وقت آن پورا ہوا۔ ۱۰۷ (مُسندِ احمد، ابنِ جریر، ابن المنذر، ابنِ مردویہ)۔

تخریج: ﴿۱۰۴﴾ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ، وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ ، قَالَ عَبْدٌ :انا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ: نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : انا اَبُوْ عُمَیْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِیْدِ بْنِ سُهَیْلٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : تَعْلَمُ وَ قَالَ هَارُوْنُ : تَدْرِیْ اٰخِرَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ نَزَلَتْ جَمِیْعًا ، قُلْتُ : نَعَمْ ، اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ قَالَ : صَدَقْتَ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ تَعْلَمُ اَیُّ سُوْرَةٍ لَمْ یَقُلْ اٰخِرَ .الخ

ترجمہ : عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ابنِ عباسؓ نے مجھ سے پوچھا جانتے ہو، اور ہارون نے بیان کیا تمہیں معلوم ہے قرآن میں مکمل سب سے آخری نازل ہونے والی سورت کونسی ہے؟ میں نے کہا ہاں (مجھے معلوم ہے) وہ اذا جاء نصر اللّٰه و الفتح یعنی سورۃ النصر ہے۔ اس نے کہا تو نے سچ کہا ہے ابنِ ابی شیبہ کی روایت میں تعلم ای سورۃ تک ہے آخر کا لفظ اس نے بیان نہیں کیا۔

ابنِ جریر نے عطاء بن یسار کا قول نقل کیا ہے۔

تخریج: ﴿۱۰۵﴾ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ : نَزَلَتْ سُوْرَةُ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ كُلُّهَا بِالْمَدِیْنَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ الخ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ ، قَالَ : اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ جَمِیْعًا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ .

ابنِ عباسؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ قرآن کی آخری مکمل سورۃ اذا جاء نصر اللّٰه و الفتح ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج :(۱۰۶) اَخبَرنَا اَبُو عَبدِ اللّٰہِ الحَافِظُ وَ اَبُو عَبدِ الرَّحمٰنِ ابنُ اَبِی حَامِدِ المُقرِیُٔ ، قَالَا. ثنا اَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ ابنُ یَعقُوبَ ، ثنا اَبُو عَلِیِّ الحَسَنُ بنُ اِسحَاقَ بنِ یَزِیدَ العَطَّارُ ، ثنا زَیدُ بنُ الحُبَابِ ، اَخبَرَنِی مُوسَی بنُ عُبَیدَۃَ الرَّبَذِیُّ ، اَخبَرَنِی صَدَقَۃُ ابنُ یَسَارٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا قَالَ : اُنزِلَت ہٰذِہِ السُّورَۃُ " اِذَا جَآءَ نَصرُ اللّٰہِ وَ الفَتحُ " عَلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی وَسطِ اَیَّامِ التَّشرِیقِ وَ عَرَفَ اَنَّہُ الوَدَاعُ فَاَمَرَ بِرَاحِلَتِہِ القَصوٰی ، فَرُحِلَت لَہٗ، فَرَکِبَ فَوَقَفَ بِالعَقَبَۃِ وَ اجتَمَعَ النَّاسُ فَقَالَ : یَا اَیُّہَا النَّاسُ فَذکر الحدیث فی خطبتہ .

ترجمہ: ابن عمر سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا۔ اذا جاء نصر اللّٰہ و الفتح والی سورۃ رسول اللہ ﷺ پر ایام تشریق کے وسط میں نازل ہوئی آپ جان گئے کہ یہ الوداع کا پیغام ہے. آپ نے اپنی قصوی سواری کو تیاری کرنے کا حکم دیا وہ تیار کردی گئی آپ اس پر سوار ہوئے اور عقبہ پر ٹھہرے لوگ جمع ہوگئے تو آپؐ نے لوگوں کو خطاب فرمانا شروع کیا۔

تخریج : (۱۰۷) اَخبَرنَا عَلِیُّ بنُ اَحمَدَ بنِ عَبدَانَ ، انبأ اَحمَدُ بنُ عُبَیدِ الصَّفَّارُ ، ثنا اَبُو مُسلِمٍ اِبرَاہِیمُ ابنُ عَبدِ اللّٰہِ ح وَ اَخبَرنَا اَبُو نَصرٍ عُمَرُ بنُ عَبدِ العَزِیزِ بنِ عُمَرَ ابنِ قَتَادَۃَ النُّعمَانِیُّ ، انبأ اَبُو عُمَرَ وَ اِسمَاعِیلُ بنُ نَجِیدِ السُّلَمِیُّ ، انبأ اَبُو مُسلِمٍ اِبرَاہِیمُ ابنُ عَبدِ اللّٰہِ البَصرِیُّ ، ثنا اَبُو عَاصِمٍ عَن رَبِیعَۃَ بنِ عَبدِالرَّحمٰنِ ابنِ حِصنِ الغَنَوِیِّ ، حَدَّثَتنِی سَرَّاءُ بِنتُ نَبہَانَ وَ کَانَت رَبَّۃَ بَیتٍ فِی الجَاہِلِیَّۃِ قَالَت ' سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ فِی حَجَّۃِ الوَدَاعِ : ہَل تَدرُونَ اَیَّ یَومٍ ہٰذَا ؟ قَالَ : وَ ہُوَ الیَومُ الَّذِی یَدعُونَ یَومَ الرُّؤُسِ قَالُوا : اَللّٰہُ وَ رَسُولُہٗ اَعلَمُ ، قَالَ : ہٰذَا اَوسَطُ اَیَّامِ التَّشرِیقِ ہَل تَدرُونَ اَیَّ بَلَدٍ ہٰذَا ؟ قَالُوا : اَللّٰہُ وَ رَسُولُہٗ اَعلَمُ . ہٰذَا المَشعَرُ الحَرَامُ ، ثُمَّ قَالَ : اِنِّی لَا اَدرِی لَعَلِّی لَا اَلقَاکُم بَعدَ ہٰذَا ، اَلَا وَ اِنَّ دِمَاءَکُم وَ اَموَالَکُم وَ اَعرَاضَکُم عَلَیکُم حَرَامٌ کَحُرمَۃِ یَومِکُم ہٰذَا فِی بَلَدِکُم ہٰذَا حَتّٰی تَلقَوا رَبَّکُم فَیَسأَلُکُم عَن اَعمَالِکُم اَلَا فَلیُبَلِّغ اَدنَاکُم اَقصَاکُم اَلَا ہَل بَلَّغتُ ، فَلَمَّا قَدِمنَا المَدِینَۃَ لَم یَلبَث اِلَّا قَلِیلاً حَتّٰی مَاتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ .

ترجمہ:- دوسری روایات جو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہوئی ہیں اُن میں بیان کیا گیا ہے کہ اس سورۃ [النصر] کے نزول سے حضورؐ نے یہ سمجھ لیا تھا کہ آپ کو دنیا سے رخصت ہونے کی اطلاع دے دی گئی ہے۔۱۰۸ (مُسند احمد، ابن جریر، طَبرَانی، نسائی، ابن ابی حاتم، ابنِ مَردویہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ سورۃ [النصر] نازل ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا اس سال میرا انتقال ہونے والا ہے۔ یہ بات سن کر حضرت فاطمہؓ رو دیں اِس پر آپؐ نے فرمایا میرے خاندان میں سے تم ہی سب سے پہلے مجھ سے آ کر ملوگی یہ سن کر وہ ہنس دیں۔ ۱۰۹ (ابن ابی حاتم، ابنِ مردویہ)

(قریب قریب اِسی مضمون کی روایت بیہقی نے ابن عباسؓ سے نقل کی ہے) ۱۱۰

تشریح:- [اس سورۃ کو احادیث بالا میں آخری سورۃ کہا گیا ہے]

مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد بعض آیات نازل ہوئی ہیں۔ لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ قرآن کی وہ آیت کون سی ہے، جو حضورؐ پر سب سے آخر میں نازل ہوئی۔ بخاری و مسلم میں حضرت براءؓ بن عازب کی روایت یہ ہے کہ وہ سورۃ نساء کی یہ آخری آیت "یَسْتَفْتُوْنَکَ، قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ ہے۔ امام بخاری نے ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ آیت ربوٰ یعنی جس آیت میں سود کی حرمت کا حکم دیا گیا ہے، قرآن کی سب سے آخری آیت ہے۔ اس کی تائید اُن روایات سے بھی ہوتی ہے جو امام احمد، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت عمرؓ سے نقل کی ہیں، مگر ان میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ یہ آخری آیت ہے، بلکہ حضرت عمرؓ کا قول یہ ہے کہ یہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیات میں سے ہے۔ ابو عبید نے فضائل القرآن میں امام زُہری کا، اور ابنِ جریر نے اپنی تفسیر میں حضرت سعید بن المُسَیّب کا قول نقل کیا ہے کہ آیت ربوٰ اور آیت دین (یعنی سورۃ بقرہ رکوع ۳۸، ۳۹) قرآن میں نازل ہونے والی آخری آیات ہیں۔ نسائی، ابنِ مردویہ اور ابنِ جریر نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ایک دوسرا قول یہ نقل کیا ہے کہ ﴿ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ ﴾ (البقرة: ۲۸۱) قرآن کی آخری آیت ہے۔

الفریابی نے اپنی تفسیر میں ابنِ عباسؓ کا قول نقل کیا ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ یہ آیت حضورؐ کی وفات سے ۸۱ دن پہلے نازل ہوئی تھی اور سعید بن جبیر کا قول جو ابنِ ابی حاتم نے نقل کیا ہے، اس میں اس آیت کے نزول اور حضورؐ کی وفات کے درمیان صرف ۹ دن کا فصل بیان کیا گیا ہے۔ امام احمد کی مُسند اور امام حاکم کی المستدرک میں حضرت ابی بن کعب کی روایت یہ ہے کہ سورہ توبہ کی آیات ۱۲۸ - ۱۲۹ سب سے آخر میں نازل ہوئی ہیں اس سورۃ میں حضورؐ کو وفات کی خبر دی گئی تھی۔

ابن عباسؓ کی ایک روایت بیہقی نے نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے غزوہ بدر میں شریک ہونے والے بڑے بڑے شیوخ کے ساتھ اپنی مجلس میں بلاتے تھے۔ یہ بات بعض بزرگوں کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لڑکے بھی تو اسی لڑکے جیسے ہیں، اس کو خاص طور پر کیوں ہمارے ساتھ شریکِ مجلس کیا جاتا ہے؟ (امام بخاری اور ابن جریر نے تصریح کی ہے کہ یہ بات کہنے والے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تھے) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ علم کے لحاظ سے اس کا جو مقام ہے وہ آپ لوگ جانتے ہیں۔ پھر ایک روز اُنہوں نے شیوخ بدر کو بلایا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے بھی اُن کے ساتھ بُلا لیا۔ میں سمجھ گیا کہ آج مجھے یہ دکھانے کے لیے بلایا گیا ہے کہ مجھ کو اِن کی مجلس میں کیوں شریک کیا جاتا ہے۔ دوران گفتگو میں حضرت عمرؓ نے شیوخ بدر سے پوچھا کہ آپ حضرات اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ بعض نے کہا اس میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب اللہ کی نصرت آئے اور ہم کو فتح نصیب ہو تو ہم اللہ کی حمد اور اس سے استغفار کریں۔ بعض نے کہا اس سے مراد شہروں اور قلعوں کی فتح ہے۔ بعض خاموش رہے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا ابن عباسؓ، کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے پوچھا پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کیا اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی اجل ہے۔ اس میں حضورؐ کو خبر دی گئی ہے کہ جب اللہ کی نصرت آجائے اور فتح نصیب ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا وقت آن پورا ہوا، اِس کے بعد آپؐ اللہ کی حمد اور استغفار کریں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا میں بھی اُس کے سوا کچھ نہیں جانتا جو تم نے کہا ہے۔ ایک روایت میں اس پر یہ اضافہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے شیوخ بدر سے فرمایا آپ لوگ مجھے کیسے ملامت کرتے ہیں، جبکہ اِس لڑکے کو اس مجلس میں شریک کرنے کی وجہ آپ نے دیکھ لی۔ ۱۱۱ تا ۱۱۵ (بخاری، مُسند احمد، ترمذی، ابنِ جریر، ابنِ مردُویہ، بغوی، بیہقی، ابن المنذر) [تفہیم القرآن: ۶/۵۱۲ - ۵۱۳ النصر، زمانہ نزول]

تخریج: (۱۰۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ وَ ابْنُ وَکِیْعٍ قَالَا : ثنا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُعِیَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ کَاَنِّیْ مَقْبُوْضٌ فِیْ تِلْکَ السَّنَةِ .

ترجمہ: حضرت ابنِ عباسؓ سے منقول ہے کہ جب اذا جاء نصر اللّٰه و الفتح کا نزول ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے میری موت کی خبر دے دی گئی ہے۔ میں اسی سال وفات پا جاؤں گا۔

ابن مردویہ نے ابنِ عباس سے ایک اور روایت میں درج ذیل الفاظ بھی نقل کی ہے۔

تخریج: (۱۰۹) لَمَّا نَزَلَتْ : "اِذَا جاء نصر اللّٰه وَالفتح" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُعِیَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَ قُرِّبَ اِلَیَّ اَجَلِیْ .

جب اِذَا جاء نصر اللّٰه وَالْفَتحُ کا نزول ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے میری موت کی خبر دے دی گئی ہے اور میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۱۱۰) قَالَ الْحَافِظُ الْبَيْهَقِيُّ: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ اذا جاء نصر الله والفتح دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ، وَ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ فَبَكَتْ ثُمَّ ضَحِكَتْ وَ قَالَتْ: اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ نُعِيَتْ اِلَيْهِ نَفْسُهٗ فَبَكَيْتُ ثُمَّ قَالَ: اِصْبِرِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لِيْ فَاَبِيْ فَضَحِكْتُ.

تخریج: (۱۱۱) عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ: قَالَتْ: لَمَّا اَنْزَلَ "اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا عَمَرَ فِيْ اُمَّتِهٖ شَطْرَ مَا عَمَرَ النَّبِيُّ الْمَاضِيْ قَبْلَهٗ، فَاِنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَ هٰذِهٖ لِيْ عِشْرُوْنَ سَنَةً، وَ اَنَا مَيِّتٌ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ، فَبَكَتْ فَاطِمَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اَنْتِ اَوَّلُ اَهْلِيْ بِيْ لُحُوْقًا، فَتَبَسَّمَتْ.

ترجمہ: حضرت ام حبیبہؓ سے منقول ہے کہ جب اذا جاء نصر الله و الفتح کا نزول ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر وہ اپنی امت میں اپنے سے پہلے بھیجے ہوئے نبی جتنی عمر سے آدھی عمر تک رہا ہے۔ عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل میں چالیس برس رہے اور میرے لیے اس اعتبار سے بیس سال ہے میں اسی سال کے دوران میں وفات پانے والا ہوں۔ یہ سن کر حضرت فاطمہؓ رو پڑیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا۔ میرے خاندان میں سے تم سب سے پہلے مجھ سے آ کر ملاقات کرو گی۔ تو وہ ہنس پڑیں۔

تخریج: (۱۱۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِيْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ، فَكَاَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ، فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِثْلُهٗ، فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهٗ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ. فَدَعَاهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهُمْ فَمَا رُئِيْتُ اَنَّهٗ دَعَانِيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ: مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ". فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُمِرْنَا اَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ وَ نَسْتَغْفِرَهٗ اِذَا نُصِرْنَا وَ فُتِحَ عَلَيْنَا وَ سَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ لِيْ اَكَذَاكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَا تَقُوْلُ، قُلْتُ هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ لَهٗ قَالَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَذٰلِكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ: مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَقُوْلُ.

تخریج: (۱۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِيْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْفَتٰى مَعَنَا وَ لَنَا اَبْنَاءٌ مِثْلُهٗ . فَقَالَ : اِنَّهٗ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَالَ : فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَ دَعَانِيْ مَعَهُمْ . قَالَ : وَ مَا رَأَيْتُهٗ دَعَانِيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّيْ . فَقَالَ : مَا تَقُوْلُوْنَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ؟ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ وَ نَسْتَغْفِرَهٗ اِذَا نُصِرْنَا وَ فُتِحَ عَلَيْنَا . وَ قَالَ بَعْضُهُمْ : لَا نَدْرِيْ وَلَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا . فَقَالَ لِيْ : يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَكَذٰلِكَ تَقُوْلُ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا تَقُوْلُ ؟ قُلْتُ : هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اللّٰهُ لَهٗ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ . فَذَاكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ ، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا. قَالَ عُمَرُ : مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ .

تخریج: (۱۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، انا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاْذَنُ لِاَهْلِ بَدْرٍ وَ يَاْذَنُ لِيْ مَعَهُمْ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَاْذَنُ لِهٰذَا الْفَتٰى مَعَنَا، وَ مِنْ اَبْنَاءِ نَا مَنْ هُوَ مِثْلُهٗ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّهٗ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ . قَالَ : فَاَذِنَ لَهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَ اَذِنَ لِيْ مَعَهُمْ فَسَاَلَهُمْ عَنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ " اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ " فَقَالُوْا : اَمَرَ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فُتِحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْتَغْفِرَهٗ وَ يَتُوْبَ اِلَيْهِ . فَقَالَ لِيْ مَا تَقُوْلُ يَابْنَ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَيْسَتْ كَذَاكَ وَ لٰكِنَّهٗ اَخْبَرَ نَبِيَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ بِحُضُوْرِ اَجَلِهٖ . فَقَالَ : اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ . فَتْحُ مَكَّةَ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَذٰلِكَ عَلَامَةُ مَوْتِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِكَ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ لَهُمْ : كَيْفَ تَلُوْمُوْنِيْ عَلٰى مَا تَرَوْنَ .

تخریج: (۱۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى " اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ " قَالُوْا فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَ الْقُصُوْرِ ،قَالَ مَا تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ: اَجَلٌ اَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعِيَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ .

ترجمہ : حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ سے آیت اذا جاء نصر اللّٰہ و الفتح کے بارے میں دریافت کیا [کہ اس سے کیا مراد ہے] تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں شہروں اور محلات کے فتح کی خوشخبری ہے حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ ابن عباس تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مدت یا مثال مراد ہے جو محمد ﷺ کے لیے بیان کی گئی ہے اور آپ کو وفات کی خبر دی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۱۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِيْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ : اَتَسْأَلُهُ وَ لَنَا بَنُوْنَ مِثْلُهُ قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ " اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ " فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ وَقَرَأَ سُوْرَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَ اللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ . هذا حديث حسن صحيح .

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے ساتھ مجھ سے بھی مسائل پوچھ لیتے تھے۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اعتراض کیا کہ آپ اس سے تو پوچھتے ہیں حالانکہ اس جیسے تو ہمارے بھی کئی لڑکے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ ایسا اس بنا پر ہے جسے آپ حضرات جانتے ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے مجھ سے اذا جاء نصر اللہ و الفتح کے متعلق دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہے اور آخر سورت تک پڑھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا واللہ میرے علم میں بھی اس کے سوا کچھ نہیں جو تمہارے علم میں ہے۔

وفات سے پہلے حضورؐ کا وظیفہ

متن :- سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ .

ترجمہ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ اپنی وفات سے پہلے مندرجہ بالا الفاظ کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے کلمات ہیں جو آپؐ نے اب پڑھنے شروع کر دیئے ہیں؟ فرمایا میرے لیے ایک علامت مقرر کر دی گئی ہے کہ جب میں اُسے دیکھوں تو یہ الفاظ کہا کروں اور وہ ہے " اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ" ۱۱۷ (مُسند احمد، مسلم، ابن جریر ، ابنِ المنذر، ابنِ مردویہ)

(بعض روایات میں الفاظ یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ) ۱۱۸

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپؐ اپنے رکوع وسجود میں بکثرت یہ الفاظ کہتے تھے۔ (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ) یہ قرآن (یعنی سورۂ نصر) کی تاویل تھی جو آپؐ نے فرمائی تھی۔ ۱۱۹ (بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی ، ابنِ ماجہ، ابنِ جریر)

تخریج : (۱۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا : نا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَمُوْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ قَالَتْ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ہٰذِہِ الْکَلِمَاتُ الَّتِیْ اَرَاکَ اَحْدَثْتَہَا تَقُوْلُہَا: قَالَ جُعِلَتْ لِیْ عَلَامَۃٌ فِیْ اُمَّتِیْ اِذَا رَاَیْتُہَا قُلْتُہَا: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَۃِ۔

تخریج: (۱۱۸) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْاَعْلٰی، قَالَ: نَا دَاوٗدُ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَۃَ، قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ قَالَتْ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاکَ تُکْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ قَالَتْ: فَقَالَ خَبَّرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ اِنِّیْ سَارٰی عَلَامَۃً فِیْ اُمَّتِیْ۔ فَاِذَا رَاَیْتُہَا اَکْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فَقَدْ رَاَیْتُہَا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَکَّۃَ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَ اسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔

تخریج: (۱۱۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِکَ اللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

ایک دوسری روایت میں ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ: مَا صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَیْہِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ اِلَّا یَقُوْلُ فِیْہَا سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِکَ اللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

ترجمہ:- حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک پر آپؐ کے آخری زمانہ حیات میں اُٹھتے بیٹھتے اور جاتے اور آتے یہ الفاظ جاری رہے: (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ) میں نے ایک روز پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ، آپ کثرت سے یہ ذکر کیوں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے پھر آپؐ نے یہ سورۃ [النصر] پڑھی۔ ۱۲۰ (ابن جریر)

متن:- سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَ بِحَمْدِکَ، اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِکَ، اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ، اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔ (ابن جریر مسند احمد، ابن ابی حاتم)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ جب یہ سورۃ النصر نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ ذکر فرماتے رہتے۔ ۱۲۱ (ابن جریر ،مُسندِ احمد ،ابن ابی حاتم)

تخریج: (۱۲۰) حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ ، قَالَ : لنا حَفْصٌ ، قَالَ : لنا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ اَمْرِهٖ : لَا يَقُوْمُ وَلَا يَقْعُدُ ، وَلَا يَذْهَبُ ، وَلَا يَجِيْءُ اِلَّا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُكْثِرُ مِنْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ لَا تَذْهَبُ وَ لَا تَجِيْءُ وَلَا تَقُوْمُ وَلَا تَقْعُدُ اِلَّا قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ قَالَ : اِنِّيْ اُمِرْتُ بِهَا فَقَالَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ .

تخریج: (۱۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : لنا مِهْرَانُ ، عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ عِيْسَى ابْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ كَانَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ .

ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ اس [سورۃ النصر] کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ آخرت کے لیے محنت و ریاضت کرنے میں اِس قدر شدت کے ساتھ مشغول ہو گئے جتنے اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ ۱۲۲ (نسائی، طبرانی ،ابنِ ابی حاتم، ابنِ مردویہ)

تشریح :- مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے اس سورۃ [النصر] میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بتادیا تھا کہ جب عرب میں اسلام کی فتح مکمل ہو جائے اور لوگ اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہونے لگیں تو اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ کام مکمل ہو گیا جس کے لیے آپؐ دنیا میں بھیجے گئے تھے۔ اسکے بعد آپ کو حکم دیا گیا کہ آپؐ اللہ کی حمد اور اس کی تسبیح کرنے میں مشغول ہو جائیں کہ اُس کے فضل سے آپؐ اتنا بڑا کام انجام دینے میں کامیاب ہوئے، اور اُس سے دعا کریں کہ اس خدمت کی انجام دہی میں جو بھول چوک یا کوتاہی بھی آپؐ سے ہوئی اُسے وہ معاف فرمادے اس مقام پر آدمی غور کرے تو دیکھ سکتا ہے کہ ایک نبی اور ایک عام دنیوی رہنما کے درمیان کتنا عظیم فرق ہے کسی دنیوی رہنما کو اگر اپنی زندگی ہی میں وہ انقلاب عظیم برپا کرنے میں کامیابی نصیب ہو جائے جس کے لیے وہ کام کرنے اٹھا ہو تو اس کے لیے یہ جشن منانے اور اپنی قیادت پر فخر کرنے کا موقع ہوتا ہے۔ لیکن یہاں اللہ کے پیغمبر کو ہم دیکھتے ہیں کہ اُس نے ۲۳ سال کی مختصر مدت میں ایک پوری قوم کے عقائد، افکار، عادات، اخلاق، تمدن، تہذیب، معاشرت، معیشت اور حربی قابلیت کو بالکل بدل ڈالا اور جہالت و جاہلیت میں ڈوبی ہوئی قوم کو اٹھا کر اس قابل بنا دیا کہ وہ دنیا کو مسخر کر ڈالے اور اقوامِ عالم کی امام بن جائے، مگر ایسا عظیم کارنامہ اُس کے ہاتھوں انجام پانے کے بعد اُسے جشن منانے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ اللہ کی حمد اور تسبیح کرنے اور اُس سے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور وہ پوری عاجزی کے ساتھ اس حکم کی تعمیل میں لگ جاتا ہے۔ [تفہیم القرآن: ٦/ ٥١٤۔ النصر موضوع اور مضمون]

تخریج: (۱۲۲) قَالَ الطَّبَرَانِیُّ: حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰ، حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ" حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ قَالَ: نُعِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُهٗ حِيْنَ نَزَلَتْ قَالَ فَاَخَذَ بِاَشَدِّ مَا كَانَ قَطُّ اِجْتِهَادًا فِيْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ.

سورۂ لہب

ترجمہ: ابنِ عباسؓ سے متعدد سندوں کے ساتھ یہ روایت محدثین نے نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو دعوتِ عام پیش کرنے کا حکم دیا گیا اور قرآن مجید میں یہ ہدایت نازل ہوئی کہ آپؐ اپنے قریب ترین عزیزوں کو سب سے پہلے خدا کے عذاب سے ڈرائیں تو آپؐ نے صبح سویرے کوہِ صفا پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا، (یا صباحاہ ہائے صبح کی آفت)۔ عرب میں یہ صدا وہ شخص لگاتا تھا جو صبح کے جھٹ پٹے میں کسی دشمن کو اپنے قبیلے پر حملہ کرنے کے لیے آتے دیکھ لیتا تھا۔ حضورؐ کی یہ آواز سن کر لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ کون پکار رہا ہے۔ بتایا گیا کہ یہ محمد (ﷺ) کی آواز ہے۔ اس پر قریش کے تمام خاندانوں کے لوگ آپؐ کی طرف دوڑ پڑے۔ جو خود آ سکتا تھا وہ خود آیا، اور جو نہ آ سکتا تھا اس نے اپنی طرف سے کسی کو بھیج دیا۔ جب سب جمع ہو گئے تو آپؐ نے قریش کے ایک ایک خاندان کا نام لے لے کر پکارا، اے بنی ہاشم، اے بنی عبد المطّلب، اے بنی فہر، اے بنی فلاں، اے بنی فلاں، اگر میں تمھیں یہ بتاؤں کہ پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر تم پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہے تو تم میری بات سچ مانو گے؟ لوگوں نے کہا ہاں، ہمیں کبھی تم سے جھوٹ سننے کا تجربہ نہیں ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو میں تمھیں خبردار کرتا ہوں کہ آگے سخت عذاب آ رہا ہے۔ اس پر قبل اس کے کہ کوئی اور بولتا، حضورؐ کے اپنے چچا ابولہب نے کہا تَبًّا لَّکَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ ''ستیاناس جائے تیرا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اس لیے تو نے ہمیں جمع کیا؟'' ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے پتھر اٹھایا تا کہ رسول اللہ ﷺ پر کھینچ مارے۔ ۱۲۳؎ مُسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن جریر وغیرہ

تخریج : (۱۲۳) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : وَ اَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ. وَ رَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ. خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ. فَقَالُوا : مَنْ هٰذَا؟ فَاجْتَمَعُوا اِلَيْهِ فَقَالَ : اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ قَالُوا : مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا. فَقَالَ : اِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ. قَالَ اَبُو لَهَبٍ : تَبًّا لَّكَ. مَا جَمَعْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا؟ ثُمَّ قَامَ. فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ وَ تَبَّ.

ترجمہ : حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب آیت انذر عشیرتک الاقربین (اپنے قریبی رشتہ داروں کو خبردار کرو) نیز ان میں خاص لوگوں کو متنبہ کرو، نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور کوہِ صفا پر چڑھ کر یا صباحاہ (ہائے صبح کی مصیبت) بلند آواز سے پکارنے لگے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہے [معلوم ہو جانے پر] لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا کیا خیال ہے تمہارا کہ اگر میں مطلع کروں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے دامن سے نکلنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے (مجھے سچا سمجھو گے) وہ بولے ہمیں تمہارے بارے میں جھوٹ کا تجربہ نہیں ہوا۔ اس پر آپ نے فرمایا، تو پھر میں تمہیں سخت عذاب کی آمد سے پیشتر متنبہ کرتا (ڈراتا) ہوں یہ سن کر ابولہب بول اٹھا تیرا ستیاناس جائے۔ کیا اس لیے تو نے ہمیں جمع کیا تھا۔ یہ کہ کر وہ اُٹھ گیا تو سورۂ لہب نازل ہوئی۔ ۱۲۴؎

تخریج : (۱۲۴) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ وَ اَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلَ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ؟ فَجَاءَ اَبُو لَهَبٍ وَ قُرَيْشٌ. فَقَالَ : اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ اَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ. قَالُوا : نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا. قَالَ : فَاِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ. فَقَالَ اَبُو لَهَبٍ : تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا. فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ وَ تَبَّ، مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَ مَا كَسَبَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب آیت و انذر عشیرتک الاقربین کا نزول ہوا تو نبی ﷺ کوہِ صفا پر چڑھے اور بآواز بلند پکارنے لگے۔ اے بنی فہر، اے بنی عدی، قریش کے تمام قبائل کا نام لے لے کر آواز دی کہ وہ سب جمع ہو گئے ان میں سے جو خود نہ آ سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا۔ تاکہ وہ ملاحظہ کرے کہ کیا پیش آ گیا ہے۔ ابولہب اور قریش بھی آئے آپ نے دریافت فرمایا کہ اگر میں یہ کہوں کہ ایک بڑا لشکر تم پر حملہ آور ہونے ہی والا ہے تو کیا تم میری بات کو سچ تسلیم کرو گے۔ سب نے متفق طور پر کہا ضرور کریں گے اس لیے کہ تمہارے متعلق سچائی کے سوا ہمارے تجربہ میں اور کوئی چیز نہیں آئی تب فرمایا میں تمہیں ایک شدید عذاب کی آمد سے پیشتر متنبہ کرنے والا ہوں۔ اس پر ابولہب بولا۔ ستیاناس جائے تیرا، کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا اس وقت یہ سورۂ تبت یدا نازل ہوئی۔ ۱۲۵

تخریج: (۱۲۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْبَطْحَاءِ ، فَصَعِدَ اِلَى الْجَبَلِ ، فَنَادٰى يَا صَبَاحَاهُ ! فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ . فَقَالَ : اَرَاَيْتُمْ اِنْ حَدَّثْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحَكُمْ اَوْ مُمَسِّيكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ ؟ قَالُوْا : نَعَمْ ، قَالَ : فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ . فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ : اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا ؟ تَبًّا لَّكَ . فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ اِلٰى اٰخِرِهَا .

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ بطحاء کی جانب تشریف لے گئے اور پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا یا صباحاہ (ہائے صبح کی آفت و مصیبت) آواز سن کر قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا، بتاؤ اگر میں تم سے بیان کروں کہ دشمن صبح یا شام تم پر حملہ آور ہونے والا ہے، تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے؟ سب بولے ہاں (ہم تصدیق کریں گے) تو آپ نے فرمایا میں تمہیں شدید عذاب کی گرفت میں آنے سے پہلے خبردار کرنے ڈرانے والا ہوں اس پر ابو لہب بول اٹھا۔ کیا اس لیے تو نے ہمیں جمع کیا تھا۔ ستیاناس جائے تیرا، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے تبت یدا أبی لهب آخر تک نازل فرمائی۔ ۱۲۶

تخریج: (۱۲۶) اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : لَمَّا اُنْزِلَتْ : وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ، صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ! فَقَالَتْ قُرَيْشٌ : مُحَمَّدٌ عَلَى الصَّفَا يَهْتِفُ ، فَاَقْبَلُوْا وَاجْتَمَعُوْا فَقَالُوْا : مَالَكَ يَا مُحَمَّدُ ؟ قَالَ : اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ ؟ قَالُوْا : نَعَمْ اَنْتَ عِنْدَنَا غَيْرُ مُتَّهَمٍ ، وَ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَطُّ ، قَالَ : فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ، يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِيْ زُهْرَةَ ، حَتّٰى عَدَّدَ الْاَفْخَاذَ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُرَیْشٍ ، اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُنْذِرَ عَشِیْرَتِیَ الْاَقْرَبِیْنَ وَ اِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ الدُّنْیَا مَنْفَعَۃً وَلَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ نَصِیْبًا اِلَّا اَنْ تَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، قَالَ : یَقُوْلُ اَبُوْ لَھَبٍ : تَبًّا لَّکَ سَائِرَ الْیَوْمِ ! اَلِھٰذَا جَمَعْتَنَا ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ، تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی : تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَ تَبَّ ، السورۃ کلھا .

ترجمہ : ابن زیدؒ کی روایت ہے کہ ابولہب نے رسول اللہ ﷺ سے ایک روز پوچھا اگر میں تمہارے دین کو مان لوں تو مجھے کیا ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا جو اور سب ایمان لانے والوں کو ملے گا اس نے کہا میرے لیے کوئی فضیلت نہیں ہے؟ حضورؐ نے فرمایا اور آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس پر وہ بولا (تَبًّا ھٰذَا الدِّیْنِ تَبًّا اَنْ اَکُوْنَ وَھٰٓؤُلَآءِ سَوَاءً) "ستیاناس جائے اس دین کا جس میں میں اور یہ دوسرے لوگ برابر ہوں۔ ۱۲۷(ابنِ جریر)۔

تخریج : ﴿۱۲۷﴾ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ زَیْدٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ " تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَتَبَّ " قَالَ اَلتَّبُّ الْخُسْرَانُ . قَالَ : قَالَ اَبُوْ لَھَبٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَا ذَا اُعْطٰی یَا مُحَمَّدُ ! اِنْ اٰمَنْتُ بِکَ . قَالَ کَمَا یُعْطَی الْمُسْلِمُوْنَ . فَقَالَ مَالِیْ عَلَیْھِمْ فَضْلٌ قَالَ : وَ اَیَّ شَیْءٍ تَبْتَغِیْ ؟ قَالَ تَبًّا لِھٰذَا مِنْ دِیْنٍ تَبًّا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا وَ ھٰٓؤُلَآءِ سَوَاءً فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ یَقُوْلُ بِمَا عَمِلَتْ اَیْدِیْھِمْ.

ترجمہ : مکہ میں ابولہب حضورؐ کا قریب ترین ہمسایہ تھا۔ دونوں کے گھر ایک دیوار بیچ واقع تھے۔ اُس کے علاوہ حَکَم بن عاص (مروان کا باپ) عُقبہ بن ابی مُعَیط، عَدِی بن حمراء اور ابن الاصداء الھذلی بھی آپؐ کے ہمسائے تھے، یہ لوگ گھر میں بھی حضورؐ کو چین نہیں لینے دیتے تھے۔ آپؐ کبھی نماز پڑھ رہے ہوتے تو یہ اوپر سے بکری کا اوجھ آپؐ پر پھینک دیتے۔ کبھی صحن میں کھانا پک رہا ہوتا تو یہ ہنڈیا پر غلاظت پھینک دیتے۔ حضورؐ باہر نکل کر ان لوگوں سے فرماتے " اے بنی عبد مناف، یہ کیسی ہمسائیگی ہے؟" ۱۲۸(بیہقی، ابن ابی حاتم) ابولہب کی بیوی اُم جمیل [ابوسفیان کی بہن] نے تو یہ مستقل وتیرہ ہی اختیار کر رکھا تھا کہ راتوں کو آپؐ کے گھر کے دروازے پر خاردار جھاڑیاں لا کر ڈال دیتی، تاکہ صبح سویرے جب آپؐ یا آپؐ کے بچے باہر نکلیں تو کوئی کانٹا پاؤں میں چبھ جائے۔ ۱۲۹(ابنِ جریر، ابنِ عساکر، ابنِ ہشام)

تخریج : ﴿۱۲۸﴾ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ : وَ کَانَ النَّفَرُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَیْتِہٖ اَبَا لَھَبٍ، وَالْحَکَمَ بْنَ الْعَاصِ بْنِ اُمَیَّۃَ، وَ عُقْبَۃَ ابْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ، وَعَدِیَّ بْنَ حَمْرَاءَ الثَّقَفِیَّ، وَ ابْنَ الْاَصْدَاءِ الْھُذَلِیَّ، وَکَانُوْا جِیْرَانَہٗ، لَمْ یُسْلِمْ مِنْھُمْ اَحَدٌ اِلَّا الْحَکَمُ ابْنُ اَبِی الْعَاصِ، فَکَانَ اَحَدُھُمْ فِیْمَا ذُکِرَ لِیْ یَطْرَحُ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ الشَّاۃِ وَھُوَ یُصَلِّیْ، وَ کَانَ اَحَدُھُمْ یَطْرَحُھَا فِیْ بُرْمَتِہٖ اِذَا نُصِبَتْ لَہٗ، حَتّٰی اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجُرًا لِیَسْتَتِرَ بِہٖ مِنْھُمْ اِذَا صَلّٰی. فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَرَحُوْا عَلَیْہِ ذٰلِکَ الْاَذٰی کَمَا حَدَّثَنِیْ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُرْوَۃَ ابْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ، یَخْرُجُ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْعُوْدِ، فَیَقِفُ بِہٖ عَلٰی بَابِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ: یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ، اَیُّ جِوَارٍ ھٰذَا؟ ثُمَّ یُلْقِیْہِ فِی الطَّرِیْقِ.

ترجمہ: ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر میں اذیت دیتے تھے وہ ابولہب، حکم بن عاص بن امیہ اور عُقبہ بن ابی مُعیط اور عدی بن حمراء ثقفی اور ابن الاصداء ہُذلی تھے۔ یہ حضرات آپؐ کے ہمسایہ تھے۔ حکم بن ابی العاص کے سوا ان میں سے کوئی بھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوا تھا۔ مذکورہ بالا لوگوں میں ایک صاحب آپ پر بکری کی بچے دانی لا کر اوپر ڈال دیتے جبکہ آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔ اور ان میں سے کوئی چولہے پر رکھی ہوئی ہنڈیا میں غلاظت پھینک دیتا حتیٰ کہ مجبور ہو کر رسول اللہ ﷺ نے چھوٹے سے کمرے پر رکاوٹ کھڑی کر لی۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے نماز پڑھتے وقت ان کی آنکھوں سے پوشیدہ ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب یہ لوگ گندگی پھینکتے تو اس گندگی کو لکڑی پر اٹھا کر اپنے دروازے پر کھڑے ہو کر فرماتے اے بنی عبد مناف یہ کیسی ہمسائیگی ہے پھر اسے باہر راستہ میں پھینک دیتے۔

تخریج: (۱۲۹) اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ عَائِشَۃَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کُنْتُ بَیْنَ شَرِّ جَارَیْنِ، بَیْنَ اَبِیْ لَھَبٍ وَ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ اِنْ کَانَا لَیَاْتِیَانِ بِالْفُرُوْثِ فَیَطْرَحَانِھَا عَلٰی بَابِیْ حَتّٰی اِنَّھُمْ لَیَاْتُوْنَ بِبَعْضِ مَا یَطْرَحُوْنَ مِنَ الْاَذٰی فَیَطْرَحُوْنَہٗ عَلٰی بَابِیْ، فَیَخْرُجُ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَیَقُوْلُ: یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَیُّ جِوَارٍ ھٰذَا؟ ثُمَّ یُلْقِیْہِ بِالطَّرِیْقِ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دو شریر ہمسایوں یعنی ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط کے درمیان رہتا ہوں یہ دونوں شریر آدمی گوبر لا کر میرے دروازے پر پھینک دیتے ہیں۔ صورت حال یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ یہ سب لوگ جو گندگی وہ پھینکنا چاہتے لا کر میرے گھر کے دروازے پر پھینک دیتے۔ آپ اس گندگی کو اٹھا کر باہر تشریف لاتے اور فرماتے اے بنی عبد مناف یہ کیسی ہمسائیگی ہے پھر اسے باہر پھینک دیتے۔ [۱۳۰]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۱۳۰) عَنِ ابنِ زَیدٍ ، کَانَتْ تَاْتِیْ بِاَغْصَانِ الشَّوْکِ تَطْرَحُهَا بِاللَّیْلِ فِیْ طَرِیْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقِیْلَ : کَانَتْ تَحْمِلُ حُزْمَةَ الشَّوْکِ وَالْحَسَکِ وَالسَّعْدَانِ فَتَنْشِرُهَا بِاللَّیْلِ فِیْ طَرِیْقِهٖ عَلَیْهِ الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَطَؤُهٗ کَمَا یَطَأُ الْحَرِیْرَ .

ترجمہ : ابن زید سے منقول ہے کہ (ام جمیل) خاردار جھاڑیاں رات کو رسول اللہ ﷺ کے راستے میں ڈال دیتی تھی ۱۳۱؎ اور یہ بھی منقول ہے (کہا گیا ہے) کہ وہ کانٹے دار جھاڑیوں کا گھٹا لا کر رات کے وقت آپ کے راستے میں بچھا دیتی (بکھیر دیتی) اور رسول اللہ ﷺ اس پر اس طرح گزر جاتے جس طرح ریشم پر گزرتے۔

تخریج : (۱۳۱) حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ ،قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ زَیْدٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَ امْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ قَالَ : کَانَتْ تَاْتِیْ بِاَغْصَانِ الشَّوْکِ فَتَطْرَحُهَا بِاللَّیْلِ فِیْ طَرِیْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

ترجمہ : ابن زید نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد وامرأته حمالة الحطب کی تفسیر بیان کی ہے کہ ام جمیل [ابولہب کی بیوی] خاردار جھاڑیاں اٹھا کر لاتی اور رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے راستہ میں ڈال دیتی۔

ترجمہ : نبوت سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیاں ابولہب کے دو بیٹوں عُتْبہ اور عُتَیبہ سے بیاہی ہوئی تھیں۔ نبوت کے بعد جب حضورؐ نے اسلام کی طرف دعوت دینی شروع کی تو اس شخص نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا کہ میرے لیے تم سے ملنا حرام ہے اگر تم محمد ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق نہ دے دو۔ چنانچہ دونوں نے طلاق دے دی۔ اور عُتَیبہ تو جہالت میں اس قدر آگے بڑھ گیا کہ ایک روز حضورؐ کے سامنے آ کر اس نے کہا کہ میں النَّجمِ اِذَا هَوٰی اور اَلَّذِیْ دَنَا فَتَدَلّٰی کا انکار کرتا ہوں، اور یہ کہ کر اس نے حضورؐ کی طرف تھوکا جو آپؐ پر نہیں پڑا۔ حضورؐ نے فرمایا خدایا، اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتے کو مسلّط کر دے۔ اس کے بعد عُتَیبہ اپنے باپ کے ساتھ شام کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ دورانِ سفر میں ایک ایسی جگہ قافلے نے پڑاؤ کیا جہاں مقامی لوگوں نے بتایا کہ راتوں کو درندے آتے ہیں۔ ابولہب نے اپنے ساتھی اہلِ قریش سے کہا کہ میرے بیٹے کی حفاظت کا کچھ انتظام کرو، کیونکہ مجھے محمد (ﷺ) کی بددعا کا خوف ہے۔ اس پر قافلے والوں نے عُتَیبہ کے گرد ہر طرف اپنے اونٹ بٹھا دیئے اور پڑ کر سو رہے۔ رات کو ایک شیر آیا اور اونٹوں کے حلقے میں سے گزر کر اُس نے عُتَیبہ کو پھاڑ کھایا۔۱۳۲؎ (اَلاِستیعاب لابن عبد البرّ اَلاِصابه لابن حجر ، دلائل النبوۃ لابی نُعیم الاصفهانی ، رُوضُ الانُف للسُّهَیلی)

روایات میں یہ اختلاف ہے کہ بعض راوی طلاق کے معاملے کو اعلانِ نبوت کے بعد کا واقعہ بیان کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بعض کہتے ہیں کہ یہ تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ کے نزول کے بعد پیش آیا تھا۔ اس امر میں بھی اختلاف ہے کہ یہ ابولہب کا لڑکا عُتبہ تھا یا عُتَیبہ۔ لیکن یہ بات ثابت ہے کہ فتح مکہ کے بعد عُتبہ نے اسلام قبول کر کے حضورؐ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ اس لیے صحیح بات یہی ہے کہ یہ لڑکا عُتَیبہ تھا۔

اُس کے خبثِ نفس کا یہ حال تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسم کے بعد دوسرے صاحبزادے حضرت عبداللہ کا بھی انتقال ہو گیا تو یہ اپنے بھتیجے کے غم میں شریک ہونے کے بجائے خوشی خوشی دوڑا ہوا قریش کے سرداروں کے پاس پہنچا اور اُن کو خبر دی کہ لو آج محمد (ﷺ) بے نام و نشان ہو گئے۔

تخریج: (۱۳۲) وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُتَيْبَةَ ، وَ رُقَيَّةُ أُخْتُهَا عِنْدَ أَخِيْهِ عُتْبَةَ . فَلَمَّا نَزَلَتِ السُّوْرَةُ ، قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ لَهُمَا : رَأْسِيْ وَ رَأْسُكُمَا حَرَامٌ إِنْ لَّمْ تُطَلِّقَا ابْنَتَيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَطَلَّقَاهُمَا إِلَّا أَنَّ عُتَيْبَةَ الْمُصَغَّرَ ، كَانَ قَدْ أَرَادَ الْخُرُوْجَ إِلَى الشَّامِ مَعَ أَبِيْهِ فَقَالَ لَآتِيَنَّ مُحَمَّدًا (عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) وَ أُوْذِيَنَّهُ ، فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ كَافِرٌ بِالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى وَ بِالَّذِيْ دَنَا فَتَدَلّٰى ثُمَّ تَفَلَ تُجَاهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصِبْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ شَيْءٌ وَ طَلَّقَ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُوْمٍ فَأَغْضَبَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِمَا قَالَ وَ فَعَلَ . فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ . وَكَانَ أَبُوْ طَالِبٍ حَاضِرًا فَكَرِهَ ذٰلِكَ ، وَ قَالَ لَهُ مَا أَغْنَاكَ يَا ابْنَ أَخِيْ عَنْ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ . فَرَجَعَ إِلٰى أَبِيْهِ . ثُمَّ خَرَجُوْا إِلَى الشَّامِ . فَنَزَلُوْا مَنْزِلًا . فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ رَاهِبٌ مِنْ دَيْرٍ ، وَقَالَ لَهُمْ إِنَّ هٰذِهِ أَرْضٌ مُسْبِعَةٌ ، فَقَالَ : أَبُوْ لَهَبٍ : أَغِيْثُوْنِيْ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَإِنِّيْ أَخَافُ عَلٰى ابْنِيْ دَعْوَةَ مُحَمَّدٍ [صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] فَجَمَعُوْا جِمَالَهُمْ وَ أَنَاخُوْهَا حَوْلَهُمْ خَوْفًا مِنَ الْأَسَدِ. فَجَاءَ الْأَسَدُ يَتَشَمَّمُ وُجُوْهَهُمْ حَتّٰى أَتٰى عُتَيْبَةَ فَقَتَلَهُ .

مستدرک نے روایت کو اس طرح بیان کیا ہے۔

تخریج: (۱۳۳) عَنْ أَبِيْ نَوْفَلِ بْنِ أَبِيْ عَقْرَبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : كَانَ لَهَبُ بْنُ أَبِيْ لَهَبٍ يَسُبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبَكَ فَخَرَجَ فِيْ قَافِلَةٍ يُرِيْدُ الشَّامَ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ : إِنِّيْ أَخَافُ دَعْوَةَ مُحَمَّدٍ [صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ] قَالُوْا : كَلَّا فَحَطُّوْا مَتَاعَهُمْ حَوْلَهُ وَ قَعَدُوْا يَحْرُسُوْنَهُ فَجَاءَ الْأَسَدُ فَانْتَزَعَهُ فَذَهَبَ بِهٖ . صحيح الاسناد ولم يخرجاه.

ترجمہ: ابوعقرب کا بیان ہے کہ لہب، ابولہب کا بیٹا نبی ﷺ کو گالیاں دیتا تھا۔ نبی ﷺ نے بددعا کی۔ اے اللہ اس پر اپنا کتا مسلط فرما دے۔ اس کے بعد وہ ایک قافلہ میں شام کی طرف جانے کے لیے نکلا۔ ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ تو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ مجھے محمد ﷺ کی بددعا کا خوف ہے۔اہل قافلہ نے کہا] ہرگز نہ گھبراؤ]۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ساز و سامان کی اس کے گرد دیوار کھڑی کر دی اور خود حفاظت کی غرض سے پہرہ دینے لگے۔ اسکے باوجود شیر آیا اور اسے (ان میں سے) کھینچ لیا اور چلتا بنا۔

ترجمہ :- رسول اللہ ﷺ جہاں جہاں بھی اسلام کی دعوت دینے کے لیے تشریف لے جاتے ،[ابو لہب] آپؐ کے پیچھے پیچھے جاتا اور لوگوں کو آپ کی بات سننے سے روکتا۔ ربیعہؓ بن عبّاد الدّیلی بیان کرتے ہیں کہ میں نوعمر تھا جب اپنے باپ کے ساتھ ذوالمجاز کے بازار میں گیا وہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کہہ رہے تھے" لوگو، کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، فلاح پاؤ گے" ۔اور آپؐ کے پیچھے پیچھے ایک شخص کہتا جا رہا تھا کہ یہ جھوٹا ہے، دین آبائی سے پھر گیا ہے ۔" میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ان کا چچا ابولہب ہے۔ ۱۳۴ (مُسند احمد، بیہقی)

ترجمہ: حضرت ربیعہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ ایک ایک قبیلے کے پڑاؤ پر جاتے ہیں اور فرماتے ہیں" اے بنی فلاں، میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ تم میری تصدیق کرو اور میرا ساتھ دو تا کہ میں وہ کام پورا کروں جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے "۔آپؐ کے پیچھے پیچھے ایک اور شخص آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ" اے بنی فلاں، یہ تم کو لات اور عزّٰی سے پھیر کر اُس بدعت اور گمراہی کی طرف لے جانا چاہتا ہے جسے یہ لے کر آیا ہے۔ اس کی بات ہرگز نہ مانو اور اس کی پیروی نہ کرو " ۔میں نے اپنے باپ سے پوچھا یہ کون ہے۔ انہوں نے کہا یہ ان کا چچا ابولہب ہے۔ (مُسند احمد ،طبرانی)

تخریج: ﴿۱۳۴﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الضَّبِّیُّ دَاوٗدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَیْرِ الْمُسَیَّبِیُّ ، قَالَ : ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبَّادِ الدِّیْلِیِّ ، وَ كَانَ جَاهِلِیًّا اَسْلَمَ فَقَالَ : رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَ عَیْنِیْ بِسُوْقِ ذِی الْمَجَازِ یَقُوْلُ : یٰاَیُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا وَ یَدْخُلُ فِیْ فِجَاجِهَا ، وَالنَّاسُ مُتَقَصِّفُوْنَ عَلَیْهِ فَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا یَقُوْلُ شَیْئًا وَهُوَ لَا یَسْكُتُ . یَقُوْلُ اَیُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا اِلَّا اَنَّ وَرَاءَهُ رَجُلًا اَحْوَلَ وَضِیَّ الْوَجْهِ ذَا غَدِیْرَتَیْنِ یَقُوْلُ اِنَّهُ صَابِئٌ كَاذِبٌ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ یَذْكُرُ النُّبُوَّةَ قُلْتُ : مَنْ هٰذَا الَّذِیْ یُكَذِّبُهُ؟ قَالُوْا عَمُّهُ اَبُوْ لَهَبٍ . قُلْتُ اِنَّكَ كُنْتَ یَوْمَئِذٍ صَغِیْرًا قَالَ لَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ یَوْمَئِذٍ لَاَعْقِلُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ربیعہ بن عباد دیلی سے مروی ہے دور جاہلیت کا اپنا چشم دید واقعہ اسلام قبول کرنے کے بعد بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا آپ فرما رہے تھے۔لوگو! لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلو فلاح پاؤ گے۔آپ لوگوں کے مجمع میں گھس جاتے ،لوگ بھی مجمع کی صورت میں آپکے گرد جمع ہو جاتے تھے مجمع میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا کہ آپ کچھ ارشاد فرمائیں اور وہ خاموشی سے نہ سن رہا ہو آپ فرماتے ،لوگو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلو، فلاح پاؤ گے۔بجز اس شخص کے جو آپ کے پیچھے لگا ہوا تھا یہ شخص بھینگی آنکھ والا۔کورا چٹا روشن چہرے والا ،سر کے بالوں کی بڑی بڑی دولٹوں (مینڈھیوں) والا کہتا تھا، یہ آدمی بے دین ہے جھوٹا ہے میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ محمد بن عبداللہ ہے جو نبوت کا ذکر کرتا ہے۔پھر میں نے پوچھا۔یہ کون شخص ہے؟ جو اس کی تکذیب کر رہا ہے۔لوگوں نے بتایا یہ اس کا چچا ہے۔ابوالزناد نے ربیعہ سے دریافت کیا آپ تو اس وقت بچے ہوں گے۔جواب دیا کہ نہیں میں اس وقت عقل وشعور والا تھا۔ ۱۳۵

تخریج: (۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثنا مَسْرُوْقُ ابْنُ الْمَرْزُبَانِ الْكُوْفِیُّ ، ثنا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ : فَحَدَّثَنِیْ حُسَیْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ : سَمِعْتُ رَبِیْعَةَ ابْنَ عَبَّادِ الدِّیْلِیَّ قَالَ: اِنِّیْ لَمَعَ اَبِیْ رَجُلٌ شَابٌّ ، اَنْظُرُ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَّبِعُ الْقَبَائِلَ وَ وَرَاءَهُ رَجُلٌ اَحْوَلُ وَضِیْءٌ ذُوْ جُمَّةٍ . یَقِفُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْقَبِیْلَةِ وَ یَقُوْلُ : یَا بَنِیْ فُلَانٍ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ اٰمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَ اَنْ تُصَدِّقُوْنِیْ حَتّٰی اُنْفِذَ عَنِ اللّٰهِ مَا بَعَثَنِیْ بِهٖ، فَاِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَقَالَتِهٖ قَالَ الْاٰخَرُ مَنْ خَلْفَهٗ یَا بَنِیْ فُلَانٍ اِنَّ هٰذَا یُرِیْدُ مِنْكُمْ اَنْ تَسْلَخُوا اللَّاتَ وَ الْعُزّٰی وَ حُلَفَاءَ كُمْ مِنَ الْحَیِّ بَنِیْ مَالِكِ ابْنِ اُقَیْشٍ اِلٰی مَا جَاءَ بِهٖ مِنَ الْبِدْعَةِ وَ الضَّلَالَةِ فَلَا تَسْمَعُوْا لَهٗ وَلَا تَتَّبِعُوْهُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ: عَمُّهٗ اَبُوْ لَهَبٍ .

ترجمہ: حسین بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے ربیعہ بن عباد دیلی کو سنا اس نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ تھا، جوان تھا۔میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایک قبیلہ کے پاس تشریف لے جاتے ہیں۔اور آپ کے پیچھے بھینگی آنکھ روشن چہرہ، سر کے بالوں کی لٹیں بنائے ہوئے ایک آدمی آپ کے پیچھے ہے۔رسول اللہ ﷺ جیسے کسی قبیلہ کے سامنے جا کر بتاتے ہیں کہ اے بنی فلاں میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ایک ہی اللہ کی عبادت کرو۔اس کے ساتھ کسی شئے کو شریک نہ کرو۔اور میری تصدیق کرو تا کہ میں وہ کام پورا کروں جس کے لیے اللہ نے مجھے بھیجا ہے۔جب رسول اللہ ﷺ پیغام پہنچا کر فارغ ہوتے تو فوراً پیچھے آپ کا چچا ابولہب پہنچ جاتا اور کہتا اے بنی فلاں یہ شخص تو تمہیں لات اور عزّی سے پھیر کر اس بدعت اور گمراہی کی طرف لے جانا چاہتا ہے جسے یہ لے کر آیا ہے اس کی بات ہرگز نہ سنو اور نہ اس کی پیروی کرو۔میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ ان کا چچا ابولہب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :- طارق؄ بن عبداللہ المُحارِبی کی روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے کہتے جاتے ہیں کہ "لوگو، (لا الہ الا اللّٰہ) کہو، فلاح پاؤ گے"۔ اور پیچھے ایک شخص ہے جو آپؐ کو پتھر مار رہا ہے، یہاں تک کہ آپؐ کی ایڑیاں خون سے تر ہو گئی ہیں اور وہ کہتا جاتا ہے کہ "یہ جھوٹا ہے، اس کی بات نہ مانو"۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ان کا چچا ابولہب ہے۔ ۱۳۶ (ترمذی)

ترجمہ :- نبوت کے ساتویں سال جب قریش کے تمام خاندانوں نے بنی ہاشم اور بنی المطلب کا معاشرتی اور معاشی مقاطعہ کیا اور یہ دونوں خاندان رسول اللہ ﷺ کی حمایت پر ثابت قدم رہتے ہوئے شِعبِ ابی طالب میں محصور ہو گئے تو تنہا یہی ابولہب تھا جس نے اپنے خاندان کا ساتھ دینے کے بجائے کفارِ قریش کا ساتھ دیا۔ یہ مقاطعہ تین سال تک جاری رہا اور اس دوران میں بنی ہاشم اور بنی المُطّلب پر فاقوں کی نوبت آ گئی۔ مگر ابولہب کا حال یہ تھا کہ جب مکہ میں کوئی تجارتی قافلہ آتا اور شِعبِ ابی طالب کے محصورین میں سے کوئی خوراک کا سامان خریدنے کے لیے اس کے پاس جاتا تو یہ تاجروں سے پکار کر کہتا کہ ان سے اتنی قیمت مانگو کہ یہ خرید نہ سکیں، تمہیں جو خسارہ بھی ہوگا اسے میں پورا کروں گا۔ چنانچہ وہ بے تحاشا قیمت طلب کرتے اور خریدار بے چارہ اپنے بھوک سے تڑپتے ہوئے بال بچوں کے پاس خالی ہاتھ پلٹ جاتا۔ پھر ابولہب انہی تاجروں سے وہی چیزیں بازار کے بھاؤ خرید لیتا۔ ۱۳۷ (ابنِ سعد وابنِ ہشام)۔ [تفہیم القرآن ۶/۵۲۰ . اللہب، پس منظر]

تخریج :﴿۱۳۶﴾ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِیِّ قَالَ : بَيْنَا اَنَا بِسُوْقِ ذِی الْمَجَازِ ، اِذَا اَنَا ، بِرَجُلٍ ، حَدِيْثِ السِّنِّ يَقُوْلُ : اَيُّهَا النَّاسُ : قُوْلُوْا : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا . وَ اِذَا رَجُلٌ خَلْفَهٗ يَرْمِيْهِ قَدْ اَدْمٰى سَاقَيْهِ وَ عُرْقُوْبَيْهِ وَ يَقُوْلُ : يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَذَّابٌ فَلَا تُصَدِّقُوْهُ ، فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالُوْا هُوَ مُحَمَّدٌ [صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ . وَ هٰذَا عَمُّهٗ اَبُوْ لَهَبٍ يَزْعُمُ اَنَّهٗ كَذَّابٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی کا بیٹا بھی اُس کا کسب ہے۔ (ابوداؤد، ابن ابی حاتم) ۱۳۸[تفہیم القرآن : ۵۲۶/۶ . اللهب حاشیہ ۲]

تخریج:(۱۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمَّتِهِ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ حِجْرِيْ يَتِيْمٌ اَفَأَكُلُ مِنْ مَّالِهِ ؟ فَقَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِنْ اَطْيَبِ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ . وَ وَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ .

ترجمہ: حضرت عمارہ کی پھوپھی نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ میرے زیر کفالت و تربیت ایک یتیم ہے، کیا میں اس کے مال میں سے کھا سکتی ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے جواب میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پیش فرمادیا آپ نے فرمایا۔ آدمی کی نہایت پاکیزہ و اطیب خوراک وہ ہے جو اس کی اپنی کمائی میں سے ہو۔ اور بیٹا اس کی اپنی کمائی میں سے ہے۔

انہی سے مروی دوسری روایت ہے۔

تخریج:(۱۳۸) عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ : وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ ، مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِهِ فَكُلُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ هَنِيْئًا .

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی میں سے ہے۔ بلکہ بہتر اور طیب کمائی ہے۔ لہذا اولاد کے مال میں سے مزے سے کھاؤ۔

ابوداؤد نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ ۱۳۹

تخریج:(۱۳۹) اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ لِيْ مَالاً وَ وَلَدًا وَ اِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ مَالِيْ ، قَالَ : اَنْتَ وَ مَالُكَ لِوَالِدِكَ . اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ . ①

ترجمہ: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس مال و دولت بھی ہے اور اولاد بھی۔ میرا والد میرے مال کا محتاج و ضرورت مند ہے۔ آپ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے والد ہی کے ہیں۔ تمہاری اولاد تمہاری طیب کمائی میں سے ہے۔ لہذا اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔

---

① صاحب روح المعانی نے روح المعانی ۲۶۲/۳۰ پر ابوداؤد کے حوالہ سے جو متن حدیث نقل کیا ہے اس میں ان اطیب ما یأکل الرجل من کسبه و ان ولده من کسبه کے الفاظ ہیں جبکہ ابوداؤد کے بیان کردہ الفاظ مذکورہ بالا روایت میں درج کردیئے ہیں فرق ملاحظہ ہو۔ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی حضرت اسماءؓ کا بیان ہے کہ جب یہ سورۃ [اللھب] نازل ہوئی اور امّ جمیل نے اس کو سُنا تو وہ بپھری ہوئی رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ اُس کے ہاتھ میں مٹھی بھر پتھر تھے اور وہ حضورؐ کی ہجو میں اپنے ہی کچھ اشعار پڑھتی جاتی تھی۔ حرم میں پہنچی تو وہاں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ حضورؐ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ، یہ آ رہی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو دیکھ کر یہ کوئی بیہودگی کرے گی۔ حضورؐ نے فرمایا یہ مجھ کو نہیں دیکھ سکے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپؐ کے موجود ہونے کے باوجود وہ آپؐ کو نہیں دیکھ سکی اور اس نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ میں نے سنا ہے تمہارے صاحب نے میری ہجو کی ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا اس گھر کے رب کی قسم اُنہوں نے تو تمہاری کوئی ہجو نہیں کی۔ اس پر وہ واپس چلی گئی۔ ۱۴۰
(ابنِ ابی حاتم، سیرۃ ابنِ ہشام، بزّار نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی اسی سے ملتا جلتا واقعہ نقل کیا ہے)۔

تشریح :- اس حدیث میں حضرت ابوبکرؓ کے جواب کا مطلب یہ تھا کہ ہجو تو اللہ تعالیٰ نے کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے نہیں کی۔ [تفہیم القرآن ۶/۵۲۶ اللھب حاشیہ ۳]

تخریج : (۱۴۰) قَالَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا اَبِیْ وَ اَبُوْ زُرْعَةَ ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحُمَیْرِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ بَلْدِرسٍ ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ ، قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَتْ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ . اَقْبَلَتِ الْعَوْرَاءُ اُمُّ جَمِیْلٍ بِنْتُ حَرْبٍ وَلَهَا وَلْوَلَةٌ وَ فِیْ یَدِهَا فِهْرٌ وَ هِیَ تَقُوْلُ : مُذَمَّمًا اَبَیْنَا . وَدِیْنَهُ قَلَیْنَا . وَاَمْرَهُ عَصَیْنَا . وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَ مَعَهُ اَبُوْ بَکْرٍ فَلَمَّا رَاٰهَا اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَقْبَلَتْ وَ اَنَا اَخَافُ عَلَیْکَ اَنْ تَرَاکَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَنْ تَرَانِیْ وَقَرَأَ قُرْاٰنًا اعْتَصَمَ بِهٖ کَمَا قَالَ تَعَالٰی وَ اِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُوْرًا . فَاَقْبَلَتْ حَتّٰی وَقَفَتْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَلَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنِّیْ اُخْبِرْتُ اَنَّ صَاحِبَکَ هَجَانِیْ . قَالَ : لَا وَرَبِّ هٰذَا الْبَیْتِ مَا هَجَاکِ . فَوَلَّتْ وَهِیَ تَقُوْلُ قَدْ عَلِمَتْ قُرَیْشٌ اِنِّیْ ابْنَةُ سَیِّدِهَا .

ترجمہ : حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب سورۃ اللھب نازل ہوئی (اور ام جمیل) نے اسے سنا۔ تو وہ بپھری ہوئی رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ اس کے ہاتھ میں مٹھی بھر پتھر تھے وہ حضور ﷺ کی ہجو میں اپنے شعر پڑھتی جاتی تھی کہ ہم مذمم کے انکاری ہیں، اس کے دین کے دشمن ہیں اور اس کے فرمان کے نافرمان ہیں۔ اس وقت آپ بیت اللہ میں تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ تھے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسے آتے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ آ رہی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو دیکھ کر یہ کوئی بیہودگی کرے گی۔ حضورؐ نے فرمایا یہ مجھ کو نہیں دیکھ سکے گی اور آپ نے قرآن کی تلاوت شروع کر دی اور آپ اس ذریعہ سے بچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے و اذا قرأت القرآن جعلنا بینک و بین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجاباً مستوراً (جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم تیرے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان مخفی پردے ڈال دیتے ہیں۔ یہ آئی اور حضرت ابوبکرؓ کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی مگر رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھ سکی۔ حضرت ابوبکرؓ سے کہنے لگی میں نے سنا ہے کہ تمہارے صاحب نے میری ہجو کی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا اس گھر کی قسم انہوں نے تو تمہاری کوئی ہجو نہیں کی۔ اس پر وہ واپس چلی گئی اور کہتی گئی کہ قریش کو معلوم ہے کہ میں ان کے سردار کی لختِ جگر ہوں۔

سورۂ اخلاص کا شانِ نزول

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ قریش کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اپنے رب کا نسب ہمیں بتایئے۔ اس پر یہ سورۂ [الاخلاص] نازل ہوئی۔ ۱۴۱ (طبرانی)

ترجمہ:- ابوالعالیہ نے حضرت اُبی بن کعبؓ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اپنے رب کا نسب ہمیں بتایئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۂ [الاخلاص] نازل فرمائی۔ ۱۴۲ (مُسند احمد، ابن ابی حاتم، ابنِ جریر، ترمذی، بخاری فی التاریخ، ابنِ المنذر، حاکم، بیہقی)

ترجمہ:- حضرت جابرؓ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نے (اور بعض روایات میں ہے کہ لوگوں نے) نبی ﷺ سے کہا کہ اپنے رب کا نسب ہمیں بتایئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ [الاخلاص] نازل فرمائی۔ ۱۴۳ (ابو یعلیٰ، ابنِ جریر، ابنِ المنذر، طَبرانی فی الاوسط، بیہقی، ابونُعیم فی الحِلیہ)

تخریج: (۱۴۱) عَنِ ابنِ مَسعُودٍ، قَالَ: قَالَت قُرَیشٌ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: اِنسِب لَنَا رَبَّکَ، فَنَزَلَت هٰذِهِ السُّورَۃُ [قُل هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ].

تخریج: (۱۴۲) حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ مَنِیعٍ، نا اَبُو سَعدٍ هُوَ الصَّنعَانِیُّ عَن اَبِی جَعفَرٍ الرَّازِیِّ، عَنِ الرَّبِیعِ ابنِ اَنَسٍ، عَن اَبِی العَالِیَةِ، عَن اُبَیِّ بنِ کَعبٍ، اَنَّ المُشرِکِینَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنسِب لَنَا رَبَّکَ، فَاَنزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی "قُل هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ. الصَّمَدُ الَّذِی لَم یَلِد وَ لَم یُولَد. لِاَنَّهٗ لَیسَ شَیءٌ یُولَدُ اِلَّا سَیَمُوتُ لَیسَ یَمُوتُ اِلَّا سَیُورَثُ، وَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُورَثُ وَلَم یَکُن لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ قَالَ: لَم یَکُن لَّهٗ شَبِیهٌ وَلَا عِدلٌ وَ لَیسَ کَمِثلِهٖ شَیءٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : حضرت اُبی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اپنے رب کا ہمیں نسب بتاؤ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ** آیات نازل فرمائیں۔ کہو، وہ اللہ یکتا ہے اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کے اولاد اور نہ وہ خود کسی کا بیٹا ہے۔ اس لیے کہ جو چیز جنم لے گی وہ بالآخر مرے گی بھی اور جو چیز موت سے دوچار ہوگی۔ اس کا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ تعالیٰ پر نہ موت وارد ہوگی اور نہ اس کا کوئی وارث بنے گا اور اس کا کوئی ساجھی وشریک بھی نہیں۔ آپ نے مزید فرمایا اس کا کوئی شبیہ بھی نہیں اور نہ کوئی برابر کا ہے اور وہ کسی شئے کی مثل بھی نہیں۔

تخریج : (۱۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، انا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيْعِ ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اٰلِهَتَهُمْ فَقَالُوْا : اِنْسِبْ لَنَا رَبَّكَ ، قَالَ : فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ . وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَعْدٍ وَ اَبُوْ سَعْدٍ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ .

ترجمہ : ابوالعالیہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے مشرکین کے بتوں کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں اپنے رب کا نسب بتائیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام سورۂ اخلاص یعنی قل ھو اللّٰہ أحد لے کر آپ کے پاس آئے۔ اس سند میں عن ابی بن کعب نہیں ہے۔

ترجمہ : عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں کعب بن اشرف اور حُیَی بن اَخطب وغیرہ شامل تھے اور اُنہوں نے کہا "اے محمد (ﷺ) ہمیں بتائیے کہ آپؐ کا وہ رب کیسا ہے جس نے آپ کو بھیجا ہے۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ الاخلاص نازل فرمائی۔ ۱۴۴ (ابن ابی حاتم ، ابن عدی، بیہقی فی الاسماء والصفات)۔

ترجمہ :۔ حضرت اَنسؓ کا بیان ہے کہ خیبر کے کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا "اے ابوالقاسمؐ، اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نورِ حجاب سے، آدم کو مٹی کے سڑے ہوئے گارے سے، ابلیس کو آگ کے شعلے سے، آسمان کو دھوئیں سے، اور زمین کو پانی کے جھاگ سے بنایا، اب ہمیں اپنے رب کے متعلق بتائیے (کہ وہ کس چیز سے بنا ہے؟)۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ پھر جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا اے محمدؐ، ان سے کہیے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱۴۵ ...... تفسیر ابن تیمیة)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج :(۱۴۴) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ ، قَالَ : ثنا شُرَیْحٌ ، قَالَ : ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ الْمُشْرِکُوْنَ اِنْسِبْ لَنَا رَبَّکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ . قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ .

تخریج :(۱۴۵) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الْجُرَشِیُّ ، ثنا اَبُوْ خَلَفٍ ، عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عِیْسٰی ، ثنا دَاوٗدُ ابْنُ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اِنَّ الْیَھُوْدَ جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ . مِنْھُمْ کَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ، وَحُیُّ ابْنُ اَخْطَبَ وَجدی بْنُ اَخْطَبَ فَقَالُوْا : یَا مُحَمَّدُ صِفْ لَنَا رَبَّکَ الَّذِیْ بَعَثَکَ . فَاَنْزَلَ اللّٰہُ ، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ، اَللّٰہُ الصَّمَدُ ، لَمْ یَلِدْ ، فَیَخْرُجَ مِنْہُ الْوَلَدُ وَلَمْ یُوْلَدْ فَیَخْرُجَ مِنْہُ شَیْءٌ .

ترجمہ :- عامر بن الطُّفیل نے حضورؐ سے کہا: ’’ اے محمدؐ، آپ کس چیز کی طرف ہمیں بلاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کی طرف۔ عامر نے کہا، ’’ اچھا تو اُس کی کیفیت مجھے بتایئے ۔ وہ سونے سے بنا ہوا ہے یا چاندی سے یا لوہے سے؟‘‘ اس پر یہ سورۃ الاخلاص نازل ہوئی۔ ۱۴۶ (تفسیر ابن تیمیہ)

ترجمہ : - ضحّاک اور قتادہ اور مُقاتل کا بیان ہے کہ یہودیوں کے کچھ علماء حضورؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ’’ اے محمدؐ ، اپنے رب کی کیفیت ہمیں بتایئے ، شاید کہ ہم آپؐ پر ایمان لے آئیں۔ اللہ نے اپنی صفت توراۃ میں نازل کی ہے۔ آپؐ بتایئے کہ وہ کس چیز سے بنا ہے؟ کس جنس سے ہے؟ سونے سے بنا ہے یا تانبے سے، یا پیتل سے، یا لوہے سے، یا چاندی سے، اور کیا وہ کھاتا اور پیتا ہے؟ اور کس سے اُس نے دنیا وراثت میں پائی ہے اور اس کے بعد کون اُس کا وارث ہوگا؟ اِس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ الاخلاص نازل فرمائی۔ ۱۴۷ (تفسیر ابن تیمیہ)

تخریج :(۱۴۶) قَالَ : ثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ، ثنا سَلَمَۃُ بْنُ شَبِیْبٍ ، ثَنِیْ یَحْیَ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ، ثَنِیْ ضِرَارُ عَنْ اَبَانٍ ، عَنْ اَنَسٍ ، قَالَ : اَتَتْ یَھُوْدُ خَیْبَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا اَبَا الْقَاسِمِ خَلَقَ اللّٰہُ الْمَلَائِکَۃَ مِنْ نُوْرِ الْحِجَابِ ، وَ اٰدَمَ مِنْ حَمَاءٍ مَسْنُوْنٍ وَ اِبْلِیْسَ مِنْ لَھَبِ النَّارِ ، وَ السَّمَآءَ مِنْ دُخَانٍ وَ الْاَرْضَ مِنْ زَبَدِ الْمَآءِ ، فَاَخْبِرْنَا عَنْ رَبِّکَ ؟ قَالَ : فَلَمْ یُجِبْھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ ، فَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ ! قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۱۴۷) اِنَّ عَامِرَ بْنَ الطُّفَیْلِ . قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَ تَدْعُوْنَا اِلَیْہِ یَا مُحَمَّدُ ؟ قَالَ : اِلَی اللّٰہِ . قَالَ : فَصِفْہُ لِیْ ، اَمِنْ ذَھَبٍ ھُوَ اَمْ مِنْ فِضَّۃٍ ، اَمْ مِنْ حَدِیْدٍ ؟ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ السُّوْرَۃُ .

ترجمہ :- ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد سات پادریوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے حضورؐ سے کہا'' ہمیں بتایئے آپ کا رب کیسا ہے، کس چیز سے بنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا میرا رب کسی چیز سے نہیں بنا ہے۔ وہ تمام اشیاء سے جدا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ الاخلاص نازل فرمائی۔ ۱۴۸ (تفسیر ابن تیمیہ)

تشریح :- اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ جب وہ کسی اجنبی شخص سے تعارف حاصل کرنا چاہتے تو کہتے تھے کہ اِنْسِبْهُ لَنَا، اس کا نسب ہمیں بتاؤ۔ کیونکہ اُن کے ہاں تعارف میں سب سے پہلی چیز جو دریافت طلب ہوتی تھی وہ یہ تھی کہ اُس کا نسب کیا ہے اور وہ کس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی لیے انہوں نے جب رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھنا چاہا کہ آپؐ کا رب کون ہے اور کیسا ہے تو انہوں نے کہا اِنْسِبْ لَنَا رَبَّکَ ، اپنے رب کا نسب ہمیں بتایئے۔

اِن روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مواقع پر مختلف لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اُس معبود کی ماہیت اور کیفیت دریافت کی تھی جس کی بندگی وعبادت کی طرف آپؐ لوگوں کو دعوت دے رہے تھے، اور ہر موقع پر آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُن کو جواب میں یہی سورت سنائی تھی۔ سب سے پہلے یہ سوال مکہ میں قریش کے مشرکین نے آپؐ سے کیا اور اس کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی اس کے بعد مدینہ طیبہ میں کبھی یہودیوں نے، کبھی عیسائیوں نے، اور کبھی عربوں کے دوسرے لوگوں نے حضورؐ سے اسی نوعیت کے سوالات کیے اور ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہوا کہ جواب میں یہی سورۃ الاخلاص آپؐ اُن کو سنا دیں۔ ان روایات میں سے ہر ایک میں یہ جو کہا گیا ہے کہ اس موقع پر یہ سورت نازل ہوئی تھی، اس سے کسی کو یہ خیال نہ ہونا چاہیے کہ یہ سب روایتیں باہم متضاد ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کسی مسئلے کے بارے میں اگر پہلے سے کوئی آیت یا سورت نازل شدہ موجود ہوتی تھی تو بعد میں جب کبھی حضورؐ کے سامنے وہی مسئلہ پیش کیا جاتا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت آجاتی تھی کہ اس کا جواب فلاں آیت یا سورۃ میں ہے، یا اس کے جواب میں وہ آیت یا سورۃ لوگوں کو پڑھ کر سنا دی جائے۔ احادیث کے راوی اس چیز کو یوں بیان کرتے ہیں کہ جب فلاں معاملہ پیش آیا یا فلاں سوال کیا گیا تو یہ آیت یا سورۃ نازل ہوئی۔ اس کو تکرارِ نزول سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ یعنی ایک آیت یا سورۃ کا کئی مرتبہ نازل ہونا۔ [تفہیم القرآن ۶/۵۳۰ . الاخلاص . زمانہ نزول]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۱۴۸) قَالَ الضَّحَّاکُ وَ قَتَادَۃُ وَ مُقَاتِلٌ . جَاءَ نَا نَاسٌ مِنْ اَحْبَارِ الْیَھُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : یَا مُحَمَّدُ صِفْ لَنَا رَبَّکَ لَعَلَّنَا نُؤْمِنُ بِکَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ نَعْتَہٗ فِی التَّوْرَاۃِ فَاَخْبِرْنَا بِہٖ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ھُوَ ؟ وَ مِنْ اَیِّ جِنْسٍ ھُوَ ؟ أَمِنْ ذَھَبٍ اَمْ نُحَاسٍ ؟ ھُوَ اَمْ مِنْ صُفْرٍ ؟ اَمْ مِنْ حَدِیْدٍ ؟ اَمْ مِنْ فِضَّۃٍ ؟ وَ ھَلْ یَأْکُلُ وَ یَشْرَبُ ؟ وَ مِمَّنْ وَرِثَ الدُّنْیَا ، وَلِمَنْ یُوْرِثُھَا ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ وَ ھِیَ نِسْبَۃُ اللّٰہِ خَاصَّۃً .

تخریج: (۱۴۹) رُوِیَ عَنِ الضَّحَّاکِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ قَدِمُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَۃِ اَسَاقِفَۃٍ مِنْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ کَعْبٍ : مِنْھُمُ السَّیِّدُ وَ الْعَاقِبُ ، فَقَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : صِفْ لَنَا رَبَّکَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ھُوَ ؟ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ رَبِّیْ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ ، وَھُوَ بَائِنٌ مِنَ الْاَشْیَاءِ ، فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی : قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ . فَھٰؤُلَآءِ سَأَلُوْا ھَلْ ھُوَ مِنْ جِنْسٍ مِنْ اَجْنَاسِ الْمَخْلُوْقَاتِ ؟ وَ ھَلْ ھُوَ مِنْ مَادَّۃٍ . فَبَیَّنَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَّہٗ اَحَدٌ لَیْسَ مِنْ جِنْسِ شَیْءٍ مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ . وَ اِنَّہٗ صَمَدٌ لَیْسَ مِنْ مَّادَّۃٍ بَلْ ھُوَ صَمَدٌ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ .

سورۂ اخلاص کی فضیلت

ترجمہ: - حضورؐ نے مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے لوگوں کو بتایا کہ یہ سورہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ۱۵۰ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابنِ ماجہ، مُسند احمد، طَبرانی وغیرہ میں اس مضمون کی متعدد احادیث ابوسعید خُدری، ابوہُریرہ، ابوایوب انصاری، ابوالدرداء، مُعاذ بن جبل، جابر بن عبداللہ، اُبی بن کعبؓ، امّ کلثوم بنتِ عُقبہ بن ابی مُعیط، ابن عمر، ابنِ مسعودؓ، قتادہ بن النُعمان، انس بن مالکؓ اور ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے منقول ہوئی ہیں)

تخریج: (۱۵۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اَبِیْ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ وَ الضَّحَّاکُ الْمَشْرِقِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِیْ لَیْلَۃٍ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ وَ قَالُوْا : اَیُّنَا یُطِیْقُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ : اَللّٰہُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی رات بھر میں قرآن کا تیسرا حصہ پڑھنے سے عاجز ہے۔ یہ بات ان پر گراں گزری، اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون اس کی استطاعت رکھتا ہے آپؐ نے فرمایا اللّٰہ الواحد الصمد یعنی سورۃ اخلاص ثلث قرآن ہے۔

سورۂ اِخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ، قَالُوْا وَ كَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ، قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ ، وَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ)

ترجمہ : حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن پڑھ ڈالے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ایک رات میں تہائی قرآن کیسے پڑھ ڈالے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے کیونکہ یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ۱۵۱

تشریح : قرآن کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پورا قرآن ان مضامین پر مشتمل ہے :

۱- ایک احکام ۲- دوسرے پچھلے انبیاء کے قصے اور حالات اور ۳- تیسرے عقائد کی تعلیم .

چونکہ عقائد کی جڑ توحید ہے اور توحید کے بغیر عقیدۂ اسلام کے کوئی معنی نہیں رہ جاتے اس لیے اس حدیث میں سورۂ اخلاص کو توحید کا مکمل بیان ہونے کی وجہ سے ایک تہائی قرآن کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

غور کیجیے رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ تعلیم اور اندازِ تربیت کیسا بے نظیر تھا۔ حضورؐ ایسے الفاظ اور فقروں میں تعلیم دیتے تھے جن سے بات فوراً مخاطب کر کے دل میں اُتر جاتی تھی۔ ایک آدمی کے ذہن میں یہ بات بٹھانے کے لیے کہ سورۂ اخلاص کی کیا اہمیت ہے گھنٹوں تقریر کی جا سکتی ہے، لیکن حضورؐ نے اتنی بڑی بات کو صرف ایک فقرے میں ادا کر دیا کہ اگر تم سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پڑھ لو تو یہ گویا ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ظاہر ہے کہ اس ایک جملے سے اس سورت کی جو اہمیت آدمی کے دماغ میں بیٹھتی ہے وہ گھنٹوں کی تقریر سے بھی نہیں بیٹھ سکتی۔ یہ حضورؐ کا خاص طرزِ تربیت تھا جس سے آپ نے صحابہؓ کی تربیت فرمائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج :(۱۵۱) حَدَّثَنِیْ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ زُھَیْرٌ :نا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَۃَ ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ ..... الحدیث

سورۂ اِخلاص اللہ کے تقرُّب کا ذریعہ ہے

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَ کَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلٰوتِھِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ، فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فَسَأَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ وَ اَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَھَا ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ . (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو ایک فوجی دستے کا قائد بنا کر بھیجا۔ وہ صاحب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے اپنی قرأت ہمیشہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۂ اخلاص) پر ختم کیا کرتے تھے۔ جب یہ لوگ اس مہم سے واپس آئے تو اُنھوں نے نبی ﷺ سے یہ بات بیان کی۔ اس پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان صاحب سے جا کر پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ لوگوں نے ان سے جا کر پوچھا تو اُنھوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کا وصف بیان کیا گیا ہے اس لیے میں اس کے پڑھنے کو محبوب رکھتا ہوں۔ یہ سُن کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس شخص کو جا کر خبر دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ ۱۵۲

تشریح : **سَرِیَّۃ** اُس فوجی مہم کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ خود شامل نہ ہوں، اور اس کے برعکس غزوہ وہ فوجی مہم ہوتی ہے جس میں حضورؐ بنفسِ نفیس شریک ہوں۔

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے میں اور بعد میں بھی ایک مدّت تک یہ دستور رہا کہ نماز کی امامت وہی شخص کرتا تھا جو جماعت کا امیر ہوتا تھا۔ یعنی اگر کوئی شخص کسی فوجی دستے کا کمانڈر ہوتا تو نماز پڑھانا اسی کا کام ہوتا تھا۔ اسی طرح مرکز میں خلیفہ خود نماز پڑھاتا اور خطبہ دیتا تھا۔ جس فوجی مہم کا یہاں ذکر کیا گیا ہے اس کے کمانڈر کا یہ معمول تھا کہ وہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص لازماً پڑھتا تھا۔ جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کے علم میں لائی گئی اور آپؐ کی ہدایت کے مطابق اس شخص سے دریافت کرنے پر اس کی وجہ معلوم ہوئی تو حضورؐ نے اسے بشارت دی کہ جب تم کو یہ سورت اس بنا پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبوب ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا وصف بہترین طریقے سے بیان ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہیں محبوب رکھتا ہے۔

گزشتہ حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو سورۂ اخلاص پسند کرنے کی بنا پر اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونے کی خوشخبری دی۔

دنیا کی کسی کتاب میں توحید کو اتنے مختصر الفاظ اور ایسے جامع انداز میں بیان نہیں کیا گیا ہے کہ اس سے دنیا میں پائی جانے والی تمام گمراہیوں کی جڑ ایک ساتھ کٹ جاتی ہو۔ تمام کُتب آسمانی جو تھوڑی بہت اس وقت دنیا میں پائی جاتی ہیں وہ اس مضمون سے خالی ہیں۔ اسی بنا پر جو لوگ اس چیز کو سمجھتے تھے اور اس کی روح کو جانتے تھے وہ اس سورت سے بڑی محبت رکھتے تھے۔

خود اس سورت کا نام سورۂ اخلاص ہی اس حقیقت کی ترجمانی کرتا ہے کہ یہ وہ سورت ہے جو خالص توحید کا سبق دیتی ہے، ایسی توحید کہ جس کے ساتھ شرک کا شائبہ تک باقی نہیں رہتا۔ اس لیے جو شخص اس بنا پر اسے محبوب رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی محبوب ہے۔

تخریج: (١٥٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَهُ، عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَتْ فِيْ حِجْرَةِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ ....

سورۂ اخلاص سے محبّت جنّت میں داخلے کا سبب ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ رَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ، مجھے یہ سورت سورۂ اخلاص بڑی محبوب ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: اس سورت کے لیے تیری محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا۔ ١٥٣ و ١٥٤

تشریح: معلوم ہوا کہ اس سورت کا محبوب ہونا ایک فیصلہ کن چیز ہے۔ ایک شخص کے جنت میں جانے کا فیصلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات سے ہو گیا کہ اسے یہ سورت محبوب تھی۔ لیکن اس سورت کا محبوب ہونا بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ آدمی کا دل ہر شائبہ شرک سے بالکل پاک ہو اور خالص توحید اس کے دل میں گھر کر گئی ہو۔ خالص توحید کا دل میں اُترنا ہی جنت کی کنجی ہے۔ اگر توحید میں نقص ہو تو جنت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آدمی کی زندگی میں دوسری خامیاں اور نقائص ہوں تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا لیکن توحید میں خلل ناقابلِ تلافی ہے۔ اوّل تو خالص توحید اگر کسی کے دل میں بیٹھ جائے تو اس کے اندر باقی خامیاں اور نقائص بہت ہی کم رہ جائیں گے لیکن اگر رہ بھی جائیں تو اسے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے گی۔ اور اگر بالفرض اسے توبہ کی توفیق بھی نصیب نہ ہوئی اور وہ توبہ کرنا بھول گیا تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی مغفرت ہو جائے گی کیونکہ خالص توحید وہ اصل حقیقت ہے جس پر انسان کے خدا کا وفادار ہونے نہ ہونے کا انحصار ہے۔ جو آدمی خالص توحید کو مانتا ہے وہ خدا کے وفاداروں میں شامل ہے اور خدا کا معاملہ اپنے وفاداروں کے ساتھ وہ نہیں جو بے وفاؤں اور غداروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اِسی لیے نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ اس سورت کو محبوب رکھنے نے تیرے جنت میں داخل ہونے کا فیصلہ کر دیا۔

تخریج: (۱۵۳) وَ قَدْ رَوَى مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ : اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ .

تخریج: (۱۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، انا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ، ثنا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ : وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ " قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ " فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المعوّذتین

سحر کی حقیقت اور معوّذتین کی شانِ نزول

شانِ نزول کے بارے میں یہ بات پہلے ہی سمجھ لینے کی ہے کہ مفسرین جب کسی واقعہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ آیت اس واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ جب واقعہ پیش آیا اسی وقت وہ آیت نازل ہوئی تھی، بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس واقعہ سے اس آیت کا تعلق ہے۔

معوّذتین کے متعلق یہ بات ثابت ہے کہ وہ مکے میں نازل ہوئی ہیں اور احادیث میں جادو کا جو واقعہ بیان ہوا ہے وہ مدینہ طیّبہ کا ہے اس لیے یہ کہنا بداهةً غلط ہے کہ جب جادو کا وہ واقعہ پیش آیا اس وقت یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں۔ دراصل اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو حضورؐ کو ان سورتوں کے پڑھنے کی ہدایت فرمائی گئی۔

جادو کی حقیقت اگر آپ سمجھنا چاہیں تو قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ پڑھیں۔ جادوگروں نے لاٹھیوں اور رسیوں کے جو سانپ بنائے تھے وہ حقیقت میں سانپ نہیں بن گئے تھے، مگر اُس مجمعے نے جو وہاں موجود تھا، یہی محسوس کیا کہ یہ لاٹھیاں اور رسّیاں سانپوں میں تبدیل ہوگئی ہیں۔ حتیٰ کہ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھیں بھی پیغمبر ہونے کے باوجود اس قدر مسحور ہوگئیں کہ انہوں نے بھی انہیں سانپ ہی دیکھا۔

قرآن مجید کا بیان ہے کہ ﴿ فلما القوا سحروا اعیُن النّاس و استرھبوھم ﴾ [الأعراف: ۱۱۶]

ترجمہ:- ”جب جادوگروں نے اپنے انچھر پھینکے تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کر دیا اور انہیں مرعوب کر دیا۔

﴿ فاذا حبالھم و عصیّھم یخیّلُ الیہ من سحرھم انّھا تسعی فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسی ﴾ (طٰہٰ: ۶۶-۶۷)

ترجمہ : ”پس یکایک ان کے جادو کی وجہ سے ان کی لاٹھیاں اور رسّیاں موسیٰ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں اور موسیٰ علیہ السلام اپنے دل میں ڈر گیا۔“

اس سے معلوم ہوا کہ جادو قلب ماہیت نہیں کرتا بلکہ ایک خاص قسم کا نفسیاتی اثر ڈال کر آدمی کے حواس کو متأثر کر دیتا ہے۔ نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جادو کی یہ تاثیر عام انسانوں پر ہی نہیں بلکہ انبیاء پر بھی ہوسکتی ہے۔ اگرچہ اس ذریعہ سے کوئی جادوگر کسی نبی کو شکست نہیں دے سکتا، نہ اُس کے مشن کو فیل کر سکتا ہے، نہ اُسے اس حد تک متاثر کر سکتا ہے کہ وہ جادو کے زیرِ اثر آ کر منصبِ نبوّت کے خلاف کوئی کام کر جائے۔ لیکن بجائے خود یہ بات کہ ایک نبی پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے، خود قرآن سے ثابت ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں نبی ﷺ پر جادو کا اثر ہونے کی جو روایات آئی ہیں ان میں سے کوئی چیز بھی عقل، تجربے، اور مشاہدے کے خلاف نہیں ہے، اور نہ قرآن کی بتائی ہوئی اس حقیقت کے خلاف ہے جس کی میں نے اوپر تشریح کی ہے۔ نبی اگر زخمی یا شہید ہو سکتا ہے تو اُس کا جادو سے متأثر ہو جانا کونسی تعجب کی بات ہے ؟

روایات سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ چند روز تک حضورؐ کو کچھ نسیان سا لاحق ہو گیا تھا اور وہ بھی تمام معاملات میں نہیں، بلکہ بعض معاملات میں جزوی طور پر۔ [رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۶۶ تا ۶۸]

مُعَوِّذَتَین - دو بے نظیر سورتیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلَمْ تَرَ اٰيٰتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ : حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: تم نے دیکھا، آج رات ایسی آیات اُتری ہیں کہ کبھی ان کی نظیر نہیں پائی گئی اور وہ :قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (یعنی سورۃ الفلق) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱۵۵ (یعنی سورۃ الناس)

تشریح : یہاں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے متعلق حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بے مثال سورتیں ہیں، کبھی ان کی نظیر نہیں پائی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی کتب آسمانی سورۂ اخلاص کی طرح اس مضمون سے بھی خالی ہیں جو ان سورتوں میں اتنے مختصر اور جامع الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ دوسری بات جس کی بنا پر یہ سورتیں اہمیّت رکھتی ہیں وہ یہ ہے کہ اگر ان دونوں سورتوں کے مضمون کو اچھی طرح سے سمجھ لیا جائے تو یہ انسان کو ہر قسم کے اندیشوں اور خرخشوں سے نجات دلا دیتی ہیں اور ایک آدمی حق کے راستے پر پورے اطمینان اور یقین کے ساتھ چل سکتا ہے۔ پہلی سورت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ بات کہہ دو کہ میں پناہ مانگتا ہوں اُس رب کی جو صبح کو نکالنے والا ہے، اُن تمام چیزوں کے شر سے جو اُس نے پیدا کی ہیں، اور ان تمام خطرات سے جو رات کو پیش آتے ہیں اور ان تمام لوگوں کے شر سے جو طرح طرح کے جادو ٹونے اور اس طرح کے دوسرے افعال کرنے والے ہیں۔

دوسری سورت میں یہ فرمایا گیا کہہ دو کہ میں نے پناہ لی اس ہستی کی جو رَبُّ النَّاس ہے اِلٰهُ النَّاس ہے اور مَلِکُ النَّاس ہے، تمام انسانوں اور شیاطین کے شر سے، جو دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔

اگر ایک آدمی اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس کے الفاظ اپنی زبان سے ادا کرتا ہے اور پھر ان تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنوں اور شرور سے ڈرتا بھی رہتا ہے جن سے اس نے پناہ لی ہے تو زبان سے اس کا یہ الفاظ نکالنا بے معنی ہے۔ اگر وہ اخلاص سے اور سوچ سمجھ کر یہ بات کہتا ہے تو پھر اسے اس بات سے بے فکر ہو جانا چاہیے کہ کوئی اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ کیونکہ جب اُس نے اُس خدا کی پناہ لے لی ہے جو ساری کائنات کا مالک ہے اور تمام انسانوں کا بھی مالک ہے، اور اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ اب مجھے کسی کے شر سے کوئی خطرہ نہیں ہے تو پھر اس کے بعد ڈرنے کے کوئی معنی باقی نہیں رہتے۔ آدمی پناہ تو اُسی کی لیا کرتا ہے جس کے بارے میں اُسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ اسے پناہ دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ اگر کوئی پناہ دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اُس کے پاس پناہ لینے والا کوئی بیوقوف ہی ہو سکتا ہے۔ ایک آدمی کسی کی پناہ اس دوہرے یقین کی بنا پر لیتا ہے کہ ایک تو وہ اُسے پناہ دینے کی قدرت رکھتا ہے اور دوسرے جن کے شر سے وہ بھاگ کر اس کے دامن میں پناہ لے رہا ہے ان سب کی قوت اس کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ جب تک اسے ان دو باتوں کا یقین نہ ہو وہ اس کی پناہ نہیں لے سکتا۔ اور اگر اس یقین کے ساتھ وہ اس کی پناہ لیتا ہے تو پھر کسی چیز کا خطرہ یا خوف محسوس کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

اگر ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی ایسی قدرت اور عظمت کا یقین لے کر اس کے راستے میں کام کرنے کے لیے کھڑا ہو تو پھر وہ کسی کو خاطر میں نہیں لائے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہ ہوگی جس کے مقابلے میں اس کو کوئی خطرہ محسوس ہو یا وہ کسی خوف میں مبتلا ہو۔ وہ بالکل بے فکر ہو کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں کام کرے گا اور دنیا کی تمام طاقتوں کے ساتھ ٹکرا جائے گا۔

قرآن کا بیان ہے کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون کے مقابلے میں اپنے بھائی کے ساتھ ایک لاٹھی لیے ہوئے پہنچ گئے۔ آخر اتنی بڑی طاقت کے مقابلے میں صرف دو آدمی کیسے ڈٹ گئے۔؟ صرف اس لیے کہ اُنہیں اللہ کی پناہ کا یقین تھا۔ جب اللہ کی پناہ لے لی تو پھر اس کے بعد دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکر لی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے ساری دنیا کے مقابلے میں کیسے کھڑے ہو گئے؟ صرف اس بنا پر کہ آپ کو اللہ پر بھروسہ تھا اور یہ یقین تھا کہ میری پُشت پر خدا کی طاقت ہے جو ساری کائنات اور ساری طاقتوں کا مالک ہے۔ اس طرح درحقیقت خدا کی پناہ کا یقین اور بھروسہ وہ چیز ہے جس کی ضرورت سب سے زیادہ ان لوگوں کو ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے کھڑے ہوں، جو خدا کا کلمہ بلند کرنے کے لیے تمام طاقتوں کے مقابلے میں ڈٹ جانے کا عزم رکھتے ہوں، بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی ذرائع، کوئی لاؤ لشکر اور کوئی ساز و سامان ہو۔ انسان یہ جرأت اسی صورت میں کر سکتا ہے کہ جب اسے خدا کی پناہ کا یقین کامل ہو۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بے نظیر کلام ہے جو ان دونوں سورتوں میں آیا ہے کیونکہ اس میں ہر طرح کے فتنوں اور باطل قوتوں کے مقابلے میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ لینے کی تعلیم دی گئی ہے اور اسی کے نتیجے میں ایک مومن کے اندر اس کی پناہ کا یقین پیدا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۱۵۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: نا جَرِيْرٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ ..... الحدیث

ترجمہ :- جب مدینے میں یہود نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا تھا اور اس کے اثر سے حضورؐ بیمار ہو گئے تھے اس وقت یہ سورتیں (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں تھیں۔ ۱۵۶ (ابنِ سعد محی السُّنّہ بَغوی، امام نَسَفی، امام بیہقی، حافظ ابن حجر، حافظ بدر الدین عینی، عبد بن حُمید)۔

تشریح :- [ان دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورتیں مدنی ہیں۔ کیونکہ عُقبہؓ بن عامر ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں ایمان لائے تھے، جیسا کہ ابوداؤد اور نسائی نے خود اُن کے اپنے بیان سے نقل کیا ہے۔

(دوسرے واقعہ کے بارے میں) ابنِ سعد نے واقدی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ یہ ۷ھ کا واقعہ ہے۔ اسی بنا پر سفیان بن عیینہ نے بھی ان سورتوں کو مدنی کہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی ایک روایت یہی ہے اور یہی قول حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور قتادہ کا بھی ہے لیکن حضرت حسن بصریؒ، عکرمہ، عطاء اور جابر بن زید کہتے ہیں کہ یہ سورتیں مکی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی ایک روایت یہی ہے۔

لیکن کسی سورۃ یا آیت کے متعلق جب یہ کہا جاتا ہے کہ وہ فلاں موقع پر نازل ہوئی تھی تو اس کا مطلب لازماً یہی نہیں ہوتا کہ وہ پہلی مرتبہ اسی موقع پر نازل ہوئی تھی، بلکہ بعض اوقات ایسا ہوا ہے کہ ایک سورت یا آیت پہلے نازل ہو چکی ہوتی تھی، پھر کوئی خاص واقعہ یا صورت حال پیش آنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کی طرف دوبارہ بلکہ کبھی کبھی بار بار حضورؐ کو توجہ دلائی جاتی تھی۔ ہمارے نزدیک ایسا ہی معاملہ معوذتین کا بھی ہے۔ ان کا مضمون صاف بتا رہا ہے کہ یہ ابتداءً مکّہ میں اس وقت نازل ہوئی ہوں گی جب وہاں حضورؐ کی مخالفت خوب زور پکڑ چکی تھی۔ بعد میں جب مدینہ طیبہ میں منافقین یہود اور مشرکین کی مخالفت کے طوفان اٹھے تو حضورؐ کو پھر انہیں دونوں سورتوں کے پڑھنے کی تلقین کی گئی جیسا کہ حضرت عقبہؓ بن عامر کی مندرجہ بالا روایت میں ذکر آیا ہے۔ اسکے بعد جب آپؐ پر جادو کیا گیا اور آپؐ کی علالتِ مزاج نے شدّت اختیار کی تو اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام نے آکر پھر یہی سورتیں پڑھنے کی آپؐ کو ہدایت کی۔ اس لیے ہمارے نزدیک ان مفسرین کا بیان ہی زیادہ معتبر ہے جو ان دونوں سورتوں کو مکّی قرار دیتے ہیں۔ جادو کے معاملہ کے ساتھ ان کو مخصوص سمجھنے میں تو یہ امر بھی مانع ہے کہ اُس کے ساتھ سورۃ فلق کی صرف ایک آیت وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ہی تعلق رکھتی ہے، سورۂ فلق کی باقی آیات اور پوری سورۂ الناس کا اس معاملہ سے براہِ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ [تفہیم القرآن ۵۴۶/۶ . معوذتین. زمانہ نزول]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : نسائی کی ایک روایت عقبہؓ بن عامر سے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دونوں سورتیں صبح کی نماز میں پڑھیں۔ ۱۵۷

ترجمہ : ابن حبان نے انہی حضرت عقبہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے ان سے فرمایا " اگر ممکن ہو تو تمہاری نمازوں سے ان دونوں سورتوں کی قراءت چھوٹنے نہ پائے۔ ۱۵۸

تخریج: (۱۵۶) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ : قَالَ سَحَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ ، فَاشْتَكٰى فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ . وَ قَالَ : اِنَّ رَجُلاً مِّنَ الْيَهُوْدِ سَحَرَكَ ، وَالسِّحْرُ فِيْ بِئْرِ فُلَانٍ ، فَأَرْسَلَ عَلِيًّا فَجَاءَ بِهٖ فَأَمَرَهٗ اَنْ يَّحُلَّ الْعُقَدَ وَ يَقْرَأُ اٰيَةً وَ يَحُلُّ حَتّٰى قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا نَشَطَ مِنْ عِقَالٍ .

تخریج: (۱۵۷) اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ ، قَالَ : اَنْبَأَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، اَنَّهٗ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ . قَالَ عُقْبَةُ : فَاَمَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ .

تخریج: (۱۵۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، ثنا الْعَبَّاسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، ثنا اَبِيْ ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ ، يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ اَسْلَمَ ، اَبِيْ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ مِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ وَ سُوْرَةِ هُوْدٍ ، قَالَ : يَا عُقْبَةُ ، اِقْرَأْ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، فَاِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ وَ اَبْلَغَ عِنْدَهٗ مِنْهَا ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تَفُوْتَكَ ، فَافْعَلْ . هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه.

ترجمہ : عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سورہ یوسف اور سورہ ھود میں سے پڑھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اے عقبہ سورہ فلق پڑھا کرو۔ تم ہرگز ایسی کوئی سورت نہیں پڑھو گے جو اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو اور اس سے زیادہ اللہ کے نزدیک پہنچنے والی ہو۔ اگر ممکن ہو تو تمہاری نمازوں سے اس کی تلاوت چھوٹنے نہ پائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :- سعید بن منصور نے حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے صبح کی نماز میں یہ دونوں سورتیں پڑھیں۔ ۱۵۹

ترجمہ :- امام احمد اپنی مسند میں صحیح سند کے ساتھ ایک اور صحابی کی یہ روایت لائے ہیں کہ حضورؐ نے اُن سے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو اُس میں یہ دونوں سورتیں پڑھا کرو۔ ۱۶۰

ترجمہ :- مُسندِ احمد، ابوداؤد اور نسائی میں عُقبہؓ بن عامر کی یہ روایت آئی ہے کہ حضورؐ نے ان سے فرمایا :''کیا میں دو ایسی سورتیں تمہیں نہ سکھاؤں جو اُن بہترین سورتوں میں سے ہیں جنہیں لوگ پڑھتے ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہؐ ۔ اس پر حضورؐ نے ان کو یہی معوّذتین پڑھائیں۔ پھر نماز کھڑی ہوئی تو حضورؐ نے یہی دو سورتیں اس میں پڑھیں اور نماز کے بعد پلٹ کر جب آپؐ ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا'' اے عُقبہ، کیسا پایا تم نے؟'' اور اس کے بعد اُن کو ہدایت فرمائی کہ جب تم سونے لگو اور جب سو کر اٹھو تو اِن سورتوں کو پڑھا کرو۔ ۱۶۱

ترجمہ :- عُقبہ بن عامر کی ایک روایت یہ ہے کہ حضورؐ نے ان کو ہر نماز کے بعد معوّذات (یعنی قل ھو اللہ احد اور معوذتین) پڑھنے کی تلقین کی۔ ۱۶۲ (مُسندِ احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ترجمہ :- عُقبہ بن عامر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضورؐ سواری پر چلے جا رہے تھے اور میں آپؐ کے قدم مبارک پر ہاتھ رکھے ہوئے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ میں نے عرض کیا مجھے سورۂ ہود یا سورۂ یوسف سکھا دیجئے۔ فرمایا'' اللہ کے نزدیک بندے کے لیے '' قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ '' سے زیادہ نافع کوئی چیز نہیں ہے''۔ ۱۶۳ (نسائی، ابن مردویہ، حاکم) [تفہیم القرآن ۶/ ۵۵۰ . معوّذتین کی قرآنیت]

تخریج :(۱۵۹) اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ .

تخریج :(۱۶۰) اَخْبَرَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : بَيْنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقْبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ اِذْ قَالَ : اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ: فَاَجْلَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ ؟ فَاَشْفَقْتُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْصِيَةً ، فَنَزَلَ ، وَ رَكِبْتُ هُنَيْهَةً وَ نَزَلْتُ وَ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ . فَاَقْرَاَنِي قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ . فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَرَأَ بِهِمَا . ثُمَّ مَرَّ بِي فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةَ ابْنَ عَامِرٍ اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَ قُمْتَ .

تخریج : (۱۶۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ ، فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ . قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ . قَالَ : فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا . فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ ؟

تخریج : (۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، ثنا هَارُونُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ، حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ .

تخریج : (۱۶۳) أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ أَسْلَمَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ ، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ ، فَقُلْتُ : أَقْرِئْنِي سُورَةَ هُودٍ ، أَقْرِئْنِي سُورَةَ يُوسُفَ ، فَقَالَ : لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ .

ترجمۃ : عبد اللّٰہ بن عابس الجُہنی کی روایت [نسائی، بیہقی، بغوی، اور ابن سعد نے نقل کی] ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابن عابس، کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ پناہ مانگنے والوں نے جتنی چیزوں کے ذریعہ سے اللہ کی پناہ مانگی ہے، ان میں سب سے افضل کون سی چیزیں ہیں؟ میں نے عرض کیا ضرور یارسول اللہ، فرمایا ''قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس'' یہ دونوں سورتیں۔ ۱۶۴

ابن مردویہ نے حضرت اُمِّ سلمۃ کی روایت نقل کی ہے کہ اللہ کو جو سورتیں سب سے زیادہ پسند ہیں، وہ ''قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس'' ہیں۔ ۱۶۵ [تفہیم القرآن ۶/۵۴۹ ،سورۃ المعوذتین]

تخریج : (۱۶۴) أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَابِسٍ الْجُهَنِيَّ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : يَا ابْنَ عَابِسٍ ! أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، قَالَ : قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ھَاتَیْنِ السُّوْرَتَیْنِ .

تخریج : (۱۶۵) اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدُوْیَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مِنْ اَحَبِّ السُّوَرِ اِلَی اللّٰہِ . قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ .

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ [کہتے ہیں کہ معوّذتین قرآن کی سورتیں نہیں ہیں بلکہ] یہ تو ایک حکم تھا جو رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا تھا کہ آپؐ اِس طرح تعوّذ کیا کریں۔ ۱۶۶؎

ترجمہ :- زِرّ بن حُبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُبَیؓ سے کہا کہ آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعودؓ ایسا اور ایسا کہتے ہیں آپ ان کے اس قول کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ '' میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا قُلْ ، تو میں نے بھی کہا قُل ۔ اس لیے ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں جس طرح حضورؐ کہتے تھے۔ ۱۶۷؎ (صحیح البخاری، مُسند احمد ، حافظ ابو بکر الحُمَیدی کی مُسند، ابُونُعیم کی المُستَخرَج اور سنن نسائی)

ترجمہ :- امام احمد کی روایت میں حضرت اُبیؓ کے الفاظ یہ ہیں : '' میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ جبریل علیہ السلام نے آپؐ سے قُل اعوذ برب الفلق کہا تھا اس لیے آپؐ نے بھی ایسا ہی کہا، اور انہوں نے قُل اعوذ برب الناس کہا تھا اس لیے آپؐ نے بھی ایسا ہی کہا: لہذا ہم بھی اُسی طرح کہتے ہیں جس طرح حضورؐ نے کہا۔'' ۱۶۸؎ ، ۱۶۹؎

تشریح :- ان دونوں روایتوں پر غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو دونوں سورتوں میں لفظ قُلْ (کہو) دیکھ کر یہ غلط فہمی ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کو اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کہنے کا حکم دیا گیا تھا لیکن انہوں نے حضورؐ سے اس کے متعلق سوال کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ حضرت اُبی بن کعب کے ذہن میں بھی اس کے متعلق سوال پیدا ہوا اور انہوں نے حضورؐ سے اس کو پوچھ لیا۔ حضورؐ نے بتایا کہ جبریل علیہ السلام نے چونکہ قُل کہا تھا اس لیے میں بھی قُل کہتا ہوں۔ اس بات کو یوں سمجھئے کہ اگر کسی کو حکم دینا مقصود ہو اور اس سے کہا جائے کہ '' کہو میں پناہ مانگتا ہوں '' تو وہ حکم کی تعمیل میں یہ نہیں کہے گا کہ '' کہو، میں پناہ مانگتا ہوں'' بلکہ وہ '' کہو'' کا لفظ ساقط کر کے '' میں پناہ مانگتا ہوں '' کہے گا۔ بخلاف اس کے اگر کسی کو بالا دست حاکم کا پیغام بر اِن الفاظ میں پیغام پہنچائے کہ '' کہو میں پناہ مانگتا ہوں'' اور یہ پیغام اُسے اپنے تک رکھنے کے لیے نہیں بلکہ دوسروں تک پہنچانے کے لیے دیا جائے تو وہ لوگوں تک پیغام کے الفاظ کو جوں کا توں پہنچائے گا، اُس میں سے کوئی چیز ساقط کرنے کا مجاز نہ ہو گا۔ پس ان دونوں سورتوں کی ابتدا لفظ قُل سے ہونا اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ یہ کلام وحی ہے۔ جسے حضورؐ انہی الفاظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پہنچانے کے پابند تھے جن الفاظ میں یہ آپ کو ملا تھا۔ اس کی حیثیت محض ایک حکم کی نہ تھی جو نبی ﷺ کو دیا گیا ہو۔ قرآن مجید میں ان دو سورتوں کے علاوہ ۳۳۰ آیتیں ایسی ہیں جو لفظ قُلْ [کہو] سے شروع ہوئی ہیں۔ ان سب میں قُلْ کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ یہ کلام وحی ہے۔ جسے انہی الفاظ میں پہنچانا حضورؐ کے ذمہ فرض تھا جن الفاظ میں یہ آپؐ پر نازل کیا گیا تھا۔ ورنہ ہر جگہ قُلْ اگر ایک حکم ہوتا تو حضورؐ اس لفظ کو ساقط کر کے وہ بات کہتے جس کے کہنے کا آپ کو حکم دیا گیا تھا اور اُسے قرآن میں درج نہ کیا جاتا بلکہ حضورؐ صرف اس حکم کی تعمیل میں وہ بات کہہ دینے پر اکتفا فرماتے جسے کہنے کا آپ کو حکم دیا گیا تھا۔

اس مقام پر اگر آدمی کچھ غور کرے تو اُس کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح آ سکتی ہے کہ صحابہ کرام کو بے خطا سمجھنا اور اُن کی کسی بات کے لیے غلط کا لفظ سنتے ہی توہین صحابہ کا شور مچا دینا کس قدر بے جا حرکت ہے۔ یہاں آپ دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے جلیل القدر صحابی سے قرآن کی دو سورتوں کے بارے میں کتنی بڑی چُوک ہو گئی۔ ایسی چُوک اگر اتنے عظیم مرتبہ کے صحابی سے ہو سکتی ہے تو دوسروں سے بھی کوئی چُوک ہو جانی ممکن ہے۔ ہم علمی تحقیق کے لیے اُس کی چھان بین بھی کر سکتے ہیں، اور کسی صحابی کی کوئی بات یا چند باتیں غلط ہوں تو انہیں غلط بھی کہہ سکتے ہیں۔ البتہ سخت ظالم ہو گا وہ شخص جو غلط کو غلط کہنے سے آگے بڑھ کر اُن پر زبان طعن دراز کرے۔ انہی معوذتین کے بارے میں مفسرین و محدثین نے ابن مسعودؓ کی رائے کو غلط کہا ہے، مگر کسی نے یہ کہنے کی جرأت نہیں کی کہ قرآن کی دو سورتوں کا انکار کر کے معاذ اللہ وہ کافر ہو گئے تھے۔ [تفہیم القرآن ۵۴۹/۶ معوذتین ، معوذتین کی قرآنیت]

تخریج:(۱۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ اَشْکَابٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ مَعْنٍ ، ثنا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ : کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَحُکُّ الْمُعَوِّذَتَیْنِ مِنْ مَصَاحِفِهٖ وَ یَقُوْلُ اِنَّهُمَا لَیْسَتَا مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ .

تخریج :(۱۶۷) قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ یَعْلٰی : حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِیٍّ ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ، حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامٍ ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَحُکُّ الْمُعَوِّذَتَیْنِ مِنَ الْمُصْحَفِ وَ یَقُوْلُ : اِنَّمَا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَتَعَوَّذَ بِهِمَا وَلَمْ یَکُنْ عَبْدُ اللّٰهِ یَقْرَاُ بِهِمَا .

تخریج :(۱۶۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِیْ لُبَابَةَ عَنْ زِرٍّ ابْنِ حُبَیْشٍ ح قَالَ وَ ثنا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ قُلْتُ : اَبَا الْمُنْذِرِ اِنَّ اَخَاکَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ کَذَا وَ کَذَا ، فَقَالَ اُبَیٌّ : سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ ، قِیْلَ لِیْ قُلْ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْتُ، فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تخریج: (۱۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، انا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَكْتُبُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي مُصْحَفِهِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقُلْتُهَا. فَقَالَ: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقُلْتُهَا. فَنَحْنُ نَقُولُ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تخریج: (۱۷۰) هٰذَا مَشْهُورٌ عِنْدَ كَثِيرٍ مِنَ الْقُرَّاءِ وَ الْفُقَهَاءِ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَكْتُبُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي مُصْحَفِهِ، فَلَعَلَّهُ لَمْ يَسْمَعْهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَوَاتَرْ عِنْدَهُ ثُمَّ قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ ذٰلِكَ

ترجمہ: فقہاء اور قراء کی اکثریت میں یہ بات مشہور ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ معوذتین کو اپنے مصحف میں نہیں لکھتے تھے۔ ممکن ہے ایسا وہ اس لیے کرتے ہوں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کو سنا ہی نہ ہو اور ان کے نزدیک تواتر کے درجہ میں نہ ہوں، بعدازاں ابنِ مسعودؓ اپنے موقف سے رجوع کر کے جماعت صحابہ کے ہم خیال ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ نے ان دونوں سورتوں کو اپنے قرآن کے ان نسخوں میں جو امام کی حیثیت رکھتے تھے میں ثبت کیا اور ان کو سارے اطراف و آفاق میں اس طرح نافذ کر دیا۔

تخریج: (۱۷۱) إِلٰى قَوْلِ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَثْبَتُوهُمَا فِي الْمَصَاحِفِ الْأَئِمَّةِ وَ نَفَذُوهَا إِلٰى سَائِرِ الْآفَاقِ كَذٰلِكَ

اور اب (اے سامع) تجھے معلوم ہے کہ ان دونوں سورتوں کے قرآن میں ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ اب ان سورتوں کا قرآن میں ہونا تسلیم نہ کرنا کفر ہے۔ ممکن ہے ابنِ مسعودؓ نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا ہو۔

تخریج: (۱۷۲) أَنَّهُ كَانَ يَحُكُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ مِنَ الْمُصْحَفِ وَ يَقُولُ لَا تَخْلِطُوا الْقُرْآنَ بِمَا لَيْسَ مِنْهُ إِنَّهُمَا لَيْسَتَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى. إِنَّمَا أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَعَوَّذَ بِهِمَا وَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ بِهِمَا قَالَ الْبَزَّارُ لَمْ يُتَابِعِ ابْنَ مَسْعُودٍ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ. وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ وَ أُثْبِتَتَا فِي الْمُصْحَفِ.

ترجمہ: ابنِ مسعودؓ معوذتین کو اپنے مصحف میں سے کھرچ کر مٹا دیتے تھے اور کہتے تھے کہ جو چیز قرآن میں سے نہیں اسے قرآن کے ساتھ خلط ملط نہ کرو یہ دونوں سورتیں قرآن میں سے نہیں ہیں۔ نبی ﷺ کو تو ان سورتوں کے ذریعہ پناہ پکڑنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا حکم دیا گیا تھا۔ ابنِ مسعودؓ ان دونوں سورتوں کی تلاوت بھی نہیں کرتے تھے۔ بزار کا قول ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سے ایک نے بھی ابنِ مسعودؓ کی متابعت نہیں کی۔ حالانکہ نبی ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپ نے ان سورتوں کو نماز میں پڑھا ہے اور ان کو مصحف میں ثبت کرایا ہے۔

(روایات کا خلاصہ) صلح حدیبیہ کے بعد جب نبی ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے تو محرم ۷ھ میں خیبر سے یہودیوں کا ایک وفد مدینہ آیا اور ایک مشہور جادوگر لبید بن اعصم سے ملا جو انصار کے قبیلہ بنی زُریق سے تعلق رکھتا تھا۔ ① ان لوگوں نے اس سے کہا کہ محمد (ﷺ) نے ہمارے ساتھ جو کچھ کیا ہے وہ تمہیں معلوم ہے۔ ہم نے اُن پر بہت جادو کرنے کی کوشش کی مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اب ہم تمہارے پاس آئے ہیں، کیونکہ تم ہم سے بڑے جادوگر ہو۔ لو، یہ تین اشرفیاں حاضر ہیں، انہیں قبول کرو اور محمدؐ پر ایک زور کا جادو کر دو۔ اُس زمانے میں حضورؐ کے ہاں ایک یہودی لڑکا خدمت گار تھا۔ اُس سے ساز باز کر کے ان لوگوں نے حضورؐ کی کنگھی کا ایک ٹکڑا حاصل کر لیا جس میں آپؐ کے موئے مبارک تھے انہی بالوں اور کنگھی کے دندانوں پر جادو کیا گیا۔

(بعض روایات میں یہ ہے کہ لبید بن اعصم نے خود جادو کیا تھا اور بعض میں یہ ہے کہ اسکی بہنیں اس سے زیادہ جادوگرنیاں تھیں، اُن سے اُس نے جادو کروایا تھا۔ بہر حال ان دونوں صورتوں میں سے جو صورت بھی ہو) اس جادو کو ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف ② میں رکھ کر لبید نے بنی زُریق کے کنویں ذروان یا ذی اروان نامی کی تہہ میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا۔ اس جادو کا اثر نبی ﷺ پر ہوتے ہوتے پورا ایک سال لگا، دوسری ششماہی میں کچھ تغیرِ مزاج محسوس ہونا شروع ہوا، آخری چالیس دن سخت اور آخری تین دن زیادہ سخت گزرے مگر اس کا زیادہ سے زیادہ جو اثر حضورؐ پر ہوا وہ بس یہ تھا کہ آپؐ گھلتے چلے جا رہے تھے، کسی کام کے متعلق خیال فرماتے کہ وہ کر لیا ہے مگر نہیں کیا ہوتا تھا، اپنی ازواج کے متعلق خیال فرماتے کہ آپؐ ان کے پاس گئے ہیں مگر نہیں گئے ہوتے تھے۔

---

① بعض راویوں نے اسے یہودی کہا ہے اور بعض نے منافقین اور یہود کا حلیف۔ لیکن اس پر سب متفق ہیں کہ وہ بنی زریق میں سے تھا اور یہ سب کو معلوم ہے کہ بنی زُریق یہودیوں کا کوئی قبیلہ نہ تھا بلکہ خزرج میں سے انصار کا ایک قبیلہ تھا۔ اس لیے یا تو وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اہلِ مدینہ میں سے یہودی ہو گئے تھے، یا یہود کا حلیف ہونے کی بنا پر بعض لوگوں نے اسے بھی یہودی شمار کر لیا۔ تاہم اس کے لیے منافق کا لفظ استعمال ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر وہ مسلمان بنا ہوا تھا۔

② ابتداء کھجور کا خوشہ ایک غلاف کے اندر ہوتا ہے اور نر کھجور کے غلاف کا رنگ انسان کے رنگ سے ملتا جلتا ہے اور اس کی بو انسان کے مادہ منویہ جیسی ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بعض اوقات آپؐ کو اپنی نظر پر بھی شبہ ہوتا تھا کہ کسی چیز کو دیکھا ہے مگر نہیں دیکھا ہوتا تھا۔ یہ تمام اثرات آپؐ کی ذات تک محدود رہے۔ حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو یہ معلوم تک نہ ہوسکا کہ آپؐ پر کیا گزر رہی ہے۔ رہی آپؐ کے نبی ہونے کی حیثیت تو اس میں آپؐ کے فرائض کے اندر کوئی خلل واقع نہ ہونے پایا۔ کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اُس زمانے میں آپؐ قرآن کی کوئی آیت بھول گئے ہوں، یا کوئی آیت آپؐ نے غلط پڑھ ڈالی ہو، یا اپنی صحبتوں میں اور اپنے وعظوں اور خطبوں میں آپؐ کی تعلیمات کے اندر کوئی فرق واقع ہو گیا ہو، یا کوئی ایسا کلام آپؐ نے وحی کی حیثیت سے پیش کر دیا ہو جو فی الواقع آپؐ پر نازل نہ ہوا ہو، یا نماز آپؐ سے چھوٹ گئی ہو اور اس کے متعلق بھی کبھی آپؐ نے سمجھ لیا ہو کہ پڑھ لی ہے مگر نہ پڑھی ہو۔ ایسی کوئی بات معاذ اللہ پیش آجاتی تو دھوم مچ جاتی، اور پورا ملک عرب اس سے واقف ہو جاتا کہ جس نبی کو کوئی طاقت چت نہ کر سکی تھی اسے ایک جادوگر کے جادو نے چت کر دیا۔ لیکن آپؐ کی حیثیت نبوت اس سے بالکل غیر متأثر رہی اور صرف اپنی ذاتی زندگی میں آپؐ اپنی جگہ اسے محسوس کر کے پریشان ہوتے رہے۔ آخر کار ایک روز آپؐ حضرت عائشہؓ کے ہاں تھے کہ آپؐ نے بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اسی حالت میں نیند آ گئی یا غنودگی طاری ہوئی اور پھر بیدار ہو کر آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ میں نے جو بات اپنے رب سے پوچھی تھی وہ اس نے مجھے بتا دی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا وہ کیا بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا دو آدمی (یعنی فرشتے دو آدمیوں کی صورت میں) میرے پاس آئے۔ ایک سرہانے کی طرف تھا اور دوسرا پائینتی کی طرف۔ ایک نے پوچھا انہیں کیا ہوا؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے۔ اُس نے پوچھا کس نے کیا ہے؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کنگھی اور بالوں میں ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف کے اندر۔ پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب دیا بنی زُریق کے کنویں ذی اروان (یا ذروان) کی تہہ کے پتھر کے نیچے ہے۔ پوچھا اب اس کے لئے کیا کیا جائے؟ جواب دیا کہ کنویں کا پانی سونت دیا جائے اور پھر پتھر کے نیچے سے اُسے نکالا جائے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت عمارؓ بن یاسرؓ اور حضرت زُبیرؓ کو بھیجا۔ ان کے ساتھ جُبیر بن ایاسؓ الزُّرقی اور قیس بن مِحْصَن الزُّرَقی (یعنی بنی زُریق کے یہ دو اصحاب بھی شامل ہو گئے۔ بعد میں حضورؐ خود بھی چند اصحاب کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ پانی نکالا گیا اور وہ غلاف برآمد کر لیا گیا۔ اُس میں کنگھی اور بالوں کے ساتھ ایک تانت کے اندر گیارہ گرہیں پڑی ہوئی تھیں اور موم کا ایک پتلا تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں۔ جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا کہ آپؐ معوذتین پڑھیں۔ چنانچہ آپؐ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے اور اس کے ساتھ ایک ایک گرہ کھولی جاتی اور پتلے میں سے ایک سوئی نکالی جاتی رہی۔ خاتمہ تک پہنچتے ہی ساری گرہیں کھل گئیں، ساری سوئیاں نکل گئیں، اور آپؐ جادو کے اثر سے نکل کر بالکل ایسے ہو گئے جیسے کوئی شخص بندھا ہوا تھا، پھر کھل گیا۔ اس کے بعد آپؐ نے لبید کو بلا کر باز پرس کی۔ اس نے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور آپؐ نے اس کو چھوڑ دیا، کیونکہ اپنی ذات کے لیے آپؐ نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ یہی نہیں بلکہ آپؐ نے اس معاملہ کا چرچا کرنے سے بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی ہے اب میں نہیں چاہتا کہ کسی کے خلاف لوگوں کو بھڑکاؤں۔ ۱ھ ۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح :- حضرت عائشہؓ، حضرت زید بن ارقمؓ اور حضرت [illegible] سے بخاری [illegible]
ابن ماجہ، امام احمد، عبدالرزاق، حمیدی، بیہقی، طبرانی، ابن سعد، ابن [illegible]
وغیرہ محدثین نے اتنی مختلف اور کثیر التعداد سندوں سے نقل کیا کہ اس کا نفس مضمون تواتر [illegible]
ایک روایت بجائے خود خبر واحد ہے۔ اسکی تفصیلات جو روایات میں آئی ہیں ان سے مندرجہ بالا واقعہ مرتب کیا گیا
ہے۔

[جادو کے اس قصے میں] کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو آپؐ کے منصب نبوت میں قادح ہو۔ ذاتی حیثیت سے اگر آپؐ کو زخمی کیا جا سکتا تھا جیسا کہ جنگ احد میں ہوا۔ اگر آپ گھوڑے سے گر کر چوٹ کھا سکتے تھے، جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے، اگر آپ کو بچھو کاٹ سکتا تھا، جیسا کہ کچھ اور احادیث میں وارد ہوا ہے، اور ان میں سے کوئی چیز بھی اس تحفظ کے منافی نہیں ہے جس کا نبی ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے وعدہ کیا تھا۔ تو آپؐ اپنی ذاتی حیثیت میں جادو کے اثر سے بیمار بھی ہو سکتے تھے۔ نبی پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے یہ بات تو قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔ سورۂ اعراف میں فرعون کے جادوگروں کے متعلق بیان ہوا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں جب وہ آئے تو انہوں نے ہزار ہا آدمیوں کے اس پورے مجمع کی نگاہوں پر جادو کر دیا جو وہاں دونوں کا مقابلہ دیکھنے کے لیے جمع ہوا تھا ﴿سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ﴾ [آیت ۱۱۶] اور سورۂ طٰہٰ میں ہے کہ جو لاٹھیاں اور رسیاں انہوں نے پھینکی تھیں ان کے متعلق عام لوگوں ہی نے نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی سمجھا کہ وہ ان کی طرف سانپوں کی طرح دوڑی چلی آ رہی ہیں اور اس سے حضرت موسیٰ خوفزدہ ہو گئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی کہ خوف نہ کرو تم ہی غالب رہو گے، ذرا اپنا عصا پھینکو ﴿فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا تَسْعٰى ، فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ، قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ، وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ﴾ (آیات ۶۶ تا ۶۹)

[چنانچہ نہ تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضورؐ پر جادو نہیں ہوا تھا اور نہ یہ کہ اس سے آپ کی نبوت پر اثر ہوا تھا]۔ (حاشیہ حضورؐ پر جادو کا اثر ہونا، ص ۵۵۲ ج ۶ معوذتین)

تخریج :(۱۷۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِيْ . دَعَا اللّٰهَ وَ دَعَاهُ ثُمَّ قَالَ : أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ . قُلْتُ : وَ مَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : جَآءَنِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ : مَا وَجَعُ الرَّجُلِ ؟ قَالَ : مَطْبُوْبٌ قَالَ : وَ مَنْ طَبَّهٗ ؟ قَالَ : لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ ، قَالَ : فِيْمَا ذَا ؟ قَالَ : فِيْ مُشْطٍ وَ مُشَاطَةٍ وَجُبِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ ، قَالَ : فَاَيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُوَ ؟ قَالَ : فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ . فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ اِلَى الْبِئْرِ . فَنَظَرَ اِلَيْهَا . وَ عَلَيْهَا نَخْلٌ . ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى عَائِشَةَ ، فَقَالَ : وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ ، وَ لَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : اَفَاَخْرَجْتَهُ قَالَ : لَا، اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَ شَفَانِيْ خَشِيْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا . وَ اَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ .

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا۔ حالت یہ ہوگئی کہ کسی کام کو سرانجام دینے کے باوجود آپ کو خیال ہوتا کہ اسے سرانجام نہیں دیا۔ تا آنکہ ایک رات آپ میرے ہاں تھے۔ آپ نے اللہ سے بہت دعا کی پھر فرمایا اے عائشہؓ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے باخبر فرما دیا ہے جسے میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا میری پائنتی کھڑا ہوگیا، ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا اسے کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے پوچھا کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی اور بالوں میں ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف کے اندر۔ پوچھا وہ کہاں ہیں؟ جواب دیا بنی زریق کے کنوئیں ذی اروان یا ذروان کی تہہ کے پتھر کے نیچے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنوئیں پر پہنچے۔ اس کا ملاحظہ فرمایا۔ اس پر کھجور کا درخت تھا پھر واپس حضرت عائشہؓ کے پاس آ کر بتایا کہ اس کنوئیں کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ تھا اور اس پر درخت کے پتے شیطان کے سروں کی طرح تھے۔ میں نے عرض کیا آپ نے اس کی تحقیق کی فرمایا نہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے عافیت عنایت فرما دی ہے مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ میں لوگوں میں اس کی وجہ سے شر نہ پھیلاؤں آپ نے اسے دفن کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ اسے دفن کر دیا گیا۔

ترجمہ :- رسول اللہ ﷺ ہر رات کو سوتے وقت، اور خاص طور پر بیماری کی حالت میں معوذتین یا بعض روایات کے مطابق معوّذات (یعنی قل ھو اللہ اور معوذتین) تین مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونکتے اور سر سے لے کر پاؤں تک پورے جسم پر، جہاں جہاں تک بھی آپ کے ہاتھ پہنچ سکتے، انہیں پھیرتے تھے، آخری بیماری میں جب آپؐ کے لیے خود ایسا کرنا ممکن نہ رہا تو حضرت عائشہؓ نے یہ سورتیں (بطور خود یا حضورؐ کے حکم سے) پڑھیں اور آپؐ کے دستِ مبارک کی برکت کے خیال سے آپؐ ہی کے ہاتھ لے کر آپؐ کے جسم پر پھیرے۔ ۱۷۴

(اس مضمون کی روایات صحیح سندوں کے ساتھ بخاری، مسلم، نسائی، ابنِ ماجہ، ابوداؤد اور مؤطا امام مالک میں خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ سے مروی ہیں جن سے بڑھ کر کوئی بھی حضورؐ کی زندگی سے واقف نہ ہو سکتا تھا)

تخریج :(۱۷۴) حَدَّثَنَا حِبَّانُ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى ، نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ مَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ . فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِىْ تُوُفِّىَ فِيْهِ ، طَفِقْتُ اَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّذِىْ كَانَ يَنْفُثُ وَ اَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ .

ترجمہ: عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو آپ معوذتین پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکتے ۔ مگر جب آپ مرض الموت میں تھے تو میں معوذتین پڑھ کر آپ کے بدن پر پھونکتی اس طرح کہ آپ کے ہاتھ مبارک پر پڑھ کر پھونکتی اور آپ کے دستِ مبارک کو آپ کے جسم پر پھیرتی ۔۱۷۵ لے

تخریج :(۱۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَاُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ يَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ و اَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکتے ۔ مگر جب تکلیف شدید ہوگئی تو میں معوذتین پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور بابرکت ہونے کی توقع پر میں آپ کا اپنا ہاتھ جسم پر پھیرتی ۔

تخریج :(۱۷۶) عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَ وَجْهِهٖ ، وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو ہر رات اپنی دونوں ہتھیلیاں جمع کرتے پھر قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق الخ اور قل اعوذ برب الناس الخ پڑھ کر ان میں پھونکتے ۔ پھر جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے ۔ آغاز سر اور چہرے اور جسم کے اگلے حصہ سے فرماتے ۔ یہ عمل تین مرتبہ کرتے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماٰخذ

(۱) ✿ بخاری ۲/۷۴۹ کتاب ابواب فضائل القران ، باب فضل فاتحة الکتاب . ✿ بخاری ۲/۶۸۳ ، کتاب التفسیر سورة الحج . ✿ ابو داؤد ۲/۷۱ کتاب الصلاة باب فاتحة الکتاب ✿ ابنِ ماجه کتاب الادب باب ثواب القران . ✿سنن دارمی ۱/۲۸۹ ، باب ۱۷۲ ، ام القران هی سبع المثانی ✿ سنن دارمی ۲/۳۶۰ کتاب فضائل القران باب ۱۲ فضل فاتحة الکتاب . ✿ مُسندِ احمد ۴/۲۱۱ ✿ شُعب الإیمان ۲/۴۴۱ .

(۲) ✿ تِرمذی ابواب فضائل القران باب ما جاء فی فضل فاتحة الکتاب . شُعب الإیمان ۲/۴۴۲ . ✿المستدرک ۱/۵۵۷ ، کتاب فضائل القران باب ما انزلت فی التوراة ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی القران مثل فاتحة الکتاب.

(۳) ✿ مسلم ۱/۲۷۰ ، کتاب فضائل القران ، باب فضل قراء ة القران و سورة البقرة . ✿ مُسندِ احمد ۴/۱۸۳ ، عن نَواس بن سمعان . ✿ مُسندِ احمد ۵/۳۵۲ ، عن بریدة . ✿ سنن دارمی ۲/۳۲۴ ، کتاب من فضائل القران باب ۱۵ فی فضل سورة البقرة وآل عمران . ✿ کنز العمال ۱/۵۶۴ حدیث نمبر ۲۵۴۵ عن نواس بن سمعان . ✿مُسندِ احمد ۵/۳۵۲ اوردارمی نے بریدة سے روایت نقل کی ہے اس میں تحاجّان عن صاحبهما کا ذکر نہیں ✿ بخاری فی تاریخه . عن نواس. بحواله فتح القدیر للشوکانی ۱/۲۷ . ✿ شُعب الإیمان للبیهقی ۲/۴۵۱–۴۵۲ . نواس بن سمعان .

(۴) ✿ تِرمذی ابواب فضائل القران ، باب ما جاء فی سورة ال عمران ✿ المستدرک ۱/۵۶۰ . کتاب فضائل القران بریده عن ابیه کی روایت ہے من طیر صواف ہے۔

(۵) ✿ مسلم ۱/۲۷۱ ، کتاب فضائل القران باب فضل الفاتحة و خواتیم سورة البقرة . ✿ بخاری ۲/۷۴۹ ، کتاب ابواب فضائل القران ، باب فضل البقرة . ✿ ابو داؤد ۲/۵۷ . کتاب الصلاة . باب تحزیب القران . ✿ تِرمذی ۲/۱۱۶ ، ابواب فضائل القران باب ما جاء فی آخر سورة البقرة . ✿ ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة و السنة فیها ، باب ما جاء فیما یرجی انه یکفی من قیام اللیل . ✿ مُسندِ احمد ۴/۱۱۸ ، عن ابو مسعود البدری الانصاری . ✿ سنن دارمی ۲/۳۲۲ ، کتاب فضائل القران . باب اول فضل سُوره البَقَرَةِ و آیة الکرسی ✿ فتح القدیر للشوکانی ۱/۳۰۹ . البقرة . ✿ شُعب الإیمان ۲/۴۶۲ ، عن ابی مسعود .

(۶) ✿ مسلم ۱/۲۷۱ ، کتاب فضائل القران باب فضل سورة الکهف و آیة الکرسی ✿ ابو داؤد ۲/۷۲ ، کتاب الصلاة ، باب ما جاء فی آیة الکرسی .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز مسلم نے کتاب صلاۃ المسافرین میں اور ابوداؤد نے کتاب الحروف میں بھی بیان کیا ہے۔

✿ مُسندِ احمد ۵۸/۵-۱۴۲ . ✿ سنن دارمی ۳۲۱/۲ . کتاب من فضائل القران ، باب ۱۴ فضل اول سورة البقرة و اية الكرسي . ✿ المصنف عبد الرزاق ۳۷۰/۳ . ✿ كنز العمال ۵۶۷/۱ . حديث نمبر ۲۵۵۹ . ✿ شُعب الإيمان ۴۵۶/۲ . عن ابى بن كعب . ✿ طبرانی ۱۹۷/۱ عن ابى بن كعب .

﴿۷﴾ ✿ بخاری ۳۱۰/۱ ، كتاب الوكالة ، باب اذا وكل رجلا ، فترك الوكيل شيئًا فاجازه المؤكل فهو جائز . ✿ بخاری ۷۴۹/۲ ، كتاب ابواب فضائل القران باب فضل البقرة . ✿ بخاری ۴۶۳/۱ ، كتاب بدأ الخلق ، باب صفة ابليس وجنوده. اس مقام پر مختصر روایت ہے۔ ✿ مشكوة ص ۱۸۵ . كتاب فضائل القران الفصل الأول . ✿ شُعب الإيمان للبيهقى ۴۵۶/۲ - ۴۵۷ . عن ابى هريرة .

﴿۸﴾ ✿ مسلم ۲۷۱/۱ ، كتاب فضائل القران باب فضل الفاتحة و خواتيم سورة البقرة . ✿ المستدرك للحاكم ۵۵۸/۱ ، كتاب فضائل القران ، باب فضيلة فاتحة الكتاب وخواتيم سورة البقرة . ✿ شُعب الإيمان ۴۴۵/۲ . عن ابن عبّاس .

﴿۹﴾ ✿ ترمذی شمائل ترمذی ، باب ما جاء فی شیب رسول اللهﷺ . ✿ الطبرانی بحواله ابنِ كثير ۴۳۵/۲ . هود . عن سهل بن سعد . ✿ كنز العمال ۵۷۳/۱ .

﴿۱۰﴾ ✿ ترمذی ۱۶۵/۲ ابواب التفسير الواقعة ✿ ترمذی شمائل ترمذی باب ماجاء فی شیب رسول اللهﷺ . ✿ المستدرك ۳۴۳/۲ كتاب التفسير سورة هود عن ابن عباس . ✿ المستدرك كتاب التفسير ۴۷۶/۲ . الواقعة .

هذا حديث صحيح على شرط البخارى ولم يخرجاه . ✿ كنز العمال ۵۷۳/۱ .حافظ ابو يعلٰى الطبرانى فى معجم الكبير بحواله ابن كثير ۴۳۵/۲ . سورة هود .

﴿۱۱﴾ ✿ ابنِ كثير ۲۸۱/۴ ، الواقعة . ✿ ابن المنذر ، بيهقى فى البعث و النشور بحواله رُوح المعانى ۱۷۹/۱۲ ، هود.

﴿۱۲﴾ ✿ مسلم ۲۷۱/۱ ، كتاب فضائل القران باب فضل سورة الكهف و آية الكرسى . ✿ ابو داؤد ۱۱۷/۴ ، كتاب الملاحم باب خروج الدجال . ✿ ترمذی ۱۱۶/۲ ، ابواب فضائل القران ، باب ما جاء فى سورة الكهف.

﴿۱۳﴾ ✿ سنن دارمی ۳۲۶/۲ ، كتاب فضائل القران ، باب فى فضل سورة الكهف . ✿ المستدرك ۵۶۴/۱ . كتاب فضائل القران ، باب فضيلة سورة الكهف . ✿ مُسندِ احمد ۴۴۶/۶ - ۴۴۹ . عن ابى الدرداء . ✿ فتح القدير للشوكانى ۲۶۸/۳ . سورة الكهف . ✿ كنز العمال ۵۷۵/۱ . ✿ شُعب الإيمان ۴۷۴/۲ . عن ابى الدرداء .

﴿۱۴﴾ ✿ مُسندِ احمد : ۳۴/۱ . عمر بن الخطاب ، مسند احمد نے عندوجهه دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ روایت کیا ہے ✿ کنز العمال ۵۷۹/۱ ✿ مستدرك حاكم ۳۹۲/۲ ، كتاب التفسير سورة المؤمنون ، هذا حديث صحيح الاسناد . ولم يخرجاه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) ✿ ترمذی ابواب فضائل القران باب ما جاء فی یٰسٓ ✿ ابنِ کثیر ۳/ ۶۳ - ۵۶۲ ✿ دارمی کتاب فضائل القران باب فی فضل یٰسٓ ✿ محمد بن نصر اور بیہقی فی شُعب الایمان بحواله فتح القدیر ۴/ ۳۵۸. ✿ ابوبکر البزار بحواله ابنِ کثیر ۳/ ۵۶۳. ✿ یٰسٓ ابوهریرهؓ ✿ کنزالعمال ۱/ ۵۸۰

(۱۶) ✿ ابوداؤدکتاب الجنائزباب القراء ةعندالمیت . ✿ ابوداؤد سجستانی ۴/ ۱۲۶ . معقل بن یسار . ✿ ابنِ ماجه کتاب الجنائز باب ما جاء فیما یقال عند المریض اذا حضر ✿ ابنِ ماجه اور مُسندِ احمد نے اقرء وا کے بجائے اقرء وها نقل کیا ہے . ✿ رُوح المعانی جزء ۲۲/ ۲۴ ص۱۹۲ سورۂ یٰسٓ . ✿ محمد بن نصر ، ابن حبان ، الطبرانی ، بیہقی فی شُعب الإیمان بحواله فتح القدیر للشوکانی ۴/ ۳۵۸ سورة یٰسٓ .

(۱۷) ✿ دارمی کتاب فضائل القران باب فی فضل یٰسٓ . ابویعلیٰ ، الطبرانی فی الاوسط ، ابن مردویه ، بیہقی فی شُعب الإیمان بحواله فتح القدیر ۴/ ۳۵۸.

(۱۸) ✿ [حواله متذکره بالا اور فتح القدیر ۴/ ۳۵۹].

(۱۹) ✿ [البزار بحواله فتح القدیر للشوکانی ۴/ ۳۵۹].

(۲۰) ✿ مسلم ۱/ ۲۸۶ . کتاب الجمعة باب فی قراء ة القران فی الخطبة . ✿ ابوداؤد کتاب الصلاة ۱/ ۲۸۸. تفریع ابواب الجمعة . باب الرجل یخطب علي القوس . ✿ مُسندِ احمد ۵/ ۱۱۳. ✿ السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۲۱۱ کتاب الجمعة باب ما یستحب قراء ته فی الجمعة . ابنِ ابی شَیبة ، بیہقی . بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵/ ۷۰ ـ

(۲۱) ✿ مسلم ۱/ ۲۸۶ کتاب الجمعة باب فی قراء ة القران فی الخطبة . ✿ ابو داؤد ۱/ ۲۸۸ کتاب الصلاة تفریع ابواب الجمعة باب الرجل یخطب علي القوس . ✿ نسائی ۳/ ۱۰۷ کتاب الصلاة باب القراء ة فی الخطبة . المستدرک ۱/ ۲۸۴. ✿ السنن الکبریٰ ۳/ ۲۱۱.

(۲۲) ✿ مسلم ۱/ ۲۸۶ کتاب الجمعة . باب فی قراء ة القرآن فی الخطبة . ✿ مُسندِ احمد ۶/ ۳۶- ۴۳۵. ✿ ام هشام بنت حارثة السنن الکبریٰ ۳/ ۲۱۱ . کتاب الجمعة باب ما یستحب قراء ته فی الجمعة .

(۲۳) ✿ نسائی ۲/ ۱۵۷ . کتاب الافتتاح جامع القرآن باب القراء ة فی الصبح بقاف .

(۲۴) ✿ مسلم ۱/ ۱۸۶ . کتاب الصلاة باب القراء ة فی الفجر . ✿ فتح القدیر للشوکانی ۵/ ۷۰ . ✿ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/ ۸۹- ۳۸۸ . کتاب الصلاة باب قدر القراء ة فی صلاة الصبح .

(۲۵) ✿ مسلم ۱/ ۲۹۱ کتاب صلاة العیدین . باب فی قراء ة قٓ والقرآن المجید واقتربت الساعة .

ایک دوسری روایت میں فی الاضحی و الفطر کی جگہ فی العید بھی ہے . [حواله مذکوره بالا ✿ ابنِ ماجه کتاب اقامة الصلاة و السنة فیها . باب ۱۵۷ . ما جاء فی القراء ة فی صلاة العیدین .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۶) ✿ ابوداؤد ۱/ ۳۰۰ کتاب الصلاۃ، باب ما یقرأ فی الاضحٰی والفطر۔ ترمذی ابواب العیدین۔ باب القراءۃ فی العیدین۔ ✿ مُسندِ احمد ۵/۲۱۸۔ ابو واقد لیثی ✿ فتح القدیر للشوکانی ۵/ ۷۰

(۲۷) ✿ ترمذی ۲/ ۱۶۴ ابواب التفسیر۔ الرحمٰن ✿ المستدرک ۲/ ۴۷۳۔ الرحمٰن ✿ ابنِ جریر ۲۷/ ۷۲۔ الرحمٰن۔ ✿ ابن کثیر ۴/ ۲۶۹۔ الرحمٰن ✿ ابن المنذر، ابوالشیخ فی العظمۃ، ابن مردویہ، بیہقی فی الدلائل بحوالہ فتح القدیر ۵/ ۱۳۰۔ الرحمٰن۔ البزاز، ابنِ جریر، ابن المنذر، دار قطنی فی الافراد۔ ابن مردویہ، خطیب بغدادی فی تاریخہ نے روایت ابن عمر سے بھی نقل کی ہے جسے سیوطی نے سنداً صحیح قرار دیا ہے۔ بحوالہ فتح القدیر للشوکانی ۵/ ۱۳۰۔ کنز العمال ۱/ ۵۸۲۔

(۲۸) ✿ ترمذی ابواب التفسیر سورۃ اذا الشمس کورت۔ ✿ مُسندِ احمد ۲/ ۲۷۔ عبداللہ بن عمر۔ ✿ مستدرکِ حاکم ۲/ ۵۱۵۔ سورۃ اذا الشمس کورت۔

(۲۹) ✿ مُسندِ احمد کی روایت میں ابن عمر کہتے ہیں۔ واحسبہ انہ قال سورۃ ھود۔ ابنِ مُنذر، طَبرانی، ابنِ مردویہ بحوالہ فتح القدیر للشوکانی ۵/ ۳۸۷۔ تفسیر سورۃ التکویر۔

(۳۰) ✿ ترمذی ابواب التفسیر ۲/ ۱۷۲۔ سورۃ التین۔ ✿ ابن مردویہ بحوالہ فتح القدیر ۵/ ۴۶۷۔ التین۔ ✿ ابنِ جریر ۳۰/ ۱۶۱۔ ابن جریر نے قتادہ کا عمل نقل کیا ہے۔

(۳۱) ✿ ابنِ جریر ۳۰/ ۱۶۰ – ۱۶۱۔ التین ✿ ابن المنذر بحوالہ فتح القدیر ۵/ ۴۶۷۔ حضرت ابوہریرۃ سے مروی مرفوع روایت میں مندرجہ ذیل الفاظ بھی منقول ہیں۔

فَاِذَا قَرَءَ اَحَدُکُمْ وَ التِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ، فَاَتٰی اٰخِرَھَا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ فَلْیَقُلْ : وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ ۔

✿ ابن کثیر ۴/ ۵۲۷۔

ابن مردویہ نے فلیقل بلیٰ و انا علیٰ ذلک من الشاھدین بھی بیان کیا ہے۔ ✿ رُوح المعانی ۳۰/ ۱۷۷، التین۔ بعض روایات میں ہے۔

انہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : کان یقول اذا اتی علی ھذہ الأیۃ " سبحانک بلٰی " [روح المعانی حوالہ مذکورہ بالا] عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ والہ سلّم کان اذا قرأ ألیس ذلک بقادر علی ان یحی الموتی قال بلٰی۔ و اذا قرأ الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین قال : بلٰی۔

ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔ ✿ المستدرک ۲/ ۵۱۰۔ کتاب التفسیر سورۃ القیامۃ۔

(۳۲) ✿ ابو داؤد ۱/ ۲۳۴۔ کتاب الصلاۃ مقدار الرکوع و السجود۔ ✿ مُسندِ احمد ۲/ ۲۴۹۔ ابو ہریرۃ۔ ✿ ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جریر ۳/۱۶۱ ، ابنِ جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے۔

﴿۳۳﴾ ✿ ابنِ کثیر ۴/۵۴۰ ، الزلزال ✿ رُوح المعانی ۳۰/۲۰۸ – بحواله الاتقان .

﴿۳۴﴾ ✿ ترمذی ۲/۱۷۳ ابواب التفسیر ، الزلزال . ✿ ابنِ کثیر ۴/۵۳۹ ، الزلزال . ✿ رُوح المعانی ، ۳۰/۲۱۰ ، الزلزال . ✿ ابنِ جریر، ۳۰/۱۷۲ . ✿ مستدرک ۲/۵۳۲ . کتاب التفسیر الزلزال . عبد بن حُمید ، ابن المنذر ، ابن مردویه اور بیهقی فی الشعب بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵/۴۸۰ .

﴿۳۵﴾ ✿ ابنِ کثیر ۴/۵۳۹ . الزلزال . ✿ فتح القدیر للشوکانی ۵/۴۷۰ .

فتح القدیر کی بیان کردہ سند میں ربیعۃ الحدسی کی جگہ ربیعۃ الخرشی ہے۔

﴿۳۶﴾ ✿ فتح القدیر للشوکانی ، ۵/۴۸۰ .

﴿۳۷﴾ ✿ ابنِ جَریر ۳۰/۱۷۳–۱۷۴ ، الزلزال . ✿ رُوحُ المعانی ۳۰/۲۱۲ ، الزلزال ✿ ابن المنذر ، ابن ابی حاتم ، طَبَرانی فی الأوسط ، المستدرک فی التاریخ . ابن مردویه ، البیهقی فی الشعب ، بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵/۴۸۰ ، الزلزال . ✿ ابنِ کثیر ۴/۵۴۰ ، الزلزال ✿ کنز العمال ۲/۵۵۳

﴿۳۸﴾ ✿ المستدرک ۲/۵۳۲–۵۳۳ ✿ اسحاق بن راهویه ، عبد بن حُمید ، ابن مردویه بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵/۴۸۱–۴۸۰ ✿ ابنِ ابی شیبة واورده الحافظ ابن حجر فی اطرافه فی مسند ابی بکر بحواله کنز العمال ۲/۵۵۳ .

﴿۳۹﴾ ✿ رُوح المعانی ۳۰/۲۱۲ . الزلزال .

﴿۴۰﴾ ✿ بخاری ۲/۹۵۲ ، کتاب الرقاق . باب ما یُتّقٰی من فتنة المال . وقول اللّٰه انما اموالکم و اولادکم فتنة . ✿ مسلم کتاب الزکاة ۲/۳۳۵ ، باب کراهة الحرص علی الدنیا . ✿ ابنِ ماجه کتاب الزهد باب ۲۷ . الامل و الاجل .

﴿۴۱﴾ ✿ بخاری ۲/۹۵۲–۹۵۳ ، کتاب الرقاق . باب ما یتقی من فتنة المال وقول اللّٰه انما اموالکم واولادکم فتنة . ترمذی ابواب المناقب. ✿ شُعب الإیمان ۷/۲۷۱ . ✿ مُسندِ احمد ۱/۲۷۱ .

﴿۴۲﴾ ✿ بخاری ۲/۹۵۲ ، کتاب الرقاق . باب ما یتقٰی من فتنة المال ✿ مسلم کتاب الزکاة ۱/۳۳۵ ، باب کراهة الحرص علی الدنیا .

﴿۴۳﴾ ✿ بخاری ۲/۹۵۳ ، کتاب الرقاق . باب ما یتقٰی من فتنة المال الخ ✿ مسلم ۱/۳۳۵ کتاب الزکاة ، باب کراهة الحرص علی الدنیا. ✿ مُسندِ احمد ۳/۲۴۷–۳۴۱ . ✿ دارمی کتاب الرقاق باب ۶۲ .لو کان لابن ادم وادیان من مال. ✿ ابنِ جریر ۳۰/۱۸۳ ، الهاکم التکاثر . ✿ ابنِ کثیر ۴/۵۴۴ عبد بن حُمید ، ابن المنذر ، ابنِ ابی حاتم ، ابن مردویه. بحواله کنز العمال ۲/۵۵۵.

﴿۴۴﴾ ✿ ابنِ کثیر ۴/۵۴۴–۵۴۵ . ✿ فتح القدیر للشوکانی ۵/۴۸۹ .

شوکانی نے ابن بریدۃ کی جگہ ابی بردۃ بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴۵) ✿ شُعب الإيمان ۲/ ۵۰۱ . ✿ تفسير فتح القدير للشوكاني ۵/ ۴۹۱ ، العصر . فتح القدير میں ہے۔ اخرج الطبراني في الأوسط وفي البيهقي في الشعب عن أبي مزينة الدارمي ، وكانت له صحبةٌ قال : كان الرجلان الخ

(۴۶) ✿ ابو نُعيم ، ديلمي ، ابن عساكر بحواله فتح القدير للشوكاني ۵/ ۵۰۱ . ✿ ابنِ كثير ۴/ ۵۵۵ -۵۵۶ پر

بھی صحابہ کرام کے اقوال منقول ہیں۔

(۴۷) ✿ ابنِ كثير ۴/ ۵۵۹ . الكوثر

(۴۸) ✿ مسلم ۱/ ۱۷۲ ، كتاب الصلاة باب حجة من قال البسملة اية من اول كل سورة سوىٰ براء ة . مسلم كتاب الطهارة اور كتاب الفضائل . ✿ ابو داؤد ۴/ ۲۳۷ كتاب السنة باب في الحوض . ✿ نَسائي ۱/ ۱۳۳-۱۳۴ . كتاب الافتتاح باب قراء ة بسم الله الرحمٰن الرحيم. ✿ مُسندِ احمد ۳/ ۱۰۲ — ۲۲۰-۲۳۶ . ابنِ ابى شَيبة ، ابن المنذر ، ابن مردويه بحواله فتح القدير للشوكاني ۵/ ۵۰۳ .الكوثر . ✿ شُعب الإيمان ۲/ ۴۳۵

(۴۹) ✿ بخاري ۲/ ۹۷۳-۹۷۴ ، ۹۷۵ كتاب الحوض . انا اعطينك الكوثر . ✿ بخاري كتاب الفتن باب ما جاء في قول الله و اتقوا فتنة لا تصيبنّ الخ . ✿ مسلم كتاب الفضائل ۲/ ۲۴۹ ، باب اثبات حوضِ نبينا صلّى الله عليه وسلم و صفاته ✿ مسلم كتاب الطهارة ۱/ ۱۲۶ ، باب استحباب اطالة الغرة و التحجيل في الوضوء . ✿ نَسائي ۱/ ۹۴ كتاب الطهارة باب حلية الوضوء . ✿ ابنِ ماجه كتاب المناسك باب خطبة يوم النحر . ابنِ ماجه كتاب الزهد باب ذكر الحوض اور كتاب الفتن باب ۵ . لا ترجعوا بعدى كفارًا يضرب بعضكم رقاب بعض . ✿ مؤطا ۱/ ۳۹ ، كتاب الطهارة . جامع الوضوء . ✿ مُسندِ احمد ۱/ ۲۵۷ ، ۳۸۴، ۴۰۲ ، ۴۰۶ ، ۴۳۹ ، ۴۵۳ ، ۴۵۵ . ✿ مُسندِ احمد ۲/ ۴۰۸ ، ۳/ ۱۸ ، اور ۶۲ پر وإني ايها الناس فرط لكم على الحوض . اور ۱۶۶ پر فاني فرطكم على الحوض ہے۔ ۴/ ۳۱۳ ، ۳۵۱ ، ۵/ ۲۱ ، ۸۶، ۸۸، ۸۹، ۳۳۳ ، ۳۳۹ ، ۳۹۳ ، ۴۱۲ .

(۵۰) ✿ بخاري ۲/ ۹۷۵ كتاب الحوض . باب قول الله اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ . ✿ بخاري ۲/ ۵۷۸ كتاب المغازي . باب غزوة أُحد .

(۵۱) ✿ بخاري ۱/ ۱۷۹ كتاب الجنائز ، باب الصلاة على الشهيد . ✿ كتاب الرقاق ۲/ ۹۵۱ . باب ما يحذر مِنْ زَهْرَةِ الدُّنيا .

اس مقام پر کتاب الحوض والی حدیث ہے۔

✿ مسلم ۲/ ۲۵۰ ، كتاب الفضائل باب اثبات حوضِ نبينا صلّى الله عليه وسلم وصفاته.

مسلم کی ایک روایت میں اِنِّی لَکُمْ فَرَطٌ عَلَی الْحَوْضِ بھی ہے

(۵۲) ✿ بخاري ۱/ ۵۳۵ ، كتاب المناقب باب قول النبي ﷺ للأنصار اصبروا حتّٰى تلقوني على الحوضِ. ✿ بخاري ۲/ ۱۰۴۵ كتاب الفتن باب قول النبي ﷺ سترون بعدى اموراً تنكرونها. ✿ ترمذي ۲/ ۴۲ الفتن . ✿ بخاري ۱/ ۳۲۰ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب المساقات ✿ بخاری کتاب المغازی .باب غزوۃ الطائف ✿ بخاری ۹۷۳/۲ کتاب الحوض باب قول اللّٰہ انا اعطینک الکوثر . ✿ مسلم کتاب الامارۃ . الامر بالصبر عند ظلم الولاۃ و استیثارھم . مسلم کتاب الزکاۃ – کتاب الفضائل . ✿ ترمذی ۴۲/۲ . ابوب الفتن . باب ما جاء فی الاثرۃ . ✿ ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ . ✿ نسائی ۲۲۴/۸ . کتاب القضاۃ باب ترک استعمال من یحرص علی القضاء . ✿مُسندِاحمد ، ۵۷/۳–۱۷۱ .

(۵۳) ✿ مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم وصفاتہ .

(۵۴) ✿ بخاری ۹۷۴/۲ کتاب الحوض . باب قول اللّٰہ انا اعطینک الکوثر . ✿ مسلم ۲۵۱/۲ . کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبیناﷺ و صفاتہ . ✿ ابنِ ماجہ کتاب الزھد . باب ۳۶ . ذکر الحوض.

(۵۵) ✿ بخاری ۹۷۴/۲ ، کتاب الحوض .باب قول اللّٰہ انا اعطینک الکوثر . ✿مسلم ۲۵۱/۲ . کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلّی اللّٰہ علیہ وسلم وصفاتہ. ✿ مجمع الزوائد ۳۶۰/۱۰ – ۳۶۱ . عنِ انس .

اس روایت کے ایک راوی مسعود کے متعلق وَ ھُوَ ثِقَۃٌ وَ لٰکِنَّہٗ اِخْتَلَطَ کہا گیا ہے۔

مجمع الزوائد کی روایت کے الفاظ مذکورہ بالا روایت سے زائد بھی ہیں اور مختلف بھی .

الزوائد میں حضرت ابوسعید خدری سے مروی روایت بھی صفحہ ۳۶۱ پر ہے۔

(۵۶) ✿ مسلم ۱۲۶/۱ . کتاب الطھارۃ باب استحباب اطالۃ الغرۃ و التحجیل فی الوضوء . ✿ مسلم ۲۵۱/۲ . کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبیناﷺ و صفاتہ . ✿ تِرمذی ابواب صفۃ القیامۃ باب فی صفۃ اوانی الحوض. ✿ ابنِ ماجہ کتاب الزھد ذکر الحوض ✿ ابو داؤد الطیالسی حدیث ۹۹۵–۲۱۳۵

(۵۷) ✿ بخاری ۹۷۴/۲. کتاب الحوض . باب قول اللّٰہ انا اعطینک الکوثر . ✿ بخاری ۷۴۲/۲ . کتاب التفسیر. سورۃ الکوثر . ✿ ابنِ جریر ۲۰۸/۳۰ . سورۃ الکوثر .

(۵۸) ✿ بخاری ۹۷۴/۲ . کتاب الحوض . باب قول اللّٰہ انا اعطینک الکوثر . ✿ بخاری ۷۴۲/۲. کتاب التفسیر. سورۃ الکوثر . ✿ مُسندِ احمد ۲۳۲/۳. انسؓ بن مالک . ✿ تِرمذی أبواب التفسیر سورۃ الکوثر . ✿ ابنِ جریر ۲۰۹/۳۰ . سورۃ الکوثر .

(۵۹) ✿ بخاری ۹۷۵/۲ . کتاب الحوض.باب قول اللّٰہ انا اعطینک الکوثر . ✿ مسلم ۲۵۱/۲ . کتاب الفضائل.باب اثبات حوض نبینا صلّی اللّٰہ علیہ وسلم وصفاتہ.

(۶۰) ✿ تِرمذی ۱۷۳/۲ . أبواب التفسیر .سورۃ الکوثر . ✿ مُسندِ احمد ۱۰۳/۳ . انس بن مالک . ✿ ابو داؤد ۳۸/۴–۲۳۷ . کتاب السنۃ باب الحوض .

(۶۱) ✿ بخاری ۹۷۴/۲ .کتاب الحوض باب قول اللّٰہ انا اعطینک الکوثر . ✿ مسلم ۲۵۱/۲ . کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وصفاتہ. ✿ ابو داؤد ۲۳۷/۴ . کتاب السنۃ باب فی الحوض.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۲) ✿ ابنِ ماجه کتاب الزهد باب ۳۶، ذکر الحوض

۶۳) ✿ ابنِ جریر ۲۱۰/۳۰ . الکوثر ✿ ترمذی ابواب التفسیر ۱۷۴/۲ . الکوثر .
هذا حدیث حسن صحیح .

۶۴) ✿ ابنِ ماجه ۲۰۹/۳ . سورة الکوثر . ✿ ابنِ کثیر ۵۵۷/۴ . سورة الکوثر . ✿ مُسندِ احمد
۲۲۰-۲۱/۳ . ✿ سیرة ابنِ هشام ۳۹۵/۲.

۶۵) ✿ ابنِ جریر ۲۰۷/۳۰ . سورة الکوثر . ✿ ابنِ کثیر ۵۵۷/۴. سورة الکوثر.

۶۶) ✿ مُسندِ احمد ۱۵۲/۳ انس بن مالک .

۶۷) ✿ مُسندِ احمد ۳۹۸/۱- ۳۹۹ عبد الله بن مسعود .

۶۸) ✿ بخاری ۹۷۴/۲ . کتاب الحوض باب قول الله انا اعطینک الکوثر . ✿ بخاری ۱۰۴۵/۲ . کتاب الفتن
باب ما جاء فی قول الله واتقوا فتنة لا تصیبنّ الذی ظلموا منکم خاصة .

۶۹) ✿ مسلم ۲۵۰/۲ . کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلّی الله علیه وسلّم و صفاته .

۷۰) ✿ مسلم ۲۵۰/۲ . کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلّی الله علیه وسلّم وصفاته. ✿ بخاری ۱۰۴۵/۲ .
کتاب الفتن باب ما جاء فی قول الله واتقوا فتنة لا تصیبنّ الذین ظلموا منکم خاصة . ✿ مُسندِ احمد ۳۸۴/۱ . ابن مسعودؓ .

۷۱) ✿ مسلم ۱۲۲/۱ ، کتاب الطهارت باب استحباب اطالة الغرة و التحجیل فی الوضوء ✿ ابنِ ماجه کتاب الزهد
باب ۳۶ ذکر الحوض .

۷۲) ✿ مسلم ۱۲۶/۱ ، کتاب الطهارة باب استحباب اطالة الغرة و التحجیل فی الوضوء مطبوعة اصح المطابع کراچی
✿ ابنِ ماجه کتاب الزهد باب ۳۶ ذکر الحوض .

۷۳) ✿ بخاری کتاب الحوض ۹۷۵/۲ . باب قول الله انا اعطیناک الکوثر .

۷۴) ✿ بخاری ۹۷۵/۲ کتاب الحوض . باب قول الله انا اعطیناک الکوثر .

۷۵) ✿ ابنِ ماجة کتاب المناسک باب خطبة یوم النحر .

۷۶) ✿ بخاری ۹۶۶/۲ کتاب الرقاق باب کیف الحشر . ✿ بخاری کتاب المساقاة باب من رأی ان صاحب الحوض
والقربة احق بمائه .

اس مقام پر والذی نفسی بیده لاذودن رجالا عن حوضی کما تذود الغریبة من الابل عن الحوض ہے۔

✿ مسلم ۱۷۲/۱ کتاب الصلاة باب حجة من قال البسملة ایة من اوّل کل سورة سوی براءة . ✿ مسلم کتاب الطهارة
باب استحباب اطالة الغرة و التحجیل فی الوضوء . ✿ مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی الله علیه وسلم
وصفاته . ✿ ابنِ ماجة کتاب الزهد باب ذکر الحوض .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿۷۷﴾ ✿ ابو داود ۴/۲۳۷-۲۳۸ ، کتاب السنة باب فی الحوض . ✿ ابنِ جریر ۳۰/۲۰۹ . الکوثر .

﴿۷۸﴾ ✿ ابنِ جَریر ۳۰/۲۰۷ ، الکوثر ✿ مُسندِ احمد ۲/۶۷- ۱۱۲- ۱۵۸ .

﴿۷۹﴾ ✿ ابنِ جَریر ۳۰/۲۰۷ ، ابنِ عباس سے بھی یہی منقول ہے۔ ✿ تِرمذی ابواب التفسیر الکوثر . حدیث حسن صحیح

✿ مُسندِ احمد ابنِ عمر .

﴿۸۰﴾ ✿ ابنِ جَریر ۳۰/۲۱۰ الکوثر . ✿ ابنِ کثیر ۴/۵۵۸ .

حزام بن عثمان . ضعیف ولکن هٰذا سیاق حسن وقد صح اصل هٰذا . بل قد تواتر من طرق تفید القطع عند کثیر من ائمة الحدیث .

✿ ابنِ مردویة بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵/۵۰۳ .

﴿۸۱﴾ ✿ مُسندِ احمد ۲/۶۳-۱۶۲ ، عن عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص .

﴿۸۲﴾ ✿ مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللّٰه علیه وسلم و صفاته . ✿ تِرمذی ۲/۶۷ ، ابواب الزهد ، باب ما جاء فی صفة اوانی الحوض .

﴿۸۳﴾ ✿ مسلم ۲/۲۵۱ ، کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللّٰه علیه وسلم وصفاته .

﴿۸۴﴾ ✿ ابنِ جَریر ۳۰/۲۰۷ ، الکوثر . ✿ مُسندِ احمد ۳/۱۰۲-۱۶۴-۲۴۷ .

﴿۸۵﴾ ✿ ابنِ جَریر ۳۰/۲۰۷ ، الکوثر . الطبرانی فی الاوسط . عن حذیفة . ابنِ مردویة عن ابن عباس بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵/۵۰۳ الکوثر .

﴿۸۶﴾ ✿ ابنِ جریر ۳۰/۲۰۷ . الکوثر .

﴿۸۷﴾ ✿ ابنِ جریر ۳۰/۲۰۷ . الکوثر .

﴿۸۸﴾ ✿ ابنِ جریر ۳۰/۲۰۷ . الکوثر

﴿۸۹﴾ ✿ بخاری ۱/۷۴۲ کتاب التفسیر . الکوثر . ✿ مُسندِ احمد ۶/۲۸۱ .

﴿۹۰﴾ ✿ مجموعة تفسیر شیخ الاسلام ابن تیمیة ص ۴۲۸

﴿۹۱﴾ ✿ مجموعة تفسیر شیخ الإسلام ابن تیمیة ص ۴۲۴ .

﴿۹۲﴾ ✿ روح المعانی ۳۰/۲۵۰ .

﴿۹۳﴾ ✿ ابنِ جَریر ۳۰/۲۱۴ ، الکافرون ✿ ابنِ ابی حاتم ، ابن الأنباری فی المصاحف بحواله فتح القدیر ۵/۵۰۸ .

✿ رُوح المعانی ۳۰/۲۵۰ .

﴿۹۴﴾ ✿ ابنِ المنذر ، عبد بن حُمَید اور ابنِ مردویه بحواله فتح القدیر ۵/۵۰۸ . ✿ مجموعه تفسیر شیخ الاسلام ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیمیة ص ۴۲۸ .

﴿۹۵﴾ ✿ ابنِ جریر ۲۱۴/۳۰ ، الکافرون ✿ سیرت ابنِ ہشام ۳۶۲/۱ . سبب نزول سورة قل یا ایها الکافرون . ✿ رُوح المعانی ۲۵۰/۳۰ ، الکافرون ✿ ابنِ ابی حاتم ، ابن الانباری فی المصاحف بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵۰۸/۵ .

﴿۹۶﴾ ✿ نسائی ۱۷۰/۲ کتاب الافتتاح ، باب القراءة فی الرکعتین بعد المغرب . ✿ ترمذی ۹۵/۱–۹۸ ابواب الصلاة، باب ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب و القراءة فیهما .

ترمذی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی روایت نقل کر کے لکھا ہے حدیث ابنِ مسعود حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث عبد الملک بن معدان عن عاصم .

✿ ابنِ ماجه کتاب اقامة الصلاة باب ما جاء فیما یقرأ فی الرکعتین قبل الفجر ✿ مُسندِ احمد ۳۵/۲ . ابنِ عمر .

مُسندِ احمد کی ایک روایت میں رَمَقْتُ النبی صلی الله علیه وسلم شهرا کے الفاظ بھی منقول ہیں۔

✿ ابنِ حبان ، ابن مردویة بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵۰۵/۵ . ✿ ابنِ کثیر ۵۵۹/۴ ، سورة الکافرون . ✿ شُعب الإیمان ۴۹۹/۲ . عن انس .

﴿۹۷﴾ ✿ البزار ، الطَبرانی ، ابنِ مردویه بحواله فتح القدیر ۵۰۶/۵ . ✿ ابنِ کثیر ۵۶۰/۴ . الکافرون .

﴿۹۸﴾ ✿ ابو یعلیٰ ، الطبرانی بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵۰۶/۵ . ✿ رُوح المعانی ۲۴۹/۳۰ .

﴿۹۹﴾ ✿ شُعب الإیمان للبیهقی ۴۹۹/۲ . حدیث نمبر ۲۵۲۲ .

﴿۱۰۰﴾ ✿ مُسندِ احمد ۴۵۶/۵ . نوفل اشجعیؓ ✿ ابنِ کثیر ۵۶۰/۴ . سورة الکافرون . ✿ ابو داؤد ۳۱۳/۴ کتاب الأدب ، باب ما یقال عند النوم . ✿ ترمذی ابواب الدعوات باب ... ✿ دارمی ۳۲۹/۲ کتاب فضائل القرآن . ✿ المستدرک للحاکم ۵۳۸/۲. کتاب التفسیر، شُعب الإیمان ۴۹۹/۲ . ✿ ابنِ ابی شَیبة ، ابن الأنباری فی المصاحف، ابن مردویه ، بحواله فتح القدیر ۵۰۵/۵ .

﴿۱۰۱﴾ ✿ الطبرانی فی الأوسط . بحواله ابنِ کثیر ۵۶۰/۴ ، بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵۰۵/۵ . ✿ ابنِ کثیر نے جبیله بیان کیا ہے اور فتح القدیر میں شوکانی نے جبله بن حارثه نقل کیا ہے. ✿ دارمی ۳۲۹/۲. کتاب فضائل القران باب فی فضل قل یا ایها الکافرون .

﴿۱۰۲﴾ ✿ مسلم کتاب الزهد باب تحریم الریاء ✿ ابنِ ماجه کتاب الزهد باب الریاء و السمعة –

ابنِ ماجہ نے انا اغنی الشرکاء عن الشرک فمن عَمِلَ لی عَمَلاً اَشْرَکَ فیهِ غَیْرِیْ فَاَنا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَ هُوَ لِلَّذِیْ اَشْرَکَ بیان کیا ہے۔

(تفسیر ابن تیمیة ص ۴۵۵ ، سورة الکافرون)

﴿۱۰۳﴾ ✿ مُسندِ احمد ۳۰۱/۲ .

﴿۱۰۴﴾ ✿ مسلم ۴۲۱/۲ کتاب التفسیر ✿ ابنِ کثیر : ۵۶۱/۴، اذا جاء نصر الله ✿ ابنِ جریر ۲۱۶/۳۰ . اذا جاء نصر الله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿۱۰۵﴾ ✿ الطّبَرانی بحواله ابنِ کثیر : ۵۶۲/۴ . ✿ ابنِ ابی شَیْبة بحواله کنز العمال : ۵۶۰/۲ .

﴿۱۰۶﴾ ✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲۵۲/۵ باب خطبة الامام بمنٰی اوسط ایام التشریق ✿ حکیم الترمذی فی مسنده بحواله روح المعانی ۲۵۵/۳۰ ✿ ابنِ ابی شَیْبة ، عبد بن حُمید ، البزّار ، ابو یعلیٰ ، ابنِ مردویه البیهقی فی الدلائل عن ابن عمر بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵۰۸/۵ ✿ رُوح المعانی ۲۵۵/۳۰ ، سورة النصر ✿ ابنِ کثیر ۵۶۱/۴

حکیم ترمذی اور بیہقی کی بیان کردہ روایت ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے بھی بیان کی ہے اسے بیان کر کے حافظ ابن رجب نے اس کی سند پر کلام کیا ہے۔

انّ اسناده ضعیف جدًا . و موسی بن عبیدة قال احمد لا تحل الروایة عنه . وعلیه ان صح یکون نزولها قریبا جدًا من زمانِ وفاته صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فان مَا بین حجة الوداع و اجابته علیه الصلاة و السلام داع الحق ثلاثة اشهر و نیف .

✿ رُوح المعانی ۲۵۵/۳۰ ، سورة النصر .

﴿۱۰۷﴾ ✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۱۵۲/۵–۱۵۱ . باب خطبة الامام بمعنٰی اوسط ایام التشریق .

﴿۱۰۸﴾ ✿ ابنِ جریر ۲۱۶/۳۰ ، اذا جاء نصر اللّٰه والفتح ✿ مُسندِ احمد ۲۱۷/۱ ، ابنِ عباسؓ ✿ ابنِ المنذر مردویه، عن ابنِ عباسؓ . بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵۰۸/۵ ✿ مُسندِ احمد ۲۱۷/۱ ابنِ عباس .

﴿۱۰۹﴾ ✿ بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵۰۸/۵ ✿ ابنِ کثیر ۵۶۲/۴ اذا جاء نصر اللّٰه و الفتح .

﴿۱۱۰﴾ ✿ ابنِ کثیر ۵۶۱/۴ ، اذا جاء نصر اللّٰه و الفتح . ✿ فتح القدیر للشوکانی ۵۰۹/۵ ✿ رُوح المعانی ۲۵۵/۳۰ سورة النصر .

فتح القدیر اور روح المعانی نے اهلی فأبی کی جگہ اهلی لحاقابی بیان کیا ہے۔

﴿۱۱۱﴾ ✿ فتح القدیر للشوکانی : ۵۰۸/۵

﴿۱۱۲﴾ ✿ بخاری ۷۴۳/۲ کتاب التفسیر ✿ ترمذی ۱۷۴/۲ ابواب التفسیر اذا جاء نصر اللّٰه والفتح . هذا حدیث حسن صحیح . ✿ ابنِ جریر ۲۱۵/۳۰ . سورة النصر .

ابنِ جریر نے فَقَالَ لَهٗ عبد الرحمن بیان کر کے نام کی وضاحت کر دی کہ حضرت عمر سے سوال کرنے والا کون تھا، ابن جریر نے مثل ماتقول کی جگہ الا مثل ما تعلم نقل کیا ہے۔

✿ فتح القدیر : ۵۱۰/۵ ✿ ابنِ سعد ، ابنِ المنذر ، طَبَرانی ، ابن مردویه ، ابو نُعیم فی الدلائل ، بحواله کنز العمال ۵۵۹/۲

امام بخاری نے اپنی الجامع الصحیح ج ۲ کتاب المغازی ص ۶۱۵ پر باب کے تحت حضرت ابن عباس سے مندرجہ ذیل روایت بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقل کی ہے۔

(۱۱۳) ✿ بخاری ۶۱۵/۲ کتاب المغازی : باب ....

(۱۱۴) ✿ مُسندِ احمد : ۳۳۷/۱-۳۳۸ ابنِ عباسؓ .

(۱۱۵) ✿ بخاری کتاب التفسیر : ۷۴۳/۲ سورة " اذا جاء نصر اللّٰه والفتح". ✿ ابنِ جریر : ۲۱۵/۳۰ ، اذا جاء نصر اللّٰه والفتح . ✿ ابنِ کثیر : ۵۶۲/۴ ، اذا جاء نصر اللّٰه والفتح .

(۱۱۶) ✿ ترمذی ۱۷۴/۲ ابواب التفسیر :

(۱۱۷) ✿ مسلم ۱۹۲/۱ ، کتاب الصلاة باب ما یقال فی الرکوع و السجود . مطبوعة اصح المطابع کراچی ✿ ابنِ جریر : ۲۱۶/۳۰ . ✿ ابنِ ابی شَیبة بحواله کنز العمال : ۵۶۱/۲ .

(۱۱۸) ✿ مسلم : ۱۹۲/۱ کتاب الصلاة باب ما یقال فی الرکوع و السجود ✿ مُسندِ احمد : ۳۵/۶ عائشةؓ ✿ ابنِ جریر : ۲۱۵/۳۰ النصر . ✿ ابنِ کثیر : ۵۶۳/۴ ✿ رُوح المعانی : ۲۵۷/۳۰ ✿ ابنِ ابی شَیبه ، ابنِ المنذر ، ابنِ مردویه ، بحواله فتح القدیر للشوکانی : ۵۱۰/۵ .

(۱۱۹) ✿ بخاری کتاب التفسیر : ۷۴۲/۲ ✿ مسلم ۱۹۲/۱ کتاب الصلاة باب ما یقال فی الرکوع والسجود : ✿ ابو داؤد ۲۳۲/۱ ، کتاب الصلاة باب الدعاء فی الرکوع و السجود . ✿ نَسائی ۲۰/۲-۲۱۹ کتاب الافتتاح باب نوع اٰخر . ابنِ ماجه کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها باب التسبیح فی الرکوع و السجود . ✿ ابنِ جریر : ۲۱۶/۳۰ ، سورة النصر . ✿ المستدرک للحاکم : ۵۳۸/۲-۵۳۹ ، سورة النصر ✿ فتح القدیر للشوکانی : ۵۱۰/۵ ✿ ابنِ کثیر : ۵۶۳/۴ . ✿ مُسندِ احمد : ۳۸۸/۱ عبد اللّٰه بن مسعودؓ . ✿ المستدرک : ۵۳۹/۲ پر اور مُسندِ احمد نے ابنِ مسعود سے انک انت التواب الرحیم کا آخر میں اضافہ بھی نقل کیا ہے۔ اور کئی روایات میں صرف انت التواب ہے ✿ رُوح المعانی : ۲۵۷/۳۰ . سورة النصر .

(۱۲۰) ✿ ابنِ جریر ۲۱۶/۳۰ ، النصر ✿ ابنِ کثیر : ۵۶۳/۴ ✿ رُوح المعانی : ۲۵۷/۳۰ سورة النصر .

ابنِ کثیر نے اس روایت کو بیان کر کے لکھا ہے کہ غریب ہے۔

(۱۲۱) ✿ ابنِ جریر : ۲۱۷/۳۰ ✿ مُسندِ احمد : ۳۸۸/۱ .

مُسندِ احمد میں عبداللہ بن مسعودؓ کی روایات میں انک انت التواب الغفور نہیں ملا ، البتہ انت التواب اور انت التواب الرحیم ہے۔

✿ المصنف عبد الرزاق بحواله کنز العمال : ۵۶۰/۲ .

(۱۲۲) ✿ الطَّبرانی بحواله ابنِ کثیر : ۵۶۲/۴ ✿ عبد اللّٰه بن احمد فی الزوائد الزهد ، ابنِ ابی حاتم ، ابنِ مردویه عن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابنِ عباس بحوالہ فتح القدیر للشوکانی : ۵/۵۰۸ .

﴿۱۲۳﴾ ✿ بخاری ۲/۷۴۳ کتاب التفسیر : ، تبت یدا أبی لھب باب قولہ و تب ما اغنی عنہ مالہ و ما کسب . ✿ ابنِ جریر : ۳۰/۲۱۸ ، تبت یدا أبی لھب .

اس میں فاجتمعوا کے بعد فَقَالَ یا بنی فلان ، یا بنی فلان ، یا بنی عبد المطلب یا بنی عبد مناف کا اضافہ ھے .

✿ فتح القدیر للشوکانی : ۵/۵۱۳ . تبت یدا أبی لھب -

اس مقام پر ورھطک منھم المخلصین نہیں ہے-

✿ السنن الکبریٰ للبیھقی : ۹/۷ . کتاب السیر باب مبتدأ الفرض علی النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم ثم علی الناس وما لقی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم من اذی قومہ فی تبلیغ الرسالۃ ✿ دلائل النبوۃ للبیھقی بحوالہ رُوح المعانی ۳۰/۲۶۰ تبت یدا أبی لھب

﴿۱۲۴﴾ ✿ بخاری ۲/۷۰۲ کتاب التفسیر : الشعراء باب و انذر عشیرتک الاقربین ✿ رُوح المعانی : ۳۰/۲۶۰ ، تبت یدا أبی لھب .

روح المعانی نے : ویروی انہ مَعَ ذلک القول اخذ بیدیہ حجرا لیرمی بھا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ✿ ابنِ کثیر : ۴/۵۶۳ ✿مُسندِ احمد : ۱/۲۸۱ ، ۳۰۷ عن ابنِ عباس ✿ ابنِ جریر : ۳۰/۲۱۸ ، تبت یدا أبی لھب ✿ ابنِ سعد بحوالہ کنز العمال : ۲/۵۶۲ .

﴿۱۲۵﴾ ✿ بخاری ۲/۷۴۳ ، کتاب التفسیر : باب قولہ و تبّ ما اغنی عنہ مالہ و ما کسب . ✿ مسلم : ۱/۱۱۴ کتاب الإیمان ، باب ان من مات علی الکفر فھو فی النار الخ ✿ تِرمذی ۲/۱۷۴ ابواب التفسیر سورۃ تبت یدا أبی لھب .

✿ابنِ جریر : ۳۰/۲۱۸ ، تبت یدا أبی لھب . ✿ ابنِ کثیر : ۴/۵۶۴ – ۵۶۳ . تبت یدا أبی لھب .

﴿۱۲۶﴾ ✿ طبقات ابنِ سعد : ۱/۲۰۰ .

﴿۱۲۷﴾ ✿ ابنِ جَریر : ۳۰/۲۱۷ . تبت یدا أبی لھب .

﴿۱۲۸﴾ ✿ ابنِ ھشام ۱/۴۱۶

﴿۱۲۹﴾ ✿ طبقات ابنِ سعد ۱/۲۰۱

﴿۱۳۰﴾ ✿ رُوح المعانی : ۳۰/۲۶۳ ابنِ ابی حاتم .

﴿۱۳۱﴾ ✿ ابنِ جریر ۳۰/۲۱۹ ، تبت یدا أبی لھب – کَانَتْ تَضَعُ الشَّوْکَ فِیْ طَرِیْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ . ✿ ابنِ کثیر ۴/۵۶۴ تبت یدا أبی لھب .

﴿۱۳۲﴾ ✿ رُوح المعانی : ۳۰/۲۶۲ . تبت یدا ابی لھب .

﴿۱۳۳﴾ ✿ المستدرک : ۲/۵۳۹ ، تبت یدا ابی لھب .

﴿۱۳۴﴾ ✿ مُسندِ احمد ۳/۴۹۲ ، ربیعۃ بن عباد ✿ ابنِ کثیر ۴/۵۶۴ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۵) ✿ مُسندِ احمد ۴۹۲/۳ ربیعة بن عباد ✿ ابنِ کثیر ۵۶۴/۴ ✿ طَبرانی بحوالہ ابنِ کثیر ۵۶۴/۴ ۔

طَبرانی نے ان تصدقونی کے بعد و تمنعونی حتی انفذ عن اللّٰہ ما بعثنی بہ نقل کیا ہے۔

(۱۳۶) ✿ رُوح المعانی ۲۶۰/۳۰ تبت یدا أبی لھب ۔

(۱۳۷) ✿ ابو داؤد کتاب البیوع باب فی الرجل یأکل من مال اولادہ ✿ مُسندِ احمد ۳۱/۲-۴۲

(۱۳۸) ✿ مُسندِ احمد ۱۲۶/۶-۱۲۷ ۔

(۱۳۹) ✿ ابو داؤد کتاب البیوع باب فی الرجل یأکل من مال ولدہ ۔

(۱۴۰) ✿ ابنِ کثیر ۵۶۵/۴ . تبت یدا أبی لھب ✿ فتح القدیر للشّوکانی ۵۱۳/۵ ✿ البزاز بحوالہ فتح القدیر ۵۱۳/۵ ✿ رُوح المعانی ۲۶۴/۳۰ ۔

رُوح المعانی نے انی ابنة سیدھا کے بعد

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ حَجَبَنِیْ عَنْھَا مَلَائِکَةٌ فَمَا رَاٰتْنِیْ وَ کَفَی اللّٰہُ تَعَالٰی شَرَّھَا ۔

✿ سیرة ابنِ ھشام ۳۵۶/۱ ۔

ابنِ ہشام میں ہے۔

فَقَالَ مَا رَاٰتْنِیْ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰہُ بِبَصَرِھَا عَنِّیْ ۔

(۱۴۱) ✿ طَبرانی ، و ابو الشیخ فی العظمة بحوالہ فتح القدیر ۵۱۴/۵ ۔

(۱۴۲) ✿ ترمذی ۱۷۴/۲ ابواب التفسیر سورة الاخلاص ۔ ✿ المستدرک ۵۴۰/۲ ، کتاب التفسیر سورة الاخلاص۔

ھذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاہ ۔

مستدرک نے لیس کمثلہ شیءٌ نقل کیا ہے۔

✿ بخاری فی تاریخہ ، ابنِ خزیمہ ، ابنِ جریر تفسیر ۲۲۳/۳۰ سورة الاخلاص ✿ ابنِ أبی عاصم فی السنة ، البغوی فی معجمہ ، ابنِ المنذر ، ابو الشیخ فی العظمة ، بیھقی فی الاسماء و الصفات . بحوالہ فتح القدیر للشّوکانی ۵۱۳/۵

✿ فتاویٰ ابن تیمیة ۲۱۵/۱۷ ✿ ابنِ کثیر ۵۶۵/۴ ۔

ابنِ کثیر اور فتاویٰ ابنِ تیمیہ میں صنعانی کی جگہ صاغانی نام منقول ہے۔

✿ رُوح المعانی ۲۷۰/۳۰ ۔ ✿ کنز العمال ۵۶۳/۲ ۔

(۱۴۳) ✿ ترمذی ۱۷۴/۲ ، ابواب التفسیر – سورة الاخلاص ۔ ✿ فتح القدیر للشوکانی ۵۱۳/۵

(۱۴۴) ✿ ابنِ جریر ۲۲۱/۳۰ ، سورة الاخلاص ۔ ✿ ابنِ کثیر ۵۶۵/۴ ✿ ابو یعلی موصلی بحوالہ ابنِ کثیر ۵۶۵/۴ ✿ ابنِ المنذر، الطبرانی فی الأوسط ، ابو نُعیم فی الحلیة ، بیھقی ، بحوالہ فتح القدیر ۵۱۴/۵ ، حسن السیوطی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسناده ✿ رُوح المعانی ۲۷۰/۳۰. سورۃ الاخلاص .

(۱۴۵) ✿ فتاویٰ ابنِ تیمیہ ۲۲۲/۱۷، سورۃ الاخلاص . ابنِ أبی حاتم ، بیهقی فی الأسماء و الصفات بحواله رُوح المعانی ۲۷۰/۳۰ سورۃ الاخلاص ✿ ابنِ عدی بحواله فتح القدیر للشوکانی ۵۱۴/۵ .

حکیم بن معبد نے اپنی کتاب " کتاب الرد علی الجهمیة " میں نقل کیا ہے۔

(۱۴۶) ✿ فتاویٰ علامہ ابنِ تیمیہ ۲۲۳/۱۷ . سورۃ الاخلاص .

(۱۴۷) ✿ فتاویٰ علامہ ابنِ تیمیة ۴۵۱/۱۷ سورۃ الاخلاص .

(۱۴۸) ✿ فتاویٰ علامہ ابنِ تیمیة ۴۵۱/۱۷ .

(۱۴۹) ✿ فتاویٰ علامہ ابنِ تیمیة ۴۵۲/۱۷ . سورۃ الاخلاص .

(۱۵۰) ✿ بخاری ۷۵۰/۲، کتاب فضائل القران باب فضل قل هو الله احد ✿ مسلم کتاب فضائل القران و ما یتعلق بها عن ابی الدرداء ☆ ترمذی ۱۱۷/۲ ابواب فضائل القران باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص . عن ابی ایوب ✿ مُسندِ احمد ۸/۳ . ابو سعید خدریؓ .

هذا حديث حسن و لا نعرفه احدًا روى هذا الحديث احسن من رواية زائدة . و تابعه على روايته اسرائيل ، و الفضيل ابن عياض و قد روى شعبة و غير واحد من الثقات هذا الحديث عن منصور و اضطربوا فيه .

✿ ابنِ کثیر ۵۶۶/۴، سورۃ الاخلاص ✿ فتح القدیر للشوکانی ۵۱۵/۵ ✿ کنز العمال ۵۹۷/۱ . ابنِ حبان ، طَبرانی ، حِلْیَه ابو نُعیم ، عن ابنِ مسعودؓ ، بیهقی فی الشعب عن ابی ایوب ، الخطیب عن ابی هریرة بحواله کنز العمال ۵۹۸/۱ .

✿ نسائی ۱۷۲/۲ کتاب الافتتاح . باب الفضل فی قراء ة قل هو الله احد . ✿ ابنِ ماجه ۱۲۴۴/۲، کتاب الادب باب ثواب القران .

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ، وَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ . قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ .

ابن مسعود انصاری کی روایت میں ہے۔

قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَحَدٌ اَلْوَاحِدُ الصَّمَدُ ، تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ .

✿ ابنِ کثیر ۵۶۷/۴، سورۃ الاخلاص .

ابو عبید فی فضائله ، احمد ، نَسائی فی الیوم و اللیلة .

ابنِ منیع ، محمد بن نصر ، ابنِ مردویه ، الضیاء فی المختارة عن ابی بنِ کعب . قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَكَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ .

۞ بحواله فتح القدير للشوكانی ۵/۵۱۴ . ۞ كنز العمال : ۱/۵۹۷ .

﴿۱۵۱﴾ ۞ مسلم ۱/۲۷۱ ، كتاب فضائل القران باب فضل قراءة قل هو الله احد ۞ بخاری ۲/۷۵۰ كتاب ابواب فضائل القران ، باب فضل قل هو الله احد . عن ابی سعید خدریؓ . ۞ ترمذی ۲/۱۱۷ ، ابواب فضائل القران ، باب ما جاء فی سورة الاخلاص ۞ ابنِ ماجه كتاب الادب ، باب ثواب القران . ۞ سنن دارمی ۲/۳۳۰ ، كتاب فضائل القران باب فی فضل قل هو الله احد . عن ابی الدرداء ۞ شُعب الإيمان ۲/۵۰۳ ، عن ابی الدرداء .

اس میں ان رسول الله صلّى الله عليه وسلم قال ما يستطيع احدكم سے روایت کا آغاز ہے۔

۞ فتح القدير للشّوكانی ۵/۵۱۵ . ۞ مُسندِ احمد ۶/۴۴۲ ، ابو الدرداء .

﴿۱۵۲﴾ ۞ بخاری ۲/۱۰۹۷ كتاب الرد على الجهمية وغيرهم التوحيد باب ما جاء فی دعاء النبی صلى الله عليه وسلم امته الى توحيد اللّٰهِ . ۞ مسلم ۱/۲۷۱ ، كتاب فضائل القران ، باب فضل قراءة قل هو الله احد ۞ ترمِذی ۲/۱۱۷ ، ابواب فضائل القران ، باب ما جاء فی سورة الاخلاص . ۞ ابنِ كثير ۴/۵۶۶ ۞ فتح القدير للشّوكانی ۵/۵۱۵ ۞شُعب الإيمان ۲/۵۰۵ . عن عائشةؓ .

بخاری کتاب الصلاۃ میں اور ترمذی ابواب فضائل القرآن میں حضرت انس سے مروی روایت میں مسجد قبا کے امام کا واقعہ منقول ہے۔

﴿۱۵۳﴾ ۞ ترمِذی ۲/۱۱۸ ، ابواب فضائل القران باب ما جاء فی سورة الاخلاص .

دارمی نے حدثنا يزيد بن هارون انا مبارك بن فضالة ثنا ثابت عن انس کی سند سے مذکورہ بالا متن روایت نقل کیا ہے۔

۞ دارمی ۲/۳۳۰ ، كتاب فضائل القران باب فی فضل قل هو الله احد ۞ نَسائی ۲/۱۷۱ ، كتاب الصلاة باب فضل فی قراءة قل هو الله احد .

نسائی میں حضرت عائشہؓ نے ایسا ہی واقعہ بیان کیا ہے جس میں فَاَنَا احب ان اقرأبها ہے۔

۞ ابن الضريس ، بيهقی بحواله فتح القدير للشوكانی ۵/۵۱۴ .

﴿۱۵۴﴾ ۞ سنن دارمی ۲/۳۳۰ ، كتاب فضائل القران باب فی فضل قل هو الله احد ۞ ترمذی ۲/۱۱۸ ، ابواب فضائل القران باب ما جاء فی سورة الاخلاص . ۞ نَسائی ۲/۱۷۱ ، كتاب الصلاة باب الفضل فی قراءة قل هو الله احد ۞ فتح القدير للشوكانی ۵/۵۱۴ ۞شُعب الإيمان ۲/۵۰۵ - ۵۰۶ عن انس بن مالك۔

ترمذی نے ادخلك الجنة کی جگہ يدخلك الجنة نقل کیا ہے۔

نسائی میں حضرت عائشہؓ سے ایسا ہی واقعہ منقول ہے جس میں ہے فانا احب ان اقرأبها ہے۔

قال البخاری رحمه الله : و قال عبيد الله عن ثابت عن انس فذكر هذا الحديث .

۞ شُعب الإيمان ۲/۵۰۶ .

﴿۱۵۵﴾ ۞ مسلم ۱/۲۷۲ ، كتاب فضائل القران باب فضل قراءة المعوذتين ۞ ترمِذی ۲/۱۱۸ ابواب فضائل القران ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ما جاء فی المعوذتین . ۞ سنن دارمی ۳۳۲/۲ ، کتاب فضائل القران باب فی فضل المعوذتین . ۞ ابو داؤد ۷۳/۲ ، کتاب الصلاة ، باب فی المعوذتین .

ابوداؤد کی روایت تو عقبہ سے مروی ہے مگر واقعہ اور الفاظ مختلف ہیں۔

۞ نَسائی ۱۵۸/۲ ، کتاب الافتتاح ، جامع ما جاء فی القران ، باب الفضل فی قراء ة المعوذتین . اور کتاب الاستعاذہ ۲۵۴/۸ ۞ مُسندِ احمد ۱۴۴/۴-۱۵۱ عقبہ بن عامر ۞ کنز العمال ۶۰۱/۱ . عقبة بن عامر . ۞ شُعب الإیمان ۵۱۱/۲ ۞ ابنِ کثیر ۵۷۱/۴ سورة المعوذتین ۞ رُوح المعانی ۲۷۸/۳۰ . سورة الفلق ۞ فتح القدیر للشوکانی ۵۱۸/۵ ، سورة الفلق

(۱۵۶) ۞ عبد بن حُمَید فی مسنده . ابنِ مردویه ، بیهقی ، بحواله فتح القدیر ۵۱۹/۵ ۞ ابنِ سعد ۹۹/۲-۱۹۸

(۱۵۷) ۞ نَسائی ۲۵۲/۸ ، کتاب الاستعاذة . ۞ نَسائی ۱۵۸/۲ ، جامع ما جاء فی القران القراء ة فی الصبح بالمعوذتین .

(۱۵۸) ۞ المستدرک للحاکم ۵۴۰/۲ کتاب التفسیر . سورة الفلق .

(۱۵۹) ۞ نَسائی ۲۵۲/۸ ، کتاب الاستعاذة ۞ ابنِ کثیر ۵۷۲/۴ .

(۱۶۰) ۞ نَسائی ۲۵۳/۸ ، کتاب الاستعاذة . ۞ مُسندِ احمد ۱۴۴/۴ ، عُقبة بن عامر . ۞ ابنِ کثیر ۵۷۱/۴ .

(۱۶۱) ۞ ابو داؤد ۷۳/۲ ، کتاب الصلاة باب فی المعوذتین ۞ نَسائی ۲۵۲/۸ . کتاب الاستعاذه ۞ مُسندِ احمد ۱۵۳/۴ . عُقبه بن عامر .

(۱۶۲) ۞ مُسندِ احمد ۲۰۱/۴ عُقبة بن عامر ۞ ابنِ کثیر ۵۷۱/۴ ۞ ابو داؤد ۸۶/۲ . کتاب الصلاة باب فی الاستغفار . ۞ تِرمذی ۱۱۸/۲ ، ابواب فضائل القران ما جاء فی المعوّذتین . ۞ نَسائی ۶۸/۳ . باب الامر بقراء ة المعوذات بعد التسلیم من الصلاة .

(۱۶۳) ۞ نَسائی ۲۵۴/۸ ، کتاب الاستعاذة ۞ نَسائی ۱۵۸/۲ . جامع ما جاء فی القران باب الفضل فی القراء ة المعوذتین .

اس مقام پر برب الفلق کے ساتھ برب الناس بھی منقول ہے۔

۞ دارمی ۳۳۲/۲ ، کتاب فضائل القران . باب فی فضل المعوّذتین ۞ المستدرک ۵۴۰/۲ ، کتاب التفسیر سورة الفلق .

(۱۶۴) ۞ نَسائی ۲۵۱/۸ - ۲۵۲ ، کتاب الاستعاذه ۞ ابنِ سعد ، بَغوی ، بیهقی بحواله تفسیر فتح القدیر للشوکانی ۵۱۸/۴ . ۞ مُسندِ احمد ۱۴۴/۴-۱۵۳ . عُقبة بن عامر ۞ تفسیر ابنِ کثیر ۵۷۲/۴ .

(۱۶۵) ۞ تفسیر فتح القدیر للشوکانی ۵۱۸/۵ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۶۶) ✿ مُسندِ احمد ۱۳۰/۵ ، زر بن حُبیش عن اُبی بن کعب .

(۱۶۷) ✿ ابو یعلٰی بحواله ابنِ کثیر ۵۷۱/۴ .

(۱۶۸) ✿ بخاری ۷۴۴/۲ کتاب التفسیر ، سورة قل اعوذ برب الناس ✿ ابنِ حبان بحواله رُوح المعانی ۲۷۹/۳۰ ، سورة الفلق ✿ ابنِ کثیر ۵۷۱/۴ ، سورتی المعوذتین .

(۱۶۹) ✿ مُسندِ احمد ۱۲۹/۵ ، زربن حبیش عن ابی بن کعب ✿ رُوح المعانی ۲۷۹/۳۰ .

(۱۷۰) ✿ تفسیر ابنِ کثیر ۵۷۱/۴ .

(۱۷۱) ✿ رُوح المعانی ۲۷۹/۳۰ سورة الفلق .

طَبرانی ، ابنِ مردویہ اور البزّار میں صحیح اسناد سے منقول ہے ۔

(۱۷۲) ✿ رُوح المعانی ۲۷۹/۳۰ .

(۱۷۳) ✿ بخاری ۸۵۸/۲ ، کتاب الطب باب السحر ✿ بخاری کتاب الدعوات تکریر الدعاء . ✿ مسلم کتاب السلام باب الطب

مسلم نے دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ، ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ نقل کیا ہے۔

✿ ابنِ ماجه کتاب الطب باب السحر ✿ مُسندِ احمد ۵۷/۶ عن عائشة ✿ ابنِ کثیر ۵۷۴/۴ سورة الفلق ✿ رُوح المعانی ۲۸۳/۳۰-۲۸۲ . سورة الفلق .

رُوح المعانی نے ابن مردویہ کی روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے ابن عباسؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ دونوں فرشتے جبریل اور میکائیل تھے۔

(۱۷۴) ✿ بخاری ۶۳۹/۲ ، کتاب المغازی باب مرض النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم ووفاته الخ ✿ مشکوٰة باب عیادة المریض ص ۱۳۴ .

(۱۷۵) ✿ بخاری کتاب الطب ، باب النفث فی الرقیة . ✿ مسلم ۲۲۲/۲ ، کتاب السلام ، باب استحباب الرقیة للمریض . ✿ ابو داؤد ۱۵/۴ ، کتاب الطب ، باب کیف الرقی . ✿ ترمذی ۱۷۷/۲ ابواب الدعوات ، باب ما جاء فیمن یقرأ من القران عند المنام . ✿ موطا امام مالک ۲۳۰/۲ ، کتاب الجامع التعوّذ و الرقیة من المرض ✿ ابنِ ماجه کتاب الطب باب ۳۷ النفث فی الرقیة ✿ مُسندِ احمد ۱۰۴/۶ ، عن عائشة رضی اللّٰه عنها . ✿ فتح القدیر للشّوکانی ۵۱۹/۵-۵۱۸ . سورة الفلق .

(۱۷۶) ✿ بخاری ۷۵۰/۲ ، کتاب فضائل القران باب فضل المعوّذتین ✿ بخاری ۸۵۵/۲ کتاب الطب باب النفث فی الرقیة ✿ مسلم ۲۲۲/۲ کتاب السلام باب استحباب رقیة المریض ✿ ابو داؤد ۳۱۳/۴ کتاب الادب ، باب ما یقال عند النوم ✿ ترمذی ابواب الدعوات باب ما جاء فیمن یقرأ القران عند المنام .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل : ۳

جھاڑ پھونک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھاڑ پھونک

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت کے وہ لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے جو نہ داغنے کا علاج کراتے ہیں۔ نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں، نہ فال لیتے ہیں، بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔[1] (مسلم)

تخریج:(۱) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ، قَالَا : لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَ النَّبِيَّانِ يَمُرُّوْنَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ ، وَ النَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَ اِلَى سَوَادٍ عَظِيْمٍ قُلْتُ : مَا هٰذَا ؟ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ قِيْلَ : بَلْ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهُ ، قِيْلَ اُنْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَاِذَا سَوَادٌ يَمْلَاءُ الْاُفُقَ ، ثُمَّ قِيْلَ لِيْ اُنْظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِيْ آفَاقِ السَّمَآءِ ، فَاِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْاُفُقَ ، قِيْلَ : هٰذِهٖ اُمَّتُكَ ، وَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ . ثُمَّ دَخَلَ وَ لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ ، فَاَفَاضَ الْقَوْمُ ، وَ قَالُوْا نَحْنُ الَّذِيْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ اتَّبَعْنَا رَسُوْلَهُ ، فَنَحْنُ هُمْ اَوْ اَوْلَادُنَا الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ . فَاِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ : هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ . فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَمِنْهُمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ فَقَالَ اٰخَرُ فَقَالَ : اَمِنْهُمْ اَنَا ؟ فَقَالَ : سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ ـ

ترجمہ: عمران بن حصین سے مروی ہے۔انہوں نے کہا نظر بد زہریلے سانپ (سانپ، بچھو وغیرہ) کے علاوہ جھاڑ نہیں ہے میں نے اسکا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو سعید نے کہا کہ ہمیں ابن عباسؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے چند امتیں پیش کی گئیں۔ایک نبی اور دو نبی گزرنے لگے،ان کے ساتھ ایک جماعت تھی اور ایسا نبی بھی تھا جس کے ساتھ ایک بھی امتی نہ تھا۔ یہاں تک کہ مجھے ایک بڑی جماعت کی طرف اٹھایا گیا میں نے پوچھا کیا یہ میری امت ہے؟ جواب دیا گیا کہ نہیں بلکہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ ان کی امت ہے۔کہا گیا کہ افق کی طرف دیکھو، تو دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی جماعت نے افق کو بھرا ہوا ہے پھر کہا گیا مجھے کہ ادھر ادھر دیکھو تو میں نے دیکھا ایک بہت بڑی جماعت نے افق آسمان کو بھرا ہوا۔کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔پھر آپ اندر تشریف لے گئے یہ بتائے بغیر کہ وہ کون لوگ ہیں۔لوگ باہم جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ وہ ہم لوگ ہیں۔اس لیے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی اتباع کی۔یا پھر ہماری اولاد ہے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں پیدا ہوئی۔ اس لیے کہ ہم تو جاہلیت میں پیدا ہوئے یہ بات نبی ﷺ تک بھی پہنچ گئی تو اس پر آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے اور فال نہیں لیتے اور داغنے کا علاج بھی نہیں کرتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ عُکّاشہ بن محصن نے عرض کیا۔ یارسول اللہ کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اتنے میں ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا، کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپؐ نے فرمایا عکاشہ تم سے بازی (سبقت) لے گیا۔

ترجمہ: حضرت مُغیرہؓ بن شُعبۃ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے داغنے سے علاج کرایا اور جھاڑ پھونک کرائی وہ اللہ پر توکل سے بے تعلق ہو گیا۔[۲] (ترمذی)

تخریج: (۲) حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اكْتَوٰى أَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ.

وفي الباب عن ابن مسعودؓ، و ابن عباسؓ وعمران ابن حصين. هذا حديث حسن صحيح.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دس چیزوں کو ناپسند فرماتے تھے جن میں سے ایک جھاڑ پھونک بھی ہے سوائے معوذتین یا معوذات کے۔[۳] (ابوداود، احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم)

تخریج: (۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، ثنا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيْعِ، يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ يعني الْخَلُوْقَ، وَ تَغْيِيْرَ الشَّيْبِ، وَ جَرَّ الْإِزَارِ، وَ التَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ، وَ التَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ بِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَ الضَّرْبَ بِالْكِعَابِ، وَ الرُّقٰى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَ عِقْدَ التَّمَائِمِ، وَ عَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ أَوْ غَيْرِ مَحِلِّهِ أَوْ عَنْ مَحِلِّهِ وَ فَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ.

قَالَ أَبُوْ دَاوُد: انفرد باسناد هذا الحديث اهل البصرة. والله اعلم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچھو کاٹے کا علاج

ترجمہ: طَبرانی نے صغیر میں حضرت علیؓ کی روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ کو ایک دفعہ نماز کی حالت میں بچھو نے کاٹ لیا۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا بچھو پر خدا کی لعنت، یہ نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی اور کو۔ پھر پانی اور نمک منگوایا اور جہاں بچھو نے کاٹا تھا وہاں آپؐ نمکین پانی ملتے جاتے تھے اور قل یا أیها الكافرون، قل هو الله احد، قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس پڑھتے جاتے تھے۔[4]

تخریج: (۴) اَخبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ بنِ عَبْدَانَ، انا اَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی شَیْبَةَ، ثنا عَمِّی اَبُوْ بَکْرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ عَلِیٍّ، قَالَ: بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ یُصَلِّیْ فَوَضَعَ یَدَهُ عَلَی الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا [یَدَعُ] مُصَلِّیًا وَ لَا غَیْرَهُ اَوْ نَبِیًّا وَغَیْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ، فَجَعَلَ یَصُبُّهُ عَلٰی اِصْبَعِهٖ حَیْثُ لَدَغَتْهُ وَ یَمْسَحُهَا وَ یُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ. وَ کَذٰلِکَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ لَمْ یَذْکُرْ تَنَاوَلَهَا بِالنَّعْلِ قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَ مِلْحٍ وَ جَعَلَ یَمْسَحُ عَلَیْهَا وَ یَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ.

ایک دوسری روایت میں ہے۔[5]

تخریج: (۵) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: لَدَغَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَقْرَبُ وَهُوَ یُصَلِّیْ، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ نَبِیًّا وَ لَا غَیْرَهُ اِلَّا لَدَغَتْهُمْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَ مِلْحٍ فذکره.

نظرِ بد کا جھاڑ (دَم)

متن: اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ.

ترجمہ: ابنِ عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پر یہ دعا پڑھتے تھے۔ میں تم کو اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے عیب کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور موذی سے اور ہر نظرِ بد سے۔ ۶؎ (بخاری، مُسند احمد، ترمذی اور ابن ماجہ)

تخریج : (۶) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَعْلٰى عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ يَقُوْلُ : أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ . وَ يَقُوْلُ : هٰكَذَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ اِسْحَاقَ وَ اِسْمَاعِيْلَ . هذا حديث حسن صحيح .

ایک دوسری روایت میں ہے

(۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ يَقُوْلُ : اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمَاعِيْلَ وَ اِسْحَاقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ .

دیرینہ درد کے لیے جھاڑ (دَم)

ترجمہ : عثمان بن ابی العاص الثقفی کے متعلق مسلم، موطا، طبرانی، اور حاکم میں تھوڑے سے لفظی اختلاف کے ساتھ یہ روایت آئی ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں مجھے ایک درد محسوس ہوتا ہے جو مجھ کو مارے ڈالتا ہے۔ آپ نے فرمایا اپنا سیدھا ہاتھ اُس جگہ پر رکھو جہاں درد ہوتا ہے۔ پھر تین مرتبہ بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ یہ کہتے ہوئے ہاتھ پھیرو کہ [اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ] '' میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کے لاحق ہونے کا مجھے خوف ہے۔ (موطا میں اس پر یہ اضافہ ہے کہ) عثمانؓ بن ابی العاص نے کہا کہ اس کے بعد میرا وہ درد جاتا رہا ، اور اسی چیز کی تعلیم میں اپنے گھر والوں کو دیتا ہوں۔ ۷؎

تخریج : (۷) حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ ، وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَا : انا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِیْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ قُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری روایت میں ہے

۷ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهُ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ عُثْمَانُ : وَبِیْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِیْ . قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْهُ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ . قَالَ : فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ . فَاَذْهَبَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَا كَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِهَا اَهْلِیْ وَغَيْرَهُمْ .

ایک دوسری روایت میں ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ ، ثنا مُوْسَی بْنُ هَارُوْنَ ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثنا اَبُوْ مَطَرٍ ، مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ، ثنا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ ، قَالَ اِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِیْ ثُمَّ قُلْ : بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِیْ هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ اَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا . قَالَ : اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ .

هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه.

بچھو کاٹے کا دم

ترجمہ: مسند احمد اور طحاوی میں طلق بن علیؓ کی روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں بچھو نے کاٹ لیا۔ حضور ﷺ نے مجھ پر پڑھ کر پھونکا اور اس جگہ پر ہاتھ پھیرا۔[8]

تخریج: (۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ اَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ ، قَالَ : لَدَغَتْنِیْ عَقْرَبٌ عِنْدَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَانِیْ وَ مَسَحَهَا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیماری کے لیے جھاڑ (دَم)

متن : بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ .

ترجمہ : مسلم میں ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بیمار ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے آ کر پوچھا "اے محمدؐ، کیا آپ بیمار ہو گئے ؟" آپؐ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا" میں اللہ کے نام پر آپ کو جھاڑتا ہوں ہر اُس چیز سے جو آپؐ کو اذیت دے اور ہر نفس اور حاسد کی نظر کے شر سے۔ اللہ آپ کو شفا دے۔ میں اُس کے نام پر آپ کو جھاڑتا ہوں۔9

تخریج : (۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالِ الصَّوَّافُ ، قَالَ : عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ، اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اِشْتَكَيْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ .

تخریج : (۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ : نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ .

تخریج : (۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقَالَ : اَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةٍ رَقَانِيْ بِهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ فَقُلْتُ : بَلٰى : بِاَبِيْ وَ اُمِّيْ ، قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ فَرَقٰى بِهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

اسی سے ملتی جلتی روایت مُسندِ احمد میں حضرت عُبادہ بن صامتؓ سے منقول ہے کہ حضور ﷺ بیمار تھے۔ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیادت کے لیے گیا تو آپ کو سخت تکلیف میں پایا۔ شام کو گیا تو آپ بالکل تندرست تھے۔ میں نے اس قدر جلدی تندرست ہو جانے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے چند کلمات سے جھاڑا پھر آپؐ نے قریب قریب اُسی طرح کے الفاظ ان کو سنائے جو اوپر والی حدیث میں نقل کیے گئے ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے بھی مسلم اور مُسندِ احمد میں ایسی ہی روایت نقل کی گئی ہے۔ ۱۰

تخریج: (۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثنا ثَابِتٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ سَلْمَانَ، رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ جُنَادَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْدُهُ وَ بِهٖ مِنَ الْوَجَعِ مَا يَعْلَمُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی بِشِدَّةٍ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَشِیِّ وَقَدْ بَرِءَ اَحْسَنَ بَرْءٍ، فَقُلْتُ لَهٗ: دَخَلْتُ عَلَيْکَ غُدْوَةً وَ بِکَ مِنَ الْوَجَعِ مَا يَعْلَمُ اللّٰهُ بِشِدَّةٍ. وَ دَخَلْتُ عَلَيْکَ الْعَشِيَّةَ وَ قَدْ بَرَأْتَ. فَقَالَ: يَا ابْنَ الصَّامِتِ! اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَقَانِیْ بِرُقْيَةٍ بَرِئْتُ. اَلَا اُعَلِّمُکَ؟ قُلْتُ: بَلٰی! قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ يُؤْذِيْکَ مِنْ حَسَدِ کُلِّ حَاسِدٍ وَ عَيْنٍ بِسْمِ اللّٰهِ يَشْفِيْکَ.

نملہ بیماری کا جھاڑ اور اس کا علم حاصل کرنا

ترجمہ: امام احمد نے اپنی مُسند میں حضرت حفصہؓ ام المؤمنین کی روایت نقل کی ہے کہ ایک روز نبی ﷺ میرے ہاں آئے اور میرے پاس ایک خاتون شفا۱ نامی بیٹھی تھیں جو نملہ (ذباب) کو جھاڑا کرتی تھیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا حفصہؓ کو بھی وہ عمل سکھادو۔ ۱۱

تخریج: (۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهَا الشِّفَاءُ، کَانَتْ تَرْقِیْ مِنَ النَّمْلَةِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمِيْهَا حَفْصَةَ.

ترجمہ: خود شفا بنت عبداللہ کی یہ روایت امام احمد، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے حفصہؓ کو جس طرح لکھنا پڑھنا سکھایا ہے نملہ کا جھاڑ نا بھی سکھادو۔ ۱۲

تخریج: (۱۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَهْدِیٍّ الْمِصِّيْصِیُّ، ثنا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ ، عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ، ① قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ . فَقَالَ لِیْ : اَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهٖ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ .

شرکیہ دم کی ممانعت

مسلم میں عوف بن مالک اشجعی کی روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں ہم لوگ جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اس معاملے میں حضور ﷺ کی رائے کیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جن چیزوں سے جھاڑتے ہو وہ میرے سامنے پیش کرو۔ جھاڑنے میں مضائقہ نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔[۱۳]

تخریج: (۱۳) حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ ، قَالَ ، اَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ ، قَالَ : كُنَّا نَرْقِیْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِیْ ذٰلِكَ . فَقَالَ : اِعْرِضُوْا عَلَیَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ .

---

① ان خاتون کا اصل نام لیلیٰ تھا مگر شِفا بنتِ عبداللہ کے نام سے مشہور تھیں۔ ہجرت سے پہلے ایمان لائیں۔ قریش کے خاندان بنی عدی سے ان کا تعلق تھا۔ یہ وہی خاندان ہے جس کے ایک فرد حضرت عمرؓ تھے۔ اس طرح یہ حضرت حفصہؓ کی رشتہ دار تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچھو اور سانپ کاٹے کا جھاڑ (دَم)

مسلم، مُسندِ احمد اور ابنِ ماجہ میں حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جھاڑ پھونک سے روک دیا تھا۔ پھر حضرت عمرو بن حزم کے خاندان کے لوگ آئے اور کہا کہ ہمارے پاس ایک عمل تھا جس سے ہم بچھو (یا سانپ) کاٹے کو جھاڑتے تھے۔ مگر آپ نے اس کام سے منع فرما دیا ہے۔ پھر انہوں نے وہ چیز آپ کو سنائی جو وہ پڑھتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: " اس میں تو کوئی مضائقہ میں نہیں پاتا، تم میں سے جو شخص اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے۔ [۱۴]

تخریج: (۱۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: نا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: نا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَآءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى . قَالَ: فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا اَرٰى بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ .

جابرؓ بن عبد اللہ کی دوسری حدیث مسلم میں یہ ہے کہ آلِ حزم کے پاس سانپ کاٹے کا عمل تھا اور حضور ﷺ نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔ [۱۵]

تخریج: (۱۵) حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ، قَالَ: نا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاٰلِ حَزْمٍ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ الخ

ہر زہریلے جانور کے کاٹے کا جھاڑ (دَم)

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے انصار کے ایک خاندان کو ہر زہریلے جانور کے کاٹے کو جھاڑنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ [۱۶] (مسلم، مُسندِ احمد، ابنِ ماجہ)

مُسندِ احمد، ترمذی، مسلم اور ابنِ ماجہ میں حضرت انسؓ سے روایات نقل کی گئی ہیں جن میں حضور ﷺ نے زہریلے جانور کے کاٹے اور ذُباب کے مرض اور نظرِ بد کے جھاڑنے کی اجازت دی۔ [۱۷]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۱۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ، قَالَ : نا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ ، عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ ، فَقَالَتْ : رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِی الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِیْ حُمَةٍ .

تخریج: (۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : انا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَالِ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ فِی الرُّقٰى قَالَ : رُخِّصَ فِی الْحُمَةِ وَ النَّمْلَةِ وَ الْعَيْنِ .

زمانہ جاہلیّت کے شرکیّہ عمل سے اجتناب کی تلقین

مُسندِ احمد ، ترمذی ، ابنِ ماجہ اور حاکم نے حضرت عُمیر مولیٰ ابی اللحم سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں میرے پاس ایک عمل تھا جس سے میں جھاڑا کرتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اسے پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا فلاں فلاں چیزیں اس میں سے نکال دو ، باقی سے تم جھاڑ سکتے ہو۔ [۱۸]

تخریج: (۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثنا رِبْعِیُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخُوْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ : وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا . قَالَ : وَ كَانَ يُفَضَّلُ عَلٰى اِسْمَاعِيْلَ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِی اللَّحْمِ ...... قَالَ : وَ عَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً : كُنْتُ اَرْقِیْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ : قَالَ : اطْرَحْ مِنْهَا كَذَا وَ كَذَا وَارْقِ بِمَا بَقِیَ . قَالَ : مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ : وَ اَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَرْقِیْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ .

سورۂ فاتحہ سے بچھو کاٹے کو معاوضہ طے کر کے جھاڑنا

حضرت ابوسعیدؓ خُدری سے روایت ہے جو بخاری ، مسلم ، ترمذی ، مُسندِ احمد ، ابوداؤد اور ابنِ ماجہ میں منقول ہوئی ہے اور اس کی تائید بخاری میں ابن عباسؓ کی بھی ایک روایت کرتی ہے۔ اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مہم پر اپنے چند اصحاب کو بھیجا جن میں حضرت ابوسعیدؓ خُدری بھی تھے۔ یہ حضرات راستہ میں عرب کے ایک قبیلے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بستی پر جا کر ٹھہرے اور انہوں نے قبیلے والوں سے کہا کہ ہماری میزبانی کرو۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ اتنے میں قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا اور وہ لوگ ان مسافروں کے پاس آئے اور کہا کہ تمہارے پاس کوئی دوا یا عمل ہے جس سے تم ہمارے سردار کا علاج کر دو؟ حضرت ابوسعید نے کہا ہے تو سہی، مگر چونکہ تم نے ہماری میزبانی سے انکار کیا ہے اس لیے جب تک تم کچھ دینا نہ کرو، ہم اس کا علاج نہیں کریں گے۔ انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ [بعض روایات میں ۳۰ بکریاں] دینے کا وعدہ کیا اور حضرت ابوسعید نے جا کر اس پر سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی اور لُعاب دھن اس پر ملتے گئے ① آخر کار بچھو کا اثر زائل ہو گیا اور قبیلے والوں نے جتنی بکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا وہ لا کر دے دیں۔ مگر ان حضرات نے آپس میں کہا ان بکریوں سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیا جائے، نہ معلوم اس کام پر اجرت لینا جائز ہے یا نہیں۔ چنانچہ یہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا عرض کیا۔ حضور ﷺ نے ہنس کر فرمایا ”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورۂ جھاڑنے کے کام بھی آ سکتی ہے؟ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی لگاؤ۔

بخاری میں اس واقعہ کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی جو روایت ہے اس میں حضور ﷺ کے الفاظ یہ ہیں **اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ** بجائے اس کے کہ تم کوئی اور عمل کرتے، تمہارے لیے یہ زیادہ برحق بات تھی کہ تم نے اللہ کی کتاب پڑھ کر اس پر اجرت لی۔

تشریح: بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں حضورؐ نے جھاڑ پھونک سے بالکل منع فرمادیا تھا لیکن بعد میں اس شرط کے ساتھ اس کی اجازت دے دی کہ اس میں شرک نہ ہو، اللہ کے پاک ناموں یا اس کے کلام سے جھاڑا جائے، کلام ایسا ہو جو سمجھ میں آئے اور یہ معلوم کیا جا سکے کہ اس میں کوئی گناہ کی چیز نہیں ہے، اور بھروسہ جھاڑ پھونک پر نہ کیا جائے کہ وہ بجائے خود شفا دینے والی ہے، بلکہ اللہ پر اعتماد کیا جائے کہ وہ چاہے گا تو اسے نافع بنا دے گا۔

[اس معاملے میں یہی مسئلہ شرعی ہے]

مؤطا میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اپنی صاحبزادی حضرت عائشہؓ کے گھر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ بیمار ہیں اور ایک یہودیہ ان کو جھاڑ رہی ہے۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ کتاب اللہ پڑھ کر جھاڑ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہلِ کتاب اگر توراۃ یا انجیل کی آیات پڑھ کر جھاڑیں تب بھی یہ جائز ہے۔ ۱۹

تخریج: (۱۹) حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تَشْتَكِي وَ يَهُوْدِيَّةٌ تَرْقِيْهَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ارْقِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ.

---

① اکثر روایات میں یہ صراحت نہیں ہے کہ یہ عمل کرنے والے حضرت ابوسعید تھے بلکہ ان میں یہ صراحت بھی نہیں کہ حضرت ابوسعید خود اس مہم میں شریک تھے لیکن ترمذی کی روایت میں دونوں باتوں کی صراحت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا یہ سوال کہ آیا جھاڑ پھونک مفید ہے یا نہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علاج کے لیے دوا کا استعمال کرنے سے نہ صرف یہ کہ کبھی منع نہیں فرمایا، بلکہ خود فرمایا کہ ہر مرض کی دوا اللہ نے پیدا کی ہے اور تم لوگ علاج کیا کرو، اور خود بھی حضور ﷺ نے لوگوں کو بعض امراض کے علاج بتائے ہیں، جیسا کہ احادیث میں کتاب الطب کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن دوا بھی اللہ ہی کے حکم اور اذن سے نافع ہوتی ہے، ورنہ اگر دوا اور طبی معالجہ ہر حال میں نافع ہوتا تو ہسپتالوں میں کوئی نہ مرتا۔ اب اگر علاج کرنے کے ساتھ اللہ کے کلام اور اس کے اسمائے حسنیٰ سے بھی استفادہ کیا جائے، یا ایسی جگہ جہاں کوئی طبی امداد میسر نہ ہو اللہ ہی کی طرف رجوع کر کے اس کے کلام اور اسماء وصفات سے استعانت کی جائے تو یہ بات مادہ پرستوں کے سوا کسی کی عقل کے بھی خلاف نہیں ہے۔ ①

البتہ یہ صحیح نہیں ہے کہ دوا اور علاج کو، جہاں وہ میسر ہو، جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے اور صرف جھاڑ پھونک سے کام لینے ہی پر اکتفا کیا جائے، اور کچھ لوگ عملیات اور تعویذوں کے مطب کھول کر بیٹھ جائیں اور اسی کو کمائی کا ذریعہ بنا لیں۔

[احادیث بالا میں آخری] حدیث سے تعویذ، گنڈے اور جھاڑ پھونک کے مطب چلانے کا جواز نکالنے سے پہلے عرب کے ان حالات کو نگاہ میں رکھنا چاہیے جن میں حضرت ابوسعید خُدری نے یہ کام کیا تھا اور حضورؐ نے اسے نہ صرف جائز رکھا تھا۔ بلکہ یہ بھی فرمایا تھا کہ میرا حصہ بھی لگاؤ، تاکہ اس کے جواز وعدم جواز کے معاملہ میں ان اصحاب کے دلوں میں کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ عرب کے حالات اُس زمانے میں بھی یہ تھے اور آج تک یہ ہیں کہ پچاس پچاس، سوسو، ڈیڑھ ڈیڑھ سو میل تک آدمی کو ایک بستی سے چل کر دوسری بستی نہیں ملتی۔ بستیاں بھی اس وقت ایسی نہ تھیں جن میں ہوٹل، سرائے یا کھانے کی دوکانیں موجود ہوں اور مسافر کئی روز کی مسافت طے کر کے جب وہاں پہنچے تو سامانِ خورد ونوش خرید سکے۔ ان حالات میں یہ بات عرب کے معروف اصول اخلاق میں شامل تھی کہ مسافر جب کسی بستی پر پہنچیں تو بستی کے لوگ ان کی میزبانی کریں اس سے انکار کے معنی بسا اوقات مسافروں کے لیے موت کے ہوتے تھے، اور عرب میں اس طرزِ عمل کو معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے اس فعل کو جائز رکھا کہ جب

---

① مادہ پرست دنیا کے بھی بہت سے ڈاکٹروں نے اعتراف کیا ہے کہ دعا اور رجوع الی اللہ مریضوں کی شفایابی میں بہت کارگر چیز ہے۔ اور اس کا خود مجھے ذاتی طور پر اپنی زندگی میں دو مرتبہ تجربہ ہوا ہے۔ ۱۹۴۸ء میں جب مجھے نظر بند کیا گیا تو چند روز بعد ایک پتھری میرے مثانے میں آ کر اڑ گئی اور ۱۶ گھنٹے تک پیشاب بند رہا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میں ظالموں سے علاج کی درخواست نہیں کرنا چاہتا، تو ہی میرا علاج فرما دے۔ چنانچہ وہ پتھری پیشاب کے راستے سے ہٹ گئی اور ۲۰ برس تک ہٹی رہی یہاں تک کہ ۱۹۶۸ء میں اس نے مجھے پھر تکلیف دی اور اس کو آپریشن کر کے نکالا گیا۔ دوسری مرتبہ جب ۱۹۵۳ء میں مجھے گرفتار کیا گیا تو میری دونوں پنڈلیاں کئی مہینے سے درد کی سخت تکلیف میں مبتلا تھیں اور کسی علاج سے آرام نہیں آرہا تھا۔ گرفتاری کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے پھر وہی دعا کی جو ۱۹۴۸ء میں کی تھی اور کسی علاج اور دوا کے بغیر پنڈلیاں داد سے بالکل صاف ہو گئیں۔ آج تک پھر کبھی وہ بیماری مجھے نہیں ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبیلے والوں نے میزبانی سے انکار کر دیا تھا توان کے سردار کا علاج کرنے سے انہوں نے بھی انکار کر دیا، اور اس شرط پر اس کا علاج کرنے پر راضی ہوئے کہ وہ ان کو کچھ دینا کریں۔ پھر جب ان میں سے ایک صاحب نے اللہ کے بھروسہ پر سورۂ فاتحہ اس سردار پر پڑھی اور وہ اس سے اچھا ہو گیا تو طے شدہ اجرت قبیلے والوں نے لا کر دے دی اور حضورؐ نے اس اجرت کے لینے کو حلال وطیب قرار دیا۔ [اور آپ نے جو یہ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا کہ اللہ کا کلام پڑھ کر اجرت لی] اس لیے فرمایا کہ دوسرے تمام عملیات سے اللہ کا کلام بڑھ کر ہے۔ علاوہ بریں اس طرح عرب کے اس قبیلے پر حق تبلیغ بھی ادا ہو گیا کہ انہیں اس کلام کی برکت معلوم ہوگئی جو اللہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں۔ اس واقعہ کو ان لوگوں کے لیے نظیر قرار نہیں دیا جا سکتا جو شہروں اور قصبوں میں بیٹھ کر جھاڑ پھونک کے مطب چلاتے ہیں اور اسی کو انہوں نے وسیلہ معاش بنا رکھا ہے۔ اس کی کوئی نظیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ و تابعین اور آئمہ سلف کے ہاں نہیں ملتی۔ [تفہیم القرآن ۶/ ۵۵۷ المعوذتین اسلام میں جھاڑ پھونک کی حیثیت]

تخریج: (۲۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ، سَافَرُوهَا حَتّٰى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ. فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ. فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ. فَأَتَوْهُمْ، فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ: إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَاقٍ، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ قَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلٰى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتّٰى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ. قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا. فَقَالَ الَّذِي رَقٰى: لَا تَفْعَلُوا حَتّٰى نَأْتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا. فَقَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَذَكَرُوا لَهُ. فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ. أَصَبْتُمْ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ.

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت سفر کے لیے روانہ ہوئی۔ سفر کرتے ہوئے یہ لوگ قبائل عرب میں سے ایک قبیلے کے پاس آ کر ٹھہرے۔ ان سے میزبانی کا تقاضا کیا لیکن ان لوگوں نے میزبانی سے صاف انکار کر دیا [اسی اثناء میں] سردارِ قبیلہ کو بچھو نے ڈس لیا۔ لوگوں نے پوری کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ یہ جماعت جو تمہارے پاس آ کر ٹھہری ہے تم اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس تو جاؤ ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو۔ چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا اے لوگو! ہمارے سردار کو ڈس لیا گیا ہے ہم نے اپنی پوری کوشش کر لی ہے مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ جماعت صحابہ میں سے کسی نے کہا ہاں اللہ کی قسم مجھے جھاڑنا آتا ہے۔ مگر تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے تم سے میزبانی کا تقاضا کیا تھا، تم نے میزبانی کرنے سے صاف انکار کر دیا لہٰذا اللہ کی قسم میں نہیں جھاڑوں گا تاوقتیکہ تم اس کا معاوضہ مقرر نہ کرو۔ وہ لوگ بکریوں کا ایک ریوڑ دینے پر مصالحت کے لیے تیار ہو گئے (اس پر) یہ صحابی چلے گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر جھاڑنا شروع کیا اور لعاب دہن اس پر ملنے لگے کہ وہ سردار اس طرح صحت یاب ہو کر چلنے پھرنے لگا کہ اسے کسی چیز نے کاٹا ہی نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مقرر شدہ معاوضہ جس کے ادا کرنے پر مصالحت ہوئی تھی، سپرد کر دیا۔ اب صحابہ میں سے کسی نے رائے دی کہ اسے تقسیم کر دو جس صحابی نے جھاڑا تھا اس نے کہا ایسا مت کرو۔ جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر صورت واقعہ بیان نہ کریں چنانچہ ہم لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ یہ جھاڑ ہے۔ تم نے درست کیا اسے تقسیم کر لو اور ان میں میرا حصہ بھی لگاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسنون معوّذات

ہر عمل کے شر سے پناہ مانگنا

متن: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ . (مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی دعاؤں میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ خدایا میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کیے ہیں اور ان کاموں سے جو میں نے نہیں کیے۔ ۲۱

[یعنی اگر میں نے کوئی غلط کام کیا ہے تو اس کے برے نتیجے سے پناہ مانگتا ہوں، اور اگر کوئی کام جو کرنا چاہیے تھا میں نے نہیں کیا تو اس کے نقصان سے بھی پناہ مانگتا ہوں یا اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ جو کام نہ کرنا چاہیے وہ میں کبھی کر گزروں]

تخریج: (۲۱) حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، نا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ ، عَنْ هِلَالِ ابْنِ یَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ .

زوالِ نعمت اور ہر طرح کی ناراضگی رب سے پناہ مانگنا

متن: عَنِ ابْنِ عُمَرَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ ، وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ ، وَ فَجْأَةِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِکَ . (مسلم)

ترجمہ: ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ”خدایا میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیری جو نعمت مجھے حاصل ہے وہ چھن جائے، اور تجھ سے جو عافیت مجھے نصیب ہے وہ نصیب نہ رہے، اور تیرا غضب یکا یک ٹوٹ پڑے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔ ۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۲۲) حَدَّثَنِیُ عُبَیْدُ اللّٰہِ بُنُ عَبْدِ الْکَرِیْمِ اَبُوْ زُرْعَۃَ ، نا ابْنُ بُکَیْرٍ ، حَدَّثَنِیُ یَعْقُوْبُ بُنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُوْسَی بُنِ عُقْبَۃَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بُنِ دِیْنَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بُنِ عُمَرَ ، قَالَ : کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ فُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِکَ .

علمِ غیر نافع ، دلِ بے خوف اور نا قبول ہونے والی دعا سے پناہ مانگنا

متن : عَنْ زَیْدِ بُنِ اَرْقَمَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ مِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَ مِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ . (مسلم)

ترجمہ: زید بن ارقمؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے ''خدایا میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نافع نہ ہو، اس دل سے جو تیرا خوف نہ کرے، اس نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو، اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ ۲۳

تخریج : (۲۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بُنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ اِسْحَاقُ بُنُ اِبْرَاھِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بُنُ عَبْدِ اللّٰہِ بُنِ نُمَیْرٍ وَاللَّفْظُ لِاِبْنِ نُمَیْرٍ قَالَ : اِسْحَاقُ انا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ : نا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بُنِ الْحَارِثِ وَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ ، عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ ، قَالَ . لَا اَقُوْلُ لَکُمْ اِلَّا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ . قَالَ : کَانَ یَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَ زَکِّھَا ، اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا . اَنْتَ وَلِیُّھَا وَ مَوْلَاھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ، وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ ، وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَ مِنْ دَعْوَۃٍ لَا یُسْتَجَابُ لَھَا .

ابوداؤد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے صرف آخری حصہ نقل کیا ہے۔

[اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ : مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ، وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ ، وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَ مِنْ دُعَآءٍ لَا یُسْمَعُ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھوک اور خیانت سے پناہ مانگنا

متن : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهٗ بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ . (ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے "خدایا میں تیری پناہ مانگتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ بدترین چیز ہے جس کے ساتھ کوئی رات گزارے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بڑی بدباطنی ہے" ۲۴

تخریج : (۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ ، فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ .

برص، جنون، جذام اور جملہ بری بیماریوں سے پناہ مانگنا

متن : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُوْنِ ، وَالْجُذَامِ وَ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ (ابو داؤد)

ترجمہ : حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے "خدایا میں تیری پناہ مانگتا ہوں کوڑھ اور جنون اور جذام اور تمام بری بیماریوں سے"۔ ۲۵

تخریج : (۲۵) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، ثنا حَمَّادٌ ، اَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ . اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنہء نار، تونگری اور مفلسی سے پناہ مانگنا

متن : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ مِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَ الْفَقْرِ (ترمذی و ابو داؤد)

ترجمہ : حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے " خدایا میں تیری پناہ مانگتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور مالداری اور مفلسی کے شر سے۔ ۲۶

تخریج : (۲۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا عِيْسٰى، ثنا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ.
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَ الْفَقْرِ.

بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی روایت کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

تخریج : (۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ :
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ.
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ الخ.

بُرے اخلاق، بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے پناہ مانگنا

متن : عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَ الْاَهْوَآءِ. (ترمذی)

ترجمہ : قطبہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے " خدایا میں بُرے اخلاق، اور بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ، نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ ، عَنْ عَمِّهٖ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَ الْاَهْوَآءِ .

سمع وبصر، زبان ودل اور شہوتِ جنسی کے شر سے پناہ مانگنا

متن: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ مِنْ شَرِّ بَصَرِیْ ، وَ مِنْ شَرِّ لِسَانِیْ ، وَ مِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ . (ترمذی و ابو داؤد)

ترجمہ: شَکَل بن حُمَید نے حضورﷺ سے عرض کیا مجھے کوئی دعا بتایئے فرمایا کہو ’’خدایا میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنی سماعت کے شر سے، اور اپنی بصارت کے شر سے، اور اپنی زبان کے شر سے، اور اپنے دل کے شر سے، اور اپنی شہوت کے شر سے‘‘۔ ۲۹

تخریج: (۲۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ [ابْنُ مُحَمَّدِ] بْنِ حَنْبَلٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، ح وَ ثنا اَحْمَدُ ، ثنا وَكِيعٌ اَلْمَعْنٰى ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَوْسٍ ، عَنْ بِلَالِ الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ ، عَنْ اَبِيْهِ [فِي حديث أبى احمد شَكَل بْنُ حُمَيْدٍ] قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَآءً . قَالَ : قُلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ ، وَ مِنْ شَرِّ بَصَرِیْ ، وَ مِنْ شَرِّ لِسَانِیْ ، وَ مِنْ شَرِّ قَلْبِیْ ، وَ مِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ .

عاجزی، سُستی، بُزدلی بڑھاپے، بُخل اور موت وحیات کے شر سے پناہ مانگنا

متن: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْهَرَمِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[وفی روایة المسلم] وَ ضَلَعِ الدَّیْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ . (بخاری و مسلم)

ترجمہ : انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے ’’ خدایا میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور بزدلی اور بڑھاپے اور بخل سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب اور زندگی و موت کے فتنے سے [اور مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے] اور قرض کے بوجھ سے اور اس بات سے کہ لوگ مجھ پر غالب ہوں‘‘ ۳۰

تخریج : ﴿۳۰﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ : سَمِعْتُ اَبِیْ ، قَالَ : سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ ، یَقُوْلُ کَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْهَرَمِ ، وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ .

ایک دوسری روایت میں ہے۔ ۳۱

تخریج : ﴿۳۱﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ، قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَرَمِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ .

مسلم کی روایت میں ہے

﴿۳۱﴾ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ ، قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْهَرَمِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ .

﴿۳۱﴾ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو ، قَالَ : سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ ، کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ .

کسی نئی جگہ پر قیام کے موقع پر مخلوقات کے شر سے پناہ مانگنا

متن : عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حُکَیْمٍ السُّلَمِیَّةِ سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ نَزَلَ مَنْزِلَةً ثُمَّ قَالَ : اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّهُ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ ذٰلِکَ الْمَنْزِلِ .

(مسلم)

ترجمہ : خولہ بنت حکیم کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی نئی منزل پر اترے اور یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ کہے کہ "میں اللہ کے بے عیب کلمات کی پناہ مانگتا ہوں مخلوقات کے شر سے تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس منزل سے کوچ کر جائے۔ ۳۲؎

تخریج: (۳۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، نا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ، وَ اللَّفْظُ لَهُ انا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ اَنَّ يَعْقُوْبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةَ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ.

تشریح: [ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ] پناہ مانگنے کے فعل میں لازماً تین اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ ایک بجائے خود پناہ مانگنا، دوسرے پناہ مانگنے والا، تیسرا وہ جسکی پناہ مانگی جائے۔ پناہ مانگنے سے مراد کسی چیز سے خوف محسوس کر کے اپنے آپ کو اس سے بچانے کے لیے کسی دوسرے کی حفاظت میں جانا، یا اُس کی آڑ لینا، یا اُس سے لپٹ جانا، یا اُس کے سایہ میں چلا جانا ہے۔ پناہ مانگنے والا بہرحال وہی شخص ہوتا ہے جو محسوس کرتا ہے کہ جس چیز سے وہ ڈر رہا ہے اس کا مقابلہ وہ خود نہیں کر سکے گا بلکہ وہ اس کا حاجت مند ہے کہ اُس سے بچنے کے لیے دوسرے کی پناہ لے۔ پھر جسکی پناہ مانگی جاتی ہے وہ لازماً کوئی ایسا ہی شخص یا وجود ہوتا ہے جس کے متعلق پناہ لینے والا یہ سمجھتا ہے کہ اُس خوفناک چیز سے وہی اس کو بچا سکتا ہے۔ اب پناہ کی ایک قسم تو وہ ہے جو قوانین طبعی کے مطابق عالمِ اسباب کے اندر کسی محسوس مادّی چیز یا شخص یا طاقت سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ مثلاً دشمن کے حملہ سے بچنے کے لیے کسی قلعہ میں پناہ لینا، یا گولیوں کی بوچھاڑ سے بچنے کے لیے خندق یا کسی دمدے یا کسی دیوار کی آڑ لینا، یا کسی طاقتور ظالم سے بچنے کے لیے کسی انسان یا قوم یا حکومت کے پاس پناہ لینا، یا دھوپ سے بچنے کے لیے کسی درخت یا عمارت کے سایہ میں پناہ لینا۔ بخلاف اس کے دوسری قسم وہ ہے جس میں ہر طرح کے خطرات اور ہر طرح کی مادّی، اخلاقی یا روحانی مضرّتوں اور نقصان رساں چیزوں سے کسی فوق الفطری ہستی کی پناہ اس عقیدے کی بنا پر مانگی جاتی ہے کہ وہ ہستی عالمِ اسباب پر حکمران ہے اور بالا تر از حِسّ و ادراک طریقے سے وہ اس شخص کی ضرور حفاظت کر سکتی ہے جو اُس کی پناہ ڈھونڈ رہا ہے۔ پناہ کی یہ دوسری قسم ہی نہ صرف سورۂ فلق اور سورۂ الناس میں مراد ہے بلکہ قرآن اور حدیث میں جہاں بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد یہی خاص قسم کی پناہ ہے اور عقیدۂ توحید کا لازمہ یہ ہے کہ اس نوعیت کا تعوّذ یا استعاذہ (پناہ مانگنا) اللہ کے سوا کسی اور سے نہ کیا جائے۔ مشرکین اس نوعیت کا تحفظ اللہ کے سوا دوسری ہستیوں، مثلاً جنوں یا دیویوں اور دیوتاؤں سے مانگتے تھے اور آج بھی مانگتے ہیں. مادّہ پرست لوگ اس کے لیے بھی مادی ذرائع و وسائل ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں، کیونکہ وہ کسی فوق الفطری طاقت کے قائل نہیں ہیں۔ مگر مومن ایسی تمام آفات و بلیّات کے مقابلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جن کو دفع کرنے پر وہ خود اپنے آپ کو قادر نہیں سمجھتا، صرف اللہ کی طرف رجوع کرتا اور اسی کی پناہ مانگتا ہے۔ مثال کے طور پر مشرکین کے متعلق قرآن میں بیان کیا گیا ہے وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ ۔ اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے'' (الجن :۶) اور اس کی تشریح کرتے ہوئے ہم سورۂ جن حاشیہ ۷ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی یہ روایت نقل کر چکے ہیں کہ مشرکین عرب کو جب رات کسی سُنسان وادی میں گزارنی پڑتی تو وہ پکار کر کہتے'' ہم اس وادی کے رب کی (یعنی اُس جن کی جو اس پر حکمران ہے یا اس وادی کا مالک ہے) پناہ مانگتے ہیں۔ بخلافِ اس کے فرعون کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیش کردہ عظیم نشانیوں کو دیکھ کر فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ ،وہ اپنے بل بوتے پر اکڑ گیا '' (الذاریات:۳۹) لیکن خدا پرستوں کا رویہ قرآن میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس چیز کا بھی وہ خوف محسوس کرتے ہیں، خواہ وہ مادی ہو یا اخلاقی یا روحانی، اس کے شر سے بچنے کے لیے وہ خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مریم کے متعلق بیان ہوا کہ جب اچانک تنہائی میں خدا کا فرشتہ ایک مرد کی شکل میں ان کے سامنے آیا [جب کہ وہ نہ جانتی تھیں کہ یہ فرشتہ ہے] تو انہوں نے کہا " اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ، '' اگر تو خدا سے ڈرنے والا آدمی ہے تو میں تجھ سے خدائے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں '' (مریم:۱۸) حضرت نوح علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے ایک بے جا دعا کی اور جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر ڈانٹ پڑی تو انہوں نے فوراً عرض کیا " رَبِّ اِنِّىْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ عِلْمٌ " '' میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تجھ سے ایسی چیز کی درخواست کروں جس کا مجھے علم نہیں ہے'' (ھود:۴۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا اور انہوں نے کہا کہ آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں، تو انہوں نے جواب میں فرمایا " اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ " '' میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ جاہلوں کی سی باتیں کروں '' (البقرۃ :۶۷)

یہی شان ان تمام تعوذات کی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے کتب حدیث میں منقول ہوئے ہیں [جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے][تفہیم القرآن ۶/۵۶۳ - ۵۶۴ الفلق حاشیہ ۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریکیٔ شب سے پناہ مانگنا

ھذا الغاسق اذا وقب

متعدد صحیح احادیث میں حضرت عائشہ ؓ کی یہ روایت آئی ہے کہ رات کو چاند نکلا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اُس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اللہ کی پناہ مانگو، یہ الغاسق اذا وقب ہے۔ ۳۳ (احمد، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابنِ المنذر رحاکم، ابنِ مردویہ)

تخریج: (۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، نا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ، فَقَالَ: یَا عَائِشَةُ اسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ. هذا حديث حسن صحيح.

غروبِ آفتاب کے بعد بچّوں کے باہر نہ نکلنے اور جانوروں کے باندھنے کا حکم

متن: اِنَّ الشَّمْسَ اِذَا غَرَبَتْ انْتَشَرَتِ الشَّيَاطِيْنُ، فَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ وَ احْبِسُوْا مَوَاشِيَكُمْ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ.

ترجمه: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب سورج غروب ہو جائے تو شیاطین ہر طرف پھیل جاتے ہیں، لہٰذا اپنے بچوں کو گھروں میں سمیٹ لو اور اپنے جانوروں کو باندھ رکھو جب تک رات کی تاریکی ختم نہ ہو جائے۔ ۳۴

تشریح: [مندرجہ بالا پہلی حدیث] کی تاویل میں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ **اِذَا وَقَبَ** کا مطلب یہاں **اِذَا خَسَفَ** ہے، یعنی جب کہ وہ گہنا جائے یا چاند گرہن اس کو ڈھانک لے۔ لیکن کسی روایت میں بھی یہ نہیں آیا کہ جس وقت حضور ﷺ نے چاند کی طرف اشارہ کر کے یہ بات فرمائی تھی اُس وقت وہ گرہن میں تھا اور لغتِ عرب میں بھی **اِذَا وَقَبَ** کے معنی **اِذَا خَسَفَ** کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کی صحیح تاویل یہ ہے کہ چاند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکلنے کا وقت چونکہ رات ہی کو ہوتا ہے، دن کو اگر چاند آسمان پر ہوتا بھی ہے تو روشن نہیں ہوتا اس لیے حضور ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اس کے [یعنی چاند کے] آنے کے وقت یعنی رات سے خدا کی پناہ مانگو، کیونکہ چاند کی روشنی مدافعت کرنے والے کے لیے اتنی مددگار نہیں ہوتی جتنی حملہ کرنے والے کے لیے ہوتی ہے اور جرم کا شکار ہونے والے کے لیے اتنی مددگار نہیں ہوتی جتنی مجرم کے لیے ہوا کرتی ہے۔ اکثر جرائم اور مظالم رات ہی کے وقت ہوتے ہیں۔ موذی جانور بھی رات ہی کو نکلتے ہیں (پھر اس زمانے میں) عرب میں طوائف الملوکی کا جو حال تھا اس میں تو رات بڑی خوفناک چیز تھی۔ اس کے اندھیرے میں چھاپہ مار نکلتے تھے اور بستیوں پر غارت گری کے لیے ٹوٹ پڑتے تھے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی جان کے درپے تھے وہ بھی رات ہی کے وقت آپ کو قتل کر دینے کی تجویزیں سوچا کرتے تھے تاکہ قاتل کا پتہ نہ چل سکے۔ (اسی لیے سورۃ الفلق اور احادیث بالا میں ان تمام شرور و آفات سے خدا کی پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا جو رات کے وقت نازل ہوتی ہیں)۔ [تفہیم القرآن ۶/ ۵۶۸ الفلق حاشیہ ۵]

تخریج: ﴿۳۴﴾ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ، قَالَ: نا زُهَیْرٌ، قَالَ: نا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ، ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: نا اَبُو خَیْثَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِیَكُمْ وَ صِبْیَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ، فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ. ①

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے جانوروں کو کھلے نہ چھوڑو اور بچوں [کو باہر نہ نکلنے دو] جب سورج غروب ہو تاوقتیکہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے۔ (ایسا) اس لیے کہ شیطان بھیجے جاتے ہیں آفتاب کے غروب ہوتے ہی عشاء کی تاریکی غائب ہونے تک۔

① متن والی حدیث انہی الفاظ میں نہیں ملی (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفس کی شرارتوں سے پناہ مانگنے کا حکم

نعوذ باللّٰہ من شرور أنفسنا

رسول اللہ ﷺ نے اپنے مشہور خطبہء مسنونہ میں فرمایا ہے کہ'' ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفس کی شرارتوں سے۔۳۵ [تفہیم القرآن ۶/۳/۵۷۳،سورۃ الناس حاشیہ ۲]

تخریج: (۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ فِي النِّكَاحِ وَ غَيْرِهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ ، اَلْمَعْنٰى ثنا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ ، عَنِ الْاَحْوَصِ وَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ ، أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، نَسْتَعِيْنُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا ، مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ ، وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ ، وَاَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ الخ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ حاجت سکھایا (یوں کہا کریں) کہ حمد اللہ کے لیے ہے،ہم اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے بخشش کے خواستگار ہیں اور اپنے نفسوں کے شر سے اس کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت سے نوازے اسے پھر کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کردے اسے پھر کوئی راہِ راست دکھانے و چلانے والا نہیں۔ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں نیز اس کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیاطینِ انس وجنّ کے شر سے پناہ مانگنا

امام احمد، نسائی اور ابنِ حِبّان حضرت ابوذر کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ فرمایا: ابوذر تم نے نماز پڑھی؟ میں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھو چنانچہ میں نے نماز پڑھی اور پھر آ کر بیٹھ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَا اَبَا ذَرّ، تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ " اے ابوذر! شیاطینِ انس اور شیاطین جن کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو " میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ، کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ ۳۶ھ [تفہیم القرآن ۶/۵۷۴ سورۃ الناس حاشیہ ۳]

تخریج: (۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا یَزِیْدُ، انا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّامِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ الْخَشْخَاشِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ: قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِی الْمَسْجِدِ، فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ. فَقَالَ: یَا اَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّیْتَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: قُمْ فَصَلِّ، قَالَ: فَقُمْتُ فَصَلَّیْتُ ثُمَّ اَتَیْتُهُ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ. فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا ذَرٍّ اسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ. قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ هَلْ لِلْاِنْسِ مِنْ شَیَاطِیْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ. الخ

نسائی میں عبارت اس طرح ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ. فَقَالَ: یَا اَبَا ذَرٍّ، تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ. قُلْتُ: اَوَ لِلْاِنْسِ شَیَاطِیْنُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

(۱) ✿ بخاری ۲/۸۵۰ کتاب الطب باب من اکتوٰی او کوٰی غیرہ وفضل من لم یکتوِ ✿ مسلم ۱/۱۱۷ کتاب الایمان ، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنۃ بغیر حساب ✿ ترمذی ۲/۷۱ ابواب القیامۃ باب ھذا حدیث حسن صحیح ۔ ✿ مُسندِ احمد ۱/۲۷۱، ۳۲۱ ، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۵۴، ۴/۴۳۶، ۴۴۱، ۴۴۳ ۔ ✿ المستدرک للحاکم ۴/۴۱۵. باب کتاب الرقی و التمائم ۔

(۲) ✿ ترمذی ابواب الطب باب ما جاء فی کراھیۃ الرقیۃ ✿ مستدرک حاکم ۴/۴۱۵ ، کتاب الرقی و التمائم ۔

مستدرک میں لم یتوکل مَن استرقی او اکتوٰی ہے۔

ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ۔

✿ ابنِ ماجہ کتاب الطب ، باب ۲۳ ۔ ✿ مُسندِ احمد ۴/۲۴۹-۲۴۳-۲۵۱-۲۵۲ ۔

(۳) ✿ ابو داؤد ۴/۸۹-۹۰ کتاب الخاتم ۔ باب ما جاء فی خاتم الذھب ۔ ✿ نَسائی ۸/۱۴۱ کتاب الزینۃ ، باب الخضاب بالصفرۃ ✿ مُسندِ احمد ۱/۳۸۰ ۔ عبد اللّٰہ بن مسعودؓ ۔ ✿ مستدرک حاکم ۴/۱۹۵ کتاب اللباس ، ان نبی اللّٰہ کان یکرہ عشر خصالٍ صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ۔ ✿ فتح القدیر للشوکانی ۵/۵۱۸ ۔ سورۃ الفلق ۔

(۴) ✿ شُعب الإیمان للبیھقی ۲/۵۱۸ ، حدیث نمبر ۲۵۷۵ ۔ فصل فی الاستشفاء بالقرانِ ۔

(۵) ✿ حوالہ متذکرہ بالا حدیث نمبر ۲۵۷۶ ✿ الطبرانی الصغیر ، بحوالہ فتح القدیر للشوکانی ۵/۵۱۹ ۔

(۶) ✿ ترمذی ۲/۲۶ ابواب الطب باب ما جاء فی الرقیۃ من العین ✿ مُسندِ احمد ۱/۲۳۶ ، عبد اللّٰہ بن عباس ✿ مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض ص ۱۳۴ ۔

(۶) ✿ بخاری ۱/۴۷۷ ، کتاب الانبیاء ۔ مطبوعۃ اصح المطابع کراتشی ✿ ترمذی ابواب الطب ۔ ✿ ابنِ ماجہ کتاب الطب باب ۳۶ ، ما عوّذ بہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم و ما عُوّذ بہ ✿ ابو داؤد کتاب السنۃ باب فی القران ۔ ✿ مُسندِ احمد ۱/۲۳۶-۲۷۰ ، ابنِ عباس ✿ مشکوٰۃ ص : ۱۳۴ ، باب عیادۃ المریض ۔

(۷) ✿ مسلم ۲/۲۲۴ ، کتاب الطب باب استحباب وضع یدہ علی موضع الالم مع الدعاء ۔ ✿ ابنِ ماجہ کتاب الطب باب ۳۶ ، ما عوّذ بہ النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم وما عُوّذ بہ ✿ مشکوٰۃ ص ۱۳۴ ، باب عیادۃ المریض ۔

(۷) ✿ مؤطا امام مالک ۲/۲۲۹ ، کتاب الجامع باب التعوّذ و الرقیۃ من المریض ✿ ابو داؤد ۴/۱۲ ، کتاب الطب باب کیف الرقی ، ترمذی ابواب الطب ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿۷﴾ ✿ المستدرک ۲۱۹/۴ . کتاب الطب .

﴿۸﴾ ✿ مُسندِ احمد ۲۳/۴ ، طلق بن علی . ✿ المستدرک حاکم ۲۱۶/۴ . کتاب الرقی والتمائم

﴿۹﴾ ✿ مسلم ۲۱۹/۲ ، کتاب السلام . باب الطب و المرض و الرقی ✿ ترمذی ۱۹۱/۱ ، ابواب الجنائز ، ما جاء فی التعوّذ للمریض . ✿ ابنِ ماجه کتاب الطب باب ۳۶ ما عوذ به النبی ﷺ وما عُوِّذَ به . ✿ مُسندِ احمد ۲۸/۳ . ابو سعید خُدری .

﴿۹﴾ ✿ مسلم ۲۱۹/۲ . کتاب السلام باب الطب و المرض و الرقی .

﴿۹﴾ ✿ المستدرک ۵۴۱/۲ ، کتاب التفسیر سورة الفلق .

﴿۱۰﴾ ✿ مُسندِ احمد ۳۲۳/۵ ، عبادة بن الصامت ✿ المستدرک ۴۱۲/۴ ، کتاب الرقی و التمائم [قدرے لفظی اختلاف]

﴿۱۱﴾ ✿ مُسندِ احمد ۲۸۶/۶ ، حفصة بنت عمر بن الخطاب ✿ المستدرک ۴۱۴/۴ ، کتاب الرقی و التمائم . هذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه .

﴿۱۲﴾ ✿ ابو داؤد ۱۱/۴ کتاب الطب باب ما جاء فی الرقی ✿ مُسندِ احمد ۳۷۲/۶ . حدیث شفاء بنت عبد الله .

﴿۱۳﴾ ✿ مسلم ۲۲۴/۲ ، کتاب السلام ، باب استحباب الرقیة من العین الخ ✿ ابو داؤد ۱۱/۴ ، کتاب الطب . باب ماجاء فی الرقی .

﴿۱۴﴾ ✿ مسلم ۲۲۴/۲ ، کتاب السلام باب استحباب الرقیة من العین الخ ✿ المستدرک ۴۱۵/۴ ، کتاب الرقی و التمائم ✿ ابنِ ماجه کتاب الطب باب ۳۴ ما رخص فیه من الرقی ✿ مُسندِ احمد ۳۱۵/۳ . عن جابر بن عبد الله.

مُسند کے صفحہ ۳۰۵ پر مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ہے۔

﴿۱۵﴾ ✿ مسلم ۲۲۳/۲ ، کتاب السلام باب استحباب الرقیة من العین و النملة والحیة والنظرة .

﴿۱۶﴾ ✿ مسلم ۲۲۳/۲ ، کتاب السلام ، باب استحباب الرقیة من العین و النملة الخ ✿ بخاری ۸۵۴/۲ ، کتاب الطب باب رقیة الحیة والعقرب . ✿ ابنِ ماجه کتاب الطب باب مارخص فیه من الرقی ✿ مُسندِ احمد ۳۰/۶ . عن عائشہؓ .

﴿۱۷﴾ ✿ مسلم ۲۲۳/۲ کتاب السلام ، باب استحباب الرقیة من العین و النملة و الحیة والنظرة ✿ ترمذی ابواب الطب ما جاء فی الرخصة فی ذلک . ✿ ابنِ ماجه کتاب الطب باب ۳۴ ، ما رخص فیه من الرقی ✿ مُسندِ احمد ۱۱۸/۲ ، انس بن مالک . ✿ ابو داؤد نے کتاب الطب ۱۱/۴ اور المستدرک حاکم نے ۴۱۳/۴ پر انس بن مالک سے بایں الفاظ بھی روایت نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاَ رُقْيَةَ اِلاَّ مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ يَرْقَاءُ .

﴿۱۸﴾ ✿ مُسندِ احمد ۲۲۳/۵ . عمیر مولٰی ابی اللحم .

﴿۱۹﴾ ✿ مؤطا امام مالک ۲۳۰/۲ ، کتاب الجامع ، باب التعوّذ و الرقیة من المرض .

﴿۲۰﴾ ✿ بخاری ۸۵۶/۲ ، کتاب الطب . باب النفث فی الرقیة . بخاری کتاب الطب باب الشرط فی الرقیة بقطیع من الغنم. ✿ بخاری ۸۵۴/۲ . کتاب الطب . باب الرقی بفاتحه الکتاب .

اس مقام پر مروی روایت میں مذکور ہے۔

فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ .

✿ مسلم ۲۲۴/۲ ، کتاب السلام . باب جواز اخذ الاجرة علی الرقیة بالقرآن و الاذکار .

اس مقام پر مسلم نے وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ نقل کیا ہے۔

﴿۲۱﴾ ✿ ابو داؤد ۱۴/۴ ، کتاب الطب باب کیف الرقی عن ابی سعید خُدریؓ . ✿ ابو داؤد کتاب الاجارة باب فی کسب الاطباء عن خارجه بن الصلت عن عمه ✿ تِرمذی ۲۶/۲ . ابواب الطب باب ما جاء فی اخذ الاجر علی التعویذ . هذا حدیث حسن صحیح . عن ابی سعید خدریؓ .

ترمذی نے قَالُوْا انا نعطیکم ثلاثین شاة بیان کیا ہے، یعنی ہم اس جھاڑ کے عوض تمہیں تیس بکریاں دیں گے۔ اور مُسندِ احمد ۱۰/۳ ، عن ابی سعید خدریؓ پر بھی ترمذی والی روایت منقول ہے اور ص ۴۴ پر بھی ہے ✿ ابنِ ماجه ابواب التجارات ، باب اجر الرقی عن ابی سعید خدریؓ .

﴿۲۲﴾ ✿ مسلم ۳۴۹/۲ ، کتاب الذکر و الدعاء و التوبة الخ باب فی الادعیة .

ایک روایت میں كَانَ يَدْعُوْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھی ہے۔

✿ ابو داؤد ۹۲/۲ ، کتاب الصلوٰة ، باب الاستعاذه .

✿ نسائی ۲۸۰/۸-۲۸۱ ، کتاب الاستعاذه ، باب الاستعاذة من شر ما عمل. ✿ ابنِ ماجه ، کتاب الدعاء . باب ۳ ما تعوذ به رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم . ✿ مُسندِ احمد ۱۳۹/۶ ، عن عائشةؓ ✿ کنز العمال ۱۷۹/۲ .

﴿۲۳﴾ ✿ مسلم ۳۵۲/۲ ، کتاب الذکر و الدعاء و التوبة الخ. ✿ ابو داؤد ۹۱/۲ . کتاب الصلوٰة ، باب الاستعاذة . ✿ المستدرک ۵۳۱/۱ . ابن عمر .

﴿۲۴﴾ ✿ مسلم ۳۵۲/۲ ، کتاب الذکر و الدعاء و التوبة الخ باب الادعیة . ✿ ابو داؤد ۹۲/۲ ، کتاب الصلاة . باب الاستعاذة .

﴿۲۴﴾ ✿ تِرمذی ۱۸۶/۲ ، ابواب الدعوات باب ... عن عبد اللّٰه بن عمرو . هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الوجه . ✿ نسائی ۸/۲۶۳–۲۸۴ ، کتاب الاستعاذة . باب الاستعاذة من الخیانة . الاستعاذة من دعاء لا یسمع . ✿ ابنِ ماجه المقدمة . باب الانتفاع بالعلم و العمل به . [ابوداؤد والی روایت] ✿ ابن ماجه کتاب الدعاء باب ۲ دعاء رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم . ✿ مُسندِ احمد ۴/۳۷۱ . زید بن ارقم .

مُسندِ احمد نے مسلم والی پوری روایت نقل کی ہے۔

✿ مُسندِ احمد ۲/۱۶۷–۱۹۸–۳۴۰–۳۶۵ . ابو هریرةؓ ۳/۲۸۳ . ان مقامات پر ابوداؤد والی روایت ہے۔

✿ المستدرک للحاکم ۱/۵۳۴ ، کتاب الدعاء . التعوّذ من الاربع . عبد اللّٰه بن عمرو اور ابو هریرةؓ .

﴿۲۵﴾ ✿ ابو داؤد ۲/۹۱ ، باب الاستعاذة ✿ نسائی ۸/۲۶۳ ، کتاب الاستعاذة باب الاستعاذة من الجوع ✿ ابنِ ماجه کتاب الاطعمة باب ۵۳ . التعوذ من الجوع عن ابی هریرةؓ .

ابنِ ماجہ نے جس سند سے اسے روایت کیا ہے اس کے سلسلہ اسناد میں لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

﴿۲۶﴾ ✿ ابو داؤد ۲/۹۳ ، کتاب الصلاة باب الاستعاذة ✿ نسائی ۸/۲۷۰ ، کتاب الاستعاذة باب الاستعاذة من الجنون . (مطبوعه بیروت) ✿ مُسندِ احمد ۳/۱۹۲–۲۱۸ .

﴿۲۷﴾ ✿ ابو داؤد ۲/۹۱ ، کتاب الصلاة باب الاستعاذة ✿ ترمذی ۲/۱۸۷ ، ابواب الدعوات باب .... ✿ ابنِ ماجه کتاب الدعاء باب ما تعوّذ منه رسول اللّٰه ﷺ . عن عائشةؓ .

﴿۲۸﴾ ✿ بخاری ۲/۹۴۳ ، کتاب الدعوات ، باب استعاذة من ارذل العمر اور باب الاستعاذة من فتنة الغنٰی . ✿مسلم ۲/۳۴۷ ، کتاب الذکر باب الدعوات و التعوّذ عن عائشة رضی اللّٰه عنها . ✿ مُسندِ احمد ۶/۵۷–۲۰۷ عن عائشةؓ .

﴿۲۹﴾ ✿ ترمذی ۲/۱۹۹ ، ابواب الدعوات . هذا حدیث حسن غریب .

و عمّ زیاد بن علاقه . هو قطبة بن مالک صاحب النبی ﷺ .

﴿۳۰﴾ ✿ ابو داؤد ۲/۹۲ ، کتاب الصلاة باب الاستعاذة . ✿ ترمذی ۲/۸۷ . ابواب الدعوات باب .... ✿ نسائی ۸/۲۶۷ ، کتاب الاستعاذة باب الاستعاذة من شر الذکر .

نسائی نے اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ لِسَانِیْ وَ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِیِّیْ یعنی ذَکَرَهٗ نقل کیا ہے۔

﴿۳۱﴾ ✿ بخاری ۲/۹۴۲ کتاب الدعوات ، باب التعوذ من عذاب القبر ✿ مسلم ۲/۳۴۷ ، کتاب الذکر و الدعاء الخ باب الدعوات والتعوذ ✿ ابو داؤد ۲/۹۰ کتاب الصلاة باب الاستعاذة . ✿ ترمذی ۲/۱۸۶ ، ابواب الدعوات . ✿ نسائی ۸/۲۵۸ ، کتاب الاستعاذة باب الاستعاذة من الْهَرَم.

﴿۳۱﴾ ✿ بخاری ۲/۹۴۳ ، کتاب الدعوات باب التعوذ من ارذل العمر .

مسلم کی روایت میں ہے۔

انس بن مالک قال کان رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذبک من العجز والکسل و الجبن والعزم والبخل الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳۱) ✿ مسلم ۲/۳۴۷، کتاب الذکر و الدعاء الخ.

✿ بخاری ۲/۹۴۲ . کتاب الدعوات باب الاستعادة من الجبن و الکسل .

(۳۲) ✿ مسلم ۲/۳۴۷، کتاب الذکر و الدعاء و التوبة . الخ باب الدعوات و التعوذ ✿ ترمذی ابواب الدعوات ، باب ما جاء ما یقول اذا نزل منزلا .

هذا حدیث حسن غریب صحیح ، و روی مالک بن انس ، هذا الحدیث انه بلغه عن یعقوب بن الأشج . فذکر نحو هذا الحدیث وروی عن ابن عجلان هذا الحدیث عن یعقوب بن عبد الله بن الأشج و یقول عن سعید بن المسیّب عن خولة . و حدیث اللیث اصح من روایت ابن عجلان .

✿ ابنِ ماجه کتاب الطب . باب ۴۶ ، الفزع و الارق و ما یتعوذ منه ✿ دارمی کتاب الاستیذان باب ۴۸ ما یقول اذا نزلاً منزلاً . ✿ مؤطا امام مالک ۲/۲۴۷ ، الاستیذان . باب ما یؤمر به من الکلام فی السفر ✿ مُسندِ احمد ۶/۳۷۷ – ۳۷۸ –۴۰۹ .

(۳۳) ✿ ترمذی ۲/۱۷۴ ابواب التفسیر سورة المعوّذتین . ✿ ابنِ جریر ۳۰/۲۲۷ . ✿ مُسندِ احمد ۶/۲۱۵ ✿روح المعانی ۳۰/۲۸۲ . سورة الفلق . ✿ المستدرک للحاکم ۲/۵۴۱ ✿ مُسندِ احمد ۶/۶۱ پر قَالَتْ عَائِشَةُ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِیْ فَاَرَانِی الْقَمَرَ حِیْنَ طَلَعَ . فَقَالَ تَعَوَّذِیْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ ہے۔

مستدرک میں فارانی کی جگہ فاشاربها ہے۔

✿ تفسیر فتح القدیر للشوکانی ۵/۵۲۰ .سورة الفلق . ✿ ابنِ المنذر اور ابو الشیخ فی العظمة بحواله فتح القدیر للشوکانی.

(۳۴) ✿ مسلم ۲/۱۷۱ ، کتاب الاشربة باب استحباب تخمیر الاناء .... و کف الصبیان و المواشی بعد المغرب ✿ ابو داؤد ۳/۳۵ ، کتاب الجهاد باب فی کراهیة السیر فی اول اللیل . ✿ مُسندِ احمد ۳/۳۱۲ . جابر بن عبد الله .

بخاری میں کتاب بدأ الخلق باب صفة ابلیس و جنوده اور کتاب الاشربة باب تغطیة الاناء دونوں مقامات پر اختلاف الفاظ وصیغہ کے ساتھ منقول ہے۔

(۳۵) ✿ ابو داؤد ۲/۲۳۹ ، کتاب النکاح . باب فی خطبة النکاح ✿ ترمذی ۱/۲۱۰ ، ابواب النکاح . باب ما جاء فی خطبة النکاح . ✿ نسائی کتاب النکاح باب ما یستحب من الکلام عند النکاح .

نسائی میں نَعُوْذُ بِهٖ کی جگہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ہے۔

✿ ابنِ ماجه کتاب النکاح باب ۱۹ خطبة النکاح ✿ دارمی کتاب النکاح باب ۲۰ فی خطبة النکاح ✿ مُسندِ احمد ۱/۳۹۲–۴۳۲ .

(۳۶) ✿ مُسندِ احمد ۵/۱۷۹ ، ابو ذرغفاری ✿ نَسائی ۸/۲۷۵ . کتاب الاستعاذة . الاستعاذة من شر شیاطین الانس .

✿ ابنِ کثیر ۴/۵۷۵ . سورة الناس .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل: ۴

سجود القرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجود القرآن

قرآن پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت

ترجمہ: نبی ﷺ بسا اوقات ایک بڑے مجمع میں قرآن پڑھتے اور اس میں جب آیت سجدۂ آتی تو آپ خود بھی سجدہ میں گر جاتے تھے اور جو شخص جہاں ہوتا وہیں سجدہ ریز ہو جاتا تھا، حتی کہ کسی کو سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ ملتی تو وہ اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سر رکھ دیتا۔[1]

ہر حالت میں سجدۂ تلاوت جائز ہے

ترجمہ: (روایت) آپ نے فتح مکہ کے موقع پر قرآن پڑھا اور اس میں جب آیت سجدہ آئی تو لوگ زمین پر کھڑے تھے انہوں نے زمین پر سجدہ کیا اور جو گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار تھے وہ اپنی سواریوں پر ہی جھک گئے۔[2]

خطبہ کے دوران میں سجدۂ تلاوت

ترجمہ: کبھی آپ نے دوران خطبہ میں آیت سجدۂ پڑھی ہے تو منبر سے اتر کر سجدۂ کیا ہے اور پھر اوپر جا کر خطبہ شروع کر دیا ہے۔[3]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرائط سجدۂ تلاوت

اس سجدے کے لیے جمہور انہی شرائط کے قائل ہیں جو نماز کی شرطیں ہیں یعنی باوضو ہونا، قبلہ رخ ہونا، اور نماز کی طرح سجدے میں زمین پر سر رکھنا۔ لیکن جتنی احادیث سجود تلاوۃ کے باب میں ہم کو ملی ہیں ان میں کہیں ان شرطوں کے لیے کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ اُن سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آیت سجدہ سن کر جو شخص جہاں جس حال میں ہو جھک جائے، خواہ باوضو ہو یا نہ ہو خواہ استقبال قبلہ ممکن ہو یا نہ ہو۔ خواہ زمین پر سر رکھنے کا موقع ہو یا نہ ہو۔ سلف میں بھی ہم کو ایسی شخصیتیں ملتی ہیں جن کا عمل اس طریقے پر تھا چنانچہ امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ وضو کے بغیر سجدۂ تلاوت کرتے تھے اور ابو عبدالرحمٰن سلمی کے متعلق فتح الباری میں لکھا ہے کہ وہ راستہ چلتے ہوئے قرآن مجید پڑھتے جاتے تھے اور اگر کہیں آیت سجدہ آ جاتی تو بس سر جھالیتے تھے، خواہ باوضو ہوں یا نہ ہوں، اور خواہ قبلہ رخ بھی ہوں یا نہ ہوں۔ ان وجوہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ زیادہ مبنی بر احتیاط مسلک جمہور کا ہے لیکن اگر کوئی شخص جمہور کے مسلک کے خلاف عمل کرے تو اسے ملامت نہیں کی جاسکتی، کیونکہ جمہور کی تائید میں کوئی سنت ثابت موجود نہیں ہے، اور سلف میں ایسے لوگ پائے گئے ہیں جن کا عمل جمہور کے مسلک سے مختلف تھا۔ [تفہیم القرآن ۲/ ۱۱۵. الاعراف حاشیہ ۱۵۷]

تخریج : (۱) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَ نَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَ نَسْجُدُ مَعَهٗ ، فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ .

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (آیت) سجدۂ تلاوت فرماتے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوتے تو آپ سجدہ فرماتے اور آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے، اگر ازدہام کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو پیشانی رکھنے کے لیے زمین پر جگہ نہیں ملتی تھی کہ اس پر سجدہ کر سکے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ایک دوسری روایت:

تخریج : (۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّوْرَةَ الَّتِيْ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَ نَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهٖ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اس سورت کی تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ سجدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلاوت کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے ازدھام کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو زمین پر کوئی جگہ نہ ملتی کہ وہ اس پر پیشانی رکھ کر سجدہ کر لے۔

تخریج: (۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ اَبُوْ الْجَمَاهِرِ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يعنی ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ ، وَ السَّاجِدُ فِي الْاَرْضِ ، حَتّٰى اِنَّ الرَّاكِبَ يَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ .

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر آیت سجدہ تلاوت فرمائی تو سب لوگوں نے سجدہ تلاوت کیا، ان میں سوار بھی تھے اور زمین پر سجد کرنے والے بھی۔ سوار نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا (نیچے نہیں اترا)

تخریج: (۴) مَنْ رَاٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يُوْجِبِ السُّجُوْدَ وَ قِيْلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا ، قَالَ : اَرَاَيْتَ لَوْ قَعَدَلَهَا كَاَنَّهٗ يُوْجِبُهٗ عَلَيْهِ ، وَ قَالَ : سَلْمَانُ مَا لِهٰذَا غَدَوْنَا . وَ قَالَ : عُثْمَانُ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَسْجُدُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ طَاهِرًا ، فَاِذَا سَجَدْتَ وَ اَنْتَ فِيْ حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، فَاِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ . وَ كَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَا يَسْجُدُ بِسُجُوْدِ الْقَاصِّ .

تخریج: (۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا وَهْبٌ ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو يعنی ابْنُ الْحٰرِثِ ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، اَنَّهٗ قَالَ : قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ صٓ فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ . فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ اٰخَرَ قَرَأَ فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُوْدِ . فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوْا .

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر سورہ صٓ کی تلاوت کی جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے نیچے اترے اور سجدہ تلاوت فرمایا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ تلاوت کیا۔ دوسرے روز پھر آپ نے اس سورت کی تلاوت فرمائی جب آیت سجدہ پر پہنچے تو لوگ سجدہ کے لیے تیار ہوئے۔ آپ نے فرمایا یہ سجدہ تو ایک نبی کی توبہ تھی (داؤد علیہ السلام) مگر اب جبکہ تم لوگ سجدہ کے لیے مستعد ہو گئے ہو، آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور سجدہ تلاوت فرمایا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الحج میں دو سجدے

متن : قلت یا رسول اللّٰہ افضلت سورة الحج علی سائر القرآن بسجدتین ؟ قال نعم فمن لم یسجدھما فلا یقرأھما .

ترجمہ: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، کیا سورۂ حج کو سارے قرآن پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پس جو ان پر سجدہ نہ کرے وہ انہیں نہ پڑھے۔ ؎ روایت عقبہ بن عامر (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابنِ مردویہ، بیہقی)

تشریح: امام شافعیؒ، امام احمدؒ، عبداللہ بن مبارکؒ اور اسحاق بن راہویہ کے نزدیک سورۂ حج کی یہ آیت ﴿ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ بھی آیت سجدہ ہے۔ مگر امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، حسن بصریؒ، سعید بن المسیبؒ، سعید بن جُبیرؒ، ابراہیم نخعیؒ اور سفیان ثوریؒ اس جگہ سجدۂ تلاوت کے قائل نہیں ہیں۔ دونوں طرف کے دلائل ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

پہلے گروہ کا اوّلین استدلال ظاہر آیت سے ہے کہ اس میں سجدے کا حکم ہے۔ دوسری دلیل عقبہؓ بن عامر کی مندرجہ ذیل روایت ہے جسے احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابنِ مردویہ اور بیہقی نے نقل کیا ہے۔

﴿ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُفُضِّلَتْ سُوْرَۃُ الْحَجِّ عَلٰی سَائِرِ الْقُرْاٰنِ بِسَجْدَتَیْنِ ؟ قَالَ : نَعَمْ فَمَنْ لَّمْ یَسْجُدْ ھُمَا فَلاَ یَقْرَاْھُمَا ﴾

" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا سورۂ حج کو سارے قرآن پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پس جو ان پر سجدہ نہ کرے وہ انہیں نہ پڑھے۔ تیسری دلیل ابوداؤد اور ابنِ ماجہ کی وہ روایت ہے جس میں عمروؓ بن عاص کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو سورۂ حج میں دو سجدے سکھائے تھے۔ چوتھی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ، علیؓ، عثمانؓ، ابنِ عمرؓ، ابنِ عباسؓ، ابوالدرداءؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ اور عمار بن یاسرؓ سے یہ بات منقول ہے کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔

دوسرے گروہ کا استدلال یہ ہے کہ آیت میں محض سجدے کا حکم نہیں ہے بلکہ رکوع اور سجدے کا ایک ساتھ ہے اور قرآن میں رکوع و سجود کو ملا کر جب بولا جاتا ہے تو اس سے مراد نماز ہی ہوتی ہے۔ نیز رکوع و سجود کا اجتماع نماز ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ عقبہ بن عامر کی روایت کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اس کو ابوہیعہ ابوالمصعب بصری سے روایت کرتا ہے اور یہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔ خاص کر ابوالمصعب تو وہ شخص ہے جو حجاج بن یوسف کے ساتھ کعبے پر منجنیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پتھر برسانے والوں میں شامل تھا۔ عمرو بن عاصؓ والی روایت کو بھی وہ پایہ اعتبار سے ساقط قرار دیتے ہیں کیونکہ اس کو سعید العتقی عبداللہ بن منین الکلابی سے روایت کرتا ہے اور دونوں مجہول ہیں، کچھ پتہ نہیں کہ کون تھے اور کس پایہ کے آدمی تھے، اقوال صحابہ کے سلسلے میں وہ کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے سورۂ حج میں دوسجدے ہونے کا یہ مطلب بتایا ہے کہ **الاولی عزمة والآخرة تعلیم** یعنی پہلا سجدۂ لازمی ہے، اور دوسرا سجدہ تعلیمی۔ [تفہیم القرآن ۳/۲۵۳ الحج حاشیہ ۱۲۷]

تخریج : (۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، اَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِيعَةَ ، اَنَّ مُشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ اَبَا الْمُصْعَبِ حَدَّثَهُ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ قَالَ : قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفِی سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَ مَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلاَ يَقْرَأْهُمَا .

تخریج : (۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، اَخْبَرَنِی مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ حَبِيْبٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ عَلٰی سَائِرِ الْقُرْاٰنِ بِسَجْدَتَيْنِ . ثُمَّ قَالَ اَبُوْ دَاوٗد : وقد اسند هذا يعنى من غير هذا الوجه ولا يصح .

ترجمہ : حضرت خالد بن معدان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورۃ الحج کو باقی قرآن کے مقابلہ میں دوسجدوں سے فضیلت دی گئی ہے۔

تخریج : (۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ الْبَرْقِیِّ ، ثنا ابْنُ اَبِی مَرْيَمَ ، اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سَعِيْدِ الْعُتَقِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِی عَبْدِ كِلاَلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَهٗ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِی الْقُرْاٰنِ : مِنْهَا ثَلاَثٌ فِی الْمُفَصَّلِ ، وَ فِی سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ ، قَالَ اَبُوْ دَاوٗد : رُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی عَشْرَةَ سَجْدَةً ، وَ اِسْنَادُهٗ وَاهٍ .

ترجمہ: حضرت عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں قرآن مجید کے پندرہ سجدے پڑھائے۔ ان میں سے تین مفصل میں اور سورۃ الحج میں دو۔

وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ فِيْهِ ، مِنْ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، وَ اَبِی مُوْسٰی ، وَ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَ عَمَّارٍ وَ غَيْرِهِمْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث عمر بن الخطاب :

فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ ، ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، وَ سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ ، قَالَا : ثنا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصُّبْحَ فَسَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ .

ترجمہ: عبداللہ بن ثعلبہ سے مروی ہے کہ اس نے حضرت عمرؓ کے ساتھ نماز فجر ادا کی تو حضرت عمرؓ نے سورۃ الحج میں دو سجدے کیے۔

حدیث ابن عَبَّاس :

فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ ، ثنا السَّرِيُّ ابْنُ خُزَيْمَةَ ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، ثنا اَبِيْ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : فِي سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ .

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں۔

حدیث عَبدُ اللّٰه بن مسعود و عمار رضی اللّٰه عنهما .

فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا . اَنَّهُمَا كَانَا يَسْجُدَانِ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ .

حَدیث ابی موسٰی :

فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَدْلُ ، ثنا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، ثنا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ ، اَنَّ اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَجَدَ فِي سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ وَ اَنَّهُ قَرَاَ السَّجْدَةَ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَجِّ فَسَجَدَ وَ سَجَدْنَا مَعَهُ .

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے سورۃ الحج میں دو سجدے کیے۔ انہوں نے سورۃ الحج کا آخری سجدہ والی آیت تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت کیا ہم نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا۔ ۹

حدیث ابی الدرداء :

تخریج : (۹) فَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ ، ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، ثنا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : رَاَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ .

حديث علي رضي الله عنه :

تخریج : (۱۰) اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو ، ثنا اَبُو الْعَبَّاسِ ، انْبَأ الرَّبِيْعُ ، قَالَ : قَالَ الشَّافِعِيُّ حِكَايَةً عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ .

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ سورۃ الحج میں دو سجدے کیا کرتے تھے۔

سورۂ ص

ترجمہ : عکرمہ کی روایت ہے کہ ابنِ عباسؓ نے فرمایا '' یہ (آیت ۲۴ سورۂ ص) ان آیات میں سے نہیں جن پر سجدۂ لازم ہے مگر میں نے اس مقام پر نبی ﷺ کو سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ [۱۱] (بخاری ،ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مُسندِ احمد)

ترجمہ :- (دوسری روایت (ابنِ عباسؓ) سے ان سے سعید بن جبیر نے نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں)
سورۂ ص میں نبی ﷺ نے سجدۂ کیا اور فرمایا :'' داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر سجدۂ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر سجدۂ کرتے ہیں '' یعنی اس بات پر کہ ان کی توبہ قبول ہوئی۔ [۱۲] (نسائی)

ترجمہ : (تیسری روایت جو مجاہد نے (ابن عباسؓ) سے نقل کی ہے اس میں وہ فرماتے ہیں کہ) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ '' یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ نے راہِ راست دکھائی تھی، لہٰذا تم ان کے طریقے کی پیروی کرو'' اب چونکہ حضرت ابوداؤد بھی ایک نبی تھے اور انہوں نے اس موقع پر سجدۂ کیا تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے اقتداء میں یہاں سجدۂ فرمایا۔ [۱۳] (بخاری)

یہ تین بیانات تو حضرت ابنِ عباسؓ کے ہیں اور حضرت ابوسعید خدریؓ کا بیان یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ میں سورۂ ص پڑھی اور جب آپؐ اس آیت ﴿ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ① پر پہنچے تو آپؐ نے منبر سے اتر کر سجدۂ کیا اور آپ کے ساتھ سب حاضرین نے بھی کیا۔ پھر

① [یہ بات کہتے کہتے] داؤد سمجھ گیا کہ یہ تو ہم نے دراصل اس کی آزمائش کی ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر گیا اور رجوع کر لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے موقع پر اسی طرح آپؐ نے یہی سورہ پڑھی تو اس آیت کو سنتے ہی لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایک نبی کی توبہ ہے، مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ سجدے کے لیے تیار ہو گئے ہو'' ۔ یہ فرما کر آپؐ منبر سے اترے اور سجدہ کیا اور سب حاضرین نے بھی کیا۔ (ابوداؤد)۔

ان روایات سے اگرچہ وجوب سجدہ کی قطعی دلیل تو نہیں ملتی، لیکن کم از کم اتنی بات تو ضرور ثابت ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر اکثر سجدہ فرمایا ہے، اور سجدہ نہ کرنے کی بہ نسبت یہاں سجدہ کرنا بہر حال افضل ہے۔ بلکہ ابن عباسؓ کی تیسری روایت، جو ہم نے اوپر بخاری کے حوالہ سے نقل کی ہے، عدم وجوب کی بہ نسبت وجوب کے حکم کا پلڑا جھکا دیتی ہے۔

ایک اور مضمون جو اس آیت سے نکلتا ہے ، یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں خَرَّ رَاكِعًا (رکوع میں گر پڑا) کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں، مگر تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس سے مراد '' خَرَّ سَاجِدًا '' (سجدہ میں گر پڑا) ہے اسی بنا پر امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے یہ رائے ظاہر فرمائی ہے کہ نماز یا غیر نماز میں آیت سجدہ سن کر یا پڑھ کر آدمی سجدے کے بجائے صرف رکوع بھی کر سکتا ہے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے رکوع کا لفظ استعمال کر کے سجدہ مراد لیا ہے تو معلوم ہوا کہ رکوع سجدے کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔ فقہائے شافعیہ میں سے امام خطابی کی بھی یہی رائے ہے۔ یہ رائے اگرچہ بجائے خود صحیح اور معقول ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے عمل میں ہم کو ایسی کوئی نظیر نہیں ملی کہ آیت سجدہ پر سجدہ کرنے کے بجائے رکوع ہی کر لینے پر اکتفا کیا گیا ہو۔ لہٰذا اس رائے پر عمل صرف اس صورت میں کرنا چاہیئے جب سجدہ کرنے میں کوئی امر مانع ہو۔ اسے معمول بنا لینا درست نہیں ہے، اور خود امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کا منشا بھی یہ نہیں ہے کہ اسے معمول بنایا جائے ، بلکہ وہ صرف اس کے جواز کے قائل ہیں۔ [تفہیم القرآن ۳۲۵/۴ - ۳۲۶ . سورة صٓ حاشیہ ۲۶]

تخریج: (۱۱) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا وُهَيْبٌ ، انا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا .

تخریج: (۱۲) أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ ذَرٍّ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صٓ وَ قَالَ سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَ نَسْجُدُهَا شُكْرًا .

تخریج: (۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، ثنا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْعَوَّامَ بْنَ حَوْشَبٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَسْجُدُ فِي صٓ فَقَرَأَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ حَتّٰى أَتٰى فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ .

مصنف نے فقال ابن عباس : نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ نقل نہیں کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ النجم

ترجمہ: حضرت زید بن ثابتؓ کی روایت ہے کہ " میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی اور حضورؐ نے سجدہ نہ کیا " ۱۴ (بخاری، مسلم، احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ: (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ابنِ عباسؓ، اور مطّلبؓ بن وَداعہ کی متفق علیہ روایات یہ ہیں کہ حضورؐ نے جب پہلی مرتبہ حرم میں یہ سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو آپؐ نے سجدہ کیا اور آپؐ کے ساتھ مسلم و کافر سب سجدے میں گر گئے۔ ۱۵ (بخاری، احمد، نسائی)

ترجمہ: ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے نماز میں سورۂ نجم پڑھ کر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے میں پڑے رہے۔ ۱۶ (بَیْھَقی، ابنِ مَرْدُوِیَه).

سورۂ نجم کے سجدۂ تلاوت کے بارے میں فقہاء کا اختلاف

تشریح: - [یہ روایات سورۂ نجم کے سجدۂ تلاوت کے بارے میں ہیں۔ان میں فقہاء کا اختلاف ہے]۔

امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس آیت پر سجدہ کرنا لازم ہے۔امام مالک اگرچہ خود اس کی تلاوت کر کے سجدے کا التزام فرماتے تھے (جیسا کہ قاضی ابو بکر ابن العربی نے احکام القرآن میں نقل کیا ہے) مگر ان کا مسلک یہ تھا کہ یہاں سجدہ کرنا لازم نہیں ہے ان کی اس رائے کی بنا حضرت زید بن ثابتؓ کی روایت (مندرجہ بالا) ہے۔لیکن یہ حدیث اس آیت پر سجدہ لازم ہونے کی نفی نہیں کرتی، کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ حضورؐ نے اس وقت کسی وجہ سے سجدہ نہ فرمایا ہو اور بعد میں کر لیا ہو۔دوسری روایات اس باب میں صریح ہیں کہ اس آیت پر التزاماً سجدہ کیا گیا ہے۔

سَبُرۃ الجُہنی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فجر کی نماز میں سورۂ نجم پڑھ کر سجدہ کیا اور پھر اٹھ کر سورۂ زلزال پڑھی اور رکوع کیا (سعید بن منصور) خود امام مالک نے بھی مؤطا، باب ما جاء فی سجود القرآن میں حضرت عمرؓ کا یہ فعل نقل کیا ہے۔① [تفہیم القرآن ۲۲۴/۵، النجم حاشیہ ۵۵]

① حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ بِالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی، فَسَجَدَ فِيْهَا، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی.

۞ مؤطا امام مالک ۱۶۳/۱، ما جاء فی سجود القران. ۞ السنن الکبری ۳۱۴/۲. عن ابی ہریرۃؓ عن عمر رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: ﴿۱۴﴾ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِی اِیَاسٍ : قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّجْمِ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْهَا .

تخریج: ﴿۱۵﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَ سَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ الْمُشْرِکُوْنَ وَ الْجِنُّ وَ الْاِنْسُ . (رواه ابراهیم بن طهمان عن ایوب)

ترجمہ: حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت فرمایا، مسلمانوں نے آپ کیساتھ سجدہ کیا، مشرکوں اور جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

تخریج: ﴿۱۶﴾ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ ، عَنِ الْاَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِیْهَا .

حضرت عبداللہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی تو سجدۂ تلاوت فرمایا۔

تخریج: ﴿۱۷﴾ عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ سَجَدَ فِیْهَا .

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورۃ النجم پڑھی جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو سجدۂ تلاوت فرمایا۔

تخریج: ﴿۱۸﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِی النَّجْمِ بِمَکَّةَ ، فَلَمَّا هَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ تَرَکَهَا .

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں قیام کے دوران میں النجم میں سجدۂ تلاوت فرماتے رہے جب آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو یہ سجدہ کرنا چھوڑ دیا۔

تخریج: ﴿۱۹﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ ، نا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ ، عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِی هِلَالٍ ، عَنْ عُمَرَ وَ هُوَ ابْنُ حَیَّانَ الدِّمَشْقِیُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُخْبِرًا یُخْبِرُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : سَجَدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِیْ فِی النَّجْمِ .

وهذا اصح من حدیث سفیان بن وکیع عن عبد الله بن وهب .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کیساتھ گیارہ سجدہ تلاوت کئے، ان میں ایک سجدہ وہ ہے جو النجم میں ہے۔ [19]

تخریج : (۲۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَرَأَ النَّجْمَ . فَسَجَدَ بِنَا فَأَطَالَ السُّجُوْدَ .

ترجمہ : حضرت ابنِ عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی، اس میں آپ نے سجدہ تلاوت فرمایا اور سجدہ لمبا کیا۔ [20]

حرم پاک میں تلاوت کے موقع پر سب حاضرین کا سجدہ میں گر جانا

ترجمہ : نسائی میں حضرت مطلب بن ابی وَدَاعہ (جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے) کا اپنا بیان یہ نقل ہوا ہے کہ جب حضورؐ نے سورۃ نجم پڑھ کر سجدہ فرمایا اور سب حاضرین آپ کے ساتھ سجدے میں گر گئے تو میں نے سجدہ نہ کیا اور اسی کی تلافی اب میں اس طرح کرتا ہوں کہ اس سورۃ کی تلاوت کے وقت سجدہ کبھی نہیں چھوڑتا۔ [21]

ترجمہ : بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ **" اَوَّلُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ فِيْهَا سَجْدَةٌ النَّجْمُ "** (پہلی سورۃ جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی النجم ہے۔ [22]

اس حدیث کے جو اجزاء اسود بن یزید، ابوالاسحاق اور زُہیر بن معاویہ کی روایات میں حضرت ابن مسعودؓ سے منقول ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن مجید کی وہ پہلی سورۃ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ایک مجمع عام میں (اور ابن مَرْدُوْیہ کی روایت کے مطابق حرم میں) سنایا تھا مجمع میں کافر اور مومن سب موجود تھے، آخر میں جب آپ نے آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ فرمایا تو تمام حاضرین آپ کے ساتھ سجدے میں گر گئے اور مشرکین کے وہ بڑے بڑے سردار تک جو مخالفت میں پیش پیش تھے، سجدہ کیے بغیر نہ رہ سکے۔ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کفار میں سے صرف ایک شخص امیہ بن خلف کو دیکھا کہ اس نے سجدہ کرنے کے بجائے کچھ مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی سے لگالی اور کہا کہ میرے لیے، بس یہی کافی ہے بعد میں میری آنکھوں نے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

ابن سعد کا بیان ہے کہ اس سے پہلے رجب ۵ نبوی میں صحابہ کرام کی ایک مختصر سی جماعت حبش کی طرف ہجرت کر چکی تھی۔ پھر جب اسی سال رمضان میں یہ واقعہ پیش آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے مجمع عام میں سورۃ نجم کی تلاوت فرمائی اور کافر و مومن سب آپ کیساتھ سجدے میں گر گئے تو حبش کے مہاجرین تک یہ قصہ اس شکل میں پہنچا کہ کفارِ مکہ مسلمان ہو گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اس خبر کو سن کر ان میں سے کچھ لوگ شوال ۵ نبوی میں مکہ واپس آ گئے مگر یہاں آ کر معلوم ہوا کہ ظلم کی چکی اسی طرح چل رہی ہے۔ جس طرح پہلے چل رہی تھی۔ آخر کار دوسری ہجرت حبشہ واقع ہوئی جس میں پہلی ہجرت سے بھی زیادہ لوگ مکہ چھوڑ کر چلے گئے۔

[ابتدائے بعثت کے بعد سے پانچ سال تک رسول اللہ ﷺ صرف نجی صحبتوں اور مخصوص مجلسوں ہی میں اللہ کا کلام سنا سنا کر لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دیتے رہے تھے۔ اس پوری مدت میں آپ کو کبھی کسی مجمع عام میں قرآن سنانے کا موقع نہ مل سکا تھا۔ کیونکہ کفار کی سخت مزاحمت اس میں مانع تھی۔ اُن کو اس امر کا خوب اندازہ تھا کہ آپ کی شخصیت اور آپ کی تبلیغ میں کس بلا کی کشش اور قرآن مجید کی آیات میں کس غضب کی تاثیر ہے۔ اس لیے وہ کوشش کرتے تھے کہ اس کلام کو نہ خود سنیں، نہ کسی کو سننے دیں، اور آپ کے خلاف طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلا کر محض اپنے جھوٹے پروپیگنڈے کے زور سے آپ کی دعوت کو دبا دیں۔ اس غرض کے لیے ایک طرف تو وہ جگہ جگہ یہ مشہور کرتے پھر رہے تھے کہ محمد ﷺ بہک گئے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ دوسری طرف ان کا یہ مستقل طریق کار تھا کہ جہاں بھی آپ قرآن سنانے کی کوشش کریں وہاں شور مچا دیا جائے تا کہ لوگ یہ جان ہی نہ سکیں کہ وہ بات کیا ہے جس کی بنا پر آپ کو گمراہ اور بہکا ہوا آدمی قرار دیا جا رہا ہے۔

ان حالات میں ایک روز رسول اللہ ﷺ حرم پاک میں، جہاں قریش کے لوگوں کا ایک بڑا مجمع موجود تھا، یکا یک تقریر کرنے کھڑے ہو گئے، اور اس وقت آپ کی زبان مبارک پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خطبہ جاری ہوا جو سورۂ نجم کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اس کلام کی شدتِ تاثیر کا حال یہ تھا کہ جب آپ نے اسے سنانا شروع کیا تو مخالفین کو اس پر شور مچانے کا ہوش ہی نہ رہا، اور خاتمے پر جب آپ نے سجدہ فرمایا تو وہ بھی سجدے میں گر گئے۔ بعد میں انہیں سخت پریشانی لاحق ہوئی کہ یہ ہم سے کیا کمزوری سرزد ہو گئی، اور لوگوں نے بھی انہیں اس پر مطعون کرنا شروع کیا کہ دوسروں کو تو یہ کلام سننے سے منع کرتے تھے، آج خود اسے نہ صرف کان لگا کر سنا بلکہ محمد ﷺ کے ساتھ سجدہ بھی کر گزرے۔ آخر انہوں نے یہ بات بنا کر اپنا پیچھا چھڑایا کہ صاحب ہمارے کانوں نے تو " اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ، وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى " کے بعد محمد کی زبان سے یہ الفاظ سنے تھے تلک الغرانقة العلٰی، و ان شفاعتهن لترجى (یہ بلند مرتبہ دیویاں ہیں اور ان کی شفاعت ضرور متوقع ہے) اس لیے ہم نے سمجھا کہ محمدؐ ہمارے طریقے پر واپس آ گئے ہیں۔ حالانکہ کوئی پاگل آدمی ہی یہ سوچ سکتا تھا کہ اس پوری سورۂ کے سیاق و سباق میں ان فقروں کی بھی کوئی جگہ ہو سکتی ہے جو ان کا دعویٰ تھا کہ ان کے کانوں نے سنے ہیں۔ [تفہیم القرآن ۵/۱۸۸ النجم زمانۂ نزول اور تاریخی پس منظر]

تخریج: (۲۱) اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ ، عَنْ اَبِیْهِ ، قَالَ : قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَ سَجَدَ مَنْ عِنْدَهٗ فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ وَاَبَیْتُ اَنْ اَسْجُدَ وَ لَمْ یَكُنْ یَوْمَئِذٍ اَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ .

تخریج :(۲۲) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ ، اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اَحْمَدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : اَوَّلُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ فِیْهَا السَّجْدَةُ النَّجْمُ ، قَالَ : فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ سَجَدَ مَنْ خَلْفَهٗ اِلَّا رَجُلٌ رَأَیْتُهٗ اَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَیْهِ فَرَأَیْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ اُمَیَّةُ بْنُ خَلَفٍ .

سورۃ الانشقاق

ترجمہ: امام مالکؒ، مسلمؒ اور نسائیؒ نے حضرت ابو ہریرۃؓ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نماز میں یہ سورۃ [الانشقاق] پڑھ کر اس مقام (اکیسویں آیت) پر سجدہ کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں سجدہ کیا ہے۔ ۲۳

ترجمہ : (بخاری ،مسلم ،ابوداؤد اور نسائی نے ابورافع کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ) حضرت ابو ہریرۃؓ نے عشا کی نماز میں یہ سورۃ [الانشقاق] پڑھی اور سجدہ کیا، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور حضورؐ نے اس مقام پر سجدہ کیا ہے۔ اس لیے میں مرتے دم تک یہ سجدہ کرتا رہوں گا۔ ۲۴

ترجمہ : حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اس سورۃ [الانشقاق] میں اور **اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ** میں سجدہ کیا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد ،ترمذی، نسائی ،اور ابن ماجہ)۔ ۲۵

[تفہیم القرآن ۲۹۲/۶ ،الانشقاق حاشیہ ۱۲]۔

تخریج :(۲۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ یَزِیْدَ مَوْلَی الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْیَانَ ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ

مسلم کی ایک دوسری روایت بھی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ (حوالہ مذکورہ بالا) ۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : ﴿۲۴﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ اَبِیْ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَکْرٌ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، قَالَ : صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ ، فَقُلْتُ : مَا هٰذِهٖ ؟ قَالَ : سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ اَزَالُ اَسْجُدُ فِیْهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ .

ابوسلمہ سے مروی دوسری حدیث :

تخریج : ﴿۲۵﴾ قَالَ : رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ قَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا . فَقُلْتُ : یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَلَمْ اَرَکَ تَسْجُدُ ، قَالَ لَوْ لَمْ اَرَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ لَمْ اَسْجُدْ .

اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْهَا .

تخریج : ﴿۲۶﴾ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ، وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ ، قَالاَ نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِیْنَآءَ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ .

سورۂ علق

ترجمہ : مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت آئی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ [سورۂ علق کی آخری] آیت پڑھتے تھے تو سجدۂ تلاوت ادا فرماتے تھے۔ ۲۷ [تفہیم القرآن ۶/۳۹۹ ، العلق ،حاشیہ ۱۶]

تخریج : ﴿۲۷﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ، قَالَ : انا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ مَوْلٰی بَنِیْ مَخْزُوْمٍ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ، اَنَّهٗ قَالَ : سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ .

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں سجدہ فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

﴿۱﴾ ✿ بخاری ۱/۱۴۶، باب ما جاء فی سجود القران و سنتها ، باب من سجد لسجود القاری . ✿ مسلم ۱/۲۱۵، کتاب المساجد و مواضع الصلٰوۃ باب سجود التلاوۃ .

مسلم نے حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُنَا مَکَانًا یَسْجُدُ فِیْهِ فِیْ غَیْرِ صَلَاةٍ کے الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔

✿ السنن الکبرٰی ۲/۳۱۲ .

﴿۲﴾ ✿ بخاری ۱/۱۴۷، باب ما جاء فی سجود القران و سنتها ، باب من سجد لسجود القاری ✿ مسلم ۱/۲۱۵، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب سجود التلاوۃ .

مسلم میں اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَیَقْرَأُ سُوْرَةَ الخ نقل کیا ہے۔

✿ ابو داؤد ۲/۶۰ کتاب الصلاۃ . باب فی الرجل یسمع السجدۃ و ھو راکب (وفی غیر الصلاۃ) .

﴿۳﴾ ✿ ابو داؤد ۲/۶۰، کتاب الصلاۃ باب فی الرجل یسمع السجدۃ و ھو راکب (وفی غیر الصلاۃ)

بخاری نے باب " ما جاء فی سجود القران و سنتها " میں مختلف اصحاب کی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کی ہے۔

﴿۴﴾ ✿ بخاری ۱/۱۴۶ .

﴿۵﴾ ✿ ابو داؤد ۲/۶۰، کتاب الصلاۃ باب تفریع ابواب السجود . و کم سجدۃ فی القران . ✿ السنن الکبرٰی ۲/۳۱۸ . باب سجدۃ صٓ

السنن میں تشزن الناس کی جگہ تهیّا الناس ہے۔

ھذا حدیث حسن الاسناد صحیح .

✿ دارمی ۱/۲۸۲، باب السجود فی صٓ . ✿ المستدرک ۲/۴۳۱، کتاب التفسیر سورۃ صٓ . ✿ ابنِ کثیر ۴/۳۲ .

✿ ابن خُزیمۃ ، ابنِ حبّان ، ابنِ مردویۃ . دارقطنی بحوالہ فتح القدیر للشّوکانی ۴/۴۲۹ .

﴿۶﴾ ✿ ابو داؤد ۲/۵۸، کتاب الصلاۃ باب تفریع ابواب السجود . وکم سجدۃ فی القران . ✿ ترمذی ۱/۱۲۸، ابواب السجود . باب فی السجدۃ فی الحج . ✿ مُسندِ احمد ۴/۱۵۱، عقبۃ بن عامر . ✿ مؤطا ۱/۱۶۲، ما جاء فی سجود القران . ✿ المستدرک للحاکم ۱/۲۲۱ . کتاب الصلاۃ فضلت سورۃ الحج بسجدتین اور ۲/۳۹۰ . ✿ السنن الکبرٰی للبیھقی ۲/۳۱۷ . کتاب الصلاۃ باب سجدتی سورۃ الحج ✿ ابنِ مردویہ بحوالہ فتح القدیر للشّوکانی ۳/۴۳۴ . ✿ ابنِ کثیر ۳/۲۲۱، سورۃ الحج ✿ طَبَرانی بحوالہ کنز العمال ۱/۵۷۹ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قالَ ابو عیسیٰ ھذا حدیث لیس اسناده بالقوی و اختلف اهل العلم فی ھذا . فروی عن عمر بن الخطاب و ابن عمر انهما قالا فضلت سورة الحج بأن فیها سجدتین . وبه یقول ابن المبارک و الشافعی ، و احمد و اسحاق و رای بعضهم فیها سجدة و هو قول سفیان الثوری ومالک و اهل الکوفة .

✿ ترمذی ۱/۱۱۸ ، ابواب السجدة . ✿ فتح القدیر للشّوکانی ۳/۴۳۳ . ✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۳۱۷ .

﴿۷﴾ ✿ ابو داؤد فی المراسیل بحواله ابن کثیر ۳/۲۱۱ ✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۳۱۷ ، کتاب الصلاة باب سجدتی سورة الحج ✿کنز العمال ۱/۵۷۹ ، فضلت سورة الحج علی القران بسجدتین . ✿ المصنف عبد الرزاق ۳/۳۴۲عن ابنِ عباس .

﴿۸﴾ ✿ ابو داؤد ۲/۵۸ ، کتاب الصلاة باب کم سجدة فی القرآن ✿ ابنِ ماجه کتاب اقامة الصلاة و السنة فیها . باب ۷۱ باب عدد سجود القرآن . فهذه شواهد یشد بعضها بعضا الخ ✿ ابنِ کثیر ۳/۲۱۱ ✿ السنن الکبریٰ ۲/۳۱۴ . ✿المستدرک ۱/۲۲۳ . خمس عشرة سجدة فی القرآن .

﴿۹﴾ ✿ المستدرک للحاکم ۲/۳۹۱–۳۹۰ . کتاب التفسیر سورة الحج ✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۳۱۷ . کتاب الصلاة باب سجدتی سورة الحج ✿ رُوح المعانی ۱۶/۱۸/۱۸۹–۱۸۸ .

﴿۱۰﴾ ✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۳۱۷ . ✿ المصنف عبد الرزاق ۳/۳۴۱–۳۴۲ وغیرہ پر اقوال درج ہیں۔

﴿۱۱﴾ ✿ بخاری ۱/۴۸۶ ، کتاب الانبیاء باب واذکر عبدنا داؤد و الاید انه اوّاب الخ ✿ ابو داؤد ۲/۵۹ ، کتاب الصلاة باب السجود فی صٓ . ✿ ترمذی ۱/۱۲۷ ابواب السفر باب ما جاء فی السجدة فی صٓ .

قال ابو عیسیٰ : هذا حدیث حسن صحیح . و اختلف اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ و غیرهم فی هذا فرای بعض اهل العلم ان یسجد فیها . و هو قول سفیان ، و ابن المبارک ، و الشافعی ، و احمد و اسحاق و قال بعضهم انها توبة نبی و لم یروا السجود فیها .

✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۳۱۸ . باب سجدة صٓ ✿ دارمی ۱/۲۸۲ باب السجود فی صٓ ✿ ابنِ کثیر ۴/۳۱ . ✿مُسندِ احمد ۱/۲۷۹ . ✿ المصنف عبد الرزاق ۳/۳۳۷ . ✿ ابنِ مردویه بحواله فتح القدیر للشّوکانی ۴/۴۲۸ .

﴿۱۲﴾ ✿ نسائی ۲/۱۵۹ ، کتاب الافتتاح باب سجود القران ، السجود فی صٓ . ✿ طَبرانی ، حِلیة ابو نُعیم ؛ بحواله کنز العمال ۲/۵۷ ✿ ابن مردویة بحواله فتح القدیر للشّوکانی ۴/۴۲۹ – ۴۲۸ . ✿ ابنِ کثیر ۴/۳۱ . ✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۳۱۹ . باب سجدة صٓ . ✿ المصنف عبدالرزاق ۳/۳۳۸ . ✿ الشافعی فی القدیم عن عمرو بن ذر مرسلا . بحواله کنز العمال ۲/۳۹ .

﴿۱۳﴾ ✿ بخاری ۱/۴۸۶ ، کتاب الانبیاء واذکر عبدنا داؤد و الاید انه اوّاب .

بخاری نے کتاب التفسیر میں فَسَجَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کا اضافہ بھی نقل کیا ہے۔

✿ بخاری ۲/۷۰۹ ، کتاب التفسیر سورۂ صٓ . ✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۳۱۹ باب سجدة صٓ ✿ المصنف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالرزاق ۳/۳۳۷.

(۱۴) ✿ بخاری ۱/۱۴۶ باب سجدۃ النجم ✿ مسلم ۱/۲۱۵ کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ. ✿ ابو داؤد ۲/۵۸ کتاب الصلاۃ باب قرات علی رسول اللہ ﷺ النجم فلم یسجد فیھا ✿ ترمذی ۱/۱۲۷ ابواب الصلاۃ باب ما جاء فی سجود القرآن باب ما جاء من لم یسجد فیہ. ✿ نسائی ۲/۱۶۰ باب ترک السجود فی النجم ✿ دارمی ۱/۲۸۲ کتاب الصلاۃ باب فی الذی یسمع السجدۃ ولا یسجد ✿ مُسندِ احمد ۵/۱۸۳. زید بن ثابت. ✿ السنن الکبریٰ للبیھقی ۲/۳۱۳ کتاب الصلاۃ باب من قال فی القرآن الخ ✿ طَبرانی، ابنِ مردویہ عن زید بن ثابت بحوالہ فتح القدیر ۵/۱۰۴.

قَالَ اَبُوْ عِیسٰی حدیث زید بن ثابت حدیث حسن صحیح و تاوّل بعض اھل العلم ھذا الحدیث. فقال انما ترک النبی ﷺ السجود لان زید بن ثابت حین قرأ فلم یسجد. لم یسجد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم. و قالوا السجدۃ واجبۃ علی من سمعھا و لم یرخصوا فی ترکھا. و قالوا ان سمع الرجل و ھو علی غیر وضوء فاذا توضأ سجد، وھو قول سفیان واھل الکوفۃ. وبہ یقول اسحاق. وقال بعض اھل العلم انما السجدۃ علی من اراد ان یسجد فیھا و التمس فضلھا. ورخصوا فی ترکھا. قالوا ان اراد ذٰلِکَ و احتجوا بالحدیث المرفوع حدیث زید بن ثابت. قال: قرأتُ علی النبی ﷺ النجم فلم یسجد. فقالوا لو کانت السجدۃ واجبۃ لم یترک النبی ﷺ زیدا حتی کان یسجد، و یسجد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم. و احتجوا بحدیث عمر انہ قرأ سجدۃ علی المنبر فنزل فسجد. ثم قرأھا فی الجمعۃ الثانیۃ فتھیّا الناس للسجود. فقال انھا لم تکتب علینا الا ان نشاء فلم یسجد ولم یسجدوا. وذھب بعض اھل العلم الی ھذا وھو قول الشافعی واحمد.

✿ ترمذی ابواب السفر باب ما جاء من لم یسجد فیہ. ✿ مؤطا امام مالک ۱/۱۶۳ ما جاء فی سجود القرآن ✿ السنن الکبریٰ للبیھقی ۲/۳۱۴. باب سجدۃ النجم.

(۱۵) ✿ بخاری ۱/۱۴۶، باب ما جاء فی سجود القرآن و سننھا باب سجود المسلمین مع المشرکین الخ ✿ بخاری کتاب التفسیر باب قولہ فاسجدوا للّٰہ و اعبدوہ ✿ ترمذی ابواب السفرباب ما فی السجدۃ فی النجم. ✿ نسائی ۲/۱۶۰ کتاب الافتتاح باب سجود القرآن السجود فی والنجم عن ابن مسعود ✿ السنن الکبریٰ للبیھقی ۲/۳۱۴. باب سجدۃ النجم ✿ المستدرک للحاکم ۲/۴۶۸ کتاب التفسیر سورۃ النجم ✿ مُسندِ احمد ۱/۳۸۸، ۴۰۱، ۴۳۷، ۴۶۲.

(۱۶) ✿ نسائی ۲/۱۶۰، کتاب الافتتاح باب السجود فی النجم.

(۱۷) ✿ ابنِ مردویہ بحوالہ فتح القدیر للشوکانی ۵/۱۰۴.

(۱۸) ✿ ابنِ مردویہ بحوالہ فتح القدیر للشوکانی ۵/۱۰۴.

(۱۹) ✿ ترمذی ابواب السفر، باب ما جاء فی سجود القرآن. ✿ ابنِ ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا باب عدد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجود القرآن .

﴿۲۰﴾ ✿ تفسیر رُوح المعانی ۶۳/۲۷ . بحواله ابن مردوية . سورة النجم .

﴿۲۱﴾ ✿ نَسائی ۱۶۰/۲ ، كتاب الافتتاح .باب سجود القران . باب السجود فی والنجم ✿ السنن الكبرىٰ ۳۱۴/۲ باب سجدة النجم .

السنن میں قال المطلب فَلاَ اَدَعُ السُّجُوْدَ فِيْهَا اَبَدًا ہے۔

✿ المصنف عبد الرزاق ۳۳۹/۳ .

﴿۲۲﴾ ✿ بخاری ۷۲۱/۲ ، كتاب التفسير سورة النجم ✿ مسلم ۲۱۵/۱ ، كتاب المساجد و مواضع الصلاة ✿ ابو داؤد ۵۹/۲ . كتاب الافتتاح . تفريع ابواب السجود .و كم سجدة فی القران باب من رای فيها السجود . ✿ دارمی ۲۸۲/۱.

دارمی نے اخذ كفًا من حصى فرفعه الى جبهته و قال : يكفيني هذا بیان کیا ہے۔ ✿ السنن الكبرىٰ للبيهقی ۳۱۴/۲ ✿ ابنِ كثير ۲۴۶/۴ .

﴿۲۳﴾ ✿ مسلم ۲۱۵/۱ كتاب المساجد و مواضع الصلاة ✿ مؤطا امام مالک ۱۶۲/۱ ، ما جاء فی سجود القران ✿ نَسائی ۱۶۱/۲ كتاب الافتتاح باب السجود فی اذا السماء انشقت . ✿ ابنِ كثير ۴۸۷/۴ ✿ السنن الكبرىٰ ۳۱۵/۲، باب السجدة اذا السماء انشقت ✿ المصنف عبدالرزاق ۳۴۰/۳ .

﴿۲۴﴾ ✿ بخاری ۱۴۷/۱ ، ابواب ما جاء فی سجود القران و سننها . باب من قرأ السجدة فی الصلاة فسجد بها . ✿ مسلم ۲۱۵/۱ كتاب المساجد و مواضع الصلاة باب سجود التلاوة . ✿ ابو داؤد ۵۹/۲ . كتاب الصلاة باب السجود فی اذا السماء انشقت و اقرأ . ✿ نَسائی ۱۶۳/۲ ، كتاب الافتتاح ، باب سجود القران باب السجود فی الفريضة . ✿ فتح القدير للشّوكانی ۴۰۵/۵ . ✿ ابنِ كثير ۴۸۷/۴ . ✿ السنن الكبرىٰ ۳۱۵/۲ . باب سجدة اذا السماء انشقت .

﴿۲۵﴾ ✿ بخاری ۱۴۶/۱ ، باب ما جاء فی سجود القران و سننها . باب سجدة اذا السماء انشقت ✿ نَسائی ۱۶۲/۲ كتاب الافتتاح ، السجود فی الفريضة . ✿ دارمی ۲۸۳/۱ ، كتاب الصلاة . باب السجود فی اذا السماء انشقت ✿ السنن الكبرىٰ ۳۱۵/۲ .

﴿۲۶﴾ ✿ مسلم ۲۱۵/۱ ، كتاب المساجد و مواضع الصلاة ، باب سجود القران . ✿ ابو داؤد ۵۹/۲ . كتاب الصلاة باب السجود فی اذا السماء انشقت و اقرأ . ✿ ترمذی ۱۲۷/۱ ، ابواب السفر .باب فی سجدة فی اذا السماء انشقت و اقرأ باسم ربک . ✿ نَسائی ۱۶۲/۲ كتاب الافتتاح باب السجود فی اذا السماء انشقت . ✿ ابنِ ماجه ۲۳۶/۱ كتاب اقامة الصلاة باب عدد سجود القران ✿ ابنِ كثير ۴۸۷/۴ . ✿ دارمی ۲۸۳/۱ . باب السجود فی اقرأ باسم ربک ✿ السنن الكبرىٰ ۳۱۶/۲ . ✿ المصنف عبدالرزاق ۳۴۰/۳ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿۲۷﴾ ✿ مسلم کتاب الصلاۃ باب سجود القرآن ✿ ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب السجود فی اذا السماء انشقت ✿نَسائی ۱۶۲/۲ باب سجود القرآن ، السجود فی اقرأ باسم ربک ✿ دارمی کتاب الصلاۃ باب السجود فی اذا السماء انشقت ✿ مُسندِ ابی عَوانۃ ۲۰۸/۲ ، بیان اثبات السجدۃ ✿ ابنِ کثیر ۵۲۹/۴ ، سورۃ علق . ✿ السنن الکبریٰ ۳۱۶/۲ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل : ۵

جمع وتدوین قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمع وتدوین قرآن

ابتداء میں قرآن مقامی لہجات کے مطابق پڑھنے کی اجازت تھی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا وَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ ، اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ لِي اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ . فَقَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ (ایک روز) میں نے حضرت ہشامؓ بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان اُس سے مختلف طریقے پر پڑھتے سنا جس سے میں پڑھتا تھا، حالانکہ سورۂ فرقان مجھے خود رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں بے تابی سے ان پر جھپٹ پڑتا لیکن پھر میں نے (صبر کیا اور) انہیں مہلت دی، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی قراءت مکمل کر لی۔ پھر میں نے ان کی چادر پکڑی اور انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، میں نے ان کو سورۂ فرقان اس سے مختلف طریقے پر پڑھتے سنا ہے جس پر کہ آپ نے پڑھائی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو، پھر حضرت ہشامؓ سے فرمایا کہ تم پڑھو، چنانچہ انہوں نے سورۂ فرقان اسی طرح پڑھی جس طرح کہ میں نے اُن کو پڑھتے سنا تھا۔ ان کی قراءت سُن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اسی طرح اُتری ہے۔ پھر حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تم پڑھو۔ چنانچہ میں نے (اپنے طریقے پر) پڑھی تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح اُتری ہے۔ پھر مزید فرمایا کہ یہ قرآن سات حرفوں پر اُترا ہے، اس لیے جس طرح سہولت ہو اسی طرح پڑھو۔

سات حرفوں سے مراد سات تلفظ یا سات لہجے ہیں۔ عربی زبان میں اختلاف لہجات ایک معروف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیز ہے۔عرب کے مختلف قبائل اور مختلف علاقوں کی زبان میں خاصا اختلاف پایا جاتا ہے لیکن اس اختلاف کی نوعیت ایسی نہیں ہے کہ ان سے زبان کے اندر کوئی بنیادی تغیر رونما ہو جاتا ہو۔ مقامی تلفظات، لہجات، محاورات اور زبان کے بعض دوسرے اسالیب کے اختلافات کے باوجود زبان کا بنیادی سانچہ ایک ہی ہے۔ زبان کے مقامی رنگ اور اختلافات کا مشاہدہ آپ یہاں بھی کرتے ہیں۔ مثلاً آپ پنجاب کے مختلف حصّوں میں جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ ہر ضلع کی، اور بعض اوقات ایک ضلع کے مختلف حصّوں کی، زبان مختلف ہے۔ یہی حال اردو کا بھی ہے پشاور سے لے کر مدراس تک چلے جائیے، اردو بولنے والوں میں ایک ہی مضمون کو ادا کرنے کے لیے مختلف لہجے، مختلف تلفظ اور مختلف محاورے ملتے ہیں۔ '' دہلی والوں اور لکھنؤ والوں کی زبان'' تو آپ کہتے ہی ہیں۔ اسی طرح حیدر آباد (دکن) اور پنجاب والوں کی اردو ہے۔ ایک ہی مضمون کو ادا کرنے کے لیے مختلف علاقوں کے لوگ مختلف اسالیب اختیار کرتے ہیں۔ یہی چیز نزول قرآن کے وقت عرب میں بھی تھی اور آج بھی پائی جاتی ہے۔ عرب میں آپ یمن سے لے کر شام تک چلے جائیں، آپ کو لہجے اور تلفظ بدلتے ہوئے ملیں گے۔ ایک ہی مضمون کو عرب کے ایک حصّے میں کسی اور طرح ادا کرتے ہیں اور دوسرے حصے میں کسی اور طرح، لیکن اس اختلاف کے باوجود معنی میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس حدیث میں سات حرفوں سے مراد یہی لہجات اور اسالیب وغیرہ کا اختلاف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید اگرچہ قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے لیکن اہلِ عرب کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اسے اپنے مقامی لہجات اور تلفظات کے ساتھ بھی پڑھ سکیں کیونکہ ایک عرب جب قرآن مجید کو پڑھے گا تو زبان کے مقامی اختلافات کے باوجود اس میں ایسا ردّ و بدل نہیں ہوگا جس سے معنی اور مفہوم تبدیل ہو جائیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ حرام حلال ہو جائے یا حلال حرام ہو جائے۔ یا توحید کا مضمون ہو اور وہ مشرکانہ زبان میں ادا کر دیا جائے۔

یہ اجازت صرف اس زمانے تک تھی جب قرآن ابھی عرب سے باہر نہیں نکلا تھا اور اس کو پڑھنے والے صرف عرب ہی تھے لیکن بعد میں یہ اجازت اور سہولت ختم کر دی گئی۔

اس بات کو بھی سمجھ لیجیے کہ مختلف لہجات کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کی اجازت کیوں دی گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قرآن مجید کی اشاعت اس زمانے میں تحریری شکل میں نہیں ہو رہی تھی، عرب کے لوگ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے اور معلوم ہے کہ نزول قرآن کے وقت صرف گنتی کے پڑھے لکھے لوگ ملتے تھے۔ عربوں میں لکھنے پڑھنے کا جو کچھ رواج ہوا وہ اسلام کے بعد ہی ہوا۔ چنانچہ اس زمانے میں لوگ قرآن زبانی سنتے اور یاد کرتے تھے۔ پھر چونکہ ان کی مادری زبان عربی تھی اس لیے انہیں قرآن مجید کو یاد کرنے اور یاد رکھنے میں زیادہ دقت پیش نہیں آتی تھی، ایک عرب جب قرآن سنتا تھا تو اسے اس کا پورا مضمون یاد ہو جاتا تھا۔ اس کے بعد جب وہ جا کر دوسرے لوگوں سے بیان کرتا تھا تو زبان کے مقامی اختلافات کے سبب سے اس کے بیان میں بعض جگہ لفظی ردّ و بدل ہو جاتا تھا لیکن اس سے نفسِ مضمون میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا تھا، کیونکہ اس قوم کے محاورے کے مطابق وہ بات اس طرح ہوتی تھی جس طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ادا کرتا تھا یہی وجہ تھی کہ اس زمانے میں یہ گنجائش رکھی گئی کہ اہل عرب اپنے مقامی لہجات وتلفظات کے مطابق قرآن پڑھ سکیں۔

پیشِ نظر حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چونکہ یہ سمجھا کہ جس طرح انہوں نے نبی ﷺ سے قرآن سنا تھا اسی طرح ہر آدمی کو پڑھنا چاہیئے، اس لیے جب انہوں نے حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس سے مختلف طریقے سے قرآن پڑھتے سنا تو ان سے ضبط نہ ہو سکا۔ جتنی دیر تک وہ پڑھتے رہے یہ اپنی جگہ مضطرب رہے۔ ادھر وہ فارغ ہوئے اور ادھر انہوں نے ان کی چادر کھینچی اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔

اب یہ دیکھئے کہ رسول اللہ ﷺ کے مزاج میں کس قدر تحمّل اور بردباری تھی۔ آپؐ نے بڑے سکون کے ساتھ ان کی بات سُنی اور پھر ان کو نہایت حکمت سے سمجھا دیا کہ میاں تم دونوں جس طریقے سے پڑھتے ہو وہ صحیح ہیں، اللہ تعالیٰ نے دونوں طرح پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ [1]

تخریج: (۱) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰی مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ، عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ. قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ .....

مختلف لہجات میں قرآن پڑھنے کی اجازت ایک بہت بڑی سہولت تھی

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلَ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّۃٍ اُمِّیِّیْنَ مِنْہُمُ الْعَجُوْزُ وَ الشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِیَۃُ وَ الرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یَقْرَأْ کِتَابًا قَطُّ، قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَ اَبِیْ دَاوٗدَ: قَالَ لَیْسَ مِنْہَا اِلَّا شَافٍ کَافٍ، وَ فِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیِّ قَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اَتَیَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرِیْلُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ مِیْکَائِیْلُ عَنْ یَسَارِیْ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ، قَالَ مِیْکَائِیْلُ اسْتَزِدْہُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَۃَ اَحْرُفٍ فَکُلُّ حَرْفٍ شَافٍ کَافٍ.

ترجمہ: حضرت اُبَیّ بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام سے رسول ﷺ ملے تو حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اے جبریلؑ! میں ایک ایسی امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جو ان پڑھ (لوگوں پر مشتمل) ہے اور پھر ان میں سے کوئی بوڑھا ہے، کوئی بہت زیادہ سن رسیدہ ہے، کوئی لڑکا ہے کوئی لڑکی ہے، کوئی ایسا آدمی ہے جس نے کبھی کوئی تحریر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یا کتاب) نہیں پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جبریلؑ نے مجھے جواب دیا کہ اے محمدؐ، قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔ یہ روایت ترمذی نے بیان کی ہے۔ [۲] امام احمد اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے مزید یہ فرمایا کہ قرآن ان حروف میں سے جس حرف پر بھی نازل ہوا ہے وہ شافی کافی ہے۔[۳]

نسائی کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام میرے پاس آئے۔ جبریل میری دائیں طرف بیٹھے اور میکائیل بائیں طرف، پھر حضرت جبریل نے مجھ سے کہا کہ قرآن مجید ایک حرف پر (یعنی قریش کی زبان کے مطابق) پڑھو۔ حضرت میکائیل نے مجھ سے کہا کہ ایک اور حرف پر پڑھنے کی اجازت مانگیے۔ (میں یہ اجازت مانگتا گیا) یہاں تک کہ سات حرفوں پر پڑھنے کی اجازت دے دی گئی اور ان میں سے ہر حرف شافی کافی ہے۔

ہر حرف کے شافی کافی ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان میں کسی قسم کی گمراہی کا خطرہ نہیں ہے جس طرح لغتِ قریش کے مطابق قرآن کا پڑھنا شافی کافی ہے اسی طرح دوسرے قبیلوں کی لغت میں اسے پڑھنا شافی کافی ہے۔ ان میں سے کسی کے مطابق پڑھنے سے اس بات کا کوئی خطرہ نہیں کہ قرآن کا اصل منشا اور مفہوم بدل جائے۔

تخریج: (۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى، نا شَيْبَانٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ ابْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ ....

و فی الباب : عن عمر، وحذیفة بن الیمان ، و ابی ہریرةؓ و ام ایوب و ھی امرأة ابی ایوب الانصاری و سمرة وابنِ عباس ، و ابی جہیم بن الحارث بن الصِّمَّة .

هذا حديث صحيح . قد روی عن ابی بن كعب من غير وجه .

ابوداؤد نے اس روایت کو نقل کیا مگر الفاظ مختلف ہیں۔

تخریج: (۳) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُبَيُّ اِنِّيْ اُقْرِئْتُ الْقُرْاٰنَ فَقِيْلَ لِيْ: عَلٰى حَرْفٍ اَوْ حَرْفَيْنِ، فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِيْ مَعِيْ: قَالَ عَلٰى حَرْفَيْنِ: قُلْتُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَقِيْلَ لِيْ: عَلٰى حَرْفَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِيْ مَعِيْ: قَالَ عَلٰى ثَلَاثَةٍ، قُلْتُ عَلٰى ثَلَاثَةٍ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ وَ كَافٍ . الخ

تخریج: (۴) اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اُبَيٍّ، قَالَ: مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِيْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا اَنِّيْ قَرَاْتُ اٰيَةً وَ قَرَاَهَا اٰخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِيْ، فَقُلْتُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللهِ اَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ : نَعَمْ ، وَ قَالَ الْآخَرُ اَلَمْ تُقْرِئْنِي آيَةَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّ جِبْرِيْلَ وَ مِيكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِي وَ مِيكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِي ، فَقَالَ : جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِقْرَإِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ .

اختلافِ لہجات سے قرآن کے مفہوم میں فرق واقع نہیں ہوتا تھا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَأَنِي جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهُ وَ يَزِيْدُنِي حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے پہلے مجھے قرآن مجید ایک حرف پر پڑھوایا۔ پھر میں نے بار بار ان سے اصرار کیا اور یہ مطالبہ کرتا گیا کہ قرآن مجید دوسرے حروف پر بھی پڑھنے کی اجازت دی جائے وہ یہ اجازت دیتے گئے یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔ اس روایت کے راوی جناب ابن شہاب زہریؒ کہتے ہیں کہ وہ سات حروف جن پر قرآن پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی ایسے تھے کہ وہ تعداد میں سات ہونے کے باوجود گویا ایک ہی کے بمنزلہ تھے۔ ان پر قرآن پڑھنے سے (بات ایک ہی رہتی تھی اور) حلال وحرام کا فرق واقع نہیں ہو جاتا تھا۔ ۵

اس بات کی وضاحت گزر چکی ہے کہ اہلِ عرب کو سات حروف (لہجات) پر قرآن مجید پڑھنے کی اجازت اس بنا پر دی گئی کہ نزولِ قرآن کے وقت عرب میں لکھنے پڑھنے کا عام رواج نہیں تھا اور صرف گنتی کے لوگ لکھنے پڑھنے کے قابل تھے، اس لیے لامحالہ قرآن کی تبلیغ واشاعت کا کام زبانی تلقین و بیان ہی سے ہوسکتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید تقریر کی شکل میں بیان فرماتے تھے۔ اور لوگ اسے سُن کر یاد کر لیتے تھے اور آگے پہنچاتے تھے چونکہ عرب کے مختلف علاقوں میں مقامی بولیاں اور لہجات رائج تھے اس لیے لوگوں کو ایک سخت آزمائش اور مشکل سے بچانے کے لیے قرآن مجید مقامی لہجات وتلفظات کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ مگر یہ اجازت مستقل نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ بعد میں حالات کی تبدیلی کے ساتھ یہ اجازت ختم کر دی گئی۔ آگے وہ احادیث آتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجازت کس طرح ختم ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ کی سالہا سال کی تبلیغ واشاعت دین کے نتیجے میں جب اسلامی حکومت کی بنیاد پڑی تو اس کے اولین فرائض میں سے ایک فریضہ لوگوں کو تعلیم یافتہ بنانا تھا کیونکہ مسلمان اور جہالت دو چیزوں کا یکجا تصور نہیں ہو سکتا۔ اسلامی حکومت نے ابتدائی دور میں تو لوگوں کو دین زیادہ تر زبانی تلقین کے ذریعے سے سکھایا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس امر کی مسلسل کوشش کی گئی کہ پوری قوم تعلیم یافتہ ہو جائے۔ چنانچہ خلافتِ راشدہ کے زمانے میں تعلیم کا اتنے بڑے پیمانے پر کام کیا گیا کہ ایک اندازے کے مطابق اس وقت سو فیصدی خواندگی پیدا ہو چکی تھی اور یہ سب اہتمام صرف اس لیے کیا گیا کہ لوگ قرآن پڑھنے کے قابل ہو جائیں۔

یعنی مسلمان کی نگاہ میں خواندگی کی اوّلین اہمیت یہ نہیں ہے کہ وہ دنیا کے معاملات کی نوشت وخواند کرنے کے قابل ہو جائے، یہ تو محض ایک ضمنی فائدہ ہے اصل فائدہ یہ کہ آدمی قرآن پڑھنے کے قابل ہو سکے، جب تک وہ قرآن پڑھنے کے قابل نہیں ہوگا اور براہ راست یہ نہیں جان سکے گا کہ اسکے خدا نے اس پر کیا ذمہ داریاں عائد کی ہیں، وہ کس امتحان میں ڈالا گیا ہے اور اس امتحان میں اس کی کامیابی کی کیا صورت ہے اور ناکامی کے اسباب کیا ہیں، اس وقت تک وہ ایک مسلمان کی زندگی بسر کرنے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔ اس لیے تعلیم اسلامی معاشرے میں ایک بنیادی اہمیت رکھتی ہے اور اسلامی خلافت نے اس کام کو اپنے اوّلین بنیادی فریضے کی حیثیت ہی سے انجام دیا ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کے ابتدائی دور ہی میں یہ کام شروع کر دیا تھا۔ جنگ بدر کے موقع پر جب قریش کے لوگ گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو پڑھے لکھے ہوں وہ ہمارے اتنے بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں تو ہم ان کو کوئی فدیہ لیے بغیر رہا کر دیں گے۔ اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضور ﷺ کی نگاہ میں لوگوں کو خواندہ بنانے کی کیا اہمیت تھی۔

پھر جب لوگوں کو خواندہ بنا دیا گیا اور انہیں اس قابل کر دیا گیا کہ وہ پڑھ لکھ سکیں تو اسکے بعد قرآن مجید دوسرے لہجات پر پڑھنے کی اجازت ختم کر دی گئی، اور صرف قریش کے لہجے کو برقرار رکھا گیا کیونکہ قرآن مجید قریش ہی کی زبان میں نازل ہوا تھا، جو رسول اللہ ﷺ کی مادری زبان تھی۔ حضور ﷺ کا قاعدہ یہ تھا کہ قرآن مجید جس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوتا تھا آپ پہلی فرصت میں اسے کسی ایسے صحابی کو بلا کر لکھوا دیتے تھے جو لکھے پڑھے ہوتے تھے۔ آگے بعض احادیث میں اس کی کیفیت آتی ہے کہ قرآن مجید کس طرح جمع کیا گیا۔ یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ قرآن مجید آغاز میں قریش کی زبان اور محاورے کے علاوہ دوسرے جن لہجات میں پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی وہ بعد میں ختم کر دی گئی، نیز قرآن مجید آغاز ہی سے تحریری شکل میں لغتِ قریش کے مطابق لکھا گیا تھا۔

تخریج: (۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ ...... الحديث

دین میں اختلاف کے حدود و آداب

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو قرآن پڑھتے ہوئے سُنا اور اس سے پہلے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے مختلف طریقے سے پڑھتے سُنا تھا۔ میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا اور حضورؐ کو اس بات کی خبر دی (کہ یہ شخص ایک مختلف طریقے سے قرآن پڑھتا ہے) میں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری ہے۔ (میری بات سن کر) آپؐ نے فرمایا: تم دونوں ہی ٹھیک طرح پڑھتے ہو، آپس میں اختلاف مت کرو کیونکہ تم سے پہلے جو قومیں ہلاک ہوئیں وہ اختلاف ہی کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔[۶]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابن مسعودؓ کو یہ بات سمجھائی کہ اگر اختلاف اس نوعیت کا ہو کہ اس سے اصل تعلیم یا اصل حکم نہ بدلتا ہو تو اس طرح کے اختلاف کو برداشت کرنا چاہیے۔ اگر برداشت نہ کرو گے تو آپس میں سر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھٹول کرو گے۔ اس طرح امت میں افتراق اور فتنے کا دروازہ کھلے گا۔ البتہ یہ بات ظاہر ہے کہ جہاں اصل دین یا دین کا کوئی حکم تبدیل ہو رہا ہو وہاں اختلاف نہ کرنا گناہ ہو جاتا ہے، کیونکہ ایسے موقع پر اختلاف نہ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دین میں تحریف کو قبول کر لیا جائے۔

یہ ایک دوسرا فتنہ ہے جس کا سدِّ باب کرنا خود دین ہی کے لیے ضروری ہے۔

تخریج: (۲) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، ثنا شُعْبَةُ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَيْسَرَةَ، اَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَجُلاً قَرَأَ آيَةً .....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فصلِ سورت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابتداء میں یہ نہیں جانتے تھے کہ ایک سورت کہاں ختم ہوتی ہے۔ اور دوسری کہاں سے شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ آپ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوئی۔ ؎

مراد یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو سورتوں کے آغاز و انجام کو معلوم کرنے میں دقت پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل کر کے یہ بتا دیا کہ جہاں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شروع ہو اس سے یہ سمجھا جائے کہ یہاں ایک سورت ختم ہو گئی ہے اور دوسری شروع ہو رہی ہے۔ اس طرح یہ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دراصل "فصلِ سورت" ہے جو اللہ تعالیٰ نے سورتوں کے آغاز و انجام میں فرق کرنے کے لیے نازل فرمائی۔ یہ قرآن مجید میں سورۂ نحل کی ایک آیت کے طور پر بھی آئی ہے ملکۂ سبا اپنے درباریوں سے کہتی ہے کہ میرے نام حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک خط آیا ہے جو اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع ہوتا ہے۔ [**اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**] اس طرح وہاں یہ اُس سورت کی ایک آیت کے طور پر نازل ہوئی ہے لیکن دوسرے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اس کو سورتوں کے درمیان فصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔

اب ہر سورت کا آغاز اسی سے ہوتا ہے البتہ اس میں صرف ایک استثناء ہے اور وہ یہ ہے کہ سورۂ توبہ کے آغاز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بسم اللہ نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا لکھوایا ہوا جو مسودہ ملا تھا اس پر اس سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ملی تھی۔ اس لیے صحابۂ کرامؓ نے اس کو اسی طرح نقل کر دیا۔ انہوں نے اپنی طرف سے یہ نہیں کہا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا خود اضافہ کر دیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ قرآن مجید کو ایک مصحف کی شکل میں مرتب کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ نے کس قدر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ انہیں معلوم تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورتوں کے درمیان فصل کرنے کے لیے ہے اور وہ قیاس کر کے اسے آسانی سے سورۃ توبہ کے آغاز میں لکھ سکتے تھے، نیز وہ یہ بھی خیال کر سکتے تھے کہ ممکن ہے حضورؐ کو اس کے لکھوانے کا خیال نہ رہا ہو، یا جس صحابی سے آپ لکھواتے تھے وہ لکھنا بھول گئے ہوں گے لیکن انھوں نے اس طرح کا کوئی قیاس نہیں کیا بلکہ جس طرح خود حضورؐ کا لکھوایا ہوا مسودہ ملا اس کو اسی طرح سے نقل کر دیا اور اپنی طرف سے اس میں کوئی ایک شوشہ بھی نہیں بڑھایا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اپنی کتاب کی حفاظت کا ایسا بے نظیر انتظام کیا۔ دنیا میں اس وقت کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جس میں کلام خداوندی بالکل اپنی اصلی صورت میں بغیر کسی آمیزش اور ردّ و بدل کے اس طرح محفوظ ہو۔ یہ شرف صرف قرآنِ مجید ہی کو حاصل ہے۔

تخریج: (۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، وَ ابْنُ السَّرْحِ، قَالُوْا: ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ قُتَيْبَةُ فِيهِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ......

قرآن مجید کیسے یکجا جمع کیا گیا

عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ وَ اِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَ اِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ، قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا وَ اللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَ رَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ، قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ، فَوَ اللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ، فَقَالَ قُلْتُ كَيْفَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ هُوَ وَ اللّٰهِ خَيْرٌ ، فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِىْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِىْ لِلَّذِىْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَ اللِّخَافِ وَ صُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِىْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِىِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ : لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةَ بَرَآءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِىْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

ترجمہ : حضرت زیدؓ بن ثابت انصاری بیان فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں جنگ یمامہ میں کثرت سے صحابہ کرامؓ شہید ہوئے، حضرت ابوبکرؓ نے مجھے طلب فرمایا۔ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت عمرؓ بن خطاب بھی وہاں تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ عمرؓ میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کے قاری (جنھیں قرآن یاد تھا اور وہ لوگوں کو پڑھ کر سناتے تھے) بہت کثرت سے شہید ہوئے ہیں اور مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر قرآن کے پڑھنے پڑھانے والے ایسی ہی دوسری جنگوں میں شہید ہوتے گئے تو قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ اس لیے میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کو جمع کرنے (یعنی کتابی صورت میں یکجا کرنے) کا حکم دے دیں۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرؓ سے کہا تم وہ کام کیسے کرو گے جس کو رسول ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمرؓ نے مجھے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ کام اچھا ہے پھر وہ برابر مجھ سے اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس معاملے میں اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا اور میری رائے بھی وہی ہو گئی جو حضرت عمرؓ کی تھی۔ حضرت زیدؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھ سے فرمایا: تم ایک جوان آدمی ہو، صاحبِ عقل ہو، تمہارے متعلق ہمیں کوئی شبہ بھی نہیں (یعنی تم ہر طرح قابلِ اعتماد ہو) اور تم پہلے رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی کی کتابت بھی کرتے رہے ہو۔ اس لیے اب تم قرآن مجید کے اجزا کو تلاش کر کے نکالو اور اسے یکجا جمع کر دو۔ حضرت زیدؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! اگر وہ مجھے پہاڑ اٹھانے کا حکم دیتے تو وہ میرے لیے اتنا سخت بھاری کام نہ ہوتا جتنا بھاری یہ کام تھا جس کا انھوں نے حکم دیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ وہ کام کیسے کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ نہیں خدا کی قسم یہ کام اچھا ہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ برابر مجھ سے اس پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا پھر میں نے قرآن کو کھجور کی چھالوں، سفید پتھر کی تختیوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی یہ آخری آیات مجھے حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملیں، کسی اور کے پاس نہیں ملیں، لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ .... آخر سورت تک۔ اس طرح قرآن مجید کے جو صحیفے یکجا کیے گئے یا لکھے گئے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی زندگی تک رہے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد یہ حضرت عمرؓ کے پاس ان کی زندگی تک رہے۔ پھر یہ اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بنتِ عمرؓ) کے پاس محفوظ رکھ دیئے گئے۔ ۸

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شبہ لاحق ہوا کہ اگر قرآن کو یکجا جمع کرنا اور دین کی حفاظت کے لیے ایسا کرنا لازم ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی حیات مبارکہ ہی میں قرآن مجید کو مرتّب کرا کے کتابی شکل میں یکجا فرما دیتے۔ لیکن جب آپؐ نے یہ کام نہیں کیا تو اب ہم اسے کرنے کی کیسے جرأت کریں۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استدلال یہ تھا کہ اگر یہ بجائے خود ایک اچھا کام ہے اور شریعت اور اسلام کے بنیادی تقاضوں کے مطابق ہے، اور اس کے خلاف کوئی ممانعت بھی موجود نہیں ہے تو یہ چیز اس بات کے لیے کافی دلیل ہے کہ یہ کام مباح ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میرے نزدیک یہ کام اچھا ہے۔

حضرت زیدؓ کا یہ قول کہ خدا کی قسم، اگر وہ مجھے پہاڑ اٹھانے کا حکم دیتے تو یہ میرے لیے اتنا سخت بھاری کام نہ ہوتا جتنا بھاری کام جمعِ قرآن کا تھا، اُن کے اس شدید احساس کی ترجمانی کرتا ہے کہ قرآن کو جمع کرنا ایک بڑی کٹھن ذمہ داری تھی۔ قرآن مجید کو مختلف جگہوں سے اکٹھا کرنا اور اس کے بعد اس کو اسی ترتیب سے لکھنا جو رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی تھی حقیقتاً ایک بڑی کڑی ذمہ داری تھی اور حضرت زیدؓ کو اس بات کا پورا احساس تھا کہ اگر مجھ سے کوئی ذرّہ برابر بھی غلطی ہوگئی تو آئندہ نسلوں تک قرآن کے غلط شکل میں پہنچنے کی ساری ذمہ داری مجھ پر پڑے گی۔ اسی احساس نے آپ سے یہ الفاظ کہلوائے کہ یہ بوجھ مجھ پر پہاڑ اٹھانے سے زیادہ سخت ڈالا گیا ہے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن تین ذرائع سے جمع کیا گیا :-

ایک ذریعہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو قرآن مجید لکھوایا تھا وہ کھجور کی چھالوں یا سفید پتھر کی پتلی پتلی تختیوں پر لکھوایا تھا۔ حضورؐ کا طریقہ یہ تھا کہ جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپؐ صحابہ کرامؓ میں سے کسی لکھے پڑھے آدمی کو، جن کے لیے کاتبینِ وحی کا لفظ استعمال ہوتا ہے، بلاتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ اس سورت یا ان آیات کو فلاں فلاں مقام پر لکھ دو لکھوا کر پھر آپؐ سن لیتے تھے تا کہ اس کی صحت کا اطمینان ہو جائے۔ اس کے بعد ایک تھیلے میں یہ چیزیں ڈال دی جاتی تھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری زمانے میں (جیسا کہ آگے بعض احادیث آتی ہیں) یہ بھی بتا دیا کہ فلاں آیت فلاں سورت کی ہے اور فلاں آیت فلاں آیت کے بعد اور فلاں سے پہلے رکھی جائے۔ اس طرح سورتوں کی ترتیب خود حضور ﷺ ہی نے قائم کرا دی تھی۔ جس سے لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ سورتوں میں آیات کس ترتیب سے ہیں، لیکن اس ترتیب سے آپؐ نے قرآن مجید ایک کتابی شکل میں نہیں لکھوا دیا تھا جس شکل میں وہ آج پایا جاتا ہے۔

حضرت زیدؓ کہتے ہیں کہ اس تھیلے میں پتھر کی جو تختیاں اور کھجور کی چھالیں پڑی ہوئی تھیں وہ میں نے نکالیں اور اس کے ساتھ دوسرا کام یہ کیا کہ جن لوگوں کو قرآن حفظ تھا ان کو بُلا کر اور ان سے مل کر لکھے ہوئے اور زبانی یاد کیے ہوئے قرآن کے درمیان مطابقت کرائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں چیزوں کی مطابقت سے جب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ قرآن مجید کی آیت ہے اور اس ترتیب کے ساتھ ہے تو اسے ایک مرتب شکل میں جمع کرلیا۔

حضرت زیدؓ نے یہ جو فرمایا کہ سورۂ توبہ کی آخری آیات مجھے صرف حضرت ابوخزیمہؓ انصاری کے پاس ملیں، تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ آیات اس تھیلے ہی میں نہیں تھیں کیونکہ انتظام اس بات کا تھا کہ اس تھیلے میں سے جو کچھ ملے اس کو قرآن کے حافظوں سے ان کے حفظ کردہ حصّوں کیساتھ مطابقت کرنے کے بعد لکھا جائے۔ چنانچہ ان کے قول سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کے جو حافظ مجھے ملے ان میں سے سورۂ توبہ کی آخری آیات صرف حضرت ابوخزیمہؓ انصاری کو یاد تھیں۔ میں نے مقابلہ کرنے کے بعد ان کو درج کرلیا۔

تخریج: (۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ..... الحديث

مُصحفِ عُثمانی کیسے تیار ہوا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَ كَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَّةَ وَ أَذْرَبِيْجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَّخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَ النَّصَارٰى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَ قَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَ أَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوا وَ أَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ یَقْرَأُبِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنٰهَا مَعَ خُزَیْمَةَ ابْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَاَلْحَقْنٰهَا فِیْ سُوْرَتِهَا فِی الْمُصْحَفِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت حُذیفہ بن یمان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب آپ اہلِ اسلام کے لشکر کو اہل عراق کے لشکر کے ساتھ ملا کر آرمینیہ اور آذربائیجان کی فتح کے لیے تیار کررہے تھے۔حضرت حُذیفہؓ اس بات سے سخت پریشان تھے کہ لوگ قرآن کی قراءت میں اختلاف کرتے ہیں۔اس لیے اُنہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اے امیر المؤمنینؓ ! اس اُمّت کی فکر کیجئے اس سے قبل کہ کتاب اللہ کے بارے میں ان کے درمیان وہی اختلاف پیدا ہو جائے جو یہود و نصارٰی کے درمیان ہوا تھا۔

حضرت عثمانؓ نے (ان کی بات سُن کر) حضرت حفصہؓ کو پیغام بھیجا کہ آپ کے پاس قرآن مجید کے جو صحیفے ہیں (یعنی مصحف صدیقی جسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتب کروایا تھا) وہ ہمیں بھیج دیجئے تا کہ ہم اسے نقل کروا کر دوسرے مصاحف تیار کرالیں،اس کے بعد ہم یہ اصل صحیفے آپ کو لوٹا دیں گے۔حضرت حفصہؓ نے وہ صحیفے حضرت عثمانؓ کو بھجوادیئے اور انہوں نے چار اصحاب زید بن ثابت انصاری ،حضرت عبداللہ بن زبیرؓ،حضرت سعید بن عاصؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارثؓ بن ہشام کو اس کام پر مقرر کر دیا کہ وہ اس مصحف صدیقی سے نقل کر کے مصاحف تیار کریں۔مزید برآں ان چار اصحاب میں سے قریش کے جو تین آدمی تھے (یعنی حضرت زبیرؓ ،سعیدؓ اور عبدالرحمٰنؓ) کو یہ حکم دے دیا کہ جب کبھی قرآن کی کسی چیز کے بارے میں تمہارے اور زیدؓ بن ثابت انصاری کے درمیان اختلاف ہو جائے تو تم قرآن کو قریش کی زبان کے مطابق لکھنا کیونکہ وہ انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ان اصحاب نے ایسا ہی کیا اور جب وہ مصاحف کی شکل میں قرآن کے (نئے) نسخے تیار کر چکے تو حضرت عثمانؓ نے مصحفِ صدیقی حضرت حفصہؓ کو لوٹا دیا اور قرآن کے جو نسخے تیار کیے گئے تھے اُن میں سے ایک ایک مصحف اسلامی مقبوضات کے ہر علاقے میں بھجوا دیا اور حکم دے دیا کہ اس کے سوا قرآن کا جو کوئی نسخہ یا صحیفہ کسی کے پاس موجود ہو وہ جلا دیا جائے۔(اس روایت کے راوی) جناب ابن شہاب زہریؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زیدؓ بن ثابت کے صاحبزادے حضرت خارجہ بن زیدؓ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے اپنے والد حضرت زیدؓ بن ثابت کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جب ہم یہ مُصحف عثمانی لکھنے لگے تھے تو اس وقت مجھے سورۂ احزاب کی وہ آیت نہ ملی جو میں رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے سنا کرتا تھا۔ ہم نے اس آیت کو تلاش کرنا شروع کیا تو وہ حضرت خزیمہؓ بن ثابت انصاریؓ کے پاس ملی۔وہ آیت ہے: "مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ" تب ہم نے اس آیت کو قرآن کے اس نسخے میں اس کی سورت میں داخل کر دیا۔ ۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت حذیفہؓ بن یمان کی اس گھبراہٹ کی وجہ سے تھی کہ چونکہ سارے عرب کے لوگوں کو قرآن مجید اپنے اپنے علاقے کے محاورے، لہجے اور تلفظ کے مطابق پڑھنے کی اجازت دے دی گئی تھی اس لیے بعد کے زمانے میں جب بڑی بڑی مہمات پیش آئیں اور عرب کے مختلف علاقوں کے لوگ جمع ہو کر ایک ایک لشکر میں شامل ہوئے اور پھر مختلف ملکوں میں گئے تو وہاں اُن کے درمیان قرآن کی قراءت میں اختلافات پیدا ہونے شروع ہوئے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت حذیفہؓ بن یمان سخت پریشان ہوئے اور وہ گھبرائے ہوئے حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ اس امت کی فکر کیجیے ورنہ قرآن کے معاملے میں ان کے درمیان ویسے ہی اختلافات پیدا ہو جائیں گے جیسے یہود و نصاریٰ میں توریت و انجیل کے مسئلے میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ نے معاملے کی نزاکت کے پیشِ نظر قرآن کا ایک معیاری نسخہ تیار کرانے کا اہتمام کر دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کے اس معیاری نسخے کے علاوہ دوسرے صحیفوں کو جلانے کا حکم اس لیے دیا کہ جب لوگ لکھنے پڑھنے کے قابل ہو گئے تو اُنھوں نے قرآن مجید کو اپنے اپنے قبیلے کی زبان کے مطابق لکھ بھی لیا۔ اگر یہ لکھے ہوئے نسخے بعد میں محفوظ رہتے تو خود عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختلف علاقوں میں بھیجے ہوئے اس مصحف کے بارے میں کہ جس سے نقل کر کے پھر ساری امّت میں قرآن پھیلا، مختلف شبہات پیدا ہو جاتے۔ اس لیے جن جن لوگوں نے بھی قرآن مجید کا کوئی حصّہ لکھ لیا تھا، یہاں تک کہ اگر کسی کے پاس کوئی ایک آیت بھی لکھی ہوئی تھی وہ اس سے واپس لے لی گئی اور پھر جلا دی گئی۔ اور ایک عام حکم دے دیا گیا کہ قرآن کا یہ نسخہ جو باقاعدہ سرکاری اہتمام میں تیار ہوا ہے۔ یہی اب اصل نسخہ ہے جس کو بھی آئندہ قرآن مجید نقل کرنا ہو وہ اسی نسخے سے نقل کرے۔ اس طرح آئندہ کے لیے قرآن مجید کی کتابت اسی مصحف عثمانی پر موقوف کر دی گئی اور باقی تمام صحیفے تلف کر دیئے گئے۔

یہ جو فرمایا کہ ہمیں سورۂ احزاب کی ایک آیت صرف حضرت خزیمہؓ انصاری کے پاس ملی تو اس سلسلے میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیئے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جو مُصحف لکھا گیا تھا، معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کاغذ زیادہ مضبوط نہیں تھا، اس لیے عین ممکن ہے کہ وہ آیت کسی کمزور کاغذ پر لکھی گئی ہو اور جب اس سے نقل کرنے کی نوبت آئی تو وہ واضح طور پر پڑھی نہیں جا سکی۔ اس لیے اس کی تحقیق کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ پھر یہ دیکھیے کہ اگرچہ حضرت زیدؓ بن ثابت کو اچھی طرح یاد تھا کہ یہ آیت اس جگہ تھی لیکن اس کے باوجود انھوں نے کسی ایسے شخص کو تلاش کرنا ضروری سمجھا جس کو یہ آیت یاد ہوتا کہ اس بات کا پورا اطمینان ہو جائے کہ ہاں فی الواقع یہ قرآن کی آیت ہے۔ اس تلاش کے نتیجے میں حضرت خزیمہؓ بن ثابت انصاری کے پاس وہ آیت نکل آئی، تب انہوں نے اس کو درج کیا۔

کتابت وحفاظتِ قرآن کے معاملے میں صحابہ کرامؓ کی احتیاط کا اندازہ کیجیے کہ یہ بات یاد ہونے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود کہ میں نے یہ آیت اس وقت مُصحف صدیقی میں لکھی تھی، اور یہ بھی کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا ہے لیکن پھر بھی محض اپنے حفظ اور یاد کے اعتماد پر اس کو اس وقت تک لکھا نہیں جب تک کہ ایک آدمی مزید اس بات کی شہادت دینے والا نہ مل گیا کہ ہاں یہ آیت اس جگہ تھی، اور یہ اسی سورت کا حصّہ ہے۔

تخریج :(۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰی ، قَالَ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ، اَنَّ حُذَیْفَةَ ابْنَ الْیَمَانِ قَدِمَ عَلٰی عُثْمَانَ ...... الحدیث

سورتوں کی ترتیب خود نبی ﷺ کی قائم کردہ ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی اَنْ عَمَدْتُّمْ اِلَی الْاَنْفَالِ وَ هِیَ مِنَ الْمَثَانِیْ وَ اِلٰی بَرَاءَةَ وَهِیَ مِنَ الْمِئِیْنَ فَقَرَنْتُمْ بَیْنَهُمَا وَ لَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ وَضَعْتُمُوْهَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا یَاْتِیْ عَلَیْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ تَنْزِلُ عَلَیْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَ كَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْهِ شَیْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ یَكْتُبُ فَیَقُوْلُ ضَعُوْا هٰٓؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ فِی السُّوْرَةِ الَّتِیْ یُذْكَرُ فِیْهَا كَذَا وَ كَذَا وَ كَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِیْنَةِ وَ كَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَ كَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِیْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَیْنَهُمَا وَ لَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَوَضَعْتُهَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ . (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْ دَاوٗد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے پوچھا: یہ کیا بات ہے کہ آپ نے سورۂ انفال کو سورۂ توبہ کے ساتھ ملا دیا حالانکہ سورۂ انفال کی آیتیں ۷۵ ہیں اور سورۂ توبہ کی سو سے زیادہ ہیں (اور قرآن مجید کے آغاز میں انھی سورتوں کو رکھا گیا ہے جو سو سے زیادہ آیت پر مشتمل ہیں) اور پھر ان دونوں سورتوں کے درمیان آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی؟ کیا وجہ ہے کہ آپ نے اس سورۂ انفال کو ابتدائی سات بڑی سورتوں کے اندر شامل کر دیا (حالانکہ اس کی آیتیں سو سے کم ہیں)؟

حضرت عثمانؓ نے جواب میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا قاعدہ یہ تھا کہ لمبی سورتوں کے نزول کے زمانے میں جب آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر کچھ آیات نازل ہوتی تھیں تو آپ کاتبین وحی میں سے کسی کو بلا کر فرماتے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں رکھو جس میں فلاں فلاں چیز کا ذکر آیا ہے۔ اسی طرح جب کوئی آیت آپ پر نازل ہوتی تو آپ فرماتے تھے کہ اس آیت کو فلاں سورت میں رکھو جس میں فلاں فلاں چیز کا ذکر آیا ہے اب سورۂ انفال اُن سورتوں میں سے ہے جو مدینہ طیبہ کے ابتدائی زمانے میں نازل ہوئیں اور سورۂ براءۃ (توبہ) آخری زمانے کی سورتوں میں سے ہے، اور ان دونوں سورتوں کا مضمون اگر چہ ایک دوسرے سے مشابہت رکھتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہم سے اس بات کی وضاحت نہیں فرمائی کہ سورۂ انفال سورۂ توبہ کا ایک حصہ ہے۔ اس لیے میں نے اِن دونوں کو ایک دوسرے سے الگ الگ رکھتے ہوئے انہیں ساتھ ساتھ بھی رکھا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی، اور اس کو سات بڑی سورتوں کے اندر شامل کر دیا۔

حضورؐ کا یہ ارشاد کہ، اس آیت کو فلاں سورت میں رکھو جس میں فلاں چیز کا ذکر آیا ہے اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ سورتوں کے نام کیسے رکھے گئے۔ سورتوں کے ناموں کا تعین اس بات سے نہیں کیا گیا کہ اس میں فلاں فلاں موضوعات زیر بحث آئے ہیں (کیونکہ موضوعات ومضامین کے تنوع کی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہیں تھا) بلکہ مختلف سورتوں کے نام محض علامتوں کے طور پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً پہلی سورت کا نام ''البقرۃ'' رکھنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس میں گائے کے مسئلے پر بحث کی گئی ہے بلکہ یہ نام صرف اس بنا پر رکھا گیا ہے کہ اس میں ایک مقام پر گائے کا ذکر آیا ہے۔

اس حدیث سے دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے زمانے میں سورتوں کی ترتیب برابر دلواتے جاتے تھے۔ دوسری احادیث جو یہاں نقل کی گئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ یہ بھی بتاتے تھے کہ اس آیت کو فلاں آیت سے پہلے اور فلاں آیت کے بعد رکھو۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک ایک سورت کی ترتیب بھی مکمل کر دی گئی تھی۔ ظاہر بات ہے کہ جب نماز میں قرآن مجید پڑھا جاتا تھا تو اسکی کوئی ترتیب قائم ہوئے بغیر اس کا پڑھنا ممکن نہ تھا۔ جس ترتیب سے رسول اللہ ﷺ مختلف سورتیں لکھواتے تھے اسی ترتیب سے وہ پڑھی جاتی تھیں اور اسی ترتیب سے لوگ انہیں سنتے تھے۔

سورۂ انفال اور سورۂ توبہ کی باہمی مشابہت اس طرح ہے کہ دونوں جہاد سے متعلق ہیں اور دونوں میں ملتے جلتے مسائل پر گفتگو کی گئی ہے۔ دونوں میں منافقین پر بھی تنقید ہے اور کفار پر بھی۔ دونوں میں جنگ کے احکام بیان کئے گئے ہیں اور جہاد کے لیے اُبھارا گیا ہے۔ اس طرح مضامین کے اعتبار سے یہ دونوں سورتیں آپس میں قریبی مماثلت رکھتی ہیں۔

اگر چہ ان دونوں سورتوں کو الگ الگ بھی رکھا گیا ہے لیکن ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی نہیں لکھی گئی، اس کے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ وضاحت فرمائی کہ مضمون کی مشابہت کی بنا پر ان دونوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے کے ساتھ تو رکھا گیا لیکن ان کو ایک ہی سورت نہیں بنایا گیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں اس بات کی وضاحت نہیں فرمائی کہ یہ دونوں ایک ہی سورت ہیں۔ پھر چونکہ رسول اللہ ﷺ کے لکھوائے ہوئے صحیفوں میں سورۂ توبہ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی نہیں ملی اس لیے مُصحفِ عثمانی میں بھی یہ نہیں لکھی گئی۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے قرآن مجید جمع کرنے میں کس قدر احتیاط سے کام لیا اور اس نازک فریضے سے کس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوئے۔

تخریج :﴿۱۰﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ عَدِيٍّ وَ سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، قَالُوا : نا عَوْفُ ابْنُ اَبِي جَمِيلَةَ ، ثَنِي يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قُلْتُ لِعُثْمَانَ ...الحديث

ماخذ

﴿۱﴾ ۞ مسلم ۲۷۲/۱ ، كتاب فضائل القرآن . باب بيان ان القرآن انزل على سبعة احرف و بيان معناه ۞ بخاری ۷۵۳/۲ ، كتاب ابواب فضائل القرآن ، باب من لم ير باساً ان يقول سورة البقرة و سورة كذا . ۞ بخاری ۳۲۶/۱ ، كتاب الخصومات .

بخاریؒ نے مسلم کی بہ نسبت ذرا تفصیل سے واقعہ نقل کیا ہے۔

۞ ابوداؤد ۷۵/۲ ، كتاب الصلاة باب انزل القرآن على سبعة احرف ۞ ترمذی ۱۲۱/۲ ، ابواب القراءات باب ما جاء ان القرآن انزل على سبعة احرف ۞ نسائی ۱۵۰/۲ ، كتاب الافتتاح جامع ما جاء في القرآن ۞ مؤطا امام مالک ۱۵۹/۱ ۞ مُسندِ احمد ۲۴/۱ .

﴿۲﴾ ۞ ترمذی ۱۲۲/۲ ، ابواب القراءات ، ما جاء ان القرآن انزل على سبعة احرف .

﴿۳﴾ ۞ ابو داؤد ۷۶/۲ ، كتاب الصلوٰة باب انزل القرآن على سبعة احرف ۞ مُسندِ احمد ۱۱۴/۵ ، عبادة بن الصامت عن ابی بن كعب ۞ كنز العمال ۵۲/۲ .

﴿۴﴾ ۞ نسائی ۱۵۴/۲ ، كتاب الافتتاح جامع ما جاء في القرآن ۞ مُسندِ احمد ۱۱۴/۵ ، عبادة بن الصامت عن ابی بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کعب ۔ ✿طَبَرانی عن ابی بکرۃ ابن الضریس عن عبادۃ بن الصامت بحوالہ کنز العمال ۲/۱ ۵ ۔

مُسند میں ما تخلج فی نفسی من الاسلام ما تخلج یومئذ مروی ہے۔

(۵) ✿ بخاری ۲/۷۴۷، کتاب ابواب فضائل القرآن باب انزل القرآن علی سبعۃ احرفٍ ✿ مسلم ۱/۲۷۳، کتاب فضائل القرآن باب ترتیل القراء ۃ الخ

مسلم میں الفاظ ہے قَالَ ابن شہابٍ : بَلَغَنِیْ اَنَّ تِلْکَ السبعۃ الاحرف اِنَّمَا ھِیَ فِی الْاَمْرِ الَّذِیْ یَکُوْنُ وَاحِدا لا یختلف فی حلال و لا حرام ۔

✿ ابو داؤد ۲/۷۶، کتاب الصلاۃ، باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف ۔

نیز بخاری نے کتاب بدأ الخلق میں اور مسلم نے کتاب صلاۃ المسافرین میں بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

✿ مُسندِ احمد ۱/۲۶۴، ۲۹۹، ۳۱۳ ۔ ✿ کنز العمال ۲/۴۹ حدیث نمبر ۳۰۶۸

(۶) ✿ بخاری ۱/۳۲۵، باب ما یذکر فی الاشخاص و الخصومۃ بین المسلم و الیھودی ✿ بخاری ۲/۷۵۷، کتاب ابواب فضائل القرآن باب اقرأوا القرآن ما ائتلفت قلوبکم ✿ مُسندِ احمد ۱/۳۹۳ ۔ عن ابن مسعودؓ ۔

✿ بخاری ۲/۷۵۷ پر فھلکوا کی جگہ فَاَھْلَکَھُمُ اللّٰہُ ہے۔

(۷) ✿ ابو داؤد ۱/۲۰۹، کتاب الصلاۃ باب من جھرھا ۔ ✿ شُعب الإیمان ۲/۴۳۸، عن ابن عباسؓ ۔

(۸) ✿ بخاری ۲/۷۴۶، ۷۴۵، کتاب ابواب فضائل القرآن باب جمع القرآن ✿ ترمِذی ۲/۱۴۲، ابواب التفسیر سورۃ التوبۃ ۔ ✿مُسندِ احمد ۱/۱۰، عن ابی بکر الصدیق ۔ (بہت مختصر) ✿ کنز العمال ۲/۵۷۲-۵۷۱، حدیث نمبر ۴۷۵۱، بحوالہ ابنِ جریر ابنِ ابی داؤد فی المصاحف، ابنِ المنذر، ابنِ حبان اور ابنِ سعد وغیرہ

✿ شُعب الإیمان ۱/۱۹۵-۱۹۶، عن زید بن ثابت ۔

(۹) ✿ بخاری ۲/۷۴۶، کتاب ابواب فضائل القرآن باب جمع القرآن ۔ ✿ ترمِذی ۲/۱۴۲، ابواب التفسیر سورۃ التوبۃ ۔ ھذا حدیث حسن صحیح ۔ ✿ کنز العمال ۲/۸۲-۲۸۱، حدیث نمبر ۴۷۷۵ بحوالہ ابنِ سعد، ابنِ أبی داؤد و ابنِ الأنباری معًا فی المصاحف، ابنِ حبان وغیرہ ✿ جامع الاصول ۲/۵۰۳ ۔

(۱۰) ✿ ترمِذی ۲/۱۳۹، ابواب التفسیر سورۃ التوبۃ ✿ ابو داؤد ۱/۲۰۸-۲۰۹، کتاب الصلاۃ باب من جھر بھا ✿ کنز العمال ۲/۵۸۰، حدیث نمبر ۴۷۷۰، بحوالہ ابنِ المنذر، ابنِ أبی داؤد، ابنِ الأنباری معًا فی المصاحف، ابنِ حبان، ابو نُعیم فی المعرفۃ، ابنِ مردویہ وغیرہ ۔ ✿ المستدرک للحاکم ۲/۳۳۰، کتاب التفسیر سورۃ التوبۃ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱

متفرقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متفرقات

۱- مسئلہ اباحت ....

☆ عمل صالح کے ساتھ شرط اوّل رزق حلال۔

☆ حدود حلال وحرام ۔

☆ **لاضرر ولاضرار** کا مفہوم۔

☆ حیلہ سازی۔

☆ قرآن کی رو سے حرام جانور۔

☆ درندے، کچلیوں اور پنجوں والے جانور۔

☆ خنزیر اور درندوں کا گوشت کیوں حرام ہے؟۔

☆ جانوروں کے حلال اور حرام ہونے میں آئمہ کا اختلاف۔

☆ ذبح کے شرعی احکام۔

☆ جانوروں کی ذکات کا صحیح طریقہ۔

☆ شکاری جانور اور پرندے کو شکار پر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لینا۔

☆ شکار کرنا جائز اور شکار کھیلنا مکروہ۔

☆ ذبح کے لیے تذکیہ کی شرط۔

☆ ذبیحہ کی حلت کے لیے تسمیہ کی شرط۔

☆ اہلِ بادیہ کا ذبیحہ۔

☆ پُستے سے جمایا ہوا پنیر۔

☆ تسمیہ کا وجوب، شافعیہ کا عدم وجوب پر استدلال کا جواب۔

☆ زندہ جانور کے جسم کا کاٹا ہوا گوشت حرام ہے۔

☆ کوّے کی حلت وحرمت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ اباحت

متن: الحلال ما احلّ اللّٰہ فی کتابہ و الحرام ما حرّم اللّٰہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو ممّا عفا عنہ . (ابو داؤد عن سلیمان فارسی) .

ترجمہ: حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کر دیا۔ رہیں وہ چیزیں جن کا ذکر نہیں کیا گیا تو وہ معاف ہیں۔ [1]

تشریح: زمین و آسمان کی ساری چیزیں انسان کے لیے ہیں۔ لہٰذا انسان ان سے کام لینے اور فائدہ اٹھانے کا مستحق ہے۔ ایک ایک چیز کے لیے الگ الگ اجازت لینے کی ضرورت نہیں، بلکہ جب تک کسی خاص چیز کے استعمال یا طریقِ استعمال کی ممانعت نہ ہو، سب چیزوں کو مباح اور طاہر ہی سمجھا جائے گا۔ [تفہیمات حصہ دوم ص: ۔۔۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء]

تخریج: (۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوْسٰى الْفَزَارِيُّ ، ثنا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ ، وَ الْجُبْنِ ، وَ الْفِرَاءِ ، فَقَالَ : اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ ، وَ الْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ .

عمل صالح کے ساتھ شرط اوّل، حلال رزق

متن: الرجل یطیل السفر اشعث اغبر و مطعمۃ حرام و ملبسۃ حرام و غذی بالحرام یمد یدیہ اِلَی السمآء یا رب یا رب فانّی یستجاب لذالک .

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا: کہ ”لوگو، اللہ خود پاک ہے اس لیے پاک ہی چیزوں کو پسند کرتا ہے“۔ پھر آپ نے پڑھا ”كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا“ اس کے بعد فرمایا ایک شخص لمبا سفر کر کے غبار آلودہ اور پراگندہ ہو کر آتا ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتا ہے، یا رب، یا رب، مگر حال یہ ہوتا ہے کہ روٹی اس کی حرام،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کپڑے اس کے حرام، ① اور جسم اس کا حرام کی روٹیوں سے پلا ہوا۔ اب کس طرح ایسے شخص کی دعا قبول ہو۔[2]
(مسلم، ترمذی، احمد من حدیث ابی ہریرۃؓ)

تشریح: پاک چیزوں سے مراد ایسی چیزیں ہیں جو بجائے خود بھی پاکیزہ ہوں اور پھر حلال طریقے سے بھی حاصل ہوں۔ طیبات کھانے کی ہدایت کر کے رہبانیت اور دنیا پرستی کے درمیان اسلام کی راہِ اعتدال کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔ مسلمان نہ تو راہب کی طرح اپنے آپ کو پاکیزہ رزق سے محروم کرتا ہے، اور نہ دنیا پرست کی طرح حرام وحلال کی تمیز کے بغیر ہر چیز پر منہ مار دیتا ہے۔ عمل صالح سے پہلے طیبات کھانے کی ہدایت سے صاف اشارہ اس طرف نکلتا ہے کہ حرام خوری کے ساتھ عمل صالح کے کوئی معنی نہیں۔ صلاح کے لیے شرطِ اوّل یہ ہے کہ آدمی رزق حلال کھائے۔
[تفہیم القرآن ۲۸۲/۳، المؤمنون حاشیہ ۴۶]

تخریج: (۲) حَدَّثَنِیْ اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: نَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: نَا فُضَیْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّهَا النَّاسُ: اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ، لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا، وَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ، فَقَالَ: یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ. وَ قَالَ: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَى السَّمَآءِ یَا رَبِّ! یَا رَبِّ! وَ مَطْعَمُهٗ حَرَامٌ، وَ مَشْرَبُهٗ حَرَامٌ، وَ مَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَ غُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ.

① قیمتی ملبوسات، زروجواہر کے زیورات، سونے چاندی کے ظروف اور تصاویر اور مجسموں کے بارے میں نبی ﷺ سے جو احکام مروی ہیں ان سب میں دوسرے مصالح کے ساتھ ایک بڑی مصلحت یہ بھی پیش نظر ہے کہ جو دولت تمہارے بہت سے غریب بھائیوں کی ناگزیر ضرورتیں پوری کر سکتی ہے، اُن کو زندگی کے مایحتاج فراہم کر کے دے سکتی ہے، اسے محض اپنے جسم اور اپنے گھر کی تزئین اور آرائش پر صرف کر دینا جمالیت نہیں، شقاوت اور بدترین خودغرضی ہے۔ [اسلام اور جدید معاشی نظریات ص: ۱۱۷، اشاعت ہفتم - اپریل ۱۹۶۹ء]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدود حلال وحرام

متن: (نبی ﷺ نے فرمایا) **لکل ملکٍ حِمیً و ان حمی اللّٰہ محارمہ فمن وقع حول الحمٰی ، یوشک ان یقع فیہ .**

ترجمہ : '' ہر بادشاہ کی ایک حمٰی ہوتی ہے اور اللہ کی حمٰی اسکی وہ حدیں ہیں جن سے اس نے حرام وحلال اور اطاعت ومعصیت کا فرق قائم کیا ہے۔ جو جانور حمٰی کے گرد ہی چرتا رہے گا، ہوسکتا ہے کہ ایک روز وہ حمٰی کے اندر داخل ہوجائے '' ۳؎

تشریح: اس کا مطلب یہ ہے کہ جس مقام سے معصیت کی حد شروع ہوتی ہے، عین اسی مقام کے آخری کناروں پر گھومتے رہنا آدمی کے لیے خطرناک ہے۔ سلامتی اس میں ہے کہ آدمی سرحد سے دور ہی رہے تا کہ بھولے سے بھی قدم اس کے پار نہ چلا جائے۔

عربی زبان میں حمٰی اس چراگاہ کو کہتے ہیں، جسے کوئی رئیس یا بادشاہ پبلک کے لیے ممنوع کر دیتا ہے۔ حضورؐ نے اسی استعارے کو استعمال فرمایا۔

افسوس ہے کہ بہت سے لوگ جو شریعت کی روح سے ناواقف ہیں، ہمیشہ اجازت کی آخری حدوں تک ہی جانے پر اصرار کرتے ہیں اور بہت سے علماء ومشائخ بھی اسی غرض کے لیے سندیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر جواز کی آخری حدیں انہیں بتایا کرتے ہیں، تا کہ وہ اس باریک خط امتیاز ہی پر گھومتے رہیں، جہاں اطاعت اور معصیت کے درمیان محض بال برابر فاصلہ رہ جاتا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ بکثرت لوگ معصیت بلکہ معصیت سے بھی بڑھ کر ضلالت میں مبتلا ہو رہے ہیں، کیونکہ ان باریک سرحدی خطوط کی تمیز اور ان کے کنارے پہنچ کر اپنے آپ کو قابو میں رکھنا ہر ایک کے بس کا کام نہیں ہے۔ [تفہیم القرآن ۱/۱۴۷ ،البقرۃ حاشیہ ۱۹۶]

تخریج: (۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ ، حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ ، یَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَ الْحَرَامُ بَیِّنٌ . وَ بَیْنَھُمَا مُشَبَّھَاتٌ لَا یَعْلَمُھَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ ، فَمَنِ اتَّقَی الْمُشَبَّھَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ وَ عِرْضِہٖ ، وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ کَرَاعٍ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یُّوَاقِعَہٗ ، اَلَا : وَ اِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی ، اَلَا اِنَّ حِمَی اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ مَحَارِمُہٗ ، اَلَا وَ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ ، صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ ، وَ اِذَا فَسَدَتْ ، فَسَدَ الْجَسَدُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلُّهُ ، اَلَا وَ هِيَ الْقَلْبُ .

کتاب البیوع میں بخاری نے نقل کیا ہے۔

اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَ الْحَرَامُ بَيِّنٌ . وَ بَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ ، فَمَنْ تَرَکَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ اَتْرَکَ ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ اَوْشَکَ اَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ ، وَ الْمَعَاصِيْ حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِکُ اَنْ يُوَاقِعَهُ .

لاضرر ولاضرار کا مفہوم

تشریح: جن چیزوں کی حُرمت کا صریح حکم نہیں ہے ان کے معاملہ میں اس قاعدہ وکلیہ کے لحاظ سے دیکھا جائے گا کہ آیا وہ انسان کے لیے مضرت رساں ہیں یا منفعت بخش۔ اگر وہ مضر ثابت ہوں تو وہ حرام ہیں اور منفعت ثابت ہوں تو حلال۔ اسی طرح ان کے طریقہائے استعمال کو بھی اسی قاعدے کے لحاظ سے جانچا جائے گا۔ جو طریق استعمال موجبِ فساد ہو وہ ممنوع ہے اور جو طریق استعمال موجبِ صلاح ہو وہ مباح ہے۔ [تفہیمات حصہ دوم ص: ۴۵۴، اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء]

تخریج: (۴) حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا ضَرَرَ ، وَلَا ضِرَارَ . الحديث

قرآن کی رُو سے حرام جانور

اولین قید، جسے قرآن میں چار جگہ صاف صاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، یہ ہے کہ مردار، خون، سؤر کا گوشت، اور وہ جانور جسے اللہ کے سوا اور کسی کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، حرام ہے، یہ حکم مکّی سورتوں میں سے سورۂ انعام [آیت ۱۴۵] اور سورۂ نحل [آیت ۱۱۵] میں وارد ہوا ہے اور مدنی سورتوں میں سے سورۂ بقرہ [آیت ۱۷۳] اور سورۂ مائدہ [آیت ۳] میں اس کا اعادہ کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ مائدہ ، جو آخری احکامی سورۃ ہے، اس پر دو باتوں کا مزید اضافہ کرتی ہے۔
اوّل یہ کہ صرف وہی مردار حرام نہیں ہے جو طبعی موت مرا ہو، بلکہ وہ جانور بھی حرام ہے جو گلا گھٹ کر یا چوٹ لگ کر، یا بلندی سے گر کر، یا ٹکر کھا کر مرا ہو یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو۔
دوم یہ کہ جو جانور مشرکین کی قربان گاہوں میں ذبح کیا جائے وہ بھی حرمت کے حکم **"مَا اُھِلَّ بِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ"** کے ساتھ شریک ہے خواہ اس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے یا نہ لیا جائے۔ [تفہیمات حصہ سوم ص ۲۲۶ - ۲۲۷]

درندے، کچلیوں اور پنجوں والے جانور حرام ہیں

ترجمہ: حضورؐ نے حکم دیا کہ درندے حرام ہیں۔ اور ان پرندوں کو بھی حرام قرار دیا جن کے پنجے ہوتے ہیں اور جو دوسرے جانوروں کا شکار کر کے کھاتے ہیں یا مردار خور ہوتے ہیں۔
متن: **" نھی رسول اللّٰہ عن کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر " ۵ (ابنِ عباس)**
تشریح: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے مویشی کی قسم کے چرندے چوپائے حلال کیے۔ اس سے حکم وسیع ہو جاتا ہے اور وہ سب چرندہ جانور اس کے دائرے میں آ جاتے ہیں جو مویشی کی نوعیت کے ہوں، یعنی جو کچلیاں نہ رکھتے ہوں۔ حیوانی غذا کے بجائے نباتی غذا کھاتے ہوں اور دوسری حیوانی خصوصیات میں انعامِ عرب سے مماثلت رکھتے ہوں نیز اس سے اشارۃً یہ بات بھی مترشح ہوتی ہے کہ وہ چوپائے جو مویشیوں کے برعکس کچلیاں رکھتے ہوں اور دوسرے جانوروں کو مار کر کھاتے ہوں حلال نہیں ہیں۔ [تفہیم القرآن ۱/ ۴۳۷ ، المائدہ حاشیہ ۲]

تخریج: (۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، قَالَ : نا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : انا اَبُوْ عَوَانَۃَ ، قَالَ : نا الْحَکَمُ وَ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِہْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ .

تخریج: (۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ ، عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ .

تابعہ یونس و معمر و ابن عیینۃ و الماجشون عن الزہری .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خنزیر اور درندوں کا گوشت حرام کیوں ہے؟

قرآن میں جن چیزوں کو کھانے سے منع کیا گیا ہے ان کی حرمت میں ممکن ہے کہ ضمناً کچھ لحاظ ان کے طبّی نقصانات کا بھی ہو، مگر اصل وجہ حرمت طبّی نہیں بلکہ اخلاقی اور اعتقادی ہے۔ بعض چیزیں اعتقادی بنیادوں پر حرام کی گئی ہیں جیسے **"مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ"** (یعنی وہ جانور جسے اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو) اور بعض چیزیں اخلاقی نقصانات کی وجہ سے حرام کی گئی ہیں، جیسے خنزیر۔ ان چیزوں کے اخلاقی نقصانات کا ہمیں پورا علم نہیں ہے، مگر کسی حد تک اپنے مشاہدات کی بنا پر ہم اُن کو جان سکتے ہیں، مثلاً خنزیر کے متعلق دنیا کا تجربہ بتاتا ہے کہ اس کا گوشت نہایت بے حیائی پیدا کرنے والا ہے۔ جو قومیں اسے کثرت سے استعمال کرتی ہیں ان کے اخلاقی حالات اس پر گواہ ہیں۔ دنیا میں شاید خنزیر ہی ایک ایسا جانور ہے جس کی ایک مادہ کے گرد بہت سے نر جمع ہو جاتے ہیں اور باری باری سے ایک دوسرے کے سامنے اس کے ساتھ جفتی کرتے ہیں اب آپ خود دیکھ لیں کہ بے حیائی کی یہ خاص نوعیت کن قوموں میں سے سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ جن قوموں کے آداب مجلس (ETIQUETTE) میں یہ چیز داخل ہو کہ مجلس میں ایک شخص کی بیوی لازماً دوسرے شخص کے پہلو میں بیٹھے، اور بال روم میں اپنی بیوی کے ساتھ خود ناچنا رشک و تنگ دلی کی علامت ہو اور اسے دوسروں کے ساتھ سینے سے سینہ ملا کر ناچنے کے لیے چھوڑ دینا فراخ دلی اور مروّت کی دلیل سمجھی جائے؛ ان کے اس اخلاقی تخیّل کا ماخذ اگر آپ تلاش کریں گے تو بعید نہیں کہ اسکا سراغ اس جانور کی جبلت ہی میں آپ کو مل جائے جس کا گوشت ان کے ہاں کثرت سے کھایا جاتا ہے۔ اسی طرح درندہ جانوروں کے متعلق بھی ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ ان کا استعمال خونخواری پیدا کرنے والا ہے۔ بہتے ہوئے خون یا بہائے ہوئے خون کے استعمال سے بھی درندگی اور قساوت کا پیدا ہونا کچھ بعید از قیاس نہیں ہے۔ [ترجمان القرآن، ذی القعدہ، ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ، ستمبر ۱۹۵۱ء، بحوالہ رسائل ومسائل حصہ دوم ص ۳۹۳-۳۹۴]

سؤر تمام شریعتوں میں حرام قرار دیا گیا ہے

س: سؤر کو تمام شریعتوں میں حرام قرار دیا گیا ہے یہودی شریعت میں بھی حرام تھا۔ پرانے عہد نامہ میں اب بھی صریحاً حرام لکھا ہوا ہے: "لیکن بائبل (نیا عہد نامہ) کی رو سے تو حلال ہے کیونکہ اس میں سؤر کی حرمت یا حلّت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں کوئی ہدایت نہیں ہے؟ ''

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا میں پچھلی شریعت کی تنسیخ کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس کی توثیق کرنے آیا ہوں اور ان احکام کا ایک شوشہ بھی نہیں بدلوں گا۔ اب گزشتہ شریعتوں میں چونکہ سُؤر حرام تھا اس لیے دوبارہ نام لینے کی حاجت محسوس نہیں کی گئی۔ اس کے بعد سؤر کو سینٹ پال نے '' حلال'' کیا۔ ہوا یوں کہ جب اس نے دیکھا کہ یہ اہلِ مغرب سور کھانے لگے ہیں اور اگر انہیں منع کیا گیا تو یہ عیسائیت کو قبول نہیں کریں گے۔ تو اس نے اس استدلال کی بنا پر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے سارے گناہوں کا کفارہ دینے کے لیے سُولی پر چڑھ گئے ہیں صرف سُؤر ہی کو نہیں بلکہ ان تمام چیزوں کو حلال کر دیا جو شریعت میں حرام تھیں ''۔

اصل میں معاملہ یہ ہے کہ انسان اپنی عقل و تجربے کی بنا پر، جن چیزوں کا نقصان دہ اور ضرر رساں ہونا معلوم کر سکتا ہے، ان کی حُرمت کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا مثلاً سنکھیا انسان کے لیے مہلک شے ہے مگر قرآن و حدیث میں اسے حرام نہیں قرار دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی عقل و تجربے کی بنا پر اس کی ہلاکت آفرینی معلوم کی جا سکتی ہے نقصان دہ چیزوں کی دوسری قسم وہ ہے جن کی مضرت کو انسان اپنی عقل و تجربے سے نہیں جان سکتا، ان کو حرام قرار دیا گیا ہے، سُؤر بھی انہی میں شامل ہے۔

سُؤر میں بے غیرتی کی خاصیت دوسرے تمام جانوروں سے بڑھ کر پائی جاتی ہے اور آپ دیکھیں گے جو قومیں سُؤر کھاتی ہیں بے حیائی اور بے غیرتی ان کی رگ رگ میں اُتر چکی ہے۔ ایک دوسرے کی بیویوں کے ساتھ بیٹھنا، گھومنا اور ان کے ساتھ ناچنا، ان کے آدابِ مجلس میں شامل ہے، ان قوموں کے مقابلے میں وہ قومیں جو سُؤر نہیں کھاتیں، ان کے ہاں آپ یہ بے غیرتی نہیں پائیں گے ''۔

س: لیکن اب تو بعض دوسرے ملکوں میں بھی یہ بے غیرتی اور بے حیائی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے، حالانکہ وہاں سُؤر نہیں کھایا جاتا''۔

یہ درست ہے کہ مگر یہ بے حیائی تقلید کے طور پر اختیار کی جا رہی ہے تہذیب کے طور پر نہیں خود ہمارے ہاں اسے بے حیائی ہی سمجھا جاتا ہے اور اسی لیے یہ بے حیائی یہاں آدابِ مجلس کا حصہ یا ایٹی کیٹ نہیں بن سکی''۔

اگر ہمیں خدا پر اعتماد ہے تو ان چیزوں سے اجتناب لازم ہے جو خدا نے حرام کر رکھی ہیں کیونکہ ان میں ہمارے لیے مضرت کے پہلو ہیں۔

پھر یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ انسان پر غذا کا اثر دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک اس کے جسم پر اور دوسرا اس کے اخلاق پر۔ سائنس دان یہ تو بتلا سکتا ہے کہ فلاں غذا کا انسانی جسم پر کیا اثر ہوتا ہے لیکن کوئی شخص آج تک یہ نہیں بتا سکا کہ غذا کا اثر انسان کے اخلاق پر کیا ہوتا ہے اور یہ بات سائنس کے ذریعے معلوم نہیں کی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں حرام کی ہیں ان میں مصلحت یہی ہے کہ بنیادی طور پر انسانی اخلاق پر ان کا بُرا اثر پڑتا ہے''۔ [۵۔ اے ذیلدار پارک حصہ دوم ص ۲۷-۲۶]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں تو اس بات پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں گندگیوں سے بچنے کی تمیز عطا فرمائی ہے اور تعین کے ساتھ ان چیزوں سے دور رہنے کی تلقین کی ہے جن کے متعلق انسان عام طور پر نہیں جانتا کہ ان میں کیا برائی یا گندگی ہے۔ درندوں کا گوشت کھانے سے اس لیے منع فرمایا کہ اس کے کھانے سے درندگی کی خصلت پیدا ہوتی ہے خون پینے سے اس لیے روکا کہ اس فعل سے انسان کے اندر خونخواری پیدا ہوتی ہے۔ سؤر اس لیے حرام کیا کہ اس کے کھانے سے انسان میں بے حیائی پیدا ہوتی ہے۔ ان ممنوعات کے علاوہ بہت سے ممنوعات ایسے ہیں جن کے متعلق ہمیں بظاہر ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ ان میں کیا برائی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں کوئی نہ کوئی برائی کا پہلو ضرور موجود ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے منع فرمایا ہے (۵۔ اے ذیلدار پارک حصہ دوم ص: ۸۳)

جانوروں کے حلال وحرام ہونے میں آئمہ کا اختلاف

نبی ﷺ نے بعض چیزوں کے کھانے سے یا تو منع فرمایا یا ان پر کراہت کا اظہار فرمایا ہے۔ اس وجہ سے اکثر فقہاء تحریم محدود نہیں مانتے بلکہ اسے وسیع قرار دیتے ہیں مگر اس کے بعد پھر مختلف چیزوں کی حلت وحرمت میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہوا ہے مثلاً پالتو گدھے کو امام ابوحنیفہ ، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ حرام قرار دیتے ہیں لیکن بعض دوسرے فقہاء کہتے ہیں، کہ وہ حرام نہیں ہے بلکہ کسی وجہ سے نبی ﷺ نے ایک موقع پر اس کی ممانعت فرمادی تھی۔ درندہ جانوروں اور شکاری پرندوں اور مردار خور حیوانات کو حنفیہ مطلقاً حرام قرار دیتے ہیں۔ مگر امام مالک اور اوزاعی کے نزدیک شکاری پرندے حلال ہیں۔ لیث کے نزدیک بلّی حلال ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک صرف وہ درندے حرام ہیں جو انسان پر حملہ کرتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا یا چیتا وغیرہ۔

عِکرمہ کے نزدیک کوّا اور بجو دونوں حلال ہیں۔ اسی طرح حنفیہ تمام حشرات الارض کو حرام قرار دیتے ہیں مگر ابن ابی لیلیٰ، امام مالک، اور اوزاعی کے نزدیک سانپ حلال ہے۔

ان تمام مختلف اقوال اور ان کے دلائل پر غور کرنے سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ دراصل شریعت الٰہی میں قطعی حرمت ان چار چیزوں کی ہے جن کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے ان کے سوا دوسری حیوانی غذاؤں میں مختلف درجوں کی کراہت ہے جن چیزوں کی کراہت صحیح روایات کے مطابق نبی ﷺ سے ثابت ہے وہ حرمت کے درجے سے قریب تر ہیں اور جن چیزوں میں فقہاء کے درمیان میں اختلاف ہوا ہے ان کی کراہت مشکوک ہے۔ رہی طبعی کراہت جس کی بنا پر بعض اشخاص بعض چیزوں کو کھانا پسند نہیں کرتے یا طبقاتی کراہت جس کی بنا پر انسانوں کے بعض طبقے بعض چیزوں کو ناپسند کرتے ہیں، یا قومی کراہت جس کی بنا پر بعض قومیں بعض چیزوں سے نفرت کرتی ہیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت الٰہی کسی کو مجبور نہیں کرتی کہ وہ خواہ مخواہ ہر اس چیز کو ضرور ہی کھا جائے جو حرام نہیں کی گئی ہے۔ اور اسی طرح شریعت کسی کو یہ حق بھی نہیں دیتی کہ وہ اپنی کراہت کو قانون قرار دے اور ان لوگوں پر الزام عائد کرے جو ایسی غذائیں استعمال کرتے ہیں جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے۔ [تفہیم القرآن ۱/۵۹۳ ، الانعام حاشیہ ۱۲۱]

حیلہ سازی

ترجمہ: اگر کوئی شخص ایک بات کی قسم کھا بیٹھا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ نامناسب بات ہے تو اسے کیا کرنا چاہیے۔ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ اس صورت میں اسے وہی کام کرنا چاہیے جو بہتر ہو اور یہی اس کا کفارہ ہے۔[۶]

تشریح: - دوسری روایت حضورؐ سے یہ ہے کہ اس نامناسب کام کے بجائے آدمی وہ کام کرے جو اچھا ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردے۔

بعض لوگوں نے اسکو حیلہ شرعی کے لیے دلیل قرار دیا ہے حالانکہ حدیث میں وہ حیلہ فرض سے بچنے کے لیے نہیں بلکہ ایک برائی سے بچنے کے لیے بتایا گیا ہے۔ لہٰذا شریعت میں صرف وہی حیلے جائز ہیں جو آدمی کو اپنی ذات سے یا کسی دوسرے شخص سے ظلم اور گناہ اور برائی کو دفع کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں۔ ورنہ حرام کو حلال کرنے یا فرائض کو ساقط کرنے یا نیکی سے بچنے کے لیے حیلہ سازی گناہ در گناہ ہے۔ بلکہ اس کے ڈانڈے کفر سے جا ملتے ہیں کیونکہ جو شخص ان ناپاک اغراض کے لیے حیلہ کرتا ہے وہ گویا خدا کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ مثلاً جو شخص زکوٰۃ سے بچنے کے لیے سال ختم ہونے سے پہلے اپنا مال کسی اور کی طرف منتقل کر دیتا ہے وہ محض ایک فرض سے ہی فرار نہیں کرتا۔ وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اس ظاہری فعل سے دھوکا کھا جائے گا اور اسے فرض سے سبکدوش سمجھ لے گا۔ جن فقہاء نے اس طرح کے حیلے اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں ان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ احکام شریعت سے جان چھڑانے کے لیے یہ حیلہ بازیاں کرنی چاہئیں۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک گناہ کو قانونی شکل دے کر بچ نکلے تو قاضی یا حاکم اس پر گرفت نہیں کرسکتا اس کا معاملہ خدا کے حوالے ہے۔

[تفہیم القرآن ۴/۳۴۲ ، صٓ حاشیہ ۴۶]

تخریج: (۶) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ، لَا تَسْئَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِّلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُتِيتَهَا مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غَیْرِ مَسْئَلَةٍ ، اُعِنْتَ عَلَیْهَا، وَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ ، فَرَأَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَ اْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ.

ترجمہ : عبدالرحمٰن بن سمرۃ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا : اے عبدالرحمٰن امارت کا مطالبہ نہ کر اگر تمہارے مطالبہ کی وجہ سے امارت تجھے دے دی گئی تو تمہیں اس کے حوالہ کر دیا جائے گا اور اگر تمہارے مطالبہ اور خواہش کے بغیر امارت تمہارے سپرد کی گئی تو پھر تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور جب تم کسی بات پر قسم کھالو اور تم دیکھو کہ بھلائی اور خیر دوسرے میں ہے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو اور بہتر کو اختیار کر لو۔

ذبح کے شرعی احکام

جانوروں کی ذکات کا صحیح طریقہ

شریعت میں جانوروں کی ذکات (یعنی شرعی طریقہ سے ان کے ذبح) کے جو احکام ہیں ان کو اصولاً دو حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

ایک قسم کے جانور وہ جو ہمارے قابو میں ہیں اور جن کو ہم مقرر طریقہ کے مطابق ذبح کر سکتے ہوں اُن کی شرطِ ذکات اور ہے اور اسے اصطلاحًا ذکاتِ اختیاری کہا جا سکتا ہے۔

دوسری قسم کے جانور وہ ہیں جو ہمارے قابو میں نہ ہوں۔ مثلاً جنگلی جانور یا وہ اہلی جانور جو بھاگ نکلا ہو اور وحشی کے حکم میں آ گیا ہو، یا وہ جانور جو کہیں گر پڑا ہو اور جس کی شرطِ ذکات مقرر طریقہ پر ادا نہ کی جا سکتی ہو، یا وہ جانور جو کسی وجہ سے مرنے کے قریب ہو اور ذبح کے لیے چھری تلاش کرتے کرتے اسکے مر جانے کا امکان ہو۔ ایسے تمام جانوروں کی شرطِ ذکات دوسری ہے۔ اور اسے اصطلاحًا ہم ذکاتِ اضطراری کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

پہلی قسم کے جانوروں کا مقامِ ذبح حلق ہے اور اُن کے ذبح کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کسی تیز دھار والے آلے سے ان کے حلقوم کو اس حد تک کاٹا جائے کہ نرخرہ اور رگِ گلو کھُل جائے۔

رہے دوسری قسم کے جانور تو اُن کا سارا جسم مقامِ ذبح ہے اور کسی چیز سے، خواہ وہ کوئی ہو، اُن کے جسم میں اتنا خرق (PUNCTURE) کر دینا کافی ہے کہ خون بہہ جائے۔ اس سلسلہ میں جو نصوص ہمیں کتاب وسنّت سے ملتی ہیں وہ ترتیب وار درجِ ذیل ہیں:۔

۱ – " اُحِلَّ لکم الطیبات وما علمتم من الجوارح مکلّبین تعلّمونهن ممّا علّمکم اللّٰه فکلوا ممّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ" .

" حلال کر دی گئیں تمہارے لیے ساری پاک چیزیں۔ جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہو، جن کو خدا کے دیئے ہوئے علم کی بنا پر شکار کی تعلیم دیا کرتے ہو وہ جس جانور کو تمہارے لیے پکڑ رکھیں۔ اس کو تم کھالو اور اس پر اللہ کا نام لو"۔ اس سے معلوم ہوا کہ سدھائے ہوئے شکاری جانور کو اگر خدا کا نام لے کر چھوڑا گیا ہو تو اس کے پنجوں اور کچلیوں سے جو زخم وحشی جانور کو لگ جاتا ہے اور جو خون اس طرح نکل جاتا ہے اس سے اضطراری ذکات کی شرط پوری ہو جاتی ہے۔ اور اگر ایسا جانور زندہ نہ ملے اور اسے باقاعدہ ذبح نہ کیا جاسکا ہو تب بھی وہ حلال ہے۔

۲- **کل ما خرق ، وما اصاب بعرضه فقتل فانّه وقيذ فلا تأكله (متفق عليه) .**

ترجمہ:- یعنی اگر وہ چھید دے تو کھالو۔ لیکن اگر معراض اپنے عرض کی طرف سے جانور کو لگی ہو اور اس سے وہ مر گیا تو وہ چوٹ کھایا ہوا جانور (موقوذہ) ہے۔ اسے نہ کھاؤ۔ ے

پس منظر - حضرت عدی بن حاتم نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ ہم معراض پھینک کر شکار کرتے ہیں تو حضورؐ نے مندرجہ بالا جواب دیا۔

تشریح: معراض ایک بھاری لکڑی یا عصا کو کہتے ہیں جس کے سرے پر یا تو لوہے کی انی لگی ہوئی ہو یا ویسے ہی لکڑی کو نوکدار بنا دیا گیا ہو۔ اس کی چوٹ سے جسم کے کسی حصہ کا اس حد تک پھٹ جانا یا چھد جانا کہ اس سے خون بہہ جائے، شرطِ ذکات پوری کرنے کے لیے کافی ہے۔

تخریج :(۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَدِيَّ ابْنَ حَاتِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ : اِذَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ ، فَكُلْ وَ اِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ ، فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ ، فَقُلْتُ : اُرْسِلُ كَلْبِىْ ؟ فَقَالَ : اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ ، وَ سَمَّيْتَ ، فَكُلْ قُلْتُ : فَاِنْ اَكَلَ ؟ قَالَ : فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهٗ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ ، اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ ، قُلْتُ : اُرْسِلُ كَلْبِىْ ، فَاَجِدُ مَعَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ ؟ قَالَ : لَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ ، وَ لَمْ تُسَمِّ عَلَى الْاٰخَرِ .

بخاری نے باب ما اصاب المعراض بعرضه کے تحت مروی روایت میں " قُلْتُ : اِنَّا نَرْمِىْ بِالْمِعْرَاضِ ؟ قَالَ : كُلْ مَا خَزَقَ ، وَ مَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ ، فَلَا تَاْكُلْ " .

۳- **" ما انهر الدّم و ذكر اسم الله فكل ليست السّن و الظّفر . (متفق عليه).**

ترجمہ: یعنی خدا کا نام لے کر جس چیز سے بھی خون بہا دیا جائے، ایسے جانور کو کھالو۔ البتہ دانتوں اور ناخنوں سے یہ کام نہ لیا جائے۔ ۸

پس منظر:- رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کل دشمن سے ہمارا مقابلہ ہے اور ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ چھریاں نہیں ہیں کہ ہم جانوروں کو ذبح کر سکیں۔ تو کیا ہم پھٹے ہوئے بانس کی کھچی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ تو آپ نے یہ جواب دیا۔

تشریح :- اس سے معلوم ہوا کہ اصل چیز وہ آلہ نہیں ہے جس سے کام لیا جا رہا ہو، بلکہ شرطِ ذکات پوری کرنے میں صرف یہ بات معتبر ہے کہ خون بہا دیا جائے۔ اسی کی تائید یہ حدیث کرتی ہے کہ حضرت عدی بن حاتم نے پوچھا " یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی شخص کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ پتھر کی دھار یا پھٹی ہوئی لکڑی سے ذبح کر سکتا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا: **أمرر الدّم بما شئت واذكر اسم الله** " یعنی خون بہا دو جس چیز سے چاہو اور اللہ کا نام لو "۔

تخریج :(۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ، فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ ، فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَ غَنَمًا ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ ، فَعَجِلُوْا ، فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ ، فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ ، فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ ، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ ، فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ ، فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ ، فَحَبَسَهُ اللّٰهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ ، كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا ، فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا ، قَالَ : وَ قَالَ جَدِّيْ : اِنَّا لَنَرْجُوْ اَوْ نَخَافُ اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَ لَيْسَ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ ؟ قَالَ : مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ، فَكُلْ ، لَيْسَ السِّنَّ وَ الظُّفُرَ ، وَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَ اَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ .

۴- ابو العشراء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا " یارسول اللہ! کیا ذبح کا مقام صرف حلق اور لبلبہ ہی نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: **" لو طعنت فی فخذها لأجزء عنك (ترمذی ، أبو داؤد ، نسائی ، ابن ماجه، دارمی)** یعنی اگر تو اس کی ران میں بھی چبھو دے تو کافی ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ ایسے جانور کی ذکات ہے جو کسی گڑھے وغیرہ میں گر گیا ہو۔ ترمذی کہتے ہیں تمام ضرورت کے موقعوں کے لیے یہی ذکات ہے۔ ۹

تخریج :(۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ : ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّهٗ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا مِنَ اللَّبَّةِ اَوِ الْحَلْقِ ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ .

قَالَ اَبُوْ دَاوٗد : وهذا لا يصلح الا في المتردية والمتوحش.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے ثابت ہوا کہ جو جانور ہمارے قابو میں نہیں ہے۔اس کے جسم کا ہر حصہ مقام ذبح ہے۔ نیز یہ کہ اصل شے وہ آلہ نہیں ہے جس سے کام لیا جائے، بلکہ صرف جسم کو چھید دینا ہے تا کہ خون بہہ جائے۔

۵۔ کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ہماری بکریاں مقام سلع میں چر رہی تھیں۔ یکا یک ہماری لونڈی نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے کے قریب ہے۔ اس نے فوراً ایک پتھر توڑا اور اُسے ذبح کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس کے کھانے کی اجازت دی۔ (بخاری) ۱۰

تخریج :(۱۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ ، أَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعٰى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِيْ بِالسُّوْقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ ، فَأُصِيْبَتْ شَاةٌ مِنْهَا ، فَأَدْرَكَتْهَا ، فَكَسَرَتْ حَجَرًا ، فَذَبَحَتْهَا . فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا .

بخاری کی ایک روایت میں **فَكُلُوْهَا** بھی مروی ہے۔بخاری کی ایک اور روایت میں قدرے وضاحت ہے۔

أَنَّ جَارِيَةً لَّهُمْ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ . فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتَهَا ، فَكَسَرَتْ حَجَرًا ، فَذَبَحَتْهَا ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ : لَا تَأْكُلُوْا حَتّٰى اٰتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ أَوْ حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا .

عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ بنی حارثہ میں سے ایک شخص اُحد کے قریب گھاٹی میں ایک اونٹنی چرا رہا تھا۔ یکا یک اس نے دیکھا کہ اونٹنی مر رہی ہے مگر اُسے کوئی چیز ایسی نہیں ملی جس سے وہ ذبح کر سکتا۔ آخر کار اس نے خیمہ گاڑنے کی ایک میخ لی اور اُسے اونٹنی کے لبلبے میں چبھو دیا، یہاں تک کہ اس کا خون بہہ گیا۔ پھر نبی ﷺ کو اس کی خبر دی اور آپ نے اسے کھالینے کی اجازت دے دی۔ ۱۱ (ابوداؤد و موطا)

تخریج :(۱۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ، لنا يَعْقُوْبُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ ، فَأَخَذَهَا الْمَوْتُ ، فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْحَرُهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاءَ بِهِ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهَا ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا .

ٹوٹے ہوئے پتھر کی دھار تو پھر بھی دھار کی تعریف میں آتی ہے لیکن لکڑی کی نوکدار میخ کو دھار والے آلے کی تعریف میں جس حد تک لایا جا سکتا ہے ظاہر ہے۔ [رسائل و مسائل حصہ اول ص ۱۱۲-۱۱۶ اشاعت سوم، مئی ۱۹۵۷ء]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکاری جانور اور پرندے کو شکار پر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لینا

حضرت عدی بن حاتم نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آیا میں کتے کے ذریعے شکار کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ'' اگر اس کو چھوڑتے ہوئے تم نے اللہ کا نام لیا ہو تو کھاؤ ورنہ نہیں۔ اور اگر اس نے شکار میں سے کچھ کھا لیا ہو تو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے شکار کو دراصل اپنے لیے پکڑا'' پھر انہوں نے پوچھا کہ اگر میں شکار پر اپنا کتا چھوڑوں اور بعد میں دیکھوں کہ کوئی اور کتا وہاں موجود ہے؟ آپ نے جواب دیا'' اس شکار کو نہ کھاؤ اس لیے کہ تم نے خدا کا نام اپنے کتے پر لیا تھا نہ کہ دوسرے کتے پر''۔ ۱۲

تشریح :- شکاری جانور کو شکار پر چھوڑتے وقت خدا کا نام لینا ضروری ہے۔ اس کے بعد اگر شکار زندہ ملے تو پھر خدا کا نام لے کر اسے ذبح کر لینا چاہیئے اور اگر زندہ نہ ملے تو اس کے بغیر ہی وہ حلال ہوگا کیونکہ ابتداء شکاری جانور کو اس پر چھوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جا چکا تھا، یہی حکم تیر کا بھی ہے۔ [تفہیم القرآن ۱/ ۴۴۶ ، المائدہ حاشیہ۲۰]

تخریج :(۱۲) حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ السَّكُوْنِيُّ ، قَالَ : نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ ، فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، فَإِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ ، فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا ، فَاذْبَحْهُ ، وَ إِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، فَكُلْهُ ، وَ إِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَ قَدْ قُتِلَ فَلاَ تَأْكُلْ ، فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَهُ . وَ إِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ ، فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْماً ، فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ إِلاَّ اَثَرَ سَهْمِكَ ، فَكُلْ إِنْ شِئْتَ ، وَ إِنْ وَجَدْتَّهُ غَرِيْقاً فِي الْمَاءِ فَلاَ تَأْكُلْ .

شکار کرنا جائز اور شکار کھیلنا مکروہ

شکار کھیلنا مکروہ ہے، البتہ شکار کرنا جائز ہے۔ شکار کرنے اور کھیلنے میں فرق یہ ہے کہ جو شکار کھانے کے لیے کیا جائے خواہ بہ ضرورت ہو یا بلا ضرورت وہ جائز ہے۔ اور جو شکار محض تفریحاً کیا جائے اور جس میں خواہ مخواہ جانوروں کی جانیں ہلاک کی جائیں وہ اگر ناجائز نہیں تو مکروہ ضرور ہے۔

کسی جانور پر اگر شکاری کتے یا دوسرے شکاری جانور کو اللہ کا نام لے کر چھوڑا جائے اور وہ شکاری جانور کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حملے سے مر جائے تو اس کا کھانا از روئے قرآن جائز ہے۔ اور اگر تیر اللہ کا نام لے کر چھوڑا جائے اور اس کی ضرب سے جانور مر جائے تو اس کا کھانا از روئے حدیث جائز ہے۔

پہلی چیز کی دلیل سورۂ مائدۃ کے پہلے رکوع میں موجود ہے اور دوسری چیز کی دلیل کے لیے حدیث کی کسی کتاب میں کتاب الصید نکال کر دیکھ لیجیے۔ [رسائل و مسائل حصہ دوم ص: ۲۷۵-۲۷۶] [بحوالہ ترجمان القرآن. رجب، شعبان ۱۳۷۱ھ ، اپریل ، مئی ۱۹۵۲ء]

ذبح کے لیے تذکیہ کی شرط

اُمْرُرِ الدَّمَ بِمَ شِئْتَ : " جس چیز سے چاہو خون بہادو" (ابوداؤد ، نسائی)

دوسری قید قرآن مجید یہ بیان کرتا ہے کہ صرف وہی جانور حلال ہے جس کا تذکیہ کیا گیا ہو۔ سورۂ مائدہ میں ارشاد ہوا ہے ﴿ **حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ .... وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيْحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ** ﴾ (سورۂ مائدۃ :۳)

" حرام کیا گیا تم پر مرا ہوا جانور اور گلا گھونٹا ہوا اور چوٹ کھایا ہوا اور گرا ہوا اور ٹکر کھایا ہوا اور جس کو درندے نے پھاڑا ہو، بجز اس کے جس کا تم نے تذکیہ کیا ہو " ۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس جانور کی موت تذکیہ سے واقع ہو صرف وہی حرمت کے حکم سے مستثنیٰ ہے ، باقی تمام وہ صورتیں جن میں تذکیہ کے بغیر موت واقع ہو جائے ، حرمت کا حکم ان سب پر جاری ہوگا۔ تذکیہ کے مفہوم کی کوئی تشریح قرآن میں نہیں کی گئی ہے اور نہ لغت اس کی صورت متعین کرنے میں کچھ زیادہ مدد کرتی ہے۔ اس لیے لامحالہ اس کے معنی متعین کرنے کے لیے ہم کو سنت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ سنت میں اس کی دو شکلیں بیان کی گئی ہیں۔

ایک شکل یہ ہے کہ جانور ہمارے قابو میں نہیں ہے، مثلاً جنگلی جانور ہے جو بھاگ رہا ہے یا اڑ رہا ہے۔ یا وہ ہمارے قابو میں تو ہے مگر کسی وجہ سے ہم ان کو باقاعدہ ذبح کرنے کا موقع نہیں پاتے۔ اس صورت میں جانور کا تذکیہ یہ ہے کہ ہم کسی تیز چیز سے اس کے جسم کو اس طرح زخمی کر دیں کہ خون بہہ جائے اور جانور کی موت ہمارے پیدا کردہ زخم کی وجہ سے خون بہنے کی بدولت واقع ہو۔ اس صورت کا حکم نبی ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

دوسری شکل یہ ہے کہ جانور ہمارے قابو میں ہے اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ذبح کر سکتے ہیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت میں باقاعدہ تذکیہ کرنا ضروری ہے اور اس کا طریقہ سنت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اونٹ اور اس کے مانند جانور کو نحر کیا جائے اور گائے، بکری یا اس کی مانند جانوروں کو ذبح۔ نحر سے مراد یہ ہے کہ جانور کے حلقوم میں نیزے جیسی تیز چیز زور سے چبھوئی جائے تا کہ اس سے خون کا فوارہ چھوٹے اور خون بہہ بہہ کر جانور بالآخر بے دم ہو کر گر جائے۔ اونٹ ذبح کرنے کا یہ طریقہ عرب میں معروف تھا، قرآن میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) اور سنتِ نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اسی طریقہ سے اونٹ ذبح کیا کرتے تھے۔ رہا ذبح تو اس کے متعلق احادیث میں حسب ذیل احکام وارد ہوئے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ بَعَثَ رسول الله صلّى الله عليه وسلم بديل بن ورقاء الخزاعی علی جمل اورق فِی فجاج منی الا ان الذكاة فی الحلق و اللبة وَلا تعجلوا الانفس ان تزهق ۱۳

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حج کے موقع پر بُدیل بن ورقاء الخزاعی کو ایک خاکستری رنگ کے اونٹ پر بھیجا تا کہ منیٰ کے پہاڑی راستوں پر یہ اعلان کر دیں کہ ذبح کی جگہ حلق اور للبہ کے درمیان ہے اور ذبیحہ کی جان جلدی سے نہ نکال دو''۔

تخریج: (۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَ اٰخَرُوْنَ، قَالُوْا: نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِیُّ، نا سَعِيْدُ بْنُ سَلَامٍ الْعَطَّارُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ الْخُزَاعِیُّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدَيْلَ بْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِیَّ عَلٰى جَمَلٍ اَوْرَقَ يَصِيْحُ فِیْ فِجَاجِ مِنٰى: اَلَا، اِنَّ الذَّكَاةَ فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ، اَلَا، وَلَا تَعْجَلُوا الْاَنْفُسَ اَنْ يَزْهَقَ.

عَنْ ابن عباس، ان النبی صلّى الله عليه وسلم نهى عن الذبيحة ان تفرس ۱۴ **(طَبَرانی)**

ترجمہ: ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ذبح کرتے ہوئے آدمی نُخاع تک کاٹ ڈالے۔

تخریج: (۱۴) اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعْدٍ الْمَالِيْنِیُّ، انبا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ عَدِیٍّ الْحَافِظُ، ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْحَاسِبُ، ثنا جُبَارَةُ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَهْرَامَ، حَدَّثَنِیْ شَهْرٌ هُوَ ابْنُ حَوْشَبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّبِيْحَةِ اَنْ تُفْرَسَ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ.

وهذا اسناد ضعيف

اس مضمون کی روایت امام محمدؒ نے سعید بن المُسیّب سے بھی مرسلاً روایت کی ہے جس کے الفاظ ہیں۔

ان النبی صلى الله عليه وسلم نهى ان تنخع الشاة إذا ذبحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: نبی ﷺ نے اس سے منع کیا کہ بکری کو ذبح کرتے وقت نخاع تک کاٹ ڈالا جائے۔

ان احادیث کی بنا پر، اور عہد نبوی وعہد صحابہؓ کے معمول بہ عمل کی شہادتوں پر حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک ذبح کے لیے حلقوم اور مری (غذا کی نالی) کو اور مالکیہ کے نزدیک حلقوم اور ودجین (گردن کی رگوں) کو کاٹنا چاہیے۔(الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۷۲۵ تا ۷۳۰)

اضطراری اور اختیاری ذکات کی یہ تینوں صورتیں جو قرآن کی تشریح کرتے ہوئے سنت میں بتائی گئی ہیں، اس امر میں مشترک ہیں کہ ان میں جانور کی موت یکلخت واقع نہیں ہوتی بلکہ اس کے دماغ اور جسم کا تعلق آخری سانس تک باقی رہتا ہے، تڑپنے اور پھڑ پھڑانے سے اس کے ہر حصہ جسم کا خون کھنچ کر باہر آ جاتا ہے اور صرف سیلانِ خون ہی اس کی موت کا موجب ہوتا ہے۔ اب چونکہ قرآن نے اپنے حکم کی خود کوئی تشریح نہیں کی ہے اور صاحبِ قرآن سے اس کی یہی تشریح ثابت ہے، اس لیے ماننا پڑے گا کہ " إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ " سے یہی ذکات مراد ہے اور جس جانور کو یہ شرط ذکات پوری کیے بغیر ہلاک کیا گیا ہو وہ حلال نہیں ہے۔

ان صورتوں کے علاوہ قرآن مجید میں تذکیہ کی ایک اور شکل بھی بیان کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی جانور کو سدھائے ہوئے شکاری درندے نے مارا ہو، بشرطیکہ یہ سدھایا ہوا درندہ اپنے مالک کے لیے شکار کو روک رکھے۔ اس صورت میں اگر جانور درندے کے پھاڑنے سے مر بھی جائے تو وہ مذکّٰی شمار ہوگا۔

﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ، فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ﴾ (المائدة: ۴)

" اور جن شکاری جانوروں کو تم سدھاتے ہو، جنہیں تم شکار کی وہ تعلیم دیتے ہو جو خدا نے تمہیں سکھائی ہے، وہ جس جانور کو تمہارے لیے روک رکھیں اس کا گوشت کھاؤ "۔

نبی ﷺ اس حکم کی یہ تشریح فرماتے ہیں:

[فان امسک علیک فادرکته حياً فاذبحه ، و ان ادركتهٔ قد قتل ولم يأكل منه فَكُلُه وان اكل فَلا تَأكُلْ] ۱۵ (بخاری، مسلم)

" اگر وہ جانور کو تیرے لیے روک رکھے اور تو اسے زندہ پالے تو ذبح کر۔ اور اگر جانور تجھے اس حالت میں ملے کہ تیرے کتّے نے اسے ہلاک کر دیا ہو لیکن اس میں سے کچھ کھایا نہ ہو تو اسے کھالے۔ لیکن اگر کتّے نے کھایا ہو تو پھر اسے نہ کھا "۔

تخریج: (۱۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ ، قَالَ : نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ ، فَاذْكُرِ اسْمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ، فَاِنْ اَمْسَکَ عَلَیْکَ ، فَأَدْرَکْتَهُ حَیًّا ، فَاذْبَحْهُ ، وَ اِنْ اَدْرَکْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْهُ ، فَکُلْهُ ، وَ اِنْ وَجَدْتَّ مَعَ کَلْبِکَ کَلْبًا غَیْرَهُ وَ قَدْ قُتِلَ فَلاَ تَاْکُلْ ، فَاِنَّکَ لاَ تَدْرِیْ اَیُّهُمَا قَتَلَهُ . وَ اِنْ رَمَیْتَ سَهْمَکَ ، فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، فَاِنْ غَابَ عَنْکَ یَوْماً ، فَلَمْ تَجِدْ فِیْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِکَ ، فَکُلْ اِنْ شِئْتَ ، وَ اِنْ وَجَدْتَهُ غَرِیْقاً فِی الْمَاءِ فَلاَ تَاْکُلْ .

[و ان اکل منه فلا تأکل فانما امسک علی نفسه] (بخاری ، مسلم ، احمد) [16]

'' اگر کتے نے اس میں سے کچھ کھالیا ہوتو اس جانور کو نہ کھا، کیونکہ اس نے وہ شکار اپنے لیے پکڑا تھا '' ۔

تخریج :(۱۶) حَدَّثَنَا مُوسَی ابْنُ اِسْمَاعِیْلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ یَزِیْدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ وَ سَمَّیْتَ ، فَاَمْسَکَ . وَ قَتَلَ فَکُلْ ، وَ اِنْ اَکَلَ فَلاَ تَاْکُلْ ، فَاِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِهِ الخ

[وَمَا صدت بکلبک غیر معلّم فادرکت ذکاته فکل] (بخاری ، مسلم) [17]

اور جو شکار تو نے بے سدھے کتے سے کیا ہواسے اگر زندہ پا کر تو نے ذبح کرلیا تو اسے کھالے۔

تخریج :(۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَیْوَةُ ، قَالَ : اَخْبَرَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ یَزِیْدَ الدِّمَشْقِیُّ ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ ، عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ ، قَالَ : قُلْتُ : یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ، اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْکِتَابِ ، اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ ، وَ بِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَ بِکَلْبِی الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَ بِکَلْبِی الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ ؟ قَالَ : اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ ، فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَیْرَهَا فَلاَ تَاْکُلُوْا فِیْهَا ، وَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا ، فَاغْسِلُوْهَا وَکُلُوْا فِیْهَا ، وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِکَ ، وَ ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ ، فَکُلْ ، وَمَا صِدْتَّ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَکُلْ ، وَمَا صِدْتَّ بِکَلْبِکَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکَاتَهُ فَکُلْ .

اس سے معلوم ہوا کہ سدھائے ہوئے شکاری درندے کا کسی جانور کو مالک کے لیے مارنا قرآن کی رو سے شرطِ ذکات پوری کردیتا ہے اس لیے یہ '' مَا اَکَلَ السَّبُعُ '' کی حرمت سے خارج ہو کر '' اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ '' کے حکم استثناء میں آجاتا ہے۔ لیکن قرآن یہ حکم صرف سدھائے ہوئے شکاری درندے ہی کے لیے بیان کرتا ہے۔ اور نبی ﷺ اس حکم سے اُس درندے کو بھی خارج کردیتے ہیں جو پالا ہوا ہو مگر شکار کے لیے سدھایا ہوا نہ ہو، لہٰذا اس پر کسی دوسری چیز کو قیاس کر کے اس کے چیرے پھاڑے ہوئے جانور کے جواز کا پہلو نہیں نکالا جاسکتا۔

حدیث کے یہ الفاظ کہ بے سدھے کتے کا مارا ہوا شکار اگر تو نے زندہ پا کر ذبح کرلیا ہو تو اسے کھالے، اس امر کا قطعی فیصلہ کردیتے ہیں کہ تذکیہ کے سوا جس دوسری صورت سے بھی کوئی جانور مرا ہو وہ مردار کے حکم میں ہے۔

[تفہیمات حصہ سوم ص ۲۲۶]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذبیحہ کی حلّت کے لیے تسمیہ کی شرط

اب دیکھئے نبی ﷺ سے جو روایات صحیح اور قوی سندوں کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں وہ ذبح کے لیے تسمیہ کی شرعی حیثیت کیا ظاہر کرتی ہیں۔ حاتم طائی کے صاحبزادے عدی بن حاتم وہ شخص ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے اکثر شکار کے مسائل پوچھے ہیں۔ ان کو حضورؐ نے جو احکام اس سلسلے میں بتائے وہ یہ ہیں۔

" إذا ارسلت كلبك فاذكر اسم الله فان امسك عليك فادركتهٗ حيًا فاذبحهٗ و ان ادركته قد قتل ولم يأكل منه فكله .... و إذا رميت سهمك فاذكر اسم الله " [بخاری و مسلم]

" جب تم شکار پر اپنا کتا چھوڑنے لگو تو اللہ کا نام لے لو، پھر اگر کتا اس جانور کو تمہارے لیے روک رکھے اور تم اسے زندہ پالو تو ذبح کر لیا کرو اور اگر تم اسے اس حال میں پاؤ کہ کتے نے اسے مار ڈالا ہے مگر اس میں سے کچھ کھایا نہیں ہے تو تم اسے کھا سکتے ہو ......اور شکار پر تیر چھوڑتے وقت بھی اللہ کا نام لے لو "۔

" و ما صدت بقوسك فذكرت اسم الله عليه فكل ، وما صدت بكلبك المعلّم فذكرت اسم الله عليه فكُلْ "

" جس جانور کا شکار تم نے تیر کمان سے کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لے لیا ہو اسے کھا لو اور جس کا شکار تم نے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے سے کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لے لیا ہو اسے بھی کھا لو "۔

" **اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ** " [**أبو داؤد ، نَسائی**] 18

" خون بہا دو جس چیز سے چاہو اور اللہ کا نام لے لو "۔

تخریج :(۱۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ ، ثنا حَمَّادٌ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، اَرَأَيْتَ اِنْ اَحَدُنَا اَصَابَ صَيْدًا ، وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ اَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ فَقَالَ : اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .

" **مَا عَلَّمت من كلب أوباز ثم ارسلته و ذكرت اسم الله عليه فكلْ مما امسك عليك** " 19

[أبوداود، احمد]

" جو کتا یا باز تمہارا سدھایا ہوا ہو، پھر تم اسے شکار پر چھوڑو اور چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لو، تو جس جانور کو وہ تمہارے لیے روک رکھے اس کا گوشت تم کھا سکتے ہو "۔

تخریج :(۱۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، ثنا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ اَوْ بَازٍ ثُمَّ اَرْسَلْتَهُ ، وَ ذَكَرْتَ اسْمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ فَکُلْ مِمَّا اَمْسَکَ عَلَیْکَ ، قُلْتُ: وَ اِنْ قَتَلَ ؟ قَالَ : اِذَا قَتَلَهٗ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْهُ شَیْئًا ، فَاِنَّمَا اَمْسَکَهٗ عَلَیْکَ ، قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ : اَلْبَازُ اِذَا اَکَلَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ ، وَ الْکَلْبُ اِذَا اَکَلَ کُرِهَ ، وَ اِنْ شَرِبَ الدَّمَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

.

عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا اگر میں خدا کا نام لے کر اپنا کتا چھوڑوں، پھر جب شکار کے پاس پہنچوں تو وہاں ایک اور کتا بھی کھڑا نظر آئے اور پتہ نہ چل سکے کہ دونوں میں سے کس نے یہ شکار مارا ہے تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ فرمایا:

" فلا تأکل فانما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ " [بخاری، مسلم ، احمد]

" اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے خدا کا نام اپنے کتے پر لیا تھا، دوسرے کتے پر تو نہیں لیا تھا " ۔

قرآن میں تیسری قید یہ لگائی گئی ہے کہ جانور کو قتل کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا جائے۔ اس حکم کو متعدد مقامات پر مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ ایجابی طور پر فرمایا گیا ہے۔

" فکلوا مما ذکر اسم اللّٰہِ علیه ان کنتم بایٰاتهٖ مؤمنین " [الأنعام : ۱۱۸]

" پس کھاؤ اس جانور کا گوشت جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اگر تم اس کی آیات پر ایمان لانے والے ہو " ۔

سُلبی طریقہ سے فرمایا گیا :

﴿ وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ﴾ [الأنعام : ۱۲۱]

" اور نہ کھاؤ اس جانور کا گوشت جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یقیناً یہ (یعنی اللہ کا) نام لیے بغیر ذبح کرنا ایسے جانور کا گوشت کھانا) فسق ہے " ۔

سدھائے ہوئے درندے کے ذریعہ سے شکار کے معاملے میں بھی ہدایت فرما دی گئی:

﴿ فَکُلُوْا مِمَّا اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْهِ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴾ [المائدۃ : ۴]

" پس کھاؤ اس جانور کا گوشت جسے تمہارے لیے روک رکھیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرو وہ جلدی حساب لینے والا ہے " ۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن بہت سے مقامات پر لفظ ذبح استعمال ہی نہیں کرتا بلکہ اس کی جگہ " جانور پر اللہ کا نام لینے " کے الفاظ بطور اصطلاح استعمال کرتا ہے۔

﴿ لِیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ﴾ [الحج : ۲۸]

" تاکہ وہ اپنے لیے فائدے دیکھیں اور چند مخصوص دنوں میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے انہیں بخشے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں (یعنی ان کو ذبح کریں)

﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ [الحج : ۳۴]

''ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر کی ہے تا کہ وہ اللہ کا نام لیں اُن مویشی جانوروں پر جو اُس نے ان کو بخشے ہیں'' (یعنی ان کو ذبح کرو)

﴿فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ﴾ [الحج : ۳۶]

'' پس ان اونٹوں پر اللہ کا نام لو کھڑا کر کے ''۔ (یعنی انہیں نحر کرو)

﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام : ۱۱۸]

'' پس کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو ''۔ (یعنی جسے اللہ کا نام لیکر ذبح کیا گیا ہو)

﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام : ۱۲۱]

'' اور نہ کھاؤ اس میں سے جس پر نہیں لیا گیا اللہ کا نام '' (یعنی جسے اللہ کا نام لیے بغیر ذبح کیا گیا ہو)

ذبح کے لیے تسمیہ کی اصطلاح کا یہ مسلسل اور پے در پے استعمال اس امر کی صریح دلیل ہے کہ قرآن کی نگاہ میں ذبیحہ اور تسمیہ ہم معنی ہیں، کسی ذبیحہء حلال کا تصور تسمیہ کے بغیر نہیں کیا جا سکتا، اور تسمیہ ذبیحہء حلال کی عین حقیقت میں شامل ہے۔

خدا اور رسولؐ کے ان صاف اور قطعی احکام کے بعد اس امر میں کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی کہ شریعت میں ذبیحہ کی حلّت کے لیے تسمیہ شرط ہے اور جس جانور کو اللہ کا نام لیے بغیر مارا گیا ہو اس کا کھانا حرام ہے، اگر ایسی صریح آیات اور احادیث سے بھی کوئی حکم ثابت نہ ہوتا ہو تو پھر ہمیں بتایا جائے کہ آخر کسی حکم کے ثبوت کے لیے کس قسم کی نص درکار ہے۔[تفہیمات حصہ سوم ص:۲۲۶ تا ۲۳۵]

اہلِ بادیہ کا ذبیحہ

متن: '' اذكروا اسم الله عليها انتم وكلوها '' [أبو داؤد]

ترجمہ: تم خود اللہ کا نام لے لو اور اُسے کھا لو۔ ۲۰

پس منظر: حضور ﷺ سے ایسے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اہل بادیہ شہر لے کر آتے تھے اور جس کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا تھا کہ انہوں نے جانوروں کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں۔ تو آپؐ نے یہ جواب ارشاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔

تخریج:(۲۰) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنَّ هُنَا اَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُوْنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِى يَذْكُرُوْنَ عَلَيْهَا اسْمَ اللّٰهِ اَمْ لَا ؟ قَالَ : اُذْكُرُوْا اَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا . تابعه محمد بن عبد الرحمن و الدراوردی و أسامة بن حفص .

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اُسَامَةُ ابْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ قَوْمًا يَأْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِىْ أَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا ؟ فَقَالَ : سَمُّوْا عَلَيْهِ اَنْتُمْ وَ كُلُوْهُ . قَالَتْ : وَ كَانُوْا حَدِيثِىْ عَهْدٍ بِالْكُفْرِ .

ابوداؤد نے عن عائشہ کے حوالہ سے مندرجہ ذیل متن نقل کیا ہے۔

أَنَّهُمْ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنَّ قَوْمًا حَدِيثُوْا عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ يَأْتُوْنَ بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِىْ أَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَمْ يَذْكُرُوْا ، اَفَنَأْكُلُ مِنْهَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَمُّوْا [اللّٰه] وَكُلُوْا .

نسائی نے اِنَّ اُنَاسًا مِنَ الْاَعْرَابِ كَانُوْا يَأْتُوْنَا بِلَحْمٍ وَ لَا نَدْرِىْ اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَزَّوَجَلَّ وَكُلُوْا .

چستے سے جمایا ہوا پنیر

متن: " إنی لا أحرّم حلالًا "

ترجمہ: میں ایک حلال چیز کو حرام نہیں کر سکتا۔

پس منظر: ایک مرتبہ آپ سے رومی پنیر کے بارے میں دریافت کیا گیا اور آپ کو بتایا گیا کہ اس پنیر کو اہلِ روم خنزیر کے بچوں کے چستے سے بناتے ہیں۔ آپ نے جواب میں اتنا فرمایا کہ میں ایک حلال چیز کو حرام نہیں کر سکتا اور مزید سائل کی بات کی طرف دھیان نہ دیا۔

ترجمہ: غزوہ تبوک کے موقع پر حضورؐ کے لیے پنیر لایا گیا اور آپؐ نے چھری منگا کر اللہ کا نام لیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے کاٹ کر نوش فرمالیا (ابوداؤد، کتاب الاطعمة) ۲۱

تخریج :(۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ ، قَالَ : ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ ، فَدَعَا بِسِكِّيْنٍ ، فَسَمّٰى وَ قَطَعَ .

تشریح: خطابی نے اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ پنیر چستے سے جمایا جاتا تھا (یعنی جانور کے دودھ پیتے بچے کو کاٹ کر معدہ نکال لیا جاتا اور اس کے ذریعہ سے پنیر بنانے کے لیے دودھ جمایا جاتا تھا) اور یہ صنعت کفار اور مسلمانوں کی مشترکہ تھی۔ ابوداؤد نے یہ روایت اس غرض کے لیے نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے اسے مباح سمجھا کیونکہ بظاہر اس کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ [مختصر سنن ابی داؤد، مرتبہ حامد الفقی جزء خامس ص ۳۲۸]

ترجمہ: ایک لڑائی میں حضورؐ کے پاس پنیر کا ایک ٹکڑا لایا گیا آپؐ نے پوچھا کہاں کا بنا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایران کا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ یہ مردار سے بنتا ہے (یعنی ایسے جانور کے چستے سے جس کو غیر اہل الذبح یعنی مجوسی ذبح کرتے ہیں)۔ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اللہ کا نام لے کر اسے کاٹو اور کھالو۔ ۲۲ (مسند احمد بروایت ابن عباس)

تخریج :(۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِي اَبِي ، ثنا اَسْوَدُ ، ثنا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي غَزَاةٍ ، فَقَالَ : اَيْنَ صُنِعَتْ هٰذِهِ ؟ فَقَالُوْا : بِفَارِسَ ، وَ نَحْنُ نَرٰى اَنَّهُ يُجْعَلُ فِيهِ مَيْتَةٌ ، فَقَالَ : اطْعَنُوْا فِيهَا بِالسِّكِّيْنِ ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا . ذكره شريک مرة اخرى فزاد فيه فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهَا بِالْعِصِيِّ .

تشریح: اس قصے کو ابن عباسؓ کے شاگرد عکرمہ کے حوالہ سے روایت کرنے والا شخص مشہور کذاب جابر جعفی ہے اس لیے یہ روایت قابلِ قبول نہیں۔

عکرمہ ہی کی دوسری روایت جو ابوداؤد طیالسی نے عمرو ابن عمرو کے واسطے سے نقل کی ہے اس میں مردار کا ذکر نہیں بلکہ صرف " طعامٌ يُصْنَعُ بارض العجم " کا ذکر ہے۔ ۲۳ (مسند ابوداؤد حدیث (۲۶۸۴) اب یہ بات تحقیق طلب ہے کہ یہ روایت جس میں پنیر جمانے کے لیے بچہ خنزیر کے چستے کا استعمال جائز قرار دیا گیا ہے کس سند سے وارد ہوئی ہے۔ (ا۔م)

تخریج :(۲۳) حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ رَاٰى جُبْنَةً ، فَقَالَ : مَا هٰذَا ؟ قَالُوْا : طَعَامٌ يُصْنَعُ بِاَرْضِ الْعَجَمِ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : ضَعُوْا فِیْهِ السِّکِّیْنَ وَ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَ کُلُوْا ۔

مستنبط قواعد:۔ اس موضوع پر فقہاء نے جو قواعد مستنبط کیے ہیں ان میں سے ایک قاعدہ یہ ہے کہ " **إن الطعام لا يطرح بالشک** " (محض شک کی بنا پر طعام کو رد نہیں کیا جائے گا) نیز یہ قاعدہ بھی قابل لحاظ ہے کہ " دين الله يسر فيسروا ولا تعسروا ولا تنفروا " اللہ کے دین میں آسانی ہے تم اسے آسان ہی رکھو، سخت نہ بناؤ اور لوگوں کو اس سے متنفر نہ کرو۔ [تفہیمات حصہ سوم ص ۲۲۰- ۲۲۱ ، اشاعت سوم ۱۹۶۹ء]

تسمیہ کا وجوب

متن: " سموا عليه انتم و كلوا " [بخاری ، أبو داؤد ، نسائی ، ابنِ ماجه عن عائشة]

ترجمہ: " تم خود ہی اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو " (اور کھالیا کرو)

پس منظر: ایک گروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا کہ کچھ لوگ (جو نئے نئے مسلمان ہوتے تھے) باہر سے ہماری بستی میں گوشت بیچنے آتے ہیں۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ وہ جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں یا نہیں۔ کیا ہم یہ گوشت کھا سکتے ہیں؟ حضورؐ نے اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔

شافعیہ کا عدم وجوب پر استدلال:۔

اس سے شافعیہ یہ استدلال کرتے ہیں کہ تسمیہ واجب نہیں، کیونکہ اگر یہ واجب ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم شک کی حالت میں اس گوشت کے کھانے کی اجازت نہ دیتے۔

جواب:۔ حالانکہ دراصل یہ حدیث ان کے مدعا کے خلاف پڑتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تسمیہ واجب ہونا عہد نبوی میں مسلمانوں کے درمیان ایک معلوم و معروف مسئلہ تھا، اسی وجہ سے تو لوگ اس گوشت کے متعلق پوچھنے آئے جو نئے نئے مسلمان ہونے والے دیہاتی کاٹ کر لاتے تھے۔ ورنہ یہ سوال پیدا ہی کیوں ہوتا اور پوچھنے کا تکلف ہی کیوں کیا جاتا۔ پھر ان کے سوال کا جو جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا وہ بھی اس خیال کی توثیق کرنے والا تھا۔ اگر ان لوگوں کا خیال صحیح نہ ہوتا اور گوشت کے حلال یا حرام ہونے سے تسمیہ اور عدم تسمیہ کا درحقیقت کوئی اثر نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاف صاف ان سے یہی فرما دیتے کہ ذبیحہ کی حلت کے لیے تسمیہ شرط نہیں ہے، تم لوگ ہر قسم کا گوشت کھا لیا کرو خواہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو۔ لیکن اس کے بجائے حضورؐ نے فرمایا تو یہ کہ تم خود خدا کا نام لے کر کھا لیا کرو۔ اس کا معقول مطلب جو بادنیٰ تامل آدمی کی سمجھ میں آجاتا ہے وہ یہ ہے کہ اوّل تو مسلمان کے ذبح کیے ہوئے گوشت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق تمہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ قاعدے کے مطابق ٹھیک ذبح کیا گیا ہوگا اور اطمینان کے ساتھ اسے کھالینا چاہیے، لیکن اگر تمہارے دل میں کوئی شک رہ ہی جاتا ہے تو رفع وسواس کے لیے خود بسم اللہ کہہ لیا کرو۔

ظاہر ہے کہ مسلمان کے ہر ذبیحے کے متعلق جو شہروں اور دیہات کی دکانوں پر ملتا ہے، آدمی کہاں یہ تحقیق کرتا پھر سکتا ہے، اور شریعت کب اس کو اس تحقیق کا مکلف کرتی ہے کہ اس نے حلال جانور کاٹا ہے یا حرام۔ تذکیہ کیا ہے یا نہیں؟ اور وہ نیا مسلمان ہے یا پرانا، تمام قواعد شریعہ سے واقف ہے یا نہیں۔ بادی النظر میں آدمی کو مسلمان کی ہر چیز کو صحیح سمجھنا چاہیے الا یہ کہ اس کے غلط ہونے کا کوئی ثبوت سامنے آجائے۔ ثبوت کے بغیر جو شک دل میں پیدا ہوا سے وجہ اجتناب بنانے کے بجائے اس طرح کے شک کو بسم اللہ یا استغفر اللہ کہہ کر رفع کر دینا چاہیئے۔ یہ تعلیم ہے جو اس حدیث سے ملتی ہے۔ تسمیہ کے عدمِ وجوب کی کوئی دلیل اس میں نہیں ہے۔

ایسا ہی کمزور استدلال وہ ایک تابعی بزرگ کی اس مرسل روایت سے کرتے ہیں جسے ابوداؤد نے مراسیل میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " ذبيحة المسلم حلال ذكر اسم الله أو لم يذكر أنه إن ذكر لم يذكر إلا اسم الله " مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے خواہ اس نے اللہ کا نام لیا ہو یا نہ لیا ہو، وہ نام لے گا بھی تو ظاہر ہے کہ اللہ ہی کا لے گا " ۔ [۲۴]

تخریج: (۲۴) عَنْ مُسَدَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوٗدَ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنِ الصَّلْتِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذَبِيْحَةُ الْمُسْلِمِ حَلَالٌ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اَوْ لَمْ يَذْكُرْ اِنَّهٗ اِنْ ذَكَرَ لَمْ يَذْكُرْ إِلَّا اسْمَ اللّٰهِ .

یہ حدیث اوّل تو ایک غیر معروف تابعی کی مرسل روایت ہے جس کا یہ وزن کبھی نہیں ہو سکتا کہ متعدد آیات اور مرفوع متصل احادیث سے جس کا وجوب ثابت ہو رہا ہو اسے یہ غیر واجب ثابت کر سکے۔

پھر دیکھنا یہ ہے کہ اگر یہ روایت قطعی صحیح بھی ہو تو کیا واقعی اس سے تسمیہ کا عدمِ وجوب ظاہر ہوتا ہے؟ زیادہ سے زیادہ جو بات اس سے ظاہر ہوتی ہے وہ تو بس یہ ہے کہ کوئی مسلمان اگر خدا کا نام لیے بغیر جانور ذبح کر بیٹھا ہو تو اسے عملاً ترکِ تسمیہ پر محمول کرنے کے بجائے نسیان پر محمول کیا جائے اور یہ سمجھا جائے کہ اگر وہ نام لیتا تو اللہ ہی کا لیتا غیر اللہ کا نہ لیتا، اور اس بنا پر اس کے ذبیحہ کو حلال سمجھ کر کھا لیا جائے۔

اس سے یہ مضمون کہاں نکلتا ہے کہ جو لوگ ذبیحہ پر خدا کا نام لینے کے سرے سے قائل ہی نہ ہوں، اور جن کا نظریہ ہی اس کے خلاف ہو، ان کا ذبیحہ بھی حلال ہے اور سرے سے ذبیحہ پر خدا کا نام لینا ہی ضروری نہیں ہے۔ اس حدیث کے الفاظ کو چاہے کتنا ہی کھینچا اور تانا جائے، اس سے اس مفہوم کی گنجائش نہیں نکلتی۔

یہ ہے کل کائنات ان دلائل کی جو فقہائے شافعیہ تسمیہ کے غیر واجب ہونے پر لائے ہیں۔ کوئی شخص تقلید کی قسم کھا کر بیٹھ گیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ انہیں اٹل دلائل سمجھے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص ان کا تنقیدی جائزہ لے وہ کبھی یہ محسوس کیے بغیر رہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے کہ وجوب تسمیہ کے دلائل کے مقابلے میں یہ کس قدر بے وزن دلائل ہیں۔

پس جانوروں کے گوشت کی حلت کے بارے میں جو شرائط قرآن اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں وہ یہ ہیں کہ:

۱- وہ ان اشیاء میں سے نہ ہو جنہیں اللہ اور اس کے رسول نے فی نفسہ حرام قرار دیا ہے۔

۲- ان کا تذکیہ کیا گیا ہو۔

۳- ان کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

جس گوشت میں یہ تینوں شرائط پوری نہ ہوں وہ طیبات سے خارج اور ان خبائث میں داخل ہے جن کا استعمال اہلِ ایمان کے لیے جائز نہیں ہے۔ [تفہیمات حصہ سوم ص ۲۳۸ تا ۲۴۱]

سوال:- ہمارے ہاں یہ جو مشینی ذبیحہ کی وجہ سے حلال وحرام کی بحث چھڑ گئی ہے اس کا سبب کیا ہے؟

جواب:- ''حلال اور حرام کا معاملہ بڑا نازک ہے اگر ایک دفعہ اس سلسلے میں ڈھیل دے دی جائے تو پھر یہ کسی حد پر بھی نہیں رک سکتا۔ مشرقِ وسطیٰ میں یہی کچھ ہوا ہے۔ بعض مقامات پر ذبیحہ کے معاملے میں لاپروائی اختیار کی گئی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں حلال وحرام کی تمیز ہی اٹھ گئی، اور اب تو بعض جگہ سؤر کا گوشت کھلم کھلا بازاروں میں فروخت ہوتا ہے۔ ایسے معاملات میں ابتدائی غفلت ہی انتہائی نتائج کا سبب بن جاتی ہے۔'' [۵-اے ذیلدار پارک حصہ دوم ص ۱۶۰]

زندہ جانور کے جسم کا کاٹا ہوا گوشت حرام ہے

" ما قطع (أو مابان) من البهيمة و هي حية فهو ميتة .

ترجمہ: جانور سے جو گوشت اس حالت میں کاٹا جائے کہ ابھی وہ زندہ ہو وہ مردار ہے۔ ۲۵

تخریج: (۲۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ ، عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهِیَ مَیْتَةٌ .

تشریح: قرآن میں حکم دیا گیا ہے کہ جب اونٹ زمین پر ٹک جائے تب اسے ذبح کیا جائے۔ ٹکنے کا مطلب صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ وہ زمین پر گر جائیں بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ گر کر ٹھہر جائیں یعنی تڑپنا بند کر دیں اور جان پوری طرح نکل جائے۔ حدیث بالا سے اسی چیز کی وضاحت ہوتی ہے۔ [تفہیم القرآن ۳/۲۲۸ ، الحج حاشیہ ۷۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوّے کی حلت وحرمت

سوال:- کیا کوّے کا گوشت حلال ہے؟ نیز تحریر فرمائیں کہ کون کون سے جانور اور پرندے حرام یا حلال ہیں؟ نیز درمختار کا بعض لوگ حوالہ دیتے ہیں کہ اس میں کوّے کے گوشت کو حلال قرار دیا گیا ہے، یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب :- جن جانوروں کی حرمت کے متعلق قرآن پاک یا حدیث میں تصریح ہے، ان پر تو امت میں اتفاق ہے لیکن جن جانوروں کے بارے میں تصریح نہیں ہے بلکہ اصول بیان کئے گئے ہیں ان کی حلت وحرمت میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ کوّے کے گوشت کے متعلق درالمختار میں لکھا ہے۔

" وَلاَ يَحِلُّ .... الغراب الأبقع الذی یأکلُ الجیَف لانه ملحق بالخبائث قاله المصنف (أی صاحب تنویر الأبصار) ثم قال والخبیث ما تستخبثه الطباع السلیمة " اورحلال نہیں ہے ....

وہ کوّا جس کے رنگ میں سیاہی اور سپیدی ملی جلی ہو اور جو مردار کھاتا ہو، کیونکہ وہ خبائث میں شامل ہے۔ یہ بات مصنف (یعنی صاحب تنویر الابصار) نے لکھی ہے، پھر کہا ہے کہ خبیث وہ ہے جسے سلیم الطبع لوگ گندا اور ناپاک سمجھتے ہیں ۔"

علامہ شامی نے ردُّ المحتار میں اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے :

" أما الغراب الأبقع الذی فیه بیاض و سوادٌ والأسود فهو أنواع ثلاثة ، نوع یلتقط الحبّ ، ولا یأکل الجیف ولیس بمکروهٍ ، ونوع لا یأکل إلا الجیف فإنه مکروه ، وهو الذی سماه المصنف الابقع . ونوع یخلط ، یأکل الحبّ مرة والجیف اخریٰ ، ولم یذکره فی الکتاب ، وهو غیر مکروه عنده .(ای أبی حنیفة) و مکروه عند أبی یوسف .

" ملے جلے رنگ یا سیاہ رنگ کے کوّوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو دانے چگتا ہے اور مردار نہیں کھاتا، وہ مکروہ نہیں ہے۔ دوسرا وہ جو مردار ہی کھاتا ہے۔ وہ مکروہ ہے اور مصنف نے اسی کو ملے جلے رنگ کا کوّا کہا ہے۔ تیسرا وہ جو کبھی مردار کھاتا ہے اور کبھی دانے چگتا ہے۔ مصنف نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ وہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ نہیں ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے۔ [رد المحتار ۵/ ۲۶۶]

اسی کتاب میں مندرجہ بالا بحث کو آپ دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ کون کون سے پرندے حلال ہیں۔

[ترجمان القرآن، ستمبر ۱۹۷۶ء بحوالہ رسائل ومسائل حصہ پنجم ص ۲۴۰-۴۱]۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

(۱) ❁ ترمذی ۱/۳۰۳، ابواب اللباس، باب ما جاء فی لبس الفِراء. ❁ ابنِ ماجه کتاب الاطعمة باب ۶۰ اکل الجبن و السمن، عن سلمان فارسی.

ترمذی نے وفی الباب عن المغیرة که کرهذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعاً الا من هذا الوجه، وروی سفیان وغیره عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان قوله و کان الحدیث موقوفا اصح کہا ہے۔

(۲) ❁ مسلم / ۱/۳۲۶ کتاب الزکاة باب بیان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف. ❁ ترمِذی ۲/۱۲۸، ابواب تفسیر القرآن، سورة بقره، هذا حدیث غریب. انما نعرفه من حدیث فضیل بن مرزوق. ❁ سنن دارمی ۲/۲۱۰. کتاب الرقاق باب ۹ فی اکل الطیب. ❁ مُسندِ احمد ۲/۳۲۸، عن ابی هریرة. ❁ مختصر شُعب الإیمان للبیهقی ص ۱۴۰-۱۴۱.

(۳) ❁ بخاری ۱/۱۳، کتاب الإیمان، باب فضل من استبرأ لدینه. ❁ بخاری ۱/۲۷۵، کتاب البیوع، باب الحلال بین و الحرام بین و بینهما مشتبهات.

کتاب البیوع میں بخاری نے نقل کیا ہے

❁ مسلم ۲/۲۸، کتاب المساقاة و المزارعة. باب اخذ الحلال و ترک الشبهات، عن نعمان بن بشیر. ❁ ابو داؤد ۳/۲۴۳، کتاب البیوع، باب فی اجتناب الشبهات. عن نعمان بن بشیر. ❁ ترمِذی ۱/۲۲۹، ابواب البیوع، باب ما جاء فی ترک الشبهات. ❁ نسائی ۷/۲۴۲، کتاب البیوع، باب اجتناب الشبهات فی الکسب. ❁ ابنِ ماجه کتاب الفتن، باب ۱۴، الوقوف عند الشبهات. نعمان بن بشیر. ❁ سنن دارمی ۲/۱۶۱، کتاب البیوع. باب ۱ فی الحلال بیّن و الحرام بیّن. ❁ مُسندِ احمد ۴/۲۶۷-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۵. ❁ السنن الکبریٰ للبیهقی ۵/۲۶۴، کتاب البیوع. باب طلب الحلال و اجتناب الشبهات ❁ مختصر شُعب الإیمان ص ۱۴۱.

(۴) ❁ مؤطا امام مالک ۲/۱۲۲، کتاب الاقضیة القضاء فی المَرفِقِ. ❁ ابنِ ماجه کتاب الاحکام، باب من بنی فی حقه ما یضر بجاره.

عن ابن عباس اس سند میں جابر جعفی ہے جو متہم ہے۔

❁ سنن دار قطنی ۲/۳۲۱، کتاب البیوع ❁ مُسندِ احمد ۱/۳۱۳ اور ۵/۳۲۷.

(۵) ❁ مسلم ۲/۱۴۷، کتاب الصید و الذبائح، باب تحریم اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر. ❁ ابو داؤد ۳/۳۵۵، کتاب الاطعمة باب النهی عن اکل السباع، عن ابن عباس.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد نے من السبع نقل کیا ہے۔

✿ ترمذی ۱/۲۷۳ ، ابواب الصید ، باب فی کراھیۃ کل ذی ناب و ذی مخلب ✿ ابن ماجہ کتاب الصید ، باب ۱۳ ، اکل کل ذی ناب من السباع ، عن ابن عباس ۔ ✿ سنن دارمی ۲/۱۲ ، کتاب الاضاحی ، باب مالا یوکل من السباع ۔ ✿ مُسند احمد ۱/۲۴۴ ، ۲۸۹ ، وغیرہ عن ابن عباس ۔ ✿ مختصر سنن ابی داؤد ۵/۳۱۵ ، کتاب الاطعمۃ باب النھی عن أکل السباع ۔ حدیث نمبر ۳۶۵۵ ۔

﴿۵﴾ ✿ بخاری ۲/۸۳۰ ، کتاب الذبائح و الصید ، باب أکل کل ذی ناب من السباع ۔ ✿ مسلم ۲/۱۴۷ ، کتاب الصید و الذبائح باب تحریم أکل کل ذی ناب من السباع ✿ ابو داؤد ۳/۳۵۵ ، کتاب الاطعمۃ ، باب النھی عن اکل السباع عن ابی ثعلبۃ ۔ ✿ ترمذی ۱/۲۷۳ ، ابواب الصید ۔ باب فی کراھیۃ اکل ذی ناب و ذی مخلب ۔ عن ابی ثعلبۃ ۔ ✿ نسائی ۷/۲۰۰ ، کتاب الصید و الذبائح ، باب تحریم اکل السباع ۔ عن أبی ثعلبۃ ۔ ✿ ابنِ ماجہ کتاب الصید باب ۱۳ ، باب أکل کل ذی ناب من السباع ، عن أبی ثعلبۃ ۔ ✿ سنن دارمی ۲/۱۲ ، کتاب الاضاحی ، باب مالا یؤکل من السباع ۔ عن ابی ثعلبۃ ۔ ✿ مؤطا امام مالک ۱/۳۲۶ ، کتاب الصید باب تحریم اکل کل ذی ناب من السباع ۔ عن ثعلبۃ الخشنی ۔ ✿ مختصر سنن ابی داؤد ۵/۳۱۵ ، کتاب الصید باب النھی عن أکل السباع حدیث نمبر ۳۶۵۴ ۔ عن ابی ثعلبۃ ۔ ✿ مُسندِ احمد ۴/۱۹۴ ، ابو ثعلبۃ خشنی ۔ بخاری نے کتاب الطب ، مسلم نے کتاب الصید ، ابوداؤد نے کتاب السنۃ اور کتاب الاطعمۃ اور ترمذی نے ابواب الصید اور ابواب السیر میں اور مسند احمد نے ۱/۱۴۷ ، ۴/۱۹۳ - ۱۹۴ پر نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن أکل کل ذی نابٍ من السبع بھی نقل کیا ہے۔

﴿۶﴾ ✿ بخاری ۲/۹۸۰ ، کتاب الأیمان و النذور ، باب قول اللہ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم الخ ✿ بخاری ۲/۱۰۵۸ ، کتاب الاحکام ، باب من لم یسأل اللہ الامارۃ اعانہ اللہ ۔ ص ۹۹۵ اور ص ۱۰۵۸ پر ایک روایت میں و ان أُعْطِیْتَھَا بھی مروی ہے ۔ ✿ مسلم ۲/۴۸ ، کتاب الأیمان و النذور باب ندب من حلف یمینا فرای غیرھا خَیْراً منھا ان یأتی الذی ھو خیر و یکفر عن یمینہ ۔ ✿ مؤطا امام مالک ۱/۳۱۷ ، کتاب الأیمان باب ما تجب فیہ الکفارۃ من الأیمان ۔ ✿ مُسندِ احمد ۵/۶۱-۶۲-۶۳ ۔ عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ ۔

﴿۷﴾ ✿ بخاری ۲/۸۲۳ ، کتاب الذبائح و الصید والتسمیۃ باب صید المعراض ۔

✿ مسلم ۲/۱۴۶ ، کتاب الصید و الذبائح ۔ ✿ ابو داؤد ۳/۱۱۰ ، کتاب الصید ، باب فی الصید ✿ ترمذی ۱/۲۷۲ ابواب الصید ، باب ما جاء فی صید المِعْرَاض ۔ ترمذی نے فھو وقید تک نقل کیا ہے۔

✿ نسائی ۷/۱۸۳ ، کتاب الصید و الذبائح ، باب الکلب یاکل من الصید عن عدی بن حاتم ۔ ✿ ابنِ ماجہ کتاب الصید ، باب ۷ صید المعراض عن عدی بن حاتم ۔

ابن ماجہ نے بھی فھو وقید تک نقل کیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ سنن دارمی ۱۸/۲ ، کتاب الصید باب فی صید المعراض عن عدی بن حاتم .

دارمی نے فإنه وقيذ فلا تأكل روایت کیا ہے۔

✿ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳۶/۹ ، کتاب الصید والذبائح ، باب المعلم یأکل من الصید الذی قد قتل ، عن عدی بن حاتم .

(۸) ✿ بخاری ۸۲۶/۲–۸۲۷ ، کتاب الذبائح و الصید و التسمیة باب التسمیة علی الذبیحة ومن ترک متعمدًا. ✿ بخاری کتاب الشرکة اور کتاب الجهاد میں بھی منقول ہے۔

✿ بخاری ۸۳۱/۲ ، کتاب الذبائح و الصید باب اذا اصاب قوم غنیمة الخ. ✿ مسلم ۱۵۶/۲–۱۵۷ ، کتاب الاضاحی ، باب جواز الذبح بکل ما انهر إلا السن و الظفر ، عن رافع بن خدیج . ✿ ابو داؤد ۱۰۲/۳ ، کتاب الأضاحی باب فی الذبیحة بالمروة ، عن رافع ابن خدیج . ✿ ترمذی ۲۷۴/۱ ، ابواب الصید ، باب فی الزکاة بالقصب وغیره ، عن رافع بن خدیج ✿ نسائی ۲۲۶/۷ ، کتاب الضحایا ، باب فی الذبح بالسن . ✿ ابنِ ماجه کتاب الذبائح باب ۵ ما یذکی به . عن رافع بن خدیج ✿ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۴۷/۹ ، کتاب الصید و الذبائح باب ما یذکی به . عن رافع بن خدیج . ✿مُسندِ احمد– ۱۴۰/۴–۱۴۲ ، عن رافع بن خدیج.

(۹) ✿ ابو داؤد ۱۰۳/۳ ، کتاب الأضاحی ، باب ما جاء فی ذبیحة المتردیة . ✿ ترمِذی ۲۷۳/۱ ، ابواب الصید باب فی الذکاة فی الحلق و اللبة . قال احمد بن منیع : قال یزید بن هارون هذا فی الضرورة . و فی الباب عن رافع بن خدیج و هذا حدیث غریب، لا نعرفه إلا من حدیث حماد بن سلمة ، ولا نعرف لأبی العشراء عن أبیه غیر هذا الحدیث . واختلفوا فی اسم ابی العشراء فقال بعضهم : اسمه أسامة بن قهطم ، و یُقال یسار بن بَرْز ، ویقال ابن بَلز ، ویقال : اسمه عطارِد . ✿ نَسائی ۲۲۸/۷ ، کتاب الضحایا باب ذکر المتردیة فی البئر التی لا یوصل إلی حلقها .

نسائی میں لَاجْزأَك ہے۔

✿ ابنِ ماجه کتاب الذبائح باب ۹ ذکاةُ النادّ من البهائم ابن ماجه میں بھی لَاَجْزأَک مروی ہے۔ ✿ سنن دارمی ۹/۲ ، کتاب الأضاحی باب ۱۲ فی ذبیحة المتردی فی البئر . قال حماد : حملناه علی المتردی ✿ مُسندِ احمد ۳۳۴/۴ . ✿ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۴۶/۹ ، کتاب الصید و الذبائح باب ما جاء فی ذکاة مالا یقدر علی ذبحه إلا برمی أو سلاح .

قال الخطابی : ضعفوا هذا الحدیث لأن راویه مجهول وابو العشراء لا یدری مَن ابوه ولم یرو عنهُ إلا حماد بن سلمة . (حاشیہ دارمی ۹/۲)

(۱۰) ✿ بخاری ۸۲۷/۲ ، کتاب الذبائح و الصید ، باب ما انهر الدم من القصب والمروة والحدید .

✿ بخاری ۸۲۷/۲ اور ۳۰۹/۱ . ✿ ابنِ ماجه کتاب الذبائح باب ۸ ذبیحة المرأة . (مختصر ہے) ✿ السنن الکبریٰ ۲۸۱/۹، کتاب الضحایا باب الذکاة بما انهر الدم الخ

(۱۱) ✿ ابو داؤد ۱۰۲/۳ ، کتاب الأضاحی ، باب فی الذبیحة بالمروة . ✿ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۵۰/۹ ، کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصید والذبائح باب ماجاء فی البهیمة ترید ان تموت فتذبح . ✿ السنن الکبریٰ ۲۸۱/۹ ، کتاب الضحایا ، باب الذکاة بما انهر الدم و فری الأوداج و المذبح ولم یترد ، إلا الظفر والسن . عن رجل من بنی حارثة .

﴿۱۲﴾ ✿ مسلم ۱۴۶/۲ ، کتاب الصید و الذبائح ✿ بخاری ۸۲۸/۲ ، کتاب الذبائح و الصید ، باب الصید إذا غاب عنه یومین أو ثلاثة . بخاری میں فادرکته حیاً فاذبحهُ کافقرہ منقول نہیں ۔

بخاری کی ایک دوسری روایت میں فَاِنْ اَکَلَ ،فَلا تَاْکُلْ کے الفاظ مروی ہیں۔

﴿۱۳﴾ ✿ سنن دار قطنی ۵۴۴/۲ ، باب الصید . ✿ السنن الکبریٰ ۲۷۸/۹ ، کتاب الضحایا ، باب الذکاة فی المقدور علیه ما بین اللبة و الحلق . هذا من وجه ضعیف مرفوعا ولیس بشیء.

﴿۱۴﴾ ✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲۸۰/۹ ، کتاب الضحایا باب کراهة النخع والفرس.

﴿۱۵﴾ ✿ مسلم ۱۴۶/۲ ، کتاب الصید و الذبائح ✿ بخاری ۸۲۸/۲ ، کتاب الذبائح و الصید ، باب الصید إذا غاب عنه یومین أو ثلاثة . بخاری میں فادرکته حیاً فاذبحهُ کافقرہ منقول نہیں ۔

بخاری کی ایک دوسری روایت میں فَاِنْ اَکَلَ ، فَلاَ تَاْکُلْ کے الفاظ مروی ہیں۔

﴿۱۶﴾ ✿ بخاری ۸۲۴/۲ ، کتاب الذبائح و الصید باب الصید إذا غاب عنه یومین أو ثلاثة . ✿ أبو داؤد ۱۱۰/۳ ، کتاب الصید ، باب فی الصید . ابوداؤد میں وَ ان أکل منه فلا تاکل ہے۔

﴿۱۷﴾ ✿ بخاری ۸۲۳/۲ ، کتاب الذبائح و الصید ، باب صید القوس . ✿ مسلم ۱۴۶/۲ ، کتاب الصید والذبائح .
✿ابو داؤد ۱۱۰/۳ ، کتاب الصید باب فی الصید .

﴿۱۸﴾ ✿ ابو داؤد ۱۰۳/۳ ، کتاب الأضاحی ، باب فی الذبیحة بالمروة . ✿ ابنِ ماجه کتاب الذبائح باب ۵ ما یذکی به ، عن عدی بن حاتم .
ابن ماجہ میں بالمروۃ کی جگہ فَلاَ نَجِدُ سِکِّیناً إلّا الظِّرَارَ و شِقَّةَ العَصَا مذکور ہے۔
✿ نَسائی ۲۲۵/۷ ، کتاب الضحایا ، باب اباحة الذبح بالعود ، عن عدی بن حاتم .
نَسائی نے اَمْرِرْ کی جگہ اَنْهِرِ الدَّمَ ذکر کیا ہے اورنَسائی میں قطری کو قُطْرِی ق کے ضمہ سے نقل کیا ہے۔
✿ مُسندِ احمد ۲۵۶/۴ -۲۵۸ ، عن عدی بن حاتم ✿ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲۸۱/۹ ، کتاب الضحایا ، باب الذکاة بما انهر الدم الخ

﴿۱۹﴾ ✿ أبو داؤد ۱۰۹/۳ ، کتاب الصید ، باب فی الصید

﴿۲۰﴾ ✿ بخاری ۱۱۰۰/۲، کتاب التوحید ، باب السؤال باسماء الله و الإستعاذة بها . ✿ بخاری ۸۲۸/۲ پر کتاب الذبائح و الصید میں مندرجہ ذیل سند اور متن سے روایت ذکر کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ ابو داؤد ۱۰۴/۳ ، کتاب الأضاحی ، باب ما جاء فی أکل اللحم لا یدری اذکر اسم اللّٰہ علیہ أم لا .

✿ نسائی ۲۳۷/۷ ، کتاب الضحایا ، باب ذبیحة من لم یعرف ، عن عائشة .

✿ ابنِ ماجہ کتاب الذبائح باب ۴ التسمیة عند الذبح . ✿ سنن دارمی ۱۱/۲ ، کتاب الأضاحی باب اللحم یوجد فلا یدری اذکر اسم اللّٰہ علیہ أم لا . ✿ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳۹/۹ ، کتاب الصید و الذبائح . باب من ترک التسمیة وهو ممن تحل ذبیحته . ✿ مختصر سنن أبی داؤد ۱۲۲/۴ ، کتاب الضحایا باب ما جاء فی أکل اللحم لا یدری اذکر اسم اللّٰہ علیہ ام لا .

﴿۲۱﴾ ✿ أبو داؤد ۳۵۹/۳ ، کتاب الاطعمة باب أکل الجبن . ✿ مختصر سنن أبو داؤد ۳۲۸/۵ ، مرتبہ حامد الفقی قال أبو حاتم الرازی : الشعبی لم یسمع من ابن عمر ، وذکر غیر واحد : انه سمع من ابن عمر ، اخرج البخاری و مسلم فی صحیحهما حدیث الشعبی عن ابن عمر ، وفیه : قاعدتُ ابن عمر سنتین ، أو سنة ونصفاً . وفی اسناد حدیث ابن عمر ، فی الجبنة ابراهیم بن عیینة أخو سفیان بن عیینة قال أبو حاتم الرازی : شیخ یأتی بمناکیر . وسئل ابو داؤد السجستانی عن إبراهیم بن عیینة ، و عمران بن عیینة ، و محمد بن عیینة ؟ فقال : کلهم صالح . و حدیثهم قریب من قریب . ✿ مُسندِ أحمد ۲۳۴/۱ — ۳۰۲ . ✿ السنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۱۰ ، کتاب الضحایا ، باب أکل الجبن .

﴿۲۲﴾ ✿ مُسندِ احمد ۳۰۲/۱ — ۳۰۳ .

﴿۲۳﴾ ✿ مُسندِ أبی داؤد الطیالسی جزء ۳۵۰/۱۱ ، حدیث نمبر ۲۶۸۴ . ✿ السنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۱۰ ، کتاب الضحایا ، باب أکل الجبن . عن ابن عباس .

﴿۲۴﴾ ✿ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۴۰/۹ . ✿ کنز العمال ۲۶۱/۶ ، کتاب الذبح بحوالہ أبو داؤد فی مراسیله عن الصلت موسلا . عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں راشد بن سعد سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

ذَبِیحَةُ الْمُسْلِمِ حَلَالٌ سَمّٰی اَوْ لَمْ یُسَمِّ مَالَمْ یَتَعَمَّدْ وَ الصَّیْدُ کَذٰلِکَ .

✿ کنز العمال ۲۶۴/۶ ، کتاب الذبح .

﴿۲۵﴾ ✿ ابو داؤد ۱۱۱/۳ ، کتاب الصید ، باب فی الصید قطع منه قطعة . ✿ ابنِ ماجہ الصید ، باب ماقطع من البهیمة وهی حیة ، عن ابنِ عمر . ابنِ ماجہ میں ما قطع من البهیمة وهی حیة ، فما قطع منها فهو میتة ہے۔

ترمذی ، دار قُطنی ، دارمی ، المصنف وغیرہ میں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں **قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِینَةَ وَهُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَ یَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ : مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِیمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ** . ترمذی نے هذا حدیث غریب لا نعرفه إلا من حدیث زید ابن اسلم و العمل علی هذا عند أهل العلم ، و أبو واقد اللیثی اسمه الحارث بن عوف .

✿ ترمذی ۲۷۳/۱ ، أبواب الصید ، باب ما جاء ما قطع من الحیّ فهو میّت . ✿ دار قطنی ۲۹۲/۴ ، باب الصید والذبائح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الخ ۞ سنن دارمی ۲۰/۲ ، کتاب الصید ، باب ۹ فی الصید یبین منه العضو . ۞ مُسندِ احمد ۲۱۸/۵ ، ابو واقد اللیثی ۞ المصنف عبد الرزاق ۴۹۴/۴ . ۞ السنن الکبریٰ للبیهقی ۲۴۵/۹ ، کتاب الصید و الذبائح . باب ما قطع من الحیّ فهو میتة . عن ابی واقد اللیثی . ۞تفسیر ابنِ کثیر ۲۲۲/۳ ، سورة الحج زیرآیت فإذا وجبت جنوبها الاٰیة .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ۲

بدعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعت

لغوی اور اصطلاحی مفہوم اور اقسام واثرات

لفظ " بدعت " کی تشریح :

کسی فعل کو بدعتِ مذمومہ قرار دینے کے لیے صرف یہی بات کافی نہیں ہے کہ وہ نبی ﷺ کے زمانے میں نہ ہوا تھا۔ لغت کے اعتبار سے تو ضرور ہر نیا کام بدعت ہے مگر شریعت کی اصطلاح میں جس بدعت کو ضلالت قرار دیا گیا ہے اس سے مراد وہ نیا کام ہے جس کے لیے شرع میں کوئی دلیل نہ ہو، جو شریعت کے کسی قاعدے یا حکم سے متصادم ہو، جس سے کوئی ایسا فائدہ حاصل کرنا یا کوئی ایسی مضرّت رفع کرنا متصوّر نہ ہو جس کا شریعت میں اعتبار کیا گیا ہے۔ جس کا نکالنے والا اسے خود اپنے اوپر یا دوسروں پر اس ادّعا کے ساتھ لازم کرے کہ اس کا التزام نہ کرنا گناہ اور کرنا فرض ہے۔ یہ صورت اگر نہ ہو تو مجرد اس دلیل کی بنا پر کہ " فلاں کام حضورؐ کے زمانے میں نہیں ہوا " اسے " بدعت " بمعنی ضلالت نہیں کہا جا سکتا۔ بخاری نے کتاب الجمعہ میں چار حدیثیں نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ عہدِ رسالت اور عہدِ شیخین میں جمعہ کی صرف ایک اذان ہوتی تھی، حضرت عثمانؓ نے اپنے دور میں ایک اذان کا ① اور اضافہ کر دیا۔ لیکن اسے بدعتِ ضلالت کسی نے بھی قرار نہیں دیا بلکہ تمام اُمت نے اس نئی بات کو قبول کر لیا۔ بخلاف اس کے انہی حضرت عثمانؓ نے منیٰ میں قصر کرنے کے بجائے پوری نماز پڑھی تو اس پر اعتراض کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ صلوٰۃ ضُحٰی کے لیے خود بدعت اور احداث کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ " إنها لمن احسن ما أحدثوا " (یہ اُن بہترین نئے کاموں میں سے ہے جو لوگوں نے نکال لیے ہیں) " بدعة و نعمت البدعة " (بدعت ہے اور اچھی بدعت ہے) " ما احدث الناس شيئا أحبّ إلىّ منها " (لوگوں نے کوئی ایسا نیا کام نہیں کیا ہے جو مجھے اس سے زیادہ پسند ہو) [رسائل ومسائل حصہ چہارم ص ۱۳۲]

---

① علامہ عینی نے عمدۃ القاری کتاب الجمعۃ میں عبد بن حمید سے حضرت عثمانؓ کے دور کی اذان والا واقعہ بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج :(۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، انا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ أَبِيْ بَكْرٍ . وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ ، وَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ ، وَ يُصَلِّي الرَّجُلُ . فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ ، فَقَالَ عُمَرُ ، إِنِّيْ أَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ ، لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ ، فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرٰى وَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ ، قَالَ عُمَرُ : نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَ الَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ .

ترجمہ : حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں، میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا۔ دیکھا کہ لوگ مختلف ٹولیوں میں متفرق طور پر نماز پڑھ رہے ہیں۔ کوئی تنہا اپنی ہی نماز پڑھ رہا ہے اور کوئی کچھ لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے یہ منظر دیکھ کر حضرت عمرؓ نے فرمایا: بخدا کاش میں انہیں ایک قاری کے تحت اکھٹے کر دیتا تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔ پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعبؓ کی اقتداء پر اکھٹے کر دیا۔ عبدالرحمٰنؓ کا بیان ہے کہ میں دوسری رات بھی حضرت عمرؓ کی معیت میں نکلا تو لوگ اپنے قاری کی امامت میں نماز پڑھ رہے تھے، یہ منظر دیکھ کر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ " نعمت البدعة هذه " کسی اچھی ہے یہ بدعت الخ.

بدعت کی اقسام

بدعت کی پانچ اقسام جن کا ذکر امام نووی ① نے شرح مسلم میں کیا ہے اور علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں جس کی توثیق کی ہے۔ خود احادیث پر غور کرنے سے ہر شخص کی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ بدعت سے مراد اگر ہر وہ نیا کام ہو جو حضور ﷺ کے زمانے میں نہیں ہوا، تو ایسا ہر نیا کام بدعتِ ضالہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی پانچ اقسام بنتی ہیں۔ مثال کے طور پر ملاحظہ کیجئے :-

① کتاب الجمعة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱- نبی ﷺ نے اپنے عہد میں قرآن مجید کو ایک مصحف کی شکل میں مرتب نہیں کیا تھا، صحابہ کرامؓ نے بعد میں اسے مصحف کی شکل میں مرتب کر کے لکھوایا اور پھر اسی مستند نسخے کی نقلیں شائع کرائیں۔ یہ نیا کام ضرور تھا، لیکن دین کی حفاظت کرنے کے لیے اس کی ضرورت تھی، اس لیے یہ بدعتِ واجبہ تھی۔

۲- نبی ﷺ کے زمانے میں جمعہ کی ایک اذان ہوتی تھی حضرت عثمانؓ نے ایک اور اذان رائج کی۔ یہ بھی ایک نیا کام تھا، لیکن مدینہ کی آبادی بڑھ جانے کے بعد جمعہ کے لیے لوگوں کو جمع کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تھی اس لیے صحابہ کرامؓ نے اسے قبول کیا۔ یہ بدعت مستحبہ تھی۔

۳- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ حج کے لیے یا اونٹوں پر جاتے تھے، یا پیدل۔ آج لوگ موٹر اور ہوائی جہاز اور بحری جہاز پر جارہے ہیں۔ یہ بھی نیا کام ہے، مگر ایک عبادت کو ادا کرنے کے لیے وہ طریقہ اختیار کیا جارہا ہے جو شریعت میں ممنوع نہیں ہے اور کسی قاعدہ شرعی سے متصادم نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ بدعتِ مباح ہے۔

۴- نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد میں اسلامی حکومت اور اسلامی فوج کی علامت کے طور پر جھنڈے استعمال ضرور کیے گئے ہیں مگر اُن کو سلامی نہیں دی گئی۔ جھنڈوں کی سلامی کو حرام قرار دینے کے لیے کوئی نص نہیں ہے، لیکن یہ فعل اسلام کے مجموعی مزاج سے مناسبت نہیں رکھتا، اس لیے یہ بدعتِ مکروہہ ہے۔

۵- حضورؐ کے زمانے میں عورتیں مسجد میں خوشبو لگا کر بجنے والے زیور پہن کر نہیں آتی تھیں، اور اس فعل سے آپؐ نے بالفاظ صریح منع کیا ہے۔ لہٰذا اب اگر عورتیں اس حالت میں آئیں تو یہ بدعتِ مُحرّمہ ہے۔

بدعت کی یہ پانچ اقسام خود احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتی ہیں۔ [مکاتیب ص ۷۸-۷۹، مورخہ ۵ جولائی ۶۳ء]

کیا تراویح باجماعت بدعتِ ضلالہ ہے؟

متن : کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ "[۲]

تشریح : شرعی اصطلاح میں جس چیز کو بدعت کہتے ہیں، اس کی کوئی قسم حسنہ نہیں ہے، بلکہ ہر بدعت سیئہ اور ضلالہ ہی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے " کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ " البتہ لغوی اعتبار سے محض نئی بات کے معنی میں بدعت حسنہ بھی ہوسکتی ہے اور سیئہ بھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز تراویح باجماعت کے بارے میں " نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ " کے الفاظ جو فرمائے تھے، اُن میں بدعت سے مراد اصطلاحی بدعت نہیں، بلکہ لغوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بدعت ہی ہوسکتی ہے اس لیے اسے بدعت کی ایک قسم ''حسنہ'' قرار دینے کے لیے دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

اس بات کو سمجھنے کے لیے پہلے بدعت کا شرعی مفہوم سمجھ لینا چاہیئے پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا نماز تراویح باجماعت کا طریقہ رائج کرنا اس مفہوم کے اعتبار سے بدعت کی تعریف میں آتا بھی ہے؟

عربی زبان میں بدعت کا لفظ قریب قریب اس معنی میں استعمال ہوا ہے جس میں لفظ ''جدّت'' ہم اردو میں استعمال کرتے ہیں۔ یعنی ایک نئی بات جو پہلے نہ ہوئی ہو یا جس کی کوئی مثال موجود نہ ہو۔ لیکن شریعت میں یہ لفظ اس وسیع مفہوم میں استعمال نہیں ہوتا۔ نہ اس مفہوم میں نئی چیز یا نئے کام اور طریقے کو گمراہی قرار دیا گیا ہے۔ شرعی اصطلاح میں بدعت سے مراد یہ ہے کہ جن مسائل و معاملات کو دینِ اسلام نے اپنے دائرے میں لیا ہے، اُن میں کوئی ایسا طرزِ فکر یا طرزِ عمل اختیار کرنا جس کے لیے دین کے اصلی مآخذ میں کوئی دلیل وحجّت موجود نہ ہو۔ اس تعریف کی رُو سے وہ مسائل و معاملات یا مسائل و معاملات کے وہ پہلو، جن سے دین نفیاً یا اثباتاً کوئی تعرّض نہیں کرتا جن کے متعلق صاحبِ شریعت نے خود فرمادیا کہ ''أَنْتُمْ أعلمُ بأمور دنیاکم'' بدعت وسنت کی بحث سے خود بخود خارج ہوجاتے ہیں۔ کسی چیز کے بدعت ہونے یا نہ ہونے کا سوال صرف انہی اُمور میں پیدا ہوتا ہے جن میں انسان کی رہنمائی کرنا دین نے اپنے ذمہ لیا ہے، اور جن میں اللہ اور اس کے رسولؐ نے احکام دیئے ہیں، یا اصولی ہدایات فرمائی ہیں، خواہ وہ عقائد اور خیالات وتصوّرات کے باب سے تعلق رکھتے ہوں، یا اخلاق سے، یا عبادات اور مذہبی رسوم سے، یا معاشرت، تمدّن، سیاست، معیشت اور دوسری ان چیزوں سے جنہیں عام طور پر دنیاوی معاملات سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان اُمور میں جب کوئی ایسی بات کی جائے گی جس کے مآخذ کا حوالہ خدا کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی تعلیم وہدایت میں نہ دیا جاسکتا ہو، یا جن کے حق میں دین کے ان مآخذ اصلیہ سے کوئی معقول دلیل نہ پیش کی جاسکتی ہو، تو وہ بدعت ہوگی، اور اگر وہ کتاب وسنّت کی تعلیمات کے خلاف پڑتی ہو تو اس پر محض بدعت کا نہیں بلکہ فسق اور معصیّت کا اطلاق ہوگا۔

بدعت کے شرعی مفہوم کی اس تشریح کے بعد یہ بات محتاجِ کلام نہیں رہتی کہ اس معنی میں جو چیز بدعت ہو، اس کے حسنہ ہونے کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ وہ تو لازماً سیئہ ہی ہوگی اور اس کو سیئہ ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ دین نام ہے اس نظام کا، جو خدا اور اس کے رسولؐ کی تعلیم وہدایت پر مبنی ہو، اور اس نظام میں بہر حال ایسی کوئی چیز داخل نہیں ہوسکتی جو اس تعلیم وہدایت پر مبنی نہ ہو۔ ایسی کوئی چیز جب بھی اس میں داخل ہوگی، اس نظام کے مزاج اور اس کی ترکیب کو بگاڑ دے گی۔ پھر کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ کوئی بگاڑنے والی چیز حسنہ بھی ہو۔

اب دیکھیئے کہ حضرت عمرؓ نے جس چیز کو ''اچھی بدعت'' کہا تھا، کیا واقعی اسی معنی میں بدعت تھی، جس میں کوئی شے اصطلاحِ شرع میں بدعت قرار پاسکتی ہے؟

جہاں تک نفسِ تراویح کا تعلق ہے۔ یعنی رمضان میں نماز عشا کے بعد قیامِ لیل، وہ تو صرف جائز ہی نہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مندوب اور مسنون بھی ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے، اس کو دوسرے دنوں کے قیام لیل سے زیادہ اہمیت دی ہے، اور خود اس پر عمل فرمایا ہے۔ جہاں تک اس کے جماعت کے ساتھ پڑھنے کا تعلق ہے اس پر بھی حضورؐ کے زمانہ میں اور حضور ﷺ کے علم میں عمل ہوا ہے اور آپؐ نے اسے جائز رکھا ہے چنانچہ مسند احمد میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ مسجد نبویؐ میں مختلف مقامات پر مختلف لوگ رمضان میں رات کے وقت نماز پڑھتے تھے جس کو جتنا قرآن یاد ہوتا، وہ اتنا ہی پڑھتا اور کسی کے ساتھ ایک، کسی کے ساتھ پانچ، کسی کے ساتھ سات یا کم وبیش مقتدی کھڑے ہو جاتے تھے۔ پھر جہاں تک ایک جماعت میں سب کو جمع کر کے ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھنے کا تعلق ہے، اس پر بھی نبی ﷺ نے خود کئی مرتبہ عمل فرمایا ہے۔ ترمذی، ابوداؤد اور دوسری کتب سنن میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ایک رمضان کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ مہینہ ختم ہونے میں سات دن باقی تھے کہ رات کے وقت حضور ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ تہائی شب گزر گئی، پھر ایک دن چھوڑ کر ایک روز سحری کے وقت تک پڑھاتے رہے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اور رمضان کا حال بیان فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے دو یا تین دن مسلسل نماز تراویح پڑھائی۔ پھر تیسرے یا چوتھے روز جب لوگ جمع ہوئے تو آپؐ نماز پڑھانے کے لیے نہ نکلے، اور بعد میں اس کی وجہ یہ بیان کی کہیں یہ فرض نہ قرار دے دی جائے۔ ؎

اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ تو مسنون تھا اب جس چیز کو نئی بات کہا جا سکتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس طریقہ کو ہمیشہ کے لیے جاری کر دیا۔ اس چیز کو بدعت اس لیے نہیں کہا جا سکتا کہ حضور ﷺ نے ہمیشہ جماعت کے ساتھ تراویح نہ پڑھانے کی وجہ صرف یہ بیان فرمائی تھی کہ کہیں یہ لوگوں پر فرض نہ قرار دے دی جائے۔ یہ وجہ خود اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ آپؐ کے نزدیک یہ طریقہ رائج ہونا اور تمام حیثیتوں سے تو پسندیدہ تھا، البتہ فرض قرار پا جانے کا اندیشہ اس میں مانع تھا کہ آپؐ اسے رائج فرمائیں۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد اس اندیشہ کے لیے کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ کیونکہ کسی دوسرے شخص کا عمل کسی چیز کے شریعت میں فرض ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ اس لیے حضرت عمرؓ نے حضور ﷺ کے اس منشا کو پورا کر دیا، جو آپ کی توجیہ میں مضمر تھا۔ یعنی یہ کہ طریقہ رائج تو ہو مگر مشروع اور مسنون طریقہ کی حیثیت سے، نہ کہ فرض کی حیثیت سے، اس پر بعض لوگوں کو جب بدعت ہونے کا شبہ ہوا تو حضرت عمرؓ نے یہ کہہ کر اسے رد کر دیا کہ "یہ اچھی بدعت ہے" یعنی یہ نئی بات تو ہے مگر اس نوعیت کی نئی بات نہیں ہے جسے شریعت میں مذموم قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام صحابہؓ نے بالاتفاق اس طریقہ کے رواج کو قبول کیا اور اُن کے بعد ساری امت اس پر عمل کرتی رہی، ورنہ کون یہ تصور کر سکتا ہے کہ شرعی اصطلاح میں جس چیز کو بدعت کہتے ہیں، اسے رائج کرنے کا ارادہ حضرت عمرؓ کے دل میں پیدا ہوتا اور صحابہ کی پوری جماعت بھی آنکھیں بند کر کے اسے قبول کر لیتی۔ [رسائل ومسائل حصہ سوم ص: ۳۵۷ تا ۳۶۲]

تخریج: (۲) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى، قَالَ: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ ، وَ اشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ : صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ ، وَ يَقُوْلُ : بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ يَقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَ الْوُسْطٰى ، وَ يَقُوْلُ : اَمَّا بَعْدُ : فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ الخ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطاب (خطبہ) ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ میں شدت آ جاتی (اور ایسی کیفیت ہو جاتی) کہ گویا ایسے لشکر سے ڈرانے والے ہوتے تھے کہ صبح وشام وہ لشکر ٹوٹ پڑنے والا ہے نیز یہ فرماتے کہ میری بعثت اور قیامت کی آمد ایسی ہے جیسے یہ دو انگلیاں یعنی اپنی شہادت کی انگلی اور وسط والی انگلی کو ملاتے اور فرماتے کہ اللہ کی حمد وستائش کے بعد یہ بات جان لو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور راستہ سے بہتر راستہ محمد ﷺ کا اختیار و بیان کردہ راستہ ہے اور سب کاموں سے برے کام نئے ایجاد کردہ کام ہیں اور ہر بدعت (نیا کام) ضلالت وگمراہی ہے۔

تخریج:(۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ ، فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ، ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ ، فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ ، قَالَ : قَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَ ذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ .

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھی، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر دوسری رات بھی آپ نے نماز پڑھی تو نمازیوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا۔ پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ پھر جمع ہوئے تو رسول اللہ ﷺ (حجرے) سے باہر تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم لوگوں نے کیا اسے میں نے دیکھا ہے۔ مجھے باہر آنے سے بجز اس اندیشہ وخوف کے کسی چیز نے نہیں روکا کہ کہیں (یہ نماز) تم پر فرض قرار نہ دے دی جائے۔ (یاد رہے) یہ رمضان کا واقعہ ہے۔

اس مقام پر قَالَ اَمَّا بَعْدُ ، فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَ لٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ .

ترجمہ: اما بعد کے بعد فرمایا: ''تم لوگوں کی موجودگی مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ کر دی جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور معاملہ اسی حالت پر رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعت کے اثرات کی ذمہ داری

متن: " مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا " [۴]

ترجمہ: یعنی جس نے کسی نئی گمراہی کا آغاز کیا جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک ناپسندیدہ ہو، تو اس پر لوگوں کے گناہ کی ذمہ داری عائد ہوگی جنھوں نے اس کے نکالے ہوئے طریقہ پر عمل کیا، بغیر اس کے کہ خود ان عمل کرنے والوں کی ذمہ داری میں کوئی کمی ہو۔ [تفہیم القرآن ۲/۲۶، الاعراف حاشیہ ۳۰]

تخریج: (۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ: اِعْلَمْ، قَالَ: مَا اَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّهٗ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ مِيْتَتْ بَعْدِيْ، كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا . هذا حديث حسن . و محمد بن عيينة هذا هو مصيصىّ شامى . و كثير بن عبد الله هو ابن عمرو بن عوف المزنى .

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری مُردہ یعنی نظر انداز شدہ یا (متروک العمل) سنت کو زندہ کیا اس کے لیے اس شخص جتنا اجر و ثواب ہوگا جس نے اس پر عمل کیا۔ ان کے اجر میں سے بغیر کسی کمی کے اسے پورا اجر دیا جائے گا اور جس نے بدعت ضلالۃ ایجاد کی (یعنی دین میں نیا کام شروع کیا) جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ اور نہ اس کے رسول کی نظر میں پسندیدہ ہے۔ تو اس کی گردن پر اتنا گناہوں کا بوجھ ہوگا جتنا اس پر کوئی عمل کرے گا لوگوں کے گناہوں کے بھار میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متن : " لا تقتل نفس ظلما إلا كان على ابن ادم الأول كفل من دمها لأنه أول من سنّ القتل "

ترجمہ : دنیا میں جو انسان بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جاتا ہے اُس کے خونِ ناحق کا ایک حصّہ آدم علیہ السلام کے اس پہلے بیٹے کو پہنچتا ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، کیونکہ قتلِ انسان کا راستہ سب سے پہلے اسی نے کھولا تھا۔ ۵

تشریح : (انسانوں) کا یہ گروہ کسی کا خلف تھا تو کسی کا سلف بھی تھا۔ اگر کسی گروہ کے اسلاف نے اس کے لیے فکر و عمل کی گمراہیوں کا ورثہ چھوڑا تھا تو خود وہ بھی اپنے اخلاف کے لئے ویسا ہی ورثہ چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوا۔ اگر ایک گروہ کے گمراہ ہونے کی کچھ ذمہ داری اس کے اسلاف پر عائد ہوتی ہے تو اس کے اخلاف کی گمراہی کا اچھا خاصا بار خود اس پر بھی عائد ہوتا ہے۔ اسی بنا پر (قرآن میں) فرمایا کہ ہر ایک کے لیے دوہرا عذاب ہے۔ ایک عذاب خود گمراہی اختیار کرنے کا اور دوسرا عذاب دوسروں کو گمراہ کرنے کا۔ ایک سزا اپنے جرائم کی اور دوسری سزا دوسروں کے لیے جرائم پیشگی کی میراث چھوڑ آنے کی۔

[مندرجہ بالا احادیث سے] معلوم ہوا کہ جو شخص یا گروہ کسی غلط خیال یا غلط رویہ کی بناڈالتا ہے وہ صرف اپنی ہی غلطی کا ذمہ دار نہیں ہوتا بلکہ دنیا میں جتنے انسان اس سے متاثر ہوتے ہیں اُن سب کے گناہ کی ذمہ داری کا بھی ایک حصہ اس کے حساب میں لکھا جاتا رہتا ہے اور جب تک اس کی اس غلطی کے اثرات چلتے رہتے ہیں اس کے حساب میں ان کا اندراج ہوتا رہتا ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر شخص اپنی نیکی یا بدی کا صرف اپنی ذات کی حد تک ہی ذمہ دار نہیں ہے بلکہ اس امر کا بھی جواب دہ ہے کہ اس کی نیکی یا بدی کے کیا اثرات دوسروں کی زندگیوں پر مرتب ہوئے۔

مثال کے طور پر ایک زانی کو لیجئے۔ جن لوگوں کی تعلیم و تربیت سے، جن کی صحبت کے اثر سے، جن کی بُری مثالیں دیکھنے سے، اور جن کی ترغیبات سے اس شخص کے اندر زنا کاری کی صفت نے ظہور کیا وہ سب اس کے زنا کار بننے میں حصہ دار ہیں۔ اور خود اُن لوگوں نے اوپر جہاں جہاں سے اس بدنظری بدنیتی اور بدکاری کی میراث پائی ہے وہاں تک اس کی ذمہ داری پہنچتی ہے حتّٰی کہ یہ سلسلہ اس اولین انسان پر منتہی ہوتا ہے جس نے سب سے پہلے نوعِ انسانی کو خواہشِ نفس کی تسکین کا یہ غلط راستہ دکھایا۔ یہ اُس زانی کے حساب کا وہ حصہ ہے جو اس کے ہم عصروں اور اس کے اسلاف سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر وہ خود بھی اپنی زنا کاری کا ذمہ دار ہے۔ اُس کو بھلے اور بُرے کی جو تمیز دی گئی تھی، اس میں ضمیر کی جو طاقت رکھی گئی تھی، اس کے اندر ضبطِ نفس کی جو قوت ودیعت کی گئی تھی، اس کو نیک لوگوں سے خیر و شر کا جو علم پہنچا تھا، اس کے سامنے اخیار کی جو مثالیں موجود تھیں، اس کو صنفی بدعملی کے برے نتائج سے جو واقفیت تھی ان میں سے کسی چیز سے بھی اس نے فائدہ نہ اُٹھایا اور اپنے آپ کو نفس کی اُس اندھی خواہش کے حوالے کر دیا جو صرف اپنی تسکین چاہتی تھی خواہ وہ کسی طریقہ سے ہو۔ یہ اس کے حساب کا وہ حصہ ہے جو اس کی اپنی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر یہ شخص اُس بدی کو جس کا اکتساب اس نے کیا اور جسے خود اپنی سعی سے وہ پرورش کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا، دوسروں میں پھیلانا شروع کرتا ہے۔ کسی مرضِ خبیث کی چھوت کہیں سے لگا لاتا ہے اور اسے اپنی نسل میں اور خدا جانے کن کن نسلوں میں پھیلا کر نہ معلوم کتنی زندگیوں کو خراب کر دیتا ہے۔ کہیں اپنا نطفہ چھوڑ تا آتا ہے اور جس بچہ کی پرورش کا بار اسے خود اُٹھانا چاہیئے تھا اسے کسی اور کی کمائی کا ناجائز حصہ دار، اس کے بچوں کے حقوق میں زبردستی کا شریک، اس کی میراث میں ناحق کا حق دار بنا دیتا ہے اور اِس حق تلفی کا سلسلہ نہ معلوم کتنی نسلوں تک چلتا رہتا ہے۔ کسی دوشیزہ لڑکی کو پھسلا کر بداخلاقی کی راہ ڈالتا ہے اور اس کے اندر وہ بُری صفات اُبھار دیتا ہے جو اس سے منعکس ہو کر نہ معلوم کتنے خاندانوں اور نسلوں تک پہنچتی ہیں اور کتنے گھر بگاڑ دیتی ہیں۔ اپنی اولاد، اپنے اقارب، اپنے دوستوں اور اپنی سوسائٹی کے دوسرے لوگوں کے سامنے اپنے اخلاق کی ایک بُری مثال پیش کرتا ہے اور نہ معلوم کتنے آدمیوں کے چال چلن خراب کرنے کا سبب بن جاتا ہے جس کے اثرات بعد کی نسلوں میں مدتہائے دراز تک چلتے رہتے ہیں۔ یہ سارا فساد جو اس شخص نے سوسائٹی میں برپا کیا، انصاف چاہتا ہے کہ یہ بھی اس کے حساب میں لکھا جائے اور اس وقت تک لکھا جاتا رہے جب تک اس کی پھیلائی ہوئی خرابیوں کا سلسلہ دنیا میں چلتا رہے۔

اس پر نیکی کو بھی قیاس کر لینا چاہیے۔ جو نیک ورثہ اپنے اسلاف سے ہم کو ملا ہے اُس کا اجر اُن سب لوگوں کو پہنچنا چاہیے جو ابتدائے آفرینش سے ہمارے زمانہ تک اُس کے منتقل کرنے میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ پھر اس ورثہ کو لے کر اسے سنبھالنے اور ترقی دینے میں جو خدمت ہم انجام دیں گے اس کا اجر ہمیں بھی ملنا چاہیے۔ پھر اپنی سعی خیر کے جو نقوش و اثرات ہم دنیا میں چھوڑ جائیں گے انہیں بھی ہماری بھلائیوں کے حساب میں اس وقت تک برابر درج ہوتے رہنا چاہیے جب تک یہ نقوش باقی رہیں اور ان کے اثرات کا سلسلہ نوعِ انسانی میں چلتا رہے اور ان کے فوائد سے خلقِ خدا متمتع ہوتی رہے۔

جزا کی یہ صورت جو قرآن پیش کر رہا ہے، ہر صاحبِ عقل انسان تسلیم کرے گا کہ صحیح اور مکمل انصاف اگر ہو سکتا ہے تو اِسی طرح ہو سکتا ہے۔ اس حقیقت کو اگر اچھی طرح سمجھ لیا جائے تو اس سے اُن لوگوں کی غلط فہمیاں بھی دور ہو سکتی ہیں جنہوں نے جزاء کے لیے اِسی دنیا کی موجودہ زندگی کو کافی سمجھ لیا ہے، اور اُن لوگوں کی غلط فہمیاں بھی جو یہ گمان رکھتے ہیں کہ انسان کو اس کے اعمال کی پوری جزاء تناسخ کی صورت میں مل سکتی ہے۔ دراصل ان دونوں گروہوں نے نہ تو انسانی اعمال اور ان کے اثرات ونتائج کی وسعتوں کو سمجھا ہے اور نہ منصفانہ جزا اور اس کے تقاضوں کو۔ ایک انسان آج اپنی پچاس ساٹھ سال کی زندگی میں جو اچھے یا بُرے کام کرتا ہے ان کی ذمہ داری میں نہ معلوم اوپر کی کتنی نسلیں شریک ہیں جو گزر چکیں اور آج یہ ممکن نہیں کہ انہیں اس کی جزاء یا سزا پہنچ سکے۔ پھر اس شخص کے یہ اچھے یا بُرے اعمال جو وہ آج کر رہا ہے اس کی موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جائیں گے بلکہ ان کے اثرات کا سلسلہ آئندہ صدہا برس تک چلتا رہے گا، ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں تک پھیلے گا اور اس کے حساب کا کھاتہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک یہ اثرات چل رہے ہیں اور پھیل رہے ہیں۔ کس طرح ممکن ہے کہ آج ہی اِس دنیا کی زندگی میں اس شخص کو اس کے کسب کی پوری جزاء مل جائے درآں حالے کہ ابھی اس کے کسب کے اثرات کا لاکھواں حصہ بھی رُونما نہیں ہُوا ہے۔ پھر اس دنیا کی محدود زندگی اور اس کے محدود امکانات سرے سے اتنی گنجائش ہی نہیں رکھتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہاں کسی کو اس کے کسب کا پورا بدلہ مل سکے۔ آپ کسی ایسے شخص کے جرم کا تصور کیجیے جو مثلاً دنیا میں ایک جنگِ عظیم کی آگ بھڑکاتا ہے اور اس کی اس حرکت کے بے شمار بُرے نتائج ہزاروں برس تک اربوں انسانوں تک پھیلتے ہیں۔ کیا کوئی بڑی سے بڑی جسمانی، اخلاقی، روحانی، یا مادی سزا بھی، جو اس دنیا میں دی جانی ممکن ہے، اُس کے اِس جرم کی پوری منصفانہ سزا ہو سکتی ہے؟ اسی طرح کیا دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا انعام بھی، جس کا تصور آپ کر سکتے ہیں، کسی ایسے شخص کے لیے کافی ہو سکتا ہے جو مدۃ العمر نوعِ انسانی کی بھلائی کے لیے کام کرتا رہا ہو اور ہزاروں سال تک بے شمار انسان جس کی سعی کے ثمرات سے فائدہ اُٹھائے چلے جا رہے ہوں۔ عمل اور جزاء کے مسئلے کو اس پہلو سے جو شخص دیکھے گا اُسے یقین ہو جائے گا کہ جزا کے لیے ایک دوسرا ہی عالم درکار ہے جہاں تمام اگلی اور پچھلی نسلیں جمع ہوں، تمام انسانوں کے کھاتے بند ہو چکے ہوں، حساب کرنے کے لیے ایک علیم و خبیر خدا انصاف کی کُرسی پر متمکن ہو، اور اعمال کا پورا بدلہ پانے کے لیے انسان کے پاس غیر محدود زندگی اور اس کے گردوپیش جزا و سزا کے غیر محدود امکانات موجود ہوں۔

پھر اسی پہلو پر غور کرنے سے اہل تناسخ کی ایک اور بنیادی غلطی کا ازالہ بھی ہو سکتا ہے جس میں مبتلا ہو کر انہوں نے آواگون کا چکر تجویز کیا ہے۔ وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھے کہ صرف ایک ہی مختصر سی پچاس سالہ زندگی کے کارنامے کا پھل پانے کے لیے اُس سے ہزاروں گُنی زیادہ طویل زندگی درکار ہے، کجا کہ اس پچاس سالہ زندگی کے ختم ہوتے ہی ہماری ایک دوسری اور پھر تیسری ذمہ دارانہ زندگی اِسی دنیا میں شروع ہو جائے اور ان زندگیوں میں بھی ہم مزید ایسے کام کرتے چلے جائیں جن کا اچھا اور بُرا پھل ہمیں ملنا ضروری ہو۔ اِس طرح تو حساب بے باق ہونے کے بجائے اور زیادہ بڑھتا ہی چلا جائے گا اور اس کے بے باق ہونے کی نوبت کبھی آہی نہ سکے گی۔ [تفہیم القرآن ۲/۲۶، الاعراف حاشیہ ۳۰]

تخریج: (۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا الْأَعْمَشُ ، ثني عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

﴿۱﴾ ✿ بخاری ۱/۲۶۹ ، کتاب الصوم ، باب فضل من قام رمضان ۔ ✿ مؤطا امام مالک کتاب الصلوٰة فی رمضان ، ما جاء فی قیام رمضان۔ مؤطا میں نعم البدعة .....تک ہے

﴿۲﴾ ✿ مسلم ۱/۲۸۴ – ۲۸۵ ، کتاب الجمعة باب خطبة الجمعة ۔ ✿ أبو داؤد ۴/۲۰۰ ، کتاب السنة ، باب فی لزوم السنة عن عرباض بن سارية ۔ ابوداؤد نے وَ اِیَّاکُم وَ مُحدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ کُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ نقل کیا ہے۔

✿ نَسائی ۳/۱۸۸ ، کتاب العیدین باب کیف الخطبة ۔ ✿ ابنِ ماجه المقدمة باب ۷ اجتناب البدع و الجدل ۔ ✿ سنن دارمی مقدمة باب ۱۶ ص ۴۴ ، اتباع السنة اور باب ۲۳ ص ۶۱ فی کراهية اخذ الرای ۔ ✿ مُسندِ أحمد ۳/۳۱۰– ۳۷۱ ، ۴/۱۲۶– ۱۲۷ نسائی میں ہے وَ شَرُّ الْاُمور محدثاتها و کل محدثة بدعة ، وکل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار الخ ۔ ✿ جامع بیان العلم و فضله ۲/۲۲۲ ۔

﴿۳﴾ ✿ بخاری ۱/۱۵۲ ، کتاب التهجد ، باب تحریض النبی صلی اللّٰه علیه وسلم علیٰ قیام اللیل و النوافل من غیر إیجاب الخ ۔ ✿ بخاری ۱/۲۶۹ ، کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان ۔

﴿۴﴾ ✿ ترمذی ۲/۹۶ ابواب العلم ، باب الأخذ بالسنة و إجتناب البدعة ۔ ✿ ابنِ ماجه المقدمة ، باب ۱۵ ، من أحياء سنة قد أُميتت ۔ عن کثیر ن عبد اللّٰه عن أبيه ، عن جدہٖ ۔

﴿۵﴾ ✿ بخاری ۱/۴۰۹ ، کتاب الانبياء ، باب خلق ادم و ذريته ۔ ✿ بخاری ۲/۱۰۱۴ ، کتاب الديات باب قول اللّٰه ومن أحياها الخ ۔ کے تحت عبداللہ بن مسعودؓ کے واسطے سے مروی روایت میں لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ اِلاَّ کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِنْهَا منقول ہے ۔ اور بخاری ۲/۱۰۸۸ کتاب الاعتصام والسنة باب اثم من دعا إلی ضلالة او سنّ سنّة سيئة لقول اللّٰه ومن اوزار الذين يضلونهم بغير علم کے تحت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلاَّ کَانَ عَلَی ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِنْهَا وَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ ۔ عَنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلاً ہے۔

✿ ترمذی ۲/۹۶ ۔ ابواب العلم ، باب ماجاء إن الدال علی الخير کفاعله ۔ ترمذی نے بھی مَا من نفس تقتل نقل کیا ہے۔ عن عَبْدُاللّٰه بن مسعودؓ ۔ هٰذا حديث حسن صحيح ۔

✿ مُسندِ أحمد ۱/۴۳۳ ، عن عبد اللّٰه بن مسعودؓ ۔ مسند احمد میں بھی مَا مِنْ نفسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا ہی منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ۳

دورِ جاہلیّت کی یادگاریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دورِ جاہلیّت کی یادگاریں

قحبہ گری، فوٹو، تصویر اور مجسّمہ سازی وغیرہ

☆ تین کام دورِ جاہلیت کی یادگار۔

☆ گھر، گھوڑے اور عورت میں نحوست۔

☆ فال گیری اور شگون ۔

☆ کیا ہر ماہ کا آخری بدھ منحوس ہوتا ہے؟۔

☆ کاہن کی حیثیت۔

☆ گانے بجانے والی لونڈیوں کی خرید وفروخت۔

☆ ثقافت اور آرٹ۔

☆ قحبہ گری اور اسلام۔

☆ قحبہ گری دور جاہلیت کی یادگار۔

☆ فوٹو اور مجسمہ سازی - استثنائی صورتیں۔

☆ زندہ اور مرے ہوئے لیڈروں کی تصاویر۔

☆ امتحانات کے لیے فوٹو کا جواز۔

☆ مجسمہ سازی، تصویر کشی اور فوٹو گرافی احادیثِ نبوی کی روشنی میں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی روایت ۔ ابو جحیفہؓ کی روایت - ابوزرعہؒ کی روایت - حضرت علیؓ کی روایت - ابن عباسؓ کی روایت ۔ ابن مسعودؓ کی روایت - ابن عمرؓ کی روایت - حضرت عائشہؓ کی مزید روایات - جابر بن عبداللہؓ کی روایت ۔ ابوطلحہ کی روایت - ابن عمرؓ کی روایت ۔ وہ روایات جن میں رخصت کا پہلو ہے ۔ آپ ﷺ کا چھوڑا ہوا ضابطہ اور صحابہؓ کا طرزِ عمل، حضرت عمرؓ کا طرزِ عمل - حضرت علیؓ کا طرزِ عمل ۔ فقہ حنفی اور تصویر سازی، تصویر سازی اور فقہ مالکی - چند مزید قابلِ فہم باتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تین کام دورِ جاہلیّت کی یادگار

ایک مرتبہ حضرت ابوالدرداء نے کسی شخص سے جھگڑا کرتے ہوئے اس کی ماں کو گالی دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا '' تم میں ابھی تک جاہلیت موجود ہے !''۔

حضورؐ نے فرمایا: '' تین کام جاہلیت کے ہیں، دوسروں کے نسب پر طعن کرنا، ستاروں کی گردش سے فال لینا اور مردوں پر نوحہ کرنا ''۔

تشریح: اسلام کی اصطلاح میں جاہلیت سے مراد ہر وہ طرزِ عمل ہے جو اسلامی تہذیب وثقافت، اور اسلامی اخلاق وآداب اور اسلامی ذہنیت کے خلاف ہو۔

جاہلیت کا لفظ قرآن مجید میں چار جگہ استعمال ہوا ہے ایک سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ میں جہاں فرمایا کہ عورتیں سابق دور جاہلیت جیسی سج دھج نہ دکھاتی پھریں۔ دوسرا آل عمران کی آیت نمبر ۱۵۴ میں، جہاں اللہ کی راہ میں لڑنے سے جی چرانے والوں کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ '' اللہ کے بارے میں حق کے خلاف جاہلیت کے سے گمان رکھتے ہیں'' تیسرے سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۵۰ میں جہاں خدا کے قانون کے بجائے کسی اور قانون کے مطابق اپنے مقدمات کا فیصلہ کرانے والوں کے متعلق فرمایا گیا۔ ''کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں'' چوتھے سورۂ فتح آیت نمبر ۲۶ میں، جہاں کفار مکہ کے اس فعل کو ''حمیّت جاہلیہ'' کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے کہ انہوں نے محض تعصّب کی بنا پر مسلمانوں کو عمرہ نہ کرنے دیا۔ [تفہیم القرآن ۹۱/۴ ، الاحزاب حاشیہ ۴۹]

تخریج: (۱) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ وَ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يُنَازِعُهُ : يَا ابْنَ فُلَانَةَ لِأُمٍّ كَانَ يُعِيرُهُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ إِنَّ فِيكَ جَاهِلِيَّةً ، قَالَ : أَجَاهِلِيَّةُ كُفْرٍ أَوْ إِسْلَامٍ؟ قَالَ : بَلْ جَاهِلِيَّةُ كُفْرٍ ، قَالَ : فَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَوْ كُنْتُ ابْتَدَأْتُ إِسْلَامِيَ يَوْمَئِذٍ. قَالَ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ عَمَلِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ، لَا يَدَعُهُنَّ النَّاسُ : اَلطَّعْنُ بِالْأَنْسَابِ ، وَ الْإِسْتِمْطَارُ بِالْكَوَاكِبِ ، وَالنِّيَاحَةُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر، گھوڑے اور عورت میں نحوست

متن: عن ابی حسّان الاعرج انّ رجلین دخلا علی عائشة و قالا ان اباهریرة یحدّث ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یقول انما الطّیرة فی المرأة و الدّابة و الدّار . فقالت و الّذی انزل الفرقان علی ابی القاسم ما ھکذا کان یقول ولکن یقول کان اھل الجاھلیة یقولون : الطیرة فی المرأة و الدّابة و الدار . ثم قرأت عائشة " ما اصاب من مصیبة فی الأرض ولا فی انفسکم الاّ فی کتاب من قبل نبرأھا .

ترجمہ: ابوحسان اعرج سے روایت ہے کہ دو آدمی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ "بدشگونی تو صرف عورت، گھوڑے اور گھر میں ہے۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے قرآن ابوالقاسم (یعنی آنحضرتؐ) پر نازل کیا ہے، آپؐ یوں نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ آپؐ یہ کہا کرتے تھے کہ اہلِ جاہلیت عورت، گھوڑے اور گھر میں نحوست و بدشگونی کے قائل تھے۔ پھر حضرت عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی: کوئی مصیبت زمین میں اور تمہارے نفوس میں نہیں آتی مگر اس کے رونما ہونے سے پہلے وہ ایک نوشتے میں لکھی ہوئی ہوتی ہے۔[۲]

اُم المؤمنین کی اس تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے جو روایت بیان کی ہے وہ غالباً صحیح الفاظ میں نقل نہیں ہوئی ہے۔ تاہم اگر اس کو درست بھی مان لیا جائے تو اس کی ایک معقول توجیہہ بھی ہو سکتی ہے۔ نحوست کا ایک مفہوم تو وہم پرستانہ ہے جسے اسلام سے کوئی علاقہ نہیں ہے لیکن نحوست کا ایک دوسرا علمی مفہوم بھی ہے۔ اس سے مراد کسی چیز کا ناموافق اور ناسازگار ہونا ہے یہ مفہوم معقول بھی ہے اور شریعت میں معتبر بھی۔ چنانچہ حدیث میں مکان کے منحوس ہونے کا جہاں ذکر ہے وہاں مطلب یہ نہیں ہے کہ مکان میں کوئی ایسی وہمی چیز موجود ہے جو رہنے والوں کی قسمت بگاڑ دیتی ہے بلکہ اس کا مدعا یہ ہے کہ تجربے اور مشاہدے نے اس مکان کو سکونت کے لیے ناموافق ثابت کر دیا ہے۔ بسا اوقات کسی مرض کے متعدد مریض ایک مکان میں یکے بعد دیگرے رہتے چلے آتے ہیں یہاں تک کہ مرض کے زہریلے اثرات وہاں مستقل طور پر جاگزیں ہو جاتے ہیں۔ اب اگر تجربے سے معلوم ہو جائے کہ جو وہاں رہا وہ اس مرضِ خاص میں مبتلا ہو گیا تو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ مکان اب سکونت کے لیے ناموافق ہو گیا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ طاعون اور دق کے معاملے میں یہ بات بارہا تجربے سے ثابت ہو چکی ہے۔ احادیث میں بھی یہ حکم موجود ہے کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہو وہاں سے بھاگو بھی نہیں اور قصداً وہاں جاؤ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ ۳۔ ایسا ہی معاملہ عورت اور گھوڑے کا بھی ہے۔ اگر متعدد آدمیوں کو ایک گھوڑے کی سواری ناموافق آئی ہو، یا متعدد آدمی ایک عورت سے یکے بعد دیگرے نکاح کر کے خاص مرض کے شکار ہوئے ہوں تو یہی سمجھا جائے گا کہ اس گھوڑے یا اس عورت میں کوئی نامعلوم خرابی ہے۔ [رسائل ومسائل حصہ دوم ص ۱۰۹- ۱۱۰] (بحوالہ ترجمان القرآن، ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ جنوری ۱۹۵۳ء)

تخریج: ﴿۲﴾ عَنْ اَبِیْ حَسَّانٍ ، اَنَّ رَجُلَیْنِ دَخَلاَ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا ، فَقَالَا : اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ یَقُوْلُ : اِنَّمَا الطِّیَرَةُ فِی الْمَرْأَةِ ، وَ الدَّابَّةِ ، وَالدَّارِ ، فَقَالَتْ : وَالَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰكَذَا كَانَ یَقُوْلُ ، وَ لٰكِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَقُوْلُوْنَ : اِنَّمَا الطِّیَرَةُ فِی الْمَرْأَةِ ، وَ الدَّابَّةِ ، وَالدَّارِ ، ثُمَّ قَرَأَتْ : مَا اَصَابَ مِنْ مُصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَبْرَأَهَا .

﴿۲﴾ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْعَدْلُ ، ثنا یَحْیَ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ، انبا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، انبا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ اَبِیْ حَسَّانٍ الْاَعْرَجِ ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَقُوْلُوْنَ : اِنَّمَا الطِّیَرَةُ فِی الْمَرْأَةِ ، وَ الدَّابَّةِ ، وَالدَّارِ ، ثُمَّ قَرَأَتْ : مَا اَصَابَ مِنْ مُصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَبْرَأَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ .

هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه .

تخریج: ﴿۳﴾ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :اَخْبَرَنِیْ حَبِیْبُ ابْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ سَعْدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ یُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُوْنِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَ اَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا ، فَقُلْتُ : اَنْتَ سَمِعْتَهٗ یُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا یُنْكِرُهٗ قَالَ : نَعَمْ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فال گیری اور شگون

" النیاقة و الطرق و الطیر من الجبت "

" جانوروں کی آوازوں سے فال لینا، زمین پر جانوروں کے نشانات قدم سے شگون نکالنا اور فال گیری کے دوسرے طریقے سب "جبت" کے قبیل سے ہے " ۴

تشریح: جبت کے اصلی معنی بے حقیقت، بے اصل اور بے فائدہ چیز کے ہیں۔ اسلام کی زبان میں جادو، کہانت (جوتش) فال گیری، ٹونے ٹوٹکے، شگون اور مہورت اور تمام دوسری وہمی و خیالی باتوں کو جبت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

پس جبت کا مفہوم وہی ہے جسے ہم اردو زبان میں اوہام کہتے ہیں اور جس کے لیے انگریزی میں (Superstition) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ [تفہیم القرآن ۱/۳۵۹، النساء حاشیہ ۸۱]

تخریج: (۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، ثنا یَحْیٰ، ثنا عَوْفٌ، ثنا حَیَّانٌ، قَالَ غَیْرُ مُسَدَّدٍ، حَیَّانُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: ثنا قَطَنُ بْنُ قَبِیْصَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلْعِیَافَةُ، وَ الطِّیَرَةُ، وَ الطَّرْقُ ① مِنَ الْجِبْتِ.

کیا ہر ماہ کا آخری بدھ منحوس ہوتا ہے

" اخر اربعاء فی الشهر یوم نحس مستمر "

" ابن مردویہ اور خطیب بغدادی کی روایت ہے کہ مہینے کا آخری بدھ منحوس ہے جس کی نحوست مسلسل جاری رہتی ہے "۔ ۵

" یوم الاربعاء یوم نحس مستمر "

(طَبَرانی کی روایت ہے کہ) بدھ کا دن پیہم نحوست کا دن ہے۔

---

① الطرق الزجر، و العیافة الخط.. قال عوف: العیافة زجر الطیر، والطرق الخط یخط فی الأرض (ابو داؤد ۴/۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۵) ابو الوزیر ، صَاحِبُ دِیْوَانِ الْمَھْدِیِّ ، اَسْنَدَ الْحَدِیْثَ عَنِ الْمَھْدِیِّ . رَوٰی عَنْهُ مَسْلَمَةُ بْنُ الصَّلْتِ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ الرَّزَّازُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَیْنِ الْخَرْقِیُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ ابْنِ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ صَالِحِ الْھَاشِمِیُّ ، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ الصَّلْتِ ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَزِیْرِ صَاحِبُ دِیْوَانِ الْمَھْدِیِّ ، حَدَّثَنَا الْمَھْدِیُّ ، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ اَبِیْهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، اَنَّهٗ قَالَ : اٰخِرُ اَرْبَعَاءَ مِنَ الشَّھْرِ یَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٌّ .

تشریح: ان احادیث میں بدھ کے دن کو منحوس کہا گیا ہے۔ لیکن مندرجہ بالا دونوں احادیث ضعیف ہیں۔ پہلی حدیث کو ابن جوزی موضوع کہتے ہیں۔ ابن رجب نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے حافظ سخاوی کہتے ہیں کہ جتنے طریقوں سے یہ منقول ہوئی ہے وہ سب واہی ہیں اور طبرانی کی روایت کو بھی محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

بعض اور روایات جو اس سلسلے میں ہیں ان میں یہ باتیں بھی مروی ہیں کہ بدھ کو سفر نہ کیا جائے، لین دین نہ کیا جائے، ناخن نہ کٹوائے جائیں، مریض کی عیادت نہ کی جائے اور یہ کہ جذام اور برص اسی روز شروع ہوتے ہیں۔ مگر یہ تمام روایات ضعیف ہیں اور ان پر کسی عقیدے کی بنا نہیں رکھی جا سکتی۔ محقق مُناوی کہتے ہیں: " **توقی الاربعاء علی جهة الطیرة وظن اعتقاد المنجمین حرام شدید التحریم ، اذ الایام کلها للّٰه تعالٰی ، لا تنفع ولا تضر بذاتها** " " بدفالی کے خیال سے بدھ کے دن کو منحوس سمجھ کر چھوڑنا اور نجومیوں کے سے اعتقادات اس باب میں رکھنا حرام ہے کیونکہ سارے دن اللہ کے ہیں، کوئی دن بذات خود نہ نفع پہنچانے والا ہے نہ نقصان" علامہ آلوسی کہتے ہیں " سارے دن یکساں ہیں، بدھ کی کوئی تخصیص نہیں۔ رات دن میں کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جو کسی کے لیے اچھی اور کسی دوسرے کے لیے بری نہ ہو۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کسی کے لیے موافق اور کسی کے لیے ناموافق حالات پیدا کرتا رہتا ہے"۔ [تفہیم القرآن ۵/ ۲۳۶-۲۳۵، القمر حاشیہ ۱۶]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کاہن کی حیثیت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بعض لوگوں نے نبی ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا، آپؐ نے فرمایا وہ کچھ نہیں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بعض اوقات تو وہ ٹھیک بتا دیتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ ٹھیک بات جو ہوتی ہے اسے کبھی کبھار جن لے اڑتے ہیں اور جا کر اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتے ہیں، پھر وہ اس کے ساتھ جھوٹ کی بہت سی آمیزش کر کے ایک داستان بنا لیتا ہے۔ [تفہیم القرآن ۳/۵۲۵، الشعراء حاشیہ ۱۴۱]

تخریج: (۲) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ: سَأَلَ اُنَاسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدُّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهِ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ.

گانے بجانے والی لونڈیوں کی خرید وفروخت

متن: لا يحل بيع المغنيات ولا شراؤهن ولا التجارة فيهن ولا اثمانهن.

ترجمہ: مغنیہ عورتوں کا بیچنا اور خریدنا اور ان کی تجارت کرنا حلال نہیں ہے اور نہ ان کی قیمت لینا حلال ہے۔ ~~~~~

تخریج: (۷) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: ثنا وَكِيْعٌ عَنْ خَلَّادِ الصَّفَّارِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْمُغَنِّيَاتِ، وَلَا شِرَاؤُهُنَّ، وَلَا التِّجَارَةُ فِيْهِنَّ، وَلَا اَثْمَانُهُنَّ. وَفِيْهِنَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متن: اکل ثمنهن حرام . ۸؎

ایک دوسری روایت میں آخری فقرے کے الفاظ یہ ہیں) ان کی قیمت کھانا حرام ہے۔

تخریج: (۸) حَدَّثَنَا ابْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: ثنی اَبِی عَنْ خَلَّادٍ الصَّفَّارِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اَكْلُ ثَمَنِهِنَّ حَرَامٌ.

متن: لا یحل تعلیم المغنیات ولا بیعهن ولا شراؤهن و ثمنهن حرام" ۹؎

" لونڈیوں کو گانے بجانے کی تعلیم دینا اور ان کی خرید و فروخت کرنا حلال نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔

تخریج: (۹) حَدَّثَنِی عُبَيْدُ بْنُ آدَمَ بْنِ اَبِی اِيَاسٍ الْعَسْقَلَانِیُّ، قَالَ: ثنا اَبِی، قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِلَابِیِّ، عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ، قَالَ: وَ ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مطرح بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ تَعْلِيمُ الْمُغَنِّيَاتِ، وَلَا بَيْعُهُنَّ، وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَ ثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ.

وَقد نزل تصديق ذٰلك فی كتاب اللّٰه ومن الناس من يشتری لهو الحديث الی اخر الأية.

ترمذی میں اسی روایت کو امامہ باہلی کے حوالہ سے مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کیا گیا ہے۔

(۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، نا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ، وَ لَا تَشْتَرُوهُنَّ، وَ لَا تُعَلِّمُوهُنَّ، وَ لَا خَيْرَ فِی تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَ ثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ.

وفی مثل هذا نزلت هذه الأية، ومن الناس من يشتری لهو الحديث لِيُضِلَّ عَنْ سبيل اللّٰه الأية. هذا حديث غريب، انما يروى من حديث القاسم عن ابی امامة، والقاسم ثقة، وعلی بن يزيد يضعف فی الحديث قاله محمد بن اسماعيل.

(۹) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْقَيْنَةَ وَ بَيْعَهَا وَ ثَمَنَهَا وَ تَعْلِيمَهَا، وَ الْاِسْتِمَاعَ اِلَيْهَا. قرأ ومن الناس من يشتری لهو الحديث.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متن: من جلس الٰی قینة یسمع منها صُبّ فی اذنیه الآنک یوم القیامة . ۱۰

ترجمہ: ''جو شخص گانے والی لونڈی کی مجلس میں بیٹھ کر اس کا گانا سُنے گا قیامت کے روز اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا''۔

تشریح: اس سلسلے میں بات بھی جان لینی چاہیے کہ اس زمانے میں گانے بجانے کی ''ثقافت'' تمام تر، بلکہ کلیۃً لونڈیوں کی بدولت زندہ تھی، آزاد عورتیں اس وقت تک ''آرٹسٹ'' نہ بنی تھیں۔ اسی لیے حضورؐ نے مغنیات کی بیع وشراء کا ذکر فرمایا اور ان کی فیس کو قیمت کے لفظ سے تعبیر کیا اور گانے والی خاتون کے لیے قینہ کا لفظ استعمال کیا جو عربی زبان میں لونڈی کے لیے بولا جاتا ہے۔

تخریج: (۱۰) وَرَوَی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَلَسَ اِلٰی قَيْنَةٍ يَسْمَعُ مِنْهَا صُبَّ فِي اُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ثقافت اور آرٹ

جب نبی ﷺ کی دعوت کفار مکہ کی تمام کوششوں کے باوجود پھیلتی چلی جا رہی تھی تو نضر بن حارث نے قریش کے لوگوں سے کہا کہ جس طرح تم اس شخص کا مقابلہ کر رہے ہو اس سے کام نہ چلے گا۔ یہ شخص تمہارے درمیان بچپن سے ادھیڑ عمر کو پہنچا ہے۔ آج تک وہ اپنے اخلاق میں تمہارا سب سے بہتر آدمی تھا۔ سب سے زیادہ سچا اور سب سے بڑھ کر امانت دار تھا۔ اب تم کہتے ہو کہ وہ کاہن ہے، ساحر ہے، شاعر ہے، مجنون ہے۔ آخر ان باتوں کو کون باور کرے گا؟ کیا لوگ ساحروں کو نہیں جانتے کہ وہ کس قسم کی جھاڑ پھونک کرتے ہیں؟ کیا لوگوں کو معلوم نہیں کہ کاہن کس قسم کی باتیں بنایا کرتے ہیں؟ کیا لوگ شعر و شاعری سے ناواقف ہیں؟ کیا لوگوں کو جنون کی کیفیات کا علم نہیں ہے؟ ان الزامات میں سے آخر کون سا الزام محمدؐ پر چسپاں ہوتا ہے کہ اس کا یقین دلا کر تم عوام کو اس کی طرف توجہ کرنے سے روک سکو گے۔ ٹھہرو، اس کا علاج میں کرتا ہوں۔ اس کے بعد وہ مکہ سے عراق گیا اور وہاں سے شاہانِ عجم کے قصے اور رستم و اسفندیار کی داستانیں لا کر اس نے قصہ گوئی کی محفلیں برپا کرنا شروع کر دیں تا کہ لوگوں کی توجہ قرآن سے ہٹے اور وہ ان کہانیوں میں کھو جائیں۔ (سیرۃ ابن ہشام، ۱/۳۲۰ - ۳۲۱) یہی روایت اسباب النزول میں واحدی نے کلبی اور مقاتل سے نقل کی ہے اور ابن عباسؓ نے اس پر مزید اضافہ کیا ہے کہ نضر نے اس مقصد کے لیے گانے والی لونڈیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی خریدی تھیں۔ جس کسی کے متعلق وہ سنتا کہ نبی ﷺ کی باتوں سے متاثر ہو رہا ہے اس پر اپنی ایک لونڈی مسلط کر دیتا اور اس سے کہتا کہ اسے خوب کھلا پلا اور گانا سنا تاکہ تیرے ساتھ مشغول ہو کر اس کا دل ادھر سے ہٹ جائے۔ یہ قریب قریب وہی چال تھی جس سے قوموں کے اکابر مجرمین ہر زمانے میں کام لیتے رہے ہیں۔ وہ عوام کو کھیل تماشوں اور رقص و سرود (کلچر) میں غرق کر دینے کی کوشش کرتے ہیں، تاکہ انہیں زندگی کے سنجیدہ مسائل کی طرف توجہ کرنے کا ہوش ہی نہ رہے اور اس عالم مستی میں ان کو سرے سے یہ محسوس ہی نہ ہونے پائے کہ انہیں کس تباہی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔[تفہیم القرآن ۹/۴،لقمان حاشیہ ۶]

قحبہ گری اور اسلام

(۱) متن : لا مساعاة فی الإسلام

نبی ﷺ نے اعلان فرمادیا کہ '' اسلام میں قحبہ گری کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے'' ۱۱ (ابوداؤد بروایت ابن عباسؓ ، باب فی ادعاء ولد الزنا)

تخریج:〈۱۱〉 حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ، ثنا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ سَلْمٍ . يعنى ابْنَ اَبِى الذَّيَّالِ ، حَدَّثَنِى بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا مُسَاعَاةَ فِى الْاِسْلَامِ اَلْحَدِيْث .

(۲) رافعؓ بن خدیج کی روایت ہے کہ آپ نے مہر البغی یعنی زنا کے معاوضے کو خبیث اور شر المکاسب ناپاک اور بدترین آمدنی قرار دیا۔۱۲ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

تخریج:〈۱۲〉 حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ، قَالَ : نا يَحْىَ بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ ، قَالَ : سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِىِّ ، وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ ، وَ كَسْبُ الْحَجَّامِ .

مسلم میں رافع بن خدیج سے مروی ایک اور روایت:

〈۱۲〉 حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : انا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ ، عَنْ يَحْىَ بْنِ اَبِى كَثِيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِى اِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : حَدَّثَنِى رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ ، وَ مَهْرُ الْبَغِىِّ خَبِيْثٌ ، وَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کسب البغی یعنی پیشہ زنا سے کمائی ہوئی آمدنی کو حرام ٹھہرایا۔ ۱۳ (بخاری، مسلم، احمد)

تخریج : (۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ، قَالَ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ ، عَنْ اَبِیْهِ ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ ، وَ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَ کَسْبِ الْبَغِیِّ الحدیث .

(۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثنا عَفَّانُ ، ثنا شُعْبَةُ ، اَخْبَرَنِیْ عَوْنُ بْنُ جُحَیْفَةَ ، قَالَ : رَاَیْتُ اَبِیْ اشْتَرٰی حَجَّامًا ، فَاَمَرَ بِالْمَحَاجِمِ ، فَکُسِرَتْ ، قَالَ : فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِکَ ، فَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَ ثَمَنِ الْکَلْبِ ، وَ کَسْبِ الْبَغِیِّ الخ

(۴) ابو مسعود عقبہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ آپ نے مہر البغی کا لین دین ممنوع قرار دیا۔ ۱۴ (صحاح ستہ، احمد)

تخریج : (۱۴) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ ، عَنْ مَالِکٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ ، وَ مَهْرِ الْبَغِیِّ وَ حُلْوَانِ الْکَاهِنِ.

(۵) نهٰی رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم عن کسب الامة حتی یعلم من این هو .

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لونڈی سے کوئی آمدنی وصول کرنا ممنوع قرار دیا جب تک کہ یہ نہ معلوم ہو کہ یہ آمدنی اسے کہاں سے حاصل ہوتی ہے۔ ۱۵ (ابوداؤد کتاب الاجارہ)

تخریج : (۱۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ – یعنی ابْنِ هُرَیْرٍ – عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ – هُوَ ابْنُ خَدِیْجٍ – قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ کَسْبِ الْاَمَةِ حَتّٰی یُعْلَمَ مِنْ اَیْنَ هُوَ ؟

(۶) نهانا نبیّ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم عن کسب الامة الا ما عملت بیدها وقال هکذا باصابعه نحو الخبز ، والغزل والنفش .

رافع بن رفاعہ انصاری کی روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ہم کو لونڈی کی کمائی سے منع کیا بجز اُس کے جو وہ ہاتھ کی محنت سے حاصل کرے، اور آپ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یوں، جیسے روٹی پکانا، سوت کاتنا، یا اُون اور روئی دھنکنا'' ۱۶ (مسند احمد، ابوداؤد کتاب الاجارۃ)

تخریج : (۱۶) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، ثنا عِکْرِمَةُ ، حَدَّثَنِیْ طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ قَالَ : جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ اِلٰی مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ ، فَقَالَ : لَقَدْ نَهَانَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیَوْمَ، فَذَکَرَ اَشْیَاءَ، وَ نَھٰی عَنْ کَسْبِ الْاَمَۃِ اِلَّا مَا عَمِلَتْ بِیَدِھَا ، وَقَالَ : ھٰکَذَا باصبعہ نحو الخُبْزِ وَ الْغَزْلِ ، وَ النَّفْشِ .

(۷) اس معنی میں ایک روایت ابو داؤد اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس میں کسب الاماء (لونڈیوں کی کمائی) اور مہر البغی (زنا کی آمدنی) وصول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ۱۷ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی اس آیت کے منشا کے مطابق قحبہ گری کی اُن تمام صورتوں کو مذہباً ناجائز اور قانوناً ممنوع قرار دے دیا جو اس وقت عرب میں رائج تھیں۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر، عبداللہ بن اُبَی کی لونڈی مُعاذہ کے معاملہ میں جو کچھ آپ نے فیصلہ فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس لونڈی سے اس کا مالک جبراً پیشہ کرائے اس پر سے مالک کی ملکیت بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ یہ امام زہری کی روایت ہے جسے ابن کثیر نے مسند عبدالرزاق کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

تخریج : (۱۷) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ ، ثنا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَۃَ ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ، قَالَ : نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کَسْبِ الْاِمَاءِ .

(۱۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ ، انا شُعْبَۃُ ، اَخْبَرَنِیْ عَوْنُ ابْنُ جُحَیْفَۃَ ، قَالَ : رَأَیْتُ اَبِیْ اشْتَرٰی حَجَّامًا ، فَاَمَرَ بِمَحَاجِمِہٖ ، فَکُسِرَتْ ، فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ ، قَالَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ ، وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَ کَسْبِ الْاَمَۃِ الخ .

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے اس بدترین معاشرے میں کس طرح اصلاح کی۔ (فرمان الٰہی ہے) ''اور اپنی لونڈیوں کو اپنے دنیوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جب کہ وہ خود پاک دامن رہنا چاہتی ہوں، اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ اُن کے لیے غفور و رحیم ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر لونڈیاں خود پاک دامن نہ رہنا چاہتی ہوں تو ان کو قحبہ گری پر مجبور کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر لونڈی خود اپنی مرضی سے بدکاری کی مرتکب ہو تو وہ اپنے جرم کی آپ ذمہ دار ہے، قانون اس کے جرم پر اسی کو پکڑے گا، لیکن اگر اسکا مالک جبر کر کے اس سے یہ پیشہ کرائے تو ذمہ داری مالک کی ہے اور وہی پکڑا جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ جبر کا سوال پیدا ہی اس وقت ہوتا ہے جبکہ کسی کو اس کی مرضی کے خلاف کسی کام پر مجبور کیا جائے۔ رہا دنیوی فائدوں کی خاطر کا فقرہ تو دراصل یہ ثبوت حکم کے لیے شرط اور قید کے طور پر استعمال نہیں ہوا ہے کہ اگر مالک اسکی کمائی نہ کھا رہا ہو تو لونڈی کو قحبہ گری پر مجبور کرنے میں وہ مجرم نہ ہو، بلکہ اس سے مقصود اس کمائی کو بھی حرمت کے حکم میں شامل کرنا ہے جو اس ناجائز جبر کے ذریعہ حاصل کی گئی ہو۔

لیکن اس حکم کا پورا مقصد محض اس کے الفاظ اور سیاق وسباق سے سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ اسے اچھی طرح سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان حالات کو بھی نگاہ میں رکھا جائے جن میں یہ نازل ہوا ہے۔ اس وقت عرب میں قحبہ گری کی دو صورتیں رائج تھیں۔ ایک خانگی پیشہ ، دوسرے باقاعدہ چکلہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

خانگی پیشہ کرنے والی زیادہ تر آزاد شدہ لونڈیاں ہوتی تھیں جن کا کوئی سرپرست نہ ہوتا، یا ایسی آزاد عورتیں ہوتی تھیں جن کی پشت پناہی کرنے والا کوئی خاندان یا قبیلہ نہ ہوتا۔ یہ کسی گھر میں بیٹھ جاتیں اور کئی کئی مردوں سے بیک وقت ان کا معاہدہ ہو جاتا کہ وہ ان کو مدد خرچ دیں گے اور اپنی حاجت پوری کرتے رہیں گے۔ جب بچہ پیدا ہوتا تو عورت ان مردوں میں سے جس کے متعلق کہہ دیتی کہ یہ بچہ اس کا ہے اسی کا بچہ وہ تسلیم کر لیا جاتا تھا۔ یہ گویا معاشرے میں ایک مسلّم ادارہ تھا جسے اہلِ جاہلیت ایک قسم کا نکاح سمجھتے تھے۔ اسلام نے آکر نکاح کے صرف اس معروف طریقے کو قانونی نکاح قرار دیا جس میں ایک عورت کا صرف ایک شوہر ہوتا ہے اور اس طرح باقی تمام صورتیں زنا میں شمار ہو کر آپ سے آپ جرم ہو گئیں۔ ۱۸؎ (ابوداؤد، باب فی وجوہ النکاح التی کان یتناکح اهل الجاهلية)

تخریج: (۱۸) قَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ: فَنِكَاحٌ مِنْهَا، نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ، فَيُصْدِقُهَا، ثُمَّ يُنْكِحُهَا، وَ نِكَاحٌ آخَرُ: كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ، فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ، وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ، فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ، وَنِكَاحٌ آخَرُ: يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ، فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا، فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ، وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوْا عِنْدَهَا تَقُوْلُ لَهُمْ: قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ، وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيُلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا، وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ، وَ نِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ، فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا، كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُوْنُ عَلَمًا، فَمَنْ أَرَادَهُنَّ، دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَ وَضَعَتْ حَمْلَهَا، جُمِعُوْا لَهَا وَ دَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ، ثُمَّ أَلْحَقُوْا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهِ وَ دُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ.

دوسری صورت یعنی کھلی قحبہ گری، تمام تر لونڈیوں کے ذریعہ سے ہوتی تھی۔ اس کے دو طریقے تھے۔ ایک یہ کہ لوگ اپنی جوان لونڈیوں پر ایک بھاری رقم عائد کر دیتے تھے کہ ہر مہینے کما کر ہمیں اتنا دیا کرو، اور وہ بے چاریاں بدکاری کرا کرا کر یہ مطالبہ پورا کرتی تھیں۔ اسکے سوا نہ کسی دوسرے ذریعے سے وہ اتنا کما سکتی تھیں، نہ مالک ہی یہ سمجھتے تھے کہ وہ کسی پاکیزہ کسب کے ذریعہ سے یہ رقم لایا کرتی ہیں، اور نہ جوان لونڈیوں پر عام مزدوری کی شرح سے کئی کئی گنا

www.KitaboSunnat.com

رقم عائد کرنے کی کوئی دوسری معقول وجہ ہی ہو سکتی تھی۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ لوگ اپنی جوان اور خوبصورت لونڈیوں کو کوٹھوں پر بٹھا دیتے تھے اور ان کے دروازوں پر جھنڈے لگا دیتے تھے جنہیں دیکھ کر دور ہی سے معلوم ہو جاتا تھا کہ "حاجتمند" آدمی کہاں اپنی حاجت رفع کر سکتا ہے۔ یہ عورتیں "قلیقیات" کہلاتی تھیں اور ان کے گھر "مواخیر" کے نام سے مشہور تھے۔ بڑے بڑے معزز رئیسوں نے اس طرح کے چکلے کھول رکھے تھے۔ خود عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین، وہی صاحب جنہیں نبی ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے اہل مدینہ اپنا بادشاہ بنانا طے کر چکے تھے، اور وہی صاحب جو حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے میں سب سے پیش پیش تھے) مدینے میں ان کا ایک باقاعدہ چکلہ تھا جس میں چھ خوبصورت لونڈیاں رکھی گئی تھیں۔ ان کے ذریعہ سے وہ صرف دولت ہی نہیں کماتے تھے بلکہ عرب کے مختلف حصوں سے آنے والے معزز مہمانوں کی تواضع بھی انہی سے فرمایا کرتے تھے اور ان کی ناجائز اولاد سے اپنے خدم و حشم کی فوج بھی بڑھاتے تھے۔ انہی لونڈیوں میں سے ایک، جس کا نام معاذہ تھا، مسلمان ہوگئی اور اس نے توبہ کرنی چاہی۔ ابن ابی نے اس پر تشدد کیا۔ اس نے جا کر حضرت ابوبکرؓ سے شکایت کی۔ انہوں نے معاملہ سرکار تک پہنچایا اور سرکار رسالت مآب نے حکم دے دیا کہ لونڈی اس ظالم کے قبضے سے نکال لی جائے (**ابنِ جریر ج ۱۸/۵۵ تا ۵۸ - ۱۰۳-۱۰۴ الاستیعاب ابن عبد البر، ۲/۷۶۲ . ابن کثیر ۳ / ۲۸۸ - ۲۸۹**) یہی زمانہ تھا جب بارگاہ خداوندی سے یہ آیت نازل ہوئی۔ اس پس منظر کو نگاہ میں رکھا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل مقصود محض لونڈیوں کو جرم زنا پر مجبور کرنے سے روکنا نہیں ہے بلکہ دولت اسلامیہ کے حدود میں قحبہ گری (Prostitution) کے کاروبار کو بالکل خلاف قانون قرار دے دینا ہے، اور ساتھ ساتھ اُن عورتوں کے لیے اعلانِ معافی بھی ہے جو اس کاروبار میں جبراً استعمال کی گئی ہوں۔

احادیث بالا میں اول تو حضورؐ نے قحبہ گری کو ممنوع قرار دیا۔ دوئم یہ کہ زنا سے حاصل ہونے والی آمدنی کو حرام ناپاک اور قطعی ممنوع قرار دیا۔ سوئم یہ کہ لونڈی سے جائز طور پر صرف ہاتھ پاؤں کی خدمت لی جا سکتی ہے اور مالک کوئی ایسی رقم اس پر عائد یا اس سے وصول نہیں کر سکتا جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ یہ رقم وہ کہاں سے اور کیا کر کے لاتی ہے۔

اس طرح نبی ﷺ نے قحبہ گری کی ان تمام صورتوں کو مذہباً ناجائز اور قانوناً ممنوع قرار دے دیا جو اس وقت عرب میں رائج تھیں۔ بلکہ اس سے آگے بڑھ کر عبداللہ بن ابی کی لونڈی معاذہ کے معاملے میں جو کچھ فیصلہ فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس لونڈی سے اسکا مالک جبراً پیشہ کرائے اس پر سے مالک کی ملکیت بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

[تفہیم ۳/۴۰۴، النور حاشیہ ۵۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قحبہ گری دورِ جاہلیت کی یادگار

[عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ [ایک عورت ام مہزول نامی تھی جو قحبہ گری کا پیشہ کرتی تھی ایک مسلمان نے اس سے نکاح کرنا چاہا اور نبی ﷺ سے اجازت طلب کی۔ آپ نے منع فرمایا اور [الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة ..... و حرم ذلک علی المؤمنین] (النور : ۳) آیت پڑھی (مسند احمد ، نسائی)

ترمذی اور ابوداؤد میں ہے کہ مرثد بن ابی مرثد ایک صحابی تھے جن کے زمانہ جاہلیت میں مکے کی ایک بدکار عورت عناق سے ناجائز تعلقات رہ چکے تھے۔ بعد میں انہوں نے چاہا کہ اس سے نکاح کر لیں اور حضور ﷺ سے اجازت مانگی۔ دو دفعہ پوچھنے پر آپؐ خاموش رہے۔ تیسری دفعہ پھر پوچھا تو آپ نے فرمایا: یا مرثد ، (الزانی لا ینکح الا زانیة أو مشرکة فلا تنکحها) ۱۹] اس کے علاوہ متعدد روایات حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ اور عمار بن یاسرؓ سے منقول ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا '' جو شخص دیوث ہو (یعنی جسے معلوم ہو کہ اس کی بیوی بدکار ہے اور یہ جان کر بھی وہ اس کا شوہر بنا رہے) وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا '' (احمد ، نسائی ، ابوداؤد طیالسی) شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا طرزِ عمل یہ رہا ہے کہ جو غیر شادی شدہ مرد و عورت زنا کے الزام میں گرفتار ہوتے ان کو وہ پہلے سزائے تازیانہ دیتے تھے اور پھر انہی کا آپس میں نکاح کر دیتے تھے۔ ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک روز ایک شخص بڑی پریشانی کی حالت میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کچھ اس طرح بات کرنے لگا کہ اس کی زبان پوری طرح کھلتی نہ تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اسے الگ لے جا کر معاملہ پوچھو، حضرت عمرؓ کے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ ایک شخص اسکے ہاں مہمان کے طور پر آیا تھا، وہ اس کی لڑکی سے ملوث ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا '' قبحک اللہ ، الا سترت علی ابنتک '' تیرا برا ہو، تو نے اپنی لڑکی کا پردہ ڈھانک نہ دیا ؟ آخر کار لڑکے اور لڑکی پر مقدمہ قائم ہوا، دونوں پر حد جاری کی گئی اور پھر ان دونوں کا باہم نکاح کر کے حضرت ابوبکرؓ نے ایک سال کے لیے ان کو شہر بدر کر دیا۔ ایسے ہی اور چند واقعات قاضی ابوبکر ابن العربی نے اپنی کتاب احکام القرآن میں نقل کئے ہیں (جلد ۲/ ۸۶) [تفہیم القرآن ۳/ ۳۴۶ ، النور حاشیہ ۵]

تخریج : (۱۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ، ثنا يَحْيٰ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ، اَنَّ مَرْثَدَ بْنَ اَبِيْ مَرْثَدِ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْاُسَارٰى بِمَكَّةَ ، وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ ، وَ كَانَتْ صَدِيْقَتَهٗ ، قَالَ : جِئْتُ (اِلَى) النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَنْكِحُ عَنَاقَ ؟ قَالَ : فَسَكَتَ عَنِّيْ ، فَنَزَلَتْ " وَ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ " فَدَعَانِيْ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَ قَالَ : لَا تَنْكِحْهَا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوٹو اور مجسّمہ سازی

فوٹو کے متعلق اصولی بات یہ سمجھ لینی چاہیئے کہ اسلام جاندار چیزوں کی مستقل شبیہ محفوظ کرنے کو بالعموم روکنا چاہتا ہے کیونکہ انسانی تاریخ کا طویل تجربہ یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ چیز اکثر فتنہ کی موجب بنی ہے۔ اب چونکہ اصل فتنہ صورت کا محفوظ ہونا ہے لہذا اس سے بحث نہیں کی جائے گی کہ اس کو کس طریقہ سے محفوظ کیا جاتا ہے۔ طریقہ خواہ سنگ تراشی کا ہو یا عکاسی کا یا کوئی جو آئندہ ایجاد ہو، بہر حال وہ ناجائز ہی رہے گا۔ کیونکہ یہ سارے طریقے اصل فتنہ کا سبب بننے میں یکساں ہیں۔ پس فوٹو گرافی اور مصوری میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اور ممانعت چونکہ جاندار اشیاء کی تصویروں کی ہے، اس لیے تمام تصویریں حرام رہیں گی، خواہ وہ فحش ہوں یا غیر فحش۔ البتہ فحش تصویر میں ایک وجہ حرمت کی اور بڑھ جاتی ہے۔

☆ **استثنائی صورتیں:** اس عام حکم کے اندر اگر کوئی استثنا ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ جہاں تصویر لینے کا کوئی حقیقی تمدّنی فائدہ ہو، یا جبکہ تصویر کسی بڑی تمدنی مصلحت کے لیے ناگزیر ہو تو صرف اس غرض کو پورا کرنے کی حد تک یہ فعل جائز ہوگا، مثلاً پاسپورٹ، پولیس کا مجرموں کی شناخت کے لیے تصویریں محفوظ کرنا، ڈاکٹروں کا علاج کے لیے یا فنِ طب کی تعلیم کے لیے مریضوں کی تصویریں لینا، اور جنگی اغراض کے لیے فوٹو گرافی کا استعمال۔ ①
یہ اور دوسرے استعمالات حکمِ عام سے مستثنٰی قرار پائیں گے، بشرطیکہ وہ غرض جس کے لیے اسی استثناء سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو، بجائے خود حلال ہو۔

☆ **زندہ اور مرے ہوئے لیڈروں کی تصاویر:** لیکن لیڈروں کی تصویریں اور جلسوں اور جلوسوں کی تصویریں کسی طرح بھی جائز اور حقیقی ضرورت کی تعریف میں نہیں آتیں۔

---

① استثناء اسی اصول پر مبنی ہے جس کی بنیاد پر علماءِ سلف نے لڑکیوں کی تربیت اور کھیل کے لیے گڑیوں کے استعمال کی اجازت دی ہے اور جس کا ثبوت حدیث سے ملتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خصوصاً لیڈروں کی تصویریں تو بندگانِ خدا کو اس خطرہ سے بہت قریب پہنچا دیتی ہیں، جس کی وجہ سے تصویر کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہ کانگرس کے اجلاس میں گاندھی جی کا باون فٹ لمبا فوٹو، یہ پولینڈ پر روسی قبضہ کے بعد ہی اسٹالین کی تصویروں کا پولینڈ کے ایک ایک گاؤں میں درآمد کیا جانا، یہ روس میں ہر جگہ اسٹالین اور پولٹ برو کے ارکان کی تصویروں کا لوگوں کے سروں پر مسلط رہنا، یہ جرمن سپاہیوں کا ہٹلر کی تصویر کو سینے سے لگائے پھرنا اور ہسپتال میں مرتے وقت اس کی تصویر کو آنکھوں سے لگا کر جان دینا، یہ سینما میں شاہ انگلستان کی تصویر سامنے آتے ہی لوگوں کا کھڑا ہو جانا، یہ سکوں پر بادشاہ کی تصویر کا بطورِ علامت حاکمیت ثبت کیا جانا، کیا یہ سب بت پرستی کی جڑیں نہیں ہیں؟ آخر اسی لیے تو اسلام نے تصویر کو حرام کیا ہے۔ کہ انسان کے دل و دماغ پر خدا کے سوائے کسی دوسرے کی کبریائی کا نقش قائم نہ ہونے پائے۔ میں تو چھوٹے بچوں کی تصویریں لینے کو بھی اسی لیے حرام سمجھتا ہوں کہ معلوم نہیں ان بچوں میں آگے چل کر کس کو خدا بنا لیا جائے اور اس کی تصویر فتنہ کی موجب بن جائے۔ کنھیا جی کی تصویر آج تک پج رہی ہے لہٰذا یہ پیشہ شریعت کے نقطۂ نظر سے جائز نہیں ہے۔ اگر (تصویریں کھینچنے والے) خدا کا خوف رکھتے ہیں تو بتدریج اس پیشہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا ذریعہ معاش تلاش کریں۔ اور اگر یہی کام کرنا چاہتے ہیں تو اسے خواہ مخواہ حلال بنانے کی کوشش نہ کریں۔ اخلاقی تنزل کا بدترین مرتبہ یہ ہے کہ آدمی جس گناہ میں مبتلا ہو اسے جھوٹی تاویلوں سے صواب ٹھہرائے۔ اس گڑھے میں گرنے کے بعد پھر آدمی کے سنبھلنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔

[رسائل ومسائل حصہ اوّل ص ۱۵۴- ۱۵۶]

امتحانات کے لیے فوٹو کا جواز

فوٹو کھنچوانا اگرچہ ناجائز ہے لیکن جہاں کسی حقیقی تمدنی نقصان سے بچنے یا کسی حقیقی تمدنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے فوٹو کا استعمال ناگزیر ہو، وہاں صرف اس ضرورت کی حد تک ایسا کرنا جائز ہے۔ امتحانات کے سلسلہ میں چونکہ یہ تجربہ ہوا ہے کہ بہت سے لوگ دھوکہ دے کر کسی دوسرے شخص کو اپنے بجائے امتحان دینے کے لیے بھیج دیتے ہیں، اس لیے درخواست کے ساتھ تصویر لگانا لازم کیا گیا ہے۔ اس ضرورت کو تصویر کے سوا کسی دوسرے طریقے سے پورا کرنا مشکل ہے۔ اور دھوکے اور فریب کا سدّ باب بھی ضروری ہے۔ لہٰذا اس مقصد کے لیے تصویر کھچوانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح میرے نزدیک پاسپورٹ، تفتیش جرائم، طبی تحقیقات وضروریات، جہاد اور ناگزیر تعلیمی اغراض کے لیے بھی فنِ تصویر کا استعمال درست ہے۔ اصولِ فقہ کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ "الضرورات تبیح المحظورات" یعنی انسان کی حقیقی ضروریات کے لیے وہ چیزیں جائز ہو جاتی ہیں جو بجائے خود ناجائز ہیں۔

[رسائل ومسائل حصہ اوّل ص ۱۵۶-۱۵۷]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجسمہ سازی، تصویر کشی اور فوٹو گرافی احادیثِ نبوی کی روشنی میں

۱- اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کی روایت : عن عائشة ان ام حبيبة و ام سلمة ذكرتا كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير ، فذكرتا للنبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فقال : ان اولئک اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجداً و صوّروا فيه تلک الصور فاولئک شرار الخلق عند الله يوم القيامة . [بخاری كتاب الصلوٰة ، مسلم كتاب المساجد ، نسائی كتاب المساجد] .

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہؓ اور حضرت ام سلمہؓ نے حبش میں ایک کنیسہ دیکھا تھا جس میں تصویریں تھیں اس کا ذکر انہوں نے نبی ﷺ سے کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی صالح شخص ہوتا تو اس کے مرنے کے بعد وہ اس کی قبر پر ایک عبادت گاہ بناتے اور اس میں یہ تصویریں بنالیا کرتے تھے۔ یہ لوگ قیامت کے روز اللہ کے نزدیک بدترین خلائق قرار پائیں گے۔ [۲۰]

تخریج : (۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيْسَةً : رَأَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُولٰئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ ، اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ .

۲- ابو جحیفہؓ کی روایت :- عن ابی جحيفة ، ان رسول الله صلّى الله عليه وسلم لعن المصور . [بخاری كتاب البيوع ، كتاب الطلاق و كتاب اللباس]

ترجمہ : ابو جحیفہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مصور پر لعنت فرمائی ہے۔ [۲۱]

تخریج : (۲۱) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ، ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ ، قَالَ : رَاَيْتُ اَبِیْ اشْتَرٰى عَبْدًا حَجَّامًا ، فَاَمَرَ بِمَحَاجِمِهٖ فَكُسِرَتْ ، فَسَاَلْتُهٗ ، فَقَالَ : نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ ثَمَنِ الدَّمِ ، وَ نَهٰى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَ الْمَوْشُوْمَةِ ، وَ اٰكِلِ الرِّبَا وَ مُوْكِلِهٖ ، وَ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ .

۳- ابو زرعہؒ کی روایت :- عن ابی زرعة قال : دخلت مع ابی هريرة داراً بالمدينة فرای اعلاها مصورًا يصور ، قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : ومن اظلم ممن ذهب يخلق كخلقی فليخلقوا حبّة و ليخلقوا ذرة . [بخاری کتاب اللباس، مسند احمد اور مسلم کی روایت میں تصریح ہے کہ یہ مروان کا گھر تھا]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : ابوزرعہؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ ایک مکان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مکان کے اوپر ایک مصور تصویریں بنا رہا ہے اس پر ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میری تخلیق کے مانند تخلیق کی کوشش کرے۔ یہ لوگ ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنا کر دکھائیں۔[۲۲]

تخریج : (۲۲) حَدَّثَنَا مُوسٰی ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ ، فَرَاٰهَا اَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِیْ ، فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً ، وَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَلَغَ اِبْطَهُ ، فَقُلْتُ : يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ؛ اَشَیْءٌ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ .

مسلم کی ایک دوسری روایت میں تصریح ہے کہ یہ مکان سعید یا مروان کا تھا۔

عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنٰى بِالْمَدِيْنَةِ لِسَعِيْدٍ اَوْ لِمَرْوَانَ ، قَالَ : فَرَاٰى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِی الدَّارِ .

۴- **حضرت علیؓ کی روایت** : عن ابی محمد الهذلی ، عن علی ، قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فی جنازة ، فقال : ايكم ينطلق الى المدينة فلا يدع بها وثنا الا كسره ولا قبراً الا سوّاه ولا صورة الا لطخها ، فقال رجل : انا يا رسول الله ، فانطلق فهاب الى المدينة ، فرجع ، فقال علي : انا انطلق يا رسول الله ، قال : فانطلق ، فانطلق ، ثم رجع فقال : يا رسول الله لم ادع بها وثنا الا كسرته ولا قبراً الا سويته ولا صورة الا لطختها . ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد لصنعة شئ من هذا فقد كفر بما انزل على محمد" [مسند احمد، مسلم کتاب الجنائز اور نسائی کتاب الجنائز میں بھی اس مضمون کی ایک حدیث منقول ہوئی ہے]

ترجمہ : ابو محمد ھذلی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں میں سے کون ہے جو جا کر مدینہ میں کوئی بت نہ چھوڑے جسے زمین کے برابر نہ کر دے اور کوئی تصویر نہ چھوڑے جسے مٹا نہ دے۔ ایک شخص نے عرض کیا میں اس کے لیے حاضر ہوں۔ چنانچہ وہ گیا مگر اہلِ مدینہ کے خوف سے یہ کام کئے بغیر پلٹ آیا۔ پھر حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں جاتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اچھا تم جاؤ۔ حضرت علیؓ گئے اور واپس آ کر انہوں نے عرض کیا کہ میں نے کوئی بت نہیں چھوڑا جسے توڑ نہ دیا ہو۔ کوئی قبر نہیں چھوڑی جسے زمین کے برابر نہ کر دیا ہو اور کوئی تصویر نہیں چھوڑی جسے مٹا نہ دیا ہو۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اب اگر کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص نے ان چیزوں میں سے کوئی چیز بنائی تو اس نے اس تعلیم سے کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ ۲۳

تخریج: (۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِی اَبِی ، ثنا مُعَاوِيَةُ ، ثنا اَبُو اِسْحَاق عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ اَبِی مُحَمَّدٍ الْهُذَلِیِّ ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی جَنَازَةٍ ، فَقَالَ : اَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَلَا يَدَعُ بِهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهُ ، وَ لَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ ، وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخَهَا ، فَقَالَ : اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَانْطَلَقَ ، فَهَابَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ ، فَرَجَعَ ، فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَا اَنْطَلِقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ : فَانْطَلِقْ ، فَانْطَلَقَ ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؛ لَمْ اَدَعْ بِهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرْتُهُ ، وَ لَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّيْتُهُ ، وَ لَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخْتُهَا ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ لِصَنْعَةِ شَیْءٍ مِنْ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : لَا تَكُوْنَنَّ فَتَّانًا وَ لَا مُخْتَالًا ، وَ لَا تَاجِرًا اِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ ، فَاِنَّ اُولٰئِكَ هُمُ الْمَسْبُوْقُوْنَ بِالْعَمَلِ .

۵- ابن عباسؓ کی روایت: عن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم .. و من صور صورةً عذب و کلف ان ینفخ فیها ولیس بنافخ [بخاری کتاب التعبیر ، ترمذی ابواب اللباس ، نَسائی کتاب الزینة ، مسند احمد]

ترجمہ : ابنِ عباسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں ...... اور جس شخص نے تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہ پھونک سکے گا۔ ۲۴

تخریج: (۲۴) حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، يُحَدِّثُ قَتَادَةَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَ هُمْ يَسْئَلُوْنَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سُئِلَ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِی الدُّنْيَا ، كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ .

۶- عن سعید بن ابی الحسن ، قال : کنت عند ابنِ عباسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اذا اتاه رجل فقالَ یا ابا عباس انی انسان انما معیشتی من صنعة یدی و انی اصنع هذه التصاویر ، فقال ابن عباس لا احدّثک الا ما سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول ، سمعته یقول : من صوّر صورة فان اللّٰه معذبه، حتی ینفخ فیها الروح ، ولیس بنافخ فیها ابداً فربا الرجل ربوةً شدیدة و اصفر وجهه ، فقال ویحک ان ابیت الا ان تصنع فعلیک بهذا الشجر کل شئی لیس فیه روح . [بخاری کتاب البیوع ، مسلم کتاب اللباس ، نَسائی کتاب الزینة ، مُسندِ احمد]

ترجمہ : سعید بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ میں ابنِ عباسؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے ابوعباسؓ میں ایک ایسا شخص ہوں جو اپنے ہاتھ سے روزی کماتا ہوں اور میرا روزگار یہ تصویریں بنانا ہے۔ ابنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عباسؓ نے جواب دیا کہ میں تم سے وہی بات کہوں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنی ہے۔ میں نے حضور ﷺ سے یہ بات سنی ہے کہ جو شخص تصویر بنائے گا اللہ اسے عذاب دے گا اور اسے نہ چھوڑے گا جب تک وہ اس میں روح نہ پھونکے اور وہ کبھی روح نہ پھونک سکے گا۔ یہ بات سن کر وہ شخص سخت برافروختہ ہوا اور اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اس پر ابن عباسؓ نے کہا بندۂ خدا، اگر تجھے تصویر بنانی ہی ہے تو اس درخت کی بنا یا کسی ایسی چیز کی بنا جس میں روح نہ ہو۔ ۲۵

تخریج: ﴿۲۵﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ، ثنا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثنا عَوْفٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا اَبَا عَبَّاسٍ ! اِنِّىْ اِنْسَانٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِىْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِىْ ، وَ اِنِّىْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُهُ ، يَقُوْلُ : مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا ، فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ ، فَقَالَ: وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ .

۷۔ ابن مسعودؓ کی روایت: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن مسعود ، قال : سمعت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یقول ان اشد الناس عذابًا عند اللّٰه یوم القیامة المصوّرون . [بخاری کتاب اللباس ، مسلم کتاب اللباس ، نسائی کتاب الزینة ، مُسندِ احمد]

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اللہ کے ہاں سخت ترین سزا پانے والے مصور ہوں گے۔ ۲۶

تخریج: ﴿۲۶﴾ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ مَسْرُوْقٍ فِىْ دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَاٰى فِىْ صُفَّتِهِ تَمَاثِيْلَ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ .

۸۔ ابن عمرؓ کی روایت: عن عبد اللّٰه بن عمر ، ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال : ان الذین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم القیامة ، یقال لهم : احیوا ما خلقتم [بخاری کتاب اللباس ، مسلم کتاب اللباس ، نسائی کتاب الزینة ، مسند احمد]

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔ ۲۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۲۷) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ : اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ .

۹- حضرت عائشہؓ کی مزید روایات: عن عائشة رضی اللّٰه عنها انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فقام النبی صلی اللّٰه عليه وسلم بالباب و لم يدخل . فقلت: اتوب الی اللّٰه ممّا اذنبت ، قال : ما هذه النمرقة ؟ قلت : لتجلس عليها وتوسدها ، قال : ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة ، يقال لهم :احيوا ما خلقتم ، وان الملائكة لا تدخل بيتاً فيه الصورة [بخاری کتاب اللباس ، مسلم کتاب اللباس ، نَسائی کتاب الزينة ، ابنِ ماجة کتاب التجارات ، مؤطا کتاب الاستيذان]

ترجمہ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور دروازے ہی میں کھڑے ہو گئے اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں خدا سے توبہ کرتی ہوں ہر اس گناہ سے جو میں نے کیا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ اس غرض کے لیے ہے کہ آپ یہاں تشریف رکھیں اور اس پر ٹیک لگائیں۔ فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اس کو زندہ کرو۔ اور ملائکہ [ملائکہ رحمت] کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔ ۲۸

تخریج : (۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ ، فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ ، فَعَرَفَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ ، وَ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ مَاذَا اَذْنَبْتُ ؟ قَالَ : مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ ؟ قَالَتْ : اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَ تَوَسَّدَهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ ، وَ قَالَ : اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِیْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ .

۱۰- عن عائشةؓ ، قالت : دخل علیّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم و انا مستترة بقرام فيه صورة فتلوّن وجهه ثم تناول الستر فهتكه ، ثم قال : اِن من اشد الناس عذابا يوم يوم القيامة الذين يشبهون بخلق اللّٰه . [مسلم کتاب اللباس ، بخاری کتاب اللباس ، نَسائی کتاب الزينة]

ترجمہ : حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویر تھی۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے اس پردہ کو لے کر پھاڑ ڈالا اور فرمایا قیامت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روز سخت ترین عذاب جن لوگوں کو دیا جائے گا ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی تخلیق کے مانند تخلیق کی کوشش کرتے ہیں۔ ۲۹ ؎

تخریج: (۲۹) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِی مُزَاحِمٍ ، قَالَ : نا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ ، فِيهِ صُورَةٌ ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ .

۱۱- عن عائشۃؓ ، قالت : قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر ، وقد سترت علی بابی درنوکاً فیہ الخیل ذوات الاجنحۃ ، فامرنی فنزعتہ [مسلم کتاب اللباس ، نسائی کتاب الزینۃ]

ترجمہ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں پَر دار گھوڑوں کی تصویریں تھیں۔ حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اسے اتار دو اور میں نے اتار دیا۔ ۳۰ ؎

تخریج: (۳۰) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ ، وَ اَبُو كُرَيْبٍ ، قَالَا : نا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ، وَ قَدْ سَتَّرْتُ عَلٰی بَابِی دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْاَجْنِحَةِ ، فَاَمَرَنِی فَنَزَعْتُهُ .

۱۲- جابرؓ بن عبداللہ کی روایت پر:- عن جابر ، قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصورۃ فی البیت و نھٰی ان یصنع ذالک . [ترمذی ابواب اللباس]

ترجمہ : جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ گھر میں تصویر رکھی جائے اور اس سے بھی منع فرمایا گیا کہ کوئی شخص تصویر بنائے۔ ۳۱ ؎

تخریج: (۳۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ثنی اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّورَةِ فِی الْبَيْتِ ، وَ نَهٰی اَنْ يُصْنَعَ ذٰلِكَ .

۱۳- ابوطلحہؓ کی روایت : عن ابن عباس ، عن ابی طلحۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولاصورۃ [بخاری کتاب اللباس]

ترجمہ : ابن عباسؓ ابوطلحہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ [ملائکہ رحمت] کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا پلا ہوا ہو اور نہ ایسے گھر میں جس میں تصویر ہو۔ ۳۲ ؎

تخریج: (۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ ، انا عَبْدُ اللّٰهِ ، انا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، اَنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَ لَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ .

۱۴- **ابنِ عمرؓ کی روایت:-** عن عبد الله بن عمر قال : وعد النبی صلی الله علیه وسلم جبریل فراث علیه حتی اشتد علی النبی صلی الله علیه وسلم ، فخرج النبی صلی الله علیه وسلم فلقیه ، فشکا الیه ما وجد، فقال لهٗ انا لا ندخل بیتاًفیه صورة ولا کلب [بخاری ، مسلم ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی ، ابنِ ماجه ، امام مالک اور امام احمد نے متعدد صحابہ سے نقل کی ہیں]

ترجمہ : عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبریلؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کا وعدہ کیا، مگر بہت دیر لگ گئی اور وہ نہ آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پریشانی ہوئی اور آپ گھر سے نکلے تو وہ مل گئے۔ آپ نے ان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔ ۳۳؎

تخریج : ﴿۳۳﴾ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ: وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ ، فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ ، فَشَكَا اِلَيْهِ مَا وَجَدَ ، فَقَالَ لَهُ : اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَ لَا كَلْبٌ .

قال ابو عبد الله : هو عمر بن محمد بن زید بن عبد الله بن عمر .

وہ روایات جن میں رخصت کا پہلو ہے:- ان روایات کے مقابلے میں کچھ روایتیں ایسی بھی پیش کی جاتی ہیں جن میں تصاویر کے معاملے میں رخصت پائی جاتی ہے مثلاً ابوطلحہؓ انصاری کی یہ روایت کہ جس کپڑے میں تصویر کڑھی ہو اس کا پردہ لٹکانے کی اجازت ہے۔ ۳۴؎ [بخاری کتاب اللباس] اور حضرت عائشہؓ کی یہ روایت کہ تصویر دار کپڑے کو پھاڑ کر جب انہوں نے گدّا بنالیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بچھانے سے منع نہ فرمایا ۳۵؎ [مسلم کتاب اللباس] اور سالم بن عبداللہ بن عمر کی یہ روایت کہ ممانعت اس تصویر کی ہے جو نمایاں مقام پر نصب کی گئی ہو نہ کہ اس تصویر کی جو فرش کے طور پر بچھادی گئی ہو ۳۶؎ [مُسندِ احمد] لیکن ان میں سے کوئی حدیث بھی دراصل ان احادیث کی تردید نہیں کرتی جو اوپر نقل کی گئی ہیں۔ جہاں تک تصویر بنانے کا تعلق ہے اس کا جواز ان میں سے کسی حدیث سے بھی نہیں نکلتا۔ یہ احادیث صرف اس مسئلے سے بحث کرتی ہیں کہ اگر کسی کپڑے پر تصویر بنی ہوئی ہو اور آدمی اس کو لے چکا ہو تو کیا کرے۔ اس باب میں ابوطلحہؓ انصاری والی روایت کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے کیونکہ وہ بکثرت دوسری صحیح احادیث سے ٹکراتی ہے جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر دار کپڑا لٹکانے سے نہ صرف منع فرمایا ہے بلکہ اسے پھاڑ دیا ہے۔ نیز خود حضرت ابوطلحہؓ کا اپنا عمل جو ترمذی اور موطا میں منقول ہوا ہے وہ یہ ہے کہ تصویر دار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پردہ لٹکانا تو در کنار وہ ایسا فرش بچھانے میں بھی کراہت محسوس کرتے تھے جس میں تصاویر ہوں۔ رہیں حضرت عائشہؓ اور سالم بن عبداللہ کی روایات تو ان سے صرف اتنا جواز نکلتا ہے کہ اگر تصویر احترام کی جگہ پر نہ ہو بلکہ ذلت کے ساتھ فرش پر رکھی جائے اور اسے پامال کیا جائے تو وہ قابلِ برداشت ہے۔ ان احادیث سے آخر اس پوری ثقافت کا جواز کیسے نکالا جا سکتا ہے جو تصویر کشی اور مجسمہ سازی کے آرٹ کو تہذیب انسانی کا قابل فخر کمال قرار دیتی ہے اور اسے مسلمانوں میں رواج دینا چاہتی ہے۔

آپ ﷺ کا چھوڑا ہوا ضابطہ اور صحابہؓ کا طرزِ عمل:- تصاویر کے معاملے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر کار امت کے لیے جو ضابطہ چھوڑا ہے اس کا پتہ اکابر صحابہؓ کے اس طرزِ عمل سے چلتا ہے جو انہوں نے اس باب میں اختیار کیا۔ اسلام میں یہ اصول مسلّم ہے کہ معتبر اسلامی ضابطہ وہی ہے جو تمام تدریجی احکام اور ابتدائی رخصتوں کے بعد حضور ﷺ نے اپنے آخر عہد میں مقرر کر دیا ہو۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اکابر صحابہؓ کا کسی طریقے پر عمل درآمد کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اسی طریقے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو چھوڑا تھا۔ اب دیکھیے کہ تصویروں کے ساتھ اس مقدس گروہ کا کیا برتاؤ تھا۔

تخریج: ﴿۳۴﴾ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ ، قَالَ بُسْرٌ : ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ ، فَعُدْنَاهُ ، فَاِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيْهِ صُوَرٌ ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ رَبِيْبِ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْاَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ : اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ اِلَّا رَقْمٌ فِيْ ثَوْبٍ ، وَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ ، حَدَّثَهُ بُسْرٌ ، حَدَّثَهُ اَبُوْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

تخریج: ﴿۳۵﴾ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ : انا جَرِيْرٌ ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِي الْحُبَابِ مَوْلٰى بَنِي النَّجَّارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَ لَا تَمَاثِيْلُ ، قَالَ : فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ : اِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَ لَا تَمَاثِيْلُ فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَتْ : لَا ، وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا رَاَيْتُهُ فَعَلَ ، رَاَيْتُهُ خَرَجَ فِيْ غَزَوَاتِهِ ، فَاَخَذْتُ نَمَطًا ، فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ ، فَلَمَّا قَدِمَ ، فَرَاَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِهِ ، فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ اَوْ قَطَعَهُ وَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الطِّيْنَ قَالَتْ : فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيْفًا فَلَمْ يَعِبْ ذَالِكَ عَلَيَّ .

تخریج : (۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِي اَبِي ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، ثنا لَيْثٌ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ هُوَ مُتَّكِيءٌ عَلٰى وِسَادَةٍ فِيْهَا تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ وَ وَحْشٍ ، فَقُلْتُ : اَلَيْسَ يَكْرَهُ هٰذَا ؟ قَالَ : لَا اِنَّمَا يَكْرَهُ مَا نصب نصباً الخ .

حضرت عمرؓ کا طرزِ عمل: - قال عمر رضی اللہ عنه انا لا ندخل کنائسکم من اجل التماثیل التی فیها الصور۔[بخاری کتاب الصلوٰۃ]

ترجمہ : حضرت عمرؓ نے عیسائیوں سے کہا کہ ہم تمہارے کنیسوں میں اس لیے داخل نہیں ہوتے کہ ان میں تصویریں ہیں۔

کان ابن عباس یصلی فی بیعة الابیعة فیها تماثیل [بخاری کتاب الصلوة]

ترجمہ : ابن عباسؓ گرجوں میں نماز پڑھ لیتے تھے مگر کسی ایسے گرجے میں نہیں جس میں تصویریں ہوں۔

حضرت علیؓ کا طرزِ عمل : عن ابی الھیاج الاسدی ، قال لی علیؓ : الا ابعثک علی ما بعثنی علیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان لا تدع تمثالاً الا طمسته و لا قبراً مشرفاً الا سویته و لا صورة الا طمستها [مسلم کتاب الجنائز ، نسائی کتاب الجنائز]

ترجمہ : ابوالھیاج اسدی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے مجھ سے کہا: کیا نہ بھیجوں میں تم کو اس مہم پر جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا؟ اور وہ یہ ہے کہ تم کوئی مجسمہ نہ چھوڑو جسے توڑ نہ دو اور کوئی اونچی قبر نہ چھوڑو جسے زمین کے برابر نہ کردو اور کوئی تصویر نہ چھوڑو جسے مٹا نہ دو۔ ۳۷

تخریج : (۳۷) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى ، وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ، وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ يَحْيٰى : انا ، وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ : نا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ ، عَنْ اَبِي الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي عَلِيٌّ : اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهُ ، وَ لَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ .

عن حنش الکنانی ، عن علی انه بعث عامل شرطته ، فقال له : اتدری علی ما ابعثک ؟ علی ما بعثنی علیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان انحت کل صورة و ان اسوی کل قبر . [مُسندِ احمد]

ترجمہ : حنش الکنانی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنی پولیس کے کوتوال سے کہا کہ تم جانتے ہو میں کس مہم پر تمہیں بھیج رہا ہوں؟ اس مہم پر جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا۔ یہ کہ میں ہر تصویر کو مٹا دوں اور ہر قبر کو زمین کے برابر کر دوں۔ ۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : ﴿۳۸﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ ، ثنا السَّكَنُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ، ثنا الْاَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِیِّ ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَعَثَ عَامِلَ شُرْطَتِهٖ ، فَقَالَ لَهٗ : اَتَدْرِیْ عَلٰی مَا اَبْعَثُكَ؟ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْحَتَ كُلَّ یعنی صُوْرَةٍ وَ اَنْ اُسَوِّیَ كُلَّ قَبْرٍ .

فقہ حنفی اور تصویر سازی :- اسی ثابت شدہ اسلامی ضابطہ کو فقہائے اسلام نے تسلیم کیا ہے اور اسے قانون اسلامی کی ایک دفعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ علامہ بدرالدین عینی توضیح کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

''ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) اور دوسرے فقہاء کہتے ہیں کہ کسی جاندار چیز کی تصویر بنانا حرام ہی نہیں، سخت حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، خواہ بنانے والے نے اسے کسی ایسے استعمال کے لیے بنایا ہو جس میں اس کی تذلیل ہو، یا کسی دوسری غرض کے لیے۔ ہر حالت میں تصویر کشی حرام ہے، کیونکہ اس میں اللہ کی تخلیق سے مشابہت ہے۔ اسی طرح تصویر خواہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا دینار یا درہم یا پیسے یا کسی برتن میں یا دیوار میں، بہرحال اس کا بنانا حرام ہے۔ البتہ جاندار کے سوا کسی دوسری چیز مثلاً درخت وغیرہ کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے۔ ان تمام امور میں تصویر کے سایہ دار ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

تصویر سازی اور فقہ مالکی :- یہی رائے امام مالکؒ، سفیان ثوری، امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے علماء کی ہے۔ قاضی عیاض کہتے ہیں کہ اس سے لڑکیوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں۔ مگر امام مالکؒ ان کے خریدنے کو بھی ناپسند کرتے ہیں [عمدۃ القاری ج ۲۲ ص ۷۰۔ اسی مسلک کو امام نووی نے شرح مسلم میں زیادہ تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو شرح نووی مطبوعہ مصر۔ ج ۱۴ ص ۸۱-۸۲) یہ تو ہے تصویر سازی کا حکم ہے۔ رہا دوسرے کی بنائی ہوئی تصویر کے استعمال کا مسئلہ تو اس کے بارے میں فقہائے اسلام کے مسالک علامہ ابن حجر نے اس طرح نقل کئے ہیں۔

'' مالکی فقیہ ابن عربی کہتے ہیں کہ جس تصویر کا سایہ پڑتا ہو اس کے حرام ہونے پر تو اجماع ہے قطع نظر اس سے کہ وہ تحقیر کے ساتھ رکھی گئی ہو یا نہ۔ اس اجماع سے صرف لڑکیوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں۔ ابن عربی یہ بھی کہتے ہیں کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑتا ہو وہ اگر اپنی حالت میں باقی رہے [یعنی آئینہ کی پرچھائیں کی طرح نہ ہو بلکہ چھپی ہوئی تصویر کی طرح ثابت وقائم ہو] تو وہ بھی حرام ہے خواہ اسے حقارت کے ساتھ رکھا گیا ہو یا نہ۔ البتہ اگر اس کا سر کاٹ دیا گیا ہو یا اس کے اجزاء الگ الگ کردیئے گئے ہوں تو اس کا استعمال جائز ہے۔

امام الحرمین نے ایک مسلک یہ نقل کیا ہے کہ پردے یا تکیے پر اگر تصویر ہو تو اس کے استعمال کی اجازت ہے مگر دیوار یا چھت میں جو تصویر لگائی جائے وہ ممنوع ہے کیونکہ اس صورت میں اس کا اعزاز ہوگا، بخلاف اس کے پردے اور تکیے کی تصویر حقارت سے رہے گی۔ ابن ابی شیبہ نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ زمانہ تابعین کے علماء یہ رائے رکھتے تھے کہ فرش اور تکیے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر کا ہونا اُس کے لیے باعث ذلت ہے۔ نیز ان کا یہ خیال بھی تھا کہ اونچی جگہ پر جو تصویر لگائی گئی ہو وہ حرام ہے اور قدموں میں پامال کیا جاتا ہو وہ جائز ہے۔ یہی رائے ابنِ سیرین، سالم بن عبداللہ، عکرِمہ بن خالد اور سعید بن جبیر سے بھی منقول ہے [فتح الباری ۱۰/۳۰۰]

اس تفصیل سے یہ بات بھی اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام میں تصاویر کی حرمت کوئی مختلف فیہ یا مشکوک مسئلہ نہیں بلکہ نبی ﷺ کے صریح ارشادات، صحابہ کرام کے عمل اور فقہائے اسلام کے متفقہ فتاویٰ کی رو سے ایک مسلّم قانون ہے جسے آج بیرونی ثقافتوں سے متاثر لوگوں کی موشگافیاں بدل نہیں سکتیں۔

چند مزید قابلِ فہم باتیں:- اس سلسلے میں چند باتیں اور بھی سمجھ لینی ضروری ہیں تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے۔

بعض لوگ فوٹو اور ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر میں فرق کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ شریعت بجائے خود تصویر کو حرام کرتی ہے نہ کہ تصویر سازی کے کسی خاص طریقے کو، فوٹو اور دستی تصویر میں تصویر ہونے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے، ان کے درمیان جو کچھ بھی فرق ہے وہ طریقِ تصویر سازی کے لحاظ سے ہے اور اس لحاظ سے شریعت نے احکام میں کوئی فرق نہیں کیا ہے۔①

بعض لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ اسلام میں تصویر کی حرمت کا حکم محض بُت پرستی کو روکنے کی خاطر دیا گیا تھا، اور اب اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے، لہٰذا یہ حکم باقی نہ رہنا چاہیے۔ لیکن یہ استدلال بالکل غلط ہے۔ اوّل تو احادیث میں کہیں یہ بات نہیں کہی گئی ہے کہ تصاویر صرف شرک وبُت پرستی کے خطرے سے بچانے کے لیے حرام کی گئی ہے۔ دوسرے یہ دعویٰ بھی بالکل بے بنیاد ہے کہ اب دنیا میں شرک وبُت پرستی کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ آج خود برِاعظم ہندو پاک میں کروڑوں بُت پرست مشرکین موجود ہیں، دنیا کے مختلف خطوں میں طرح طرح سے شرک ہو رہا ہے۔ عیسائی اہلِ کتاب بھی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ اور اپنے متعدد اولیاء کی تصاویر اور مجسّموں کو پوج رہے ہیں حتّٰی کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی مخلوق پرستی کی آفتوں سے محفوظ نہیں ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ صرف وہ تصویریں ممنوع ہونی چاہیں جو مشرکانہ نوعیت کی ہیں، یعنی ایسے اشخاص کی تصاویر اور مجسّمے جن کو معبود بنالیا گیا ہو، باقی دوسری تصویروں اور مجسّموں کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن اس طرح کی باتیں کرنے والے دراصل شارع کے احکام وارشادات سے قانون اخذ کرنے کے بجائے آپ ہی اپنے شارع بن بیٹھتے ہیں۔ ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ تصویر صرف ایک شرک وبت پرستی ہی کی موجب نہیں بنتی، بلکہ دنیا میں دوسرے بہت سے فتنوں کی موجب بھی بنی ہے اور بن رہی ہے۔ تصویر اُن بڑے ذرائع میں سے ایک ہے جس سے بادشاہوں، ڈکٹیٹروں اور سیاسی لیڈروں کی عظمت کا سکہ

① عرب ممالک کے لوگوں نے فوٹو کو جائز کرکے بڑی غلطی کی ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اب وہاں مجسّمے تک بننے لگے ہیں اور شاہراہوں پر نصب ہونے لگے ہیں۔ حالانکہ کسی مسلمان ملک میں کبھی اس تک نہ کیا جاسکتا تھا۔ [مکاتیب ص ۹۵ مورخہ ۱۸ ستمبر ۶۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عوام الناس کے دماغوں پر بٹھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تصویر کو دنیا میں شہوانیت پھیلانے کے لیے بھی بہت بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا ہے اور آج یہ فتنہ ہر زمانے سے زیادہ برسرِ عروج ہے۔ تصاویر قوموں میں نفرت اور عداوت کے بیج بونے، فساد ڈلوانے اور عام لوگوں کو طرح طرح سے گمراہ کرنے کے لیے بھی بکثرت استعمال کی جاتی رہی ہیں اور آج سب سے زیادہ استعمال کی جا رہی ہیں۔ اس لیے یہ سمجھنا کہ شارع نے تصویر کی حرمت کا حکم صرف بت پرستی کے استیصال کی خاطر دیا ہے اصلاً غلط ہے۔ شارع نے مطلقاً جاندار اشیاء کی تصویر کو روکا ہے۔ ہم اگر خود شارع نہیں بلکہ شارع کے متبع ہیں تو ہمیں علی الاطلاق اس سے رک جانا چاہیے۔ ہمارے لیے یہ کسی طرح جائز نہیں ہے کہ اپنی طرف سے کوئی علت حکم خود تجویز کر کے اس کے لحاظ سے بعض تصویروں کو حرام اور بعض کو حلال قرار دینے لگیں۔

بعض لوگ چند بالکل ''بے ضرر'' قسم کی تصاویر کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں کہ آخر ان میں کیا خطرہ ہے یہ تو شرک اور شہوانیت اور فساد انگریزی اور سیاسی پروپیگنڈے اور ایسے ہی دوسرے مفسدات سے قطعی پاک ہیں۔ پھر ان کے ممنوع ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ اس معاملہ میں لوگ پھر وہی غلطی کرتے ہیں کہ پہلے علتِ حکم خود تجویز کر لیتے ہیں اور اس کے بعد یہ سوال کرتے ہیں کہ جب فلاں چیز میں یہ علت نہیں پائی جاتی تو وہ کیوں ناجائز ہے۔ علاوہ بریں یہ لوگ اسلامی شریعت کے اس قاعدے کو بھی نہیں سمجھتے کہ وہ حلال اور حرام کے درمیان ایسی دھندلی اور مبہم حد بندیاں قائم نہیں کرتی جن سے آدمی یہ فیصلہ نہ کر سکتا ہو کہ وہ کہاں تک جواز کی حد میں ہے اور کہاں اس حد کو پار کر گیا ہے۔ بلکہ ایسا واضح خط امتیاز کھینچتی ہے جسے ہر شخص روز روشن کی طرح دیکھ سکتا ہو۔ تصاویر کے درمیان یہ حد بندی قطعی واضح ہے کہ جانداروں کی تصویریں حرام اور بے جان اشیاء کی تصویریں حلال ہیں۔ اس خط امتیاز میں کسی اشتباہ کی گنجائش نہیں ہے جسے احکام کی پیروی کرنی ہو وہ صاف صاف جان سکتا ہے کہ اس کے لیے کیا چیز جائز ہے اور کیا ناجائز۔ لیکن اگر جانداروں کی تصاویر میں سے بعض کو جائز اور بعض کو ناجائز ٹھیرا جاتا تو دونوں قسم کی تصاویر کی کوئی بڑی سے بڑی فہرست بیان کر دینے کے بعد بھی جواز و عدم کی سرحد کبھی واضح نہ ہو سکتی اور بے شمار تصویروں کے بارے میں یہ اشتباہ باقی رہ جاتا کہ انہیں حد جواز کے اندر سمجھا جائے یا باہر۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے شراب کے بارے میں اسلام کا یہ حکم کہ اس سے قطعی اجتناب کیا جائے ایک صاف حد قائم کر دیتا ہے۔ لیکن اگر یہ کہا جاتا کہ اس کی اتنی مقدار استعمال کرنے سے پرہیز کیا جائے جس سے نشہ پیدا ہوتا ہو تو حلال اور حرام کے درمیان کسی جگہ بھی حدِّ فاصل قائم نہ کی جا سکتی اور کوئی شخص بھی فیصلہ نہ کر سکتا کہ کس حد تک وہ شراب پی سکتا ہے اور کہاں جا کر اسے رک جانا چاہیے۔ [تفہیم القرآن ۴/۱۸۹ تا ۱۸۱، سبا حاشیہ ۲۰]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

〈۱〉 ✿ تفسیر ابنِ جریر الطبری ج ۱۰ ص ۲۳ ، سورۃ الأحزاب ص ۵ . زیرآیت امن یبدأ الخلق ثم یعیدہ الأیة .

〈۲〉 ✿ رُوح المعانی ج۹پ ۲۷ ص ۱۶۲ ، سورۃ الحدید .

〈۲〉 ✿ المستدرک للحاکم ۴۷۹/۲ سورۃ الحدید .

امام بخاری نے صحیح بخاری کتاب النکاح میں عبداللہ بن عمرؓ سے " اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : الشُّؤْمُ فِی الْمَرْأَۃِ وَ الدَّارِ ، وَ الْفَرَسِ " نقل کیا ہے ایک دوسری روایت میں مذکور ہے " ذَکَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنْ کَانَ الشُّؤْمُ فِیْ شَیْءٍ ، فَفِی الدَّارِ ، وَ الْمَرْأَۃِ وَ الْفَرَسِ " اور بخاری نے سہل بن سعد سے روایت بیان کی ہے اس میں ہے — اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ ، فَفِی الْفَرَسِ ، وَ الْمَرْأَۃِ ، وَ الْمَسْکَنِ .

✿ بخاری ۷۶۳/۲ ، کتاب النکاح ، باب ما یتقی من شؤم المراۃ و قولہ تعالیٰ اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَ اَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ .

نیز امام بخاری نے کتاب الجہاد میں انما کلمہ حصر کے ساتھ روایت کیا ہے اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَۃٍ فِی الْفَرَسِ ، وَ الْمَرْأَۃِ وَ الدَّارِ .

✿ مسلم ۲۳۲/۲ ، کتاب السلام ، باب الطیرۃ و الفال ، وما یکون فیہ الشؤم . مسلم نے بھی بخاری والی اکثر روایات نقل کی ہیں .

✿ مؤطا امام مالک ۲۴۴/۲ ، کتاب الجامع ، باب ما یتقی من الشؤم . ✿ ابو داؤد ۱۹/۴ ، کتاب الطب ، باب فی الطیرۃ ، ترمذی ۱۰۹/۲ ، ابواب الاستیذان ، باب ما جاء فی الشؤم عن ابنِ عمر . ✿ ابنِ ماجہ کتاب النکاح ، باب ما یکون فیہ الیمن و الشؤم . ✿ نسائی ۲۲۰/۲ ، کتاب الخیل ، باب شؤم الخیل . ✿ رُوح المعانی ۱۰ /۲۳ .

〈۳〉 ✿ بخاری ۸۵۳/۲ ، کتاب الطب ، باب یذکر فی الطاعون .

اسی باب میں عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی روایت میں فلا تخرجوا فرارا منہ کے الفاظ بھی ہیں۔

✿ مسلم ۲۲۸/۲ ، کتاب السلام ، باب الطاعون و الطیرۃ الخ

〈۴〉 ✿ ابوداؤد ۱۶/۲ ، کتاب الطب ، باب فی الخط و زجر الطیر ✿ مُسندِ احمد ۴۷۷/۳ ، ۶۰/۵ .

〈۵〉 ✿ تاریخ بغداد خطیب بغدادی ۴۰۵/۱۴ . ✿ رُوح المعانی ۹پ۲۷ ص ۸۳ ، سورۃ القمر .

صاحب روح المعانی لکھتے ہیں والحدیث المذکور فی سندہ مسلمۃ بن الصلت ، قال ابو حاتم : متروک . وجزم ابن الجوزی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بوضعہ وقال ابن رجب : حدیث لا یصح و رفعہ غیر متفق علیہ .

فقد رواہ الطوری من طریق آخر موقوفا علی ابن عباس . وقال السخاوی : طرقہ کلھا واھیۃ وضعفوا ایضا خبر الطبرانی یوم الاربعاء یوم نحس مستمر .

قَالَ المُناوی :

والحاصل ان توقی الاربعاء علی جھۃ الطیرۃ و ظن اعتقاد المنجمین حرام شدید التحریم ، اذ الأیام کلھا للّٰہ تعالیٰ لاَ تنفع ولا تضر بذاتھا .

✿ رُوح المعانی ۹ ، پ ۲۷ ص ۷۴ ، سورۃ القمر .

﴿۶﴾ ✿ بخاری ۱۱۲۸/۲ ، کتاب التوحید ، الرد علی الجھمیۃ وغیرھم ، باب قراءۃ الفاجر و المنافق واصواتھم و تلاوتھم لا یجاوز حناجرھم. اور بخاری ۸۵۷/۲ ، کتاب الطب باب الکھانۃ .اوربخاری ۹۱۷/۲ کتاب الأدب باب قول الرجل للشیٔ لیس بشیٔ وھو ینوی انہ لیس بحق . اس مقام پر بخاری نے فانھم یحدثون احیاناً بالشیٔ نقل کیا ہے اور بخاری ۴۶۴/۱ ، کتاب بدأ الخلق ، باب صفۃ ابلیس و جنودہ . بخاری نے ۴۶۴/۱ پر فَتَقُرّھا فی اذان الکُھّان کما تُقَرُّ القارورۃُ فَیزیدون معھا مائۃ کَذِبَۃٍ نقل کیا ہے۔ ✿ مسلم ۲۳۳/۲ ، کتاب السلام ، باب تحریم الکھانۃ و اتیان الکھان .

مسلم نے بھی اپنی روایت میں فانھم یحدثون احیانا الشیٔ یکون حقا الخ نقل کیا ہے۔

✿ مُسندِ احمد ۸۷/۶ ، عن عائشۃ .

﴿۷﴾ ✿ تفسیر ابنِ جریر ج ۱۰ پ ۲۱ ص ۳۹ ، سورۂ لقمان ✿ احکام القرآن لابن العربی ، ۱۴۹۳/۳ ، سورۂ لقمان.

﴿۸﴾ ✿ تفسیر ابنِ جریر ج ۱۰ پ ۲۱ ص ۳۹ ، سورۂ لقمان۔

﴿۹﴾ ✿ تفسیر ابنِ جریر ج ۱۰ پ ۲۱ ص ۳۹ ، سورۂ لقمان ✿ تفسیر ابنِ کثیر ، ۴۴۲/۳ ، سورۂ لقمان۔

﴿۹﴾ ✿ تِرمِذی ۱۵۴/۲ ، ابواب التفسیر ، سورۂ لقمان . طَبَرانی ، ابنِ ابی حاتم ، ابنِ المُنذر وغیرہ بحوالہ رُوح المعانی ج ۹ پ ۲۱ ص ۶۰ سورۂ لقمان ✿ مُسندِ احمد ۲۶۴/۵ .

﴿۹﴾ ✿ ابنِ ابی الدنیا ، ابنِ مردویہ ، بحوالہ رُوح المعانی ج ۹ پ ۲۱ ص ۶۰ ، سورۂ لقمان.

﴿۱۰﴾ ✿ احکام القرآن لابن العربی ۱۴۹۳/۳ ، سورۂ لقمان .

﴿۱۱﴾ ✿ ابو داؤد ۲۷۹/۲ ، کتاب الطلاق ، باب فی ادعاء ولد الزنا . ✿ المستدرک للحاکم ۳۴۲/۴ ، کتاب الفرائض ، باب لا مساعاۃ فی الإسلام ✿ السنن الکبریٰ للبیھقی ۲۵۹/۶ ، کتاب الفرائض باب لا یرث ولد الزنا من الزانی ولا یرثہ الزانی ، عن ابن عباس .

﴿۱۲﴾ ✿ مسلم ۱۹/۲ ، کتاب المساقاۃ و المزارعۃ ، باب تحریم ثمن الکلب و حلوان الکاھن الخ

ابن خدیج کی ایک روایت میں مھر البغی خبیث کے الفاظ بھی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ مُسندِ احمد ۱۴۰/۴ ۔

﴿۱۲﴾ ✿ مسلم ۱۹/۲ ، کتاب المساقاۃ و المزارعۃ ، باب تحریم ثمن الکلب و حلوان الکاہن و مہر البغیّ الخ ۔ ✿ ابو داؤد ۲۶۶/۳ ، کتاب البیوع " الاجارۃ " باب فی کسب الحجّام ۔ ابوداؤد نے کسب الحجام نقل کیا ہے۔

✿ تِرمذی ۲۱۵/۱ ، ابواب النکاح ، باب ما جاء فی کراھیۃ مہر البغی اور ابواب البیوع ✿ نَسائی ۳۰۹/۷ ، کتاب البیوع ، باب بیع الکلب ۔ ✿ سنن دارمی کتاب البیوع باب ۷۸ فی النھی عن کسب الحجام ✿ مُسندِ احمد ۲۶۴/۳--۲۶۵ ، ۳۷۱/۴ ، ۱۴۱ ۔ ✿ السنن الکبریٰ ۶/۶ ، کتاب البیوع باب النھی عن ثمن الکلب ۔

✿ بخاری ۸۸۱/۲ ، کتاب اللباس باب من لعن المصور ۔

﴿۱۳﴾ ✿ مُسندِ احمد ۳۰۸/۴ ، مُسندِ احمد کی روایت میں جو ۳۰۹/۴ ، پر ہے انہ اشتری غلاما حجاماً کے الفاظ بھی ہیں

✿ السنن الکبریٰ ۶/۶ ، کتاب البیوع ، باب النھی عن ثمن الکلب ۔ امام بخاری نے ۳۰۴/۱ ، کتاب الاجارۃ میں باب ما جاء فی کسب البغی و الاماء باندھا ہے اس کے تحت مروی روایت میں کسب البغی کے بجائے مہر البغی نقل کیا ہے۔

﴿۱۴﴾ ✿ بخاری ۳۰۵/۱ ، کتاب الاجارۃ ، باب ما جاء فی کسب البغیّ اور ۲۹۸/۱ ✿ بخاری ۸۰۵/۲ ، کتاب الطلاق ، باب مہر البغی و النکاح الفاسد ۔ ✿ مسلم ۱۹/۲ ، کتاب المساقاۃ ، باب تحریم ثمن الکلب و حلوان الکاہن ۔ الخ ✿ ابو داؤد ۲۶۷/۳ ، کتاب البیوع " الاجارۃ " باب فی حلوان الکاہن عن ابی مسعود ✿ تِرمذی ۲۱۵/۱ ، ابواب النکاح ، باب ما جاء فی کراھیۃ مہر البغیّ وفی الباب عن رافع بن خدیج ، و ابی جحیفۃ و ابی ھریرۃ ، و ابن عباس ، وحدیث ابی مسعود حدیث حسن صحیح ۔ ✿ نَسائی ۳۰۹/۷ ، کتاب البیوع ، باب بیع الکلب عن ابی مسعود عقبۃ بن عمرو ✿ ابنِ ماجہ کتاب التجارات ، باب ۹ النھی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن وعسب الفحل ۔ ✿ سنن دارمی ۱۷۱/۲ ، کتاب البیوع ، باب فی النھی عن ثمن الکلب ✿ مؤطا امام مالک ۷۱/۲ ، کتاب البیوع باب ما جاء فی ثمن الکلب عن ابی مسعود ۔ ✿ السنن الکبریٰ ۶/۶ ، کتاب البیوع باب النھی عن ثمن الکلب عن ابی مسعودؓ ۔

﴿۱۵﴾ ✿ ابو داؤد ۲۶۷/۳ ، کتاب البیوع " الاجارۃ " باب فی کسب الاماء ۔

﴿۱۶﴾ ✿ ابو داؤد ۲۶۷/۳ ، کتاب البیوع " الاجارۃ " باب فی کسب الاماء ۔

﴿۱۷﴾ ✿ بخاری ۳۰۵/۱ ، کتاب البیوع ، باب ما جاء فی کسب البغی و الاماء ✿ ابو داؤد ۲۶۷/۳ ، کتاب البیوع "الاجارۃ " باب فی کسب الاماء ، عن ابی ھریرۃ ۔ ✿ سنن دارمی کتاب البیوع ، باب ۷۸ ۔ ✿ مُسندِ احمد ۲۸۷/۲--۳۸۲--۴۳۸ ، ۴۵۴ ، ۳۴۱/۴ ۔

﴿۱۷﴾ ✿ بخاری ۲۹۸/۱ ، کتاب البیوع باب ثمن الکلب ۔

﴿۱۸﴾ ✿ بخاری ۷۶۹/۲--۷۷۰ ، کتاب النکاح ، باب من قال لانکاح الا بولیّ الخ ✿ ابو داؤد ۲۸۱/۲--۲۸۲ ، کتاب الطلاق ، باب فی وجوہ النکاح التی کان بھا اھل الجاھلیۃ ۔ ✿ سنن دار قطنی ۳۷۹/۳ ، ۳۸۰ ، کتاب النکاح ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿نیل الأوطار ج ٦ ابواب الكحة الكفار ، باب ذكر الكحة الكفار و اقرارهم عليها . ✿ السنن الكبرى ١١٠/٧ ، كتاب النكاح ، باب لا نكاح الا بولیّ . عن عائشة .

﴿١٩﴾ ✿ ابو داؤد ٢٢٠/٢ – ٢٢١ ، كتاب النكاح ، باب في قوله تعالى "الزانی لا ينكح الا زانية" ✿ ترمذی ١٥١/٢ ، ابواب التفسير ، سورة النور .

ترمذی نے اس واقعہ کو زیادہ تفصیل سے نقل کیا ہے اور آخر میں کہا ہے هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه .

✿ نسائی ٦٦/٦–٦٧ ، كتاب النكاح ، باب تزويج الزانية ۔

نسائی نے ترمذی والی مفصل روایت بیان کی ہے۔

✿ تفسير ابنِ جرير ٥٦/٩ ، پ ١٨ سورة النور ۔

﴿٢٠﴾ ✿ بخاری ٦٢/١ ، كتاب الصلاة ، باب الصلاة فی البيعة . وقال عمر رضی الله عنه انا لا ندخل كنا لسكم من اجل التماثيل التي فيها الصور ، و كان ابن عباس يصلی فی البيعة الابيعة فيها تماثيل . ✿ بخاری ١٧٩/١ ، كتاب الجنائز باب بناء المسجد على القبر . ✿بخاری ٥٤٧/١ كتاب المناقب ، باب هجرة الحبشة ✿ مسلم ٢٠١/١ كتاب المساجد باب النهی عن بناء المسجد على القبور و اتخاذ الصور فيها الخ عن عائشة . ✿ نسائی ٤١/٢–٤٢ . كتاب المساجد باب النهی عن اتخاذ القبور مساجد عن عائشة .

﴿٢١﴾ ✿ بخاری ٢٨٠/١ ، كتاب البيوع ، باب موكل الربا الخ ✿ بخاری ٨٠٥/٢ ، كتاب الطلاق ، باب مهر البغی و النكاح الفاسد . اس مقام پر ولعن المصورين ہے۔✿ بخاری ٨٨١/٢ ، كتاب اللباس ، باب من لعن المصور .

اس صفحہ پر والواشمة والمستوشمة ہے۔ ✿ مُسندِ احمد ٣٠٨/٤ – ٣٠٩ . عن عون بن ابی جحيفة .

﴿٢٢﴾ ✿ بخاری ٨٨٠/٢ ، كتاب اللباس . باب نقض الصور . ✿ مسلم ٢٠٢/٢ ، كتاب اللباس ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ فيه صورة الخ عن ابی زرعة مسلم میں او ليخلقوا شعيرة بھی منقول ہے۔

﴿٢٣﴾ ✿ مُسندِ احمد ٨٧/١ . ✿ مسلم ٣١٢/١ ، كتاب الجنائز باب فی طمس التمثال و تسوية القبر المشرف .

✿نسائی ٨٨/٤ كتاب الجنائز باب تسوية القبور اذا رفعت .

نسائی نے قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعَنَّ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا صُوْرَةً فِي بَيْتٍ اِلَّا طَمَسْتَهَا . اور مسلم نے اَنْ لَا تَدَعْ تِمْثَالاً اِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

﴿٢٤﴾ ✿ بخاری ٨٨١/٢ ، كتاب اللباس باب ... ✿ بخاری ٢٩٦/١ ، كتاب البيوع ، باب بيع التصاوير التي ليس فيها روح . ✿ بخاری ١٠٤٢/٢ ، كتاب التعبير باب من كذب فی حُلمه . ✿ مسلم ٢٠٢/٢ ، كتاب اللباس ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان الخ . ✿ترمذی ٣٠٥/١ ، ابواب اللباس ، باب ما جاء فی التصوير عن ابن عباس .

www.KitaboSunnat.com

✿ نسائی ۸ / ۲۱۵ ، کتاب الزینة ، باب ذکر ما یکلف اصحاب الصور یوم القیامة . عن ابن عباس . ✿ مُسندِ احمد ۱/ ۲۱۶ ، ۲۴۱ ، ۲۴۶ ، ۳۵۰ . عن ابن عباس ج۲ . ۱۴۵ . عن عبداللہ بن عمر . ✿ مُسندِ احمد ۱/ ۲۱۶ اور ۳۵۹ .

ترمذی کی روایت میں لیس بنافخ فیها کے بعد و من استمع الٰی حدیث قوم یفرّون منه صُبّ فی اُذنه الآنک یوم القِیامَةِ بھی منقول ہے۔ وفی الباب عن عبد اللّٰہ بن مسعودؓ و ابی ہریرةؓ ، و ابی جحیفة ، و عائشة و ابن عمر . حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح .

✿ بخاری ۱/ ۲۹۶ پر منقول روایت میں کلف یوم القیامة کے بجائے فان اللّٰہ معذّبُهٗ حتی ینفُخَ فیها الروح و لیس بنافخ فیها ابدا ہے۔

﴿۲۵﴾ ✿ بخاری ۱/ ۲۹۶ ، کتاب البیوع ، باب بیع التصاویر التی لیس فیها روح وما یکره من ذلک . ✿ مسلم ۲/۲۰۲ ، کتاب اللباس ، باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ . ✿ نسائی ۸ / ۲۱۵ ، کتاب الزینة باب ذکر ما یکلف اصحاب الصور یوم القیامَةِ .

نسائی نے صرف مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْهَا الرُّوْحَ وَ لَیْسَ بِنَافِخٍ فِیْهَا ہی نقل کیا ہے۔

✿ مُسندِ احمد ۱/ ۲۴۱-۳۰۸-۳۶۰ .

﴿۲۶﴾ ✿ بخاری ۲/ ۸۸۰ ، کتاب اللباس ، باب عذاب المصورون یوم القیامة . ✿ مسلم ۲/ ۲۰۱ ، کتاب اللباس ، باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ ✿ نسائی ۸ / ۲۱۶ ، کتاب الزینة ، باب ذکر اشد الناس عذابا . عن ابنِ عباس . ✿ مُسندِ احمد ۱/ ۳۷۵-۴۲۶ . ج ۲ ص ۲۶ . عن ابنِ عمر .

﴿۲۷﴾ ✿ بخاری ۲/ ۸۸۰ ، کتاب اللباس ، باب عذاب المصوّرین یوم القیامة ✿ بخاری ۲/ ۱۱۲۷ کتاب التوحید ، باب قول اللّٰہ بل هو قران مجید . ✿ مسلم ۲/ ۲۰۱ . کتاب اللباس ، باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ . ✿ نسائی ۲۱۵/۸ . کتاب الزینة ، باب ذکر ما یکلف اصحاب الصور یوم القیامة . ✿ مُسندِ احمد ۲/ ۴ .

✿ بخاری ۲/ ۱۱۲۷ پر صرف یقال للمصورین احیوا ما خلقتم نقول ہے عن ابی ہریرة .

اور یہی الفاظ بخاری ۲/ ۸۸۱ پر بھی حضرت عائشہ سے مروی روایت میں مذکور ہیں۔

﴿۲۸﴾ ✿ بخاری ۲ / ۸۸۱ ، کتاب اللباس ، باب من لم یدخل بیتاً فیه صورةٌ. ✿ بخاری ۲ / ۷۷۸ کتاب النکاح باب هل یرجع اذا رأی منکرا فی الدعوة. ✿ مسلم ۲/ ۲۰۱ ، کتاب اللباس ، باب تحریم تصویر صورة الحیوان اور نسائی ۸/ ۲۱۶ کتاب الزینة ، باب ذکر ما یکلف اصحاب الصور یوم القیامة . ابنِ ماجه کتاب التجارات ، باب ۵ الصناعات ، عن عائشة مؤطا امام مالک ۲ / ۲۴۱ کتاب الجامع باب ما جاء فی الصور و التماثیل، عن عائشة .

﴿۲۹﴾ ✿ مسلم ۲ / ۲۰۰ ، کتاب اللباس ، باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ . ✿ بخاری ۲/ ۸۸۰ ، کتاب اللباس ، باب ما وطی عن التصاویر .

۲ بخاری اور مسلم دونوں نے ایک روایت میں یُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ بھی نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ نسائی ۸ / ۲۱۴ ، کتاب الزینة باب ذکر اشد الناس عذاباً .

نسائی نے یُشَبِّهُوْنَ نقل کیا ہے۔

بخاری نے کتاب الادب باب ما یجوز من الغضب و الشدة لامر الله الخ کے تحت یشبهون بخلق الله کی جگہ الذين يصَوِّرُون هٰذِهِ الصُّوَرِ بھی بیان کیا ہے۔

✿ ابن ماجه کتاب اللباس ✿ مسند احمد ۶/ ۱۶ . عن عائشة .

(۳۰) ✿ مسلم ۲ / ۲۰۰ ، کتاب اللباس ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان الخ ✿ بخاری ۲/ ۸۸۰ ، کتاب اللباس ، باب ما وطى عن التصاوير .

بخاری میں سترت کی جگہ علّقت نقل کیا ہے اور فيه الخيل ذوات الاجنحة کی جگہ فيه تماثيل بیان کیا ہے ۔

✿ نسائی ۸ / ۲۱۳ ، کتاب الزينة ، باب التصاوير .

(۳۱) ✿ ترمذی ۱/ ۲۰۵ ، ابواب اللباس ، باب ما جاء فی الصورة . وفى الباب عن على و ابى طلحة ، و عائشة ، و ابى هريرة و ابى ايوب ، حديث جابر ، حديث حسن صحيح .

(۳۲) ✿ بخاری ۱/ ۴۵۸ ، کتاب بدأ الخلق ، باب اذا قال احدكم امين والملائكة فى السماء . ✿ بخاری ۲/ ۸۸۰ کتاب اللباس باب التصاوير ، یہاں ولا تصاوير بیان ہوا۔ ✿ بخاری ۲/ ۵۷۰ ، کتاب المغازی بابٌ .

ولا صورةٌ کے بعد يريد صورة التماثيل فيها الارواح بھی مذکور ہے۔

✿ مسلم ۲ / ۲۰۰ . کتاب اللباس باب تحريم تصوير صورة الحيوان الخ . ✿ ابو داود ۴ / ۷۳ ، کتاب اللباس ، باب فى الصور ، عن على . اور کتاب الطهارت ۱/ ۵۸ ، باب فى الجنب يؤخر الغسل.

اس روایت میں ولا جُنُبٌ کا اضافہ بھی منقول ہے۔

✿ ترمذی ۲/ ۱۰۸ ، ابواب الادب ، باب ما جاء ان الملائكة لا تدخل بيتاً فيه صورة ولا كلب . هذا حديث حسن صحيح .

✿ نسائی ۸/ ۲۱۲ . کتاب الزينة ، باب التصاوير ✿ سنن دارمی ۲/ ۱۹۶ ، کتاب الاستيذان باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه تصاوير . ✿ ابنِ ماجه کتاب اللباس باب ۴۴ الصور فى البيت . ✿ مؤطا امام مالک ۲/ ۲۴۱ کتاب الجامع باب ما جاء فى الصور والتماثيل عن ابى سعيد خدرى .

(۳۳) ✿ بخاری ۲/ ۸۸۱ ، کتاب اللباس ، بابٌ لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورةٌ . ✿ مسلم ۲/ ۲۰۰ ، کتاب اللباس . باب تحريم تصوير صورة الحيوان الخ ✿ ابو داود ۴/ ۷۴ ، کتاب اللباس .باب فى الصور . ✿ ابنِ ماجة کتاب اللباس ، باب ۴۴ الصور فى البيت عن عائشة .

(۳۴) ✿ بخاری ۲/ ۸۸۱ ، کتاب اللباس ، باب من كره القعود على الصور . ✿ مسلم ۲/ ۲۰۰ ، کتاب اللباس ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان . الخ

(۳۵) ✿ مسلم ۲/ ۲۰۰ ، کتاب اللباس ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان الخ . ✿ ابو داؤد ۴/ ۷۳ ، کتاب اللباس ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب فی الصور .

﴿۳۶﴾ ✿ مُسندِ احمد ۲/ ۱۴۵ .

﴿۳۷﴾ ✿ مسلم ۱/ ۳۱۲، کتاب الجنائز فصل فی طمس التماثیل وَ تسویة القبر المشرف . ✿ نَسَائی ۴/۸۸-۸۹ کتاب الجنائز ، باب تسویة القبور اذا رفعت . ✿ مُسندِ احمد ۱/ ۹۶ . عن علی بن ابی طالب .

﴿۳۸﴾ ✿ مُسندِ احمد ۱/ ۱۵۰ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ۴

فضیلتِ علم اور علماء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضیلتِ علم اور علماء

قال رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الا لا خیر فی عبادۃ لیس فیھا تفقہ ولا علم لیس فیھا تفھم ولا قراءۃ لیس فیھا تدبر . (عن علي رضی اللّٰہ عنہ)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سن رکھو اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں تفقہ نہیں ہے، اور اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جس میں سمجھ بوجھ نہیں ہے اور اس قرآن خوانی میں کوئی بھلائی نہیں جس میں تدبر نہیں ہے۔[1]

[تفہیمات حصہ اوّل ۴۳-۴۴]

تخریج:(۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَحْیٰ وَ یَحْیٰ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَبَّانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَارِثُ ابْنُ مِسْکِیْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنِیْ عُقْبَۃُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ اُسَیْدٍ ، عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ ، وَ اَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِالْفَقِیْہِ کُلَّ الْفَقِیْہِ ؟ قَالُوْا : بَلٰی ، قَالَ : مَنْ لَّمْ یُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ، وَلَمْ یُؤَیِّسْھُمْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ ، وَلَمْ یُؤْمِنْھُمْ مِنْ مَکْرِ اللّٰہِ ، وَلَا یَدَعُ الْقُرْاٰنَ رَغْبَۃً عَنْہُ اِلٰی مَا سِوَاہُ ، اَلَا ، لَا خَیْرَ فِیْ عِبَادَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا تَفَقُّہٌ ، وَلَا عِلْمَ لَیْسَ فِیْہِ تَفَھُّمٌ ، وَ لَا قِرَاءَۃَ لَیْسَ فِیْھَا تَدَبُّرٌ.

قَالَ أبو عمر : لا یاتی ھٰذا الحدیث مرفوعا الا من ھذا الوجہ و أکثرھم یوقفونہ علی عَلِيٍّ .

ترجمہ: حضرت علیؓ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے فقیہ عالم کی (علامتیں) نہ بتاؤں جو پورا علم رکھتا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں ضرور ارشاد فرمائیں، فرمایا جس نے لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ کیا اور جس نے اللہ کی رحمت سے لوگوں کو مایوس نہ کیا اور جس نے اللہ کی چال سے لوگوں کو بے خوف نہ کیا ہو اور اس نے قرآن کو بے رغبتی سے چھوڑ کر دوسری کتاب کا رخ نہ کیا ہو۔ سن لو! ایسی عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں تفقہ نہیں اور اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جس میں سمجھ بوجھ نہیں اور اس قرآن خوانی میں کوئی بھلائی نہیں جس میں تدبر نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین میں تفقہ کسے عطا کیا جاتا ہے

متن: من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقہ فی الدّین

ترجمہ: اللہ جس کے لیے بہتری کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین میں تفقہ عطا کرتا ہے۔ [۲] (تفہیمات حصہ اوّل ص:۴۳-۴۴)

تخریج: (۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ الخ...

سب سے بہتر لوگ

متن: افضل الناس افضلھم عملا اذا فقھوا دینھم

''لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو عمل کے اعتبار سے بہتر ہیں بشرطیکہ دین میں سمجھ بوجھ رکھتے ہوں۔'' [۳]

تشریح: اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی بلکہ اصلی مصیبت یہ ہے کہ ان میں تفقہ فی الدین اور تدبّر فی الکتاب و السنۃ نہیں ہے۔ اسی چیز کے فقدان نے ان کے اعتقادات کو کھوکھلا، ان کی عبادت کو بے روح، ان کی مساعی کو پراگندہ و پریشان اور ان کی زندگیوں کو بے ضابطہ و بدنظم بنا دیا ہے۔ اسلام کے شیدائی ان میں بہت ہیں، مگر اسلام کو سمجھنے والے بہت ہی کم ہیں۔ قرآن اور محمد ﷺ کے نام پر مر مٹنے والوں کی کمی نہیں۔ مگر قرآن اور محمد ﷺ نے جس دین کو پیش کیا ہے اس کی روح اور اس کے اصول کو سمجھنے والے آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ بلکہ اتنے بھی نہیں۔ یہ اسی نافہمی کے نتائج ہیں کہ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور سمجھتے ہیں ان میں بدترین قسم کے توہّمات اور مشرکانہ عقائد سے لے کر الحاد، دہریّت، اور کفر کی حد تک پہنچے ہوئے خیالات تک پائے جاتے ہیں۔ اور ان کو اس بات کا احساس تک نہیں کہ جس اسلام کی پیروی کے وہ مدعی ہیں۔ اس میں اور ان خیالات میں کتنی تباین ہے۔ اس سے بدتر حالت اخلاقی و عملی زندگی کی ہے۔ بُت پرستانہ رسوم و رواجات سے لے کے جدید مغربی تہذیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بدترین ثمرات تک ہر قسم کے اطوار اس قوم میں رائج ہیں۔ جو اپنے آپ کو اسلام کا پیرو کہتی ہے اور الا ما شاء اللہ کسی گروہ کو یہ احساس تک نہیں کہ وہ کہاں کہاں اس قانون کے اصول اور قواعد سے صریح انحراف کر گئی ہے جس پر ایمان رکھنے کا اس کو دعوٰی ہے۔ ہر غلط خیال اور غلط طریقہ جو کہیں سے آتا ہے ان میں رواج پا جاتا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام میں اس کی بھی گنجائش ہے۔ ہر گمراہ کن شخص جو کسی خوش آئند طریقہ پر چل رہا ہے۔ بآسانی ان کا رہنما بن جاتا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ محمد ﷺ کے ساتھ ہم اس کی پیروی بھی کر سکتے ہیں۔ ہر چیز جو غیر اسلام ہے وہ بے تکلف اسلام کے ساتھ ایک ہی دماغ اور ایک ہی زندگی میں جمع کر لی جاتی ہے، کیونکہ اسلام اور غیر اسلام کا امتیاز علم و فہم پر موقوف ہے اور اسی کا یہاں فقدان ہے۔ [تفہیمات حصہ اول ص ۴۳ - ۴۴ . اشاعت نہم ۱۹۷۲ء]

تخریج :(۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوْسِیُّ ، وَكَانَ مُنْقَطِعَ الْقَرِيْنِ ، وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَايِشِیُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ ، عَنْ عقيل الْجَعْدِیِّ ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ : أَتَدْرِیْ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ ؟ قُلْتُ : اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ : فَاِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ ، اَفْضَلُهُمْ عَمَلًا اِذَا فَقِهُوْا فِیْ دِيْنِهِمْ .... الخ

حکمران اور علماء اُمّت کی اصلاح و بگاڑ کے ذمہ دار

متن : صنفان اذا صلحا صلحت الامة و اذا فسدا فسدت الأمّة السّلطان و العلماء . ۵

ترجمہ: دو گروہ ہیں کہ اگر وہ درست ہوں تو امت درست ہے اور اگر بگڑ جائیں تو امت بگڑ جائے۔ حکمران اور علماء۔

تشریح : مسلمانوں کی تاریخ کا ہر باب اس ارشاد نبوی کی صداقت پر گواہ ہے اور سب سے زیادہ آج ہم اس کی صداقت کو نمایاں دیکھ رہے ہیں۔ اگر ہمارے حکمرانوں اور علماء میں تقوٰی اور دین کا صحیح علم ہوتا تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی ، اور آج بھی اگر مسلمان قوموں کو ایسے رہنما میسر آ جائیں تو حالات کے اس درجہ بگڑ جانے پر بھی اصلاح سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ [تفہیمات حصہ اول ص ۴۵ . اشاعت نہم ۱۹۸۲ء] الناس علی دین ملوکھم. بہت پرانا مقولہ ہے اور اس بنا پر حدیث میں قوموں کے بناؤ اور بگاڑ کا ذمہ دار اُن کے علماء اور امراء کو قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیڈر شپ اور زمام کار انہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔[اسلامی نظامِ زندگی اور بنیادی تصورات. ص ۲۱۰ . اشاعت چہارم ۱۹۷۰ء

تخریج :(۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ عَبْدَانُ : قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ فَرُّوْخٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ ، اِذَا صَلَحَا ، صَلَحَتِ الْاُمَّةُ ، وَ اِذَا فَسَدَا ، فَسَدَتِ الْاُمَّةُ : اَلسُّلْطَانُ وَ الْعُلَمَاءُ .

ماٰخذ

(۱) ✿ جامع بیان العلم و فضلہ ۵۵/۲ ، حافظ عبد البر اَنْدَلُسی ✿ سنن دارمی ۷۲/۱ پر مقدمہ باب من قال العلم خشیۃ اللّٰہ و تقوی اللّٰہ حدیث نمبر ۳۰۳ - ۳۰۴ ، اس میں لا خیر فی عبادۃ ، لا علم فیہ ولا خیر فی علم ، لافہم فیہ ، ولا خیر فی قراءۃ لا تدبر فیہ .

(۲) ✿ بخاری ۱۶/۱ ، کتاب العلم ، باب من یرد اللّٰہ خیراً یفقہہ فی الدین . ✿ بخاری ۴۳۹/۱ ، کتاب الجہاد ، باب قول اللّٰہ تعالٰی فان للّٰہ خمسہ وللرسول . ✿ بخاری ۱۰۸۷/۲ ، کتاب الاعتصام ، باب قول النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق الخ . ✿ مسلم ۱۴۴/۲ ، کتاب الامارۃ ، باب لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق .. الخ ✿ ترمذی ۹۳/۲ ، ابواب العلم ، باب اذا اراد اللّٰہ بعبد خیرا الخ عن ابن عباسؓ اور ابواب القدر اور ابواب الزہد . ✿ مؤطا امام مالک ۲۰۸/۲ ، کتاب الجامع باب جامع ما جاء فی اہل القدر ✿ سنن دارمی ۲۰۸/۲ ، کتاب الرقاق ، باب من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقہ فی الدین . عن ابن عباس ✿ مُسندِ احمد ۹۲/۴ ، عن معاویہ بن ابی سفیان ✿ مجمع الزوائد ۱۲۱/۱ ، کتاب العلم ، باب منہ .

(۳) ✿ جامع بیان العلم و فضلہ ۵۳/۲-۵۴ ، حافظ عبد البر اندلسی ✿ مجمع الزوائد ۱۶۲/۱ ، کتاب التلم ، باب ای الناس اعلم بحوالہ الطبرانی فی الأوسط و الصغیر ، وفیہ عقیل ابن الجعد ، قال البخاری منکر الحدیث .

(۴) ✿ جامع بیان العلم و فضلہ ۲۲۶/۱ ، علامہ عبد البر النمری القرطبی .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب: ۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ اصحابی کالنجوم۔

☆ اصحابی کالنجوم کا صحیح مفہوم۔

☆ سابقین اولین صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ۔

☆ آنحضورؐ کے لعاب سے (صحابہؓ کا) حصولِ برکت۔

☆ صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنے والا۔

☆ حضرت فاطمہؓ کی منقبت۔

☆ میری اُمّت کے مؤمن شہید ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصحابی کالنجوم

روایت '' اصحابی کالنجوم '' اوراس سے ملتے جلتے الفاظ پر مشتمل بعض دیگر روایات جوصحابہ کرامؓ اوراہل بیت کے حق میں مروی ہیں، محدثین اورفنِ رجال کے ماہرین کے نزدیک ان سب کی سند نہایت کمزور ہے۔صحاح ستہ یاحدیث کی کسی دوسری مستند کتاب میں ان کی تخریج نہیں کی گئی۔حافظ ابن عبدالبرؒ نے جامع بیان العلم (و فضله) میں روایت اصحابی کالنجوم ....کی سند کے بارے میں لکھاہے۔ هذا الاسناد لا تقوم به حجة ابن حزم نے الاحکام میں اس کے راویوں پر جرح کرنے کے بعد لکھاہے۔ هذه رواية ساقط ، خبر مكذوب موضوع ، باطل لم يصح قط حافظ ابن حجر نے تخریج کشاف میں اس روایت اوردیگر متقارب الالفاظ روایات کی ساری سندوں کا ذکر کر کے انہیں ضعیف وواہی قرار دیاہے۔امام شوکانی نے ارشادالفحول میں اجماع پر بحث کرتے ہوئے یہ حدیث نقل کی ہے۔اورپھر لکھاہے فيه مقال معروف اور تصریح کی ہے کہ اس کا ایک راوی نہایت ضعیف اوردوسر کذّاب ہے۔حافظ ابن قیّم نے بھی اعلام المؤقعين جلد ثانی،القول فی التقليد میں اس روایت کو غیرصحیح ثابت کیاہے۔

(مکتوبات مودودیؒ مرتبہ اشرف بخاری ص ۱۰۹ اشاعت اول) (مکتوبات بنام مولانا مظہرعلی خاں راجوپوری انڈیا)

اصحابی کالنجوم کا صحیح مفہوم

اصحابی کالنجوم والی حدیث کا اگر یہ مطلب لیا جائے کہ ہرصحابی کا ہرقول وفعل واجب الاتباع ہے تو سلف و خلف میں کوئی صاحب علم بھی اس کا قائل نہیں ملا۔البتہ ساری امت اپنے دین کے ہر مسئلے میں بہرحال کسی نہ کسی صحابی کے ذریعہ ہی سے رہنمائی حاصل کرتی رہی ہے،اوریہی اس حدیث کا منشا ہوسکتا ہے۔ (رسائل ومسائل حصہ سوم ص ۱۰۲)

تخریج:(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : سَأَلْتُ رَبِّىْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِىْ مِنْ بَعْدِىْ فَاَوْحٰى اِلَىَّ : يَا مُحَمَّدُ ، اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِىْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِى

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

السَّمَآءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ ، وَ لِكُلٍّ نُوْرٌ ، فَمَنْ اَخَذَ بِشَىْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِىْ عَلٰى هُدًى ، قَالَ : وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصْحَابِىْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمِ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ . رواه رزين .

ترجمہ: حضرت عمرؓ بن خطاب کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنے بعد اپنے صحابہ کے بارے میں اختلاف سے متعلق اپنے رب سے سوال کیا، تو میری طرف وحی فرمائی کہ اے محمدؐ میرے نزدیک تمہارے صحابہ آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں ایک دوسرے کے لیے باعث تقویت ہیں اور ہر ایک کے لیے روشنی ہے جس کسی نے ان کے اختلاف کے باوجود کوئی چیز ان سے اخذ کی۔ وہ میرے ہاں ہدایت یافتہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کسی کی اقتدار کرو گے ہدایت یافتہ ہوگے۔ [1]

تخریج: (۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ اَحْمَدَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاضِىُّ اَحْمَدُ ابْنُ كَامِلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَارِثُ ابْنُ غُصَيْنٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَصْحَابِىْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمِ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ .

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ [2]

سابقین اولین صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ

متن: لو كان لاحدهم جبل من ذهب فانفقه ما ادرك مدّ احدكم ولا نصيفه

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے صلح حدیبیہ کے زمانے میں فرمایا، عنقریب ایسے لوگ آنے والے ہیں جن کے اعمال کو دیکھ کر تم لوگ اپنے اعمال کو حقیر سمجھو گے مگر" ان میں سے کسی کے پاس پہاڑ برابر بھی سونا ہو اور وہ سارا کا سارا خدا کی راہ میں خرچ کر دے تو وہ تمہارے دو رطل بلکہ ایک رطل خرچ کرنے کے برابر بھی نہ پہنچ سکے گا"۔ [3] (ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابونعیم اصفہانی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج : (۳) حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ یَسَارٍ ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَّةِ : یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ اَعْمَالَکُمْ مَعَ اَعْمَالِهِمْ ، قُلْنَا : مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ اَقُرَیْشٌ هُمْ ؟ قَالَ : لَا وَلٰکِنْ اَهْلَ الْیَمَنِ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَ اَلْیَنُ قُلُوْبًا ، فَقُلْنَا : هُمْ خَیْرٌ مِنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ : لَوْ کَانَ لِاَحَدِهِمْ جَبَلٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَاَنْفَقَهُ مَا اَدْرَکَ مُدَّ اَحَدِکُمْ وَلَا نَصِیْفَهُ ، اَلَا ، اِنَّ هٰذَا فَصْلُ مَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَ النَّاسِ اَلَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ الْاٰیَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ .

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے سال ﷺ نے ہمیں فرمایا۔قریب ہے کہ ایسے لوگ آئیں گے جو تمہارے اعمال کو اپنے اعمال کے مقابلہ میں حقیر تصور کریں گے۔ہم نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں؟ کیا وہ قریش ہیں؟ فرمایا:نہیں، بلکہ یمنی لوگ ہیں نہایت رقیق القلب،نرم مزاج لوگ ہیں۔ہم نے عرض کیا کیا وہ ہم سے بہتر ہیں؟ فرمایا ان میں سے کوئی پہاڑ بھر سونا خرچ کرے تب بھی تمہارے ایک مُدّ یا آدھے مدّ (خرچ کے ثواب) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔سنو: ہمارے اور لوگوں کے درمیان یہ فرق ہے کہ تم میں سے اس شخص کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا جس نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا۔(فی سبیل اللہ خرچ کیا)

تخریج : (۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ ، ثنا زُهَیْرٌ ، ثنا حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ ، عَنْ اَنَسٍ ، قَالَ : کَانَ بَیْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ وَ بَیْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ کَلَامٌ ، فَقَالَ خَالِدٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَسْتَطِیْلُوْنَ عَلَیْنَا بِاَیَّامٍ سَبَقْتُمُوْنَا بِهَا ، فَبَلَغَنَا اَنَّ ذٰلِکَ ذُکِرَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : دَعُوْا لِیْ اَصْحَابِیْ ، فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ اَنْفَقْتُمْ مِثْلَ اُحُدٍ اَوْ مِثْلَ الْجِبَالِ ذَهَبًا مَا بَلَغْتُمْ اَعْمَالَهُمْ .

ترجمہ : امام احمدؒ نے حضرت انسؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔دوران نزاع میں حضرت خالدؓ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے کہا'' تم لوگ اپنی پچھلی خدمات کی بنا پر ہم سے دُوں کی لیتے ہو''۔یہ بات جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا'' اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم لوگ احد کے برابر، یا پہاڑوں کے برابر سونا بھی خرچ کرو تو ان لوگوں کے اعمال کو نہ پہنچ سکو گے''۔ ؎

(۴) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ، نا اَبُوْ دَاوٗدَ ، انبانا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ذَکْوَانَ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ ، فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ ، لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَکَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَ لَا نَصِیْفَهُ .

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہؓ کو گالی مت دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(برا بھلا نہ کہو) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کی مانند سونا (فی سبیل اللہ) خرچ کر دے تب بھی ان کے (صحابہؓ کے) ایک مد یا نصف مدّ بھر خرچ کرنے کے (اجر و ثواب) کو نہیں پہنچ سکتا۔

هذا حديث حسن صحيح ، و معنى قوله : نصيفه يعني نصف مدّه .

تشریح : یعنی اگر چہ اجر کے مستحق تو دونوں ہی ہیں لیکن ایک گروہ کا رتبہ دوسرے سے بلند ہے۔ کیونکہ اُس نے زیادہ سخت حالات میں اللہ تعالیٰ کی خاطر وہ خطرات مُول لیے جو دوسرے گروہ کو درپیش نہ تھے۔ اس نے ایسی حالت میں مال خرچ کیا جب دور دور کہیں یہ امکان نظر نہ آتا تھا کہ کبھی فتوحات سے اس خرچ کی تلافی ہو جائے گی اور اس نے ایسے نازک دور میں کفار سے جنگ کی جب ہر وقت یہ اندیشہ تھا کہ دشمن غالب آ کر اسلام کا نام لینے والوں کو پیس ڈالیں گے۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب کبھی اسلام پر ایسا کوئی وقت آ جائے جس میں کفر اور کفار کا پلڑا بہت بھاری ہو اور بظاہر اسلام کے غلبہ کے آثار دور دور کہیں نظر نہ آتے ہوں، اُس وقت جو لوگ اسلام کی حمایت میں جانیں لڑائیں اور مال خرچ کریں ان کے مرتبے کو وہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو کفر و اسلام کی کشمکش کا فیصلہ اسلام کے حق میں ہو جانے کے بعد قربانیاں دیں۔ [تفہیم القرآن ۵/۳۰۸ سورۃ الحدید حاشیہ ۱۴]

متن : خياركم في الجاهلية خياركم في الإسلام

ترجمہ : تم میں جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے، وہی اسلام میں اچھے ہیں۔ ۵

تشریح : یعنی زمانہ جاہلیت میں جو لوگ اپنے اندر جوہر قابل رکھتے تھے، وہی زمانہ اسلام میں مردانِ کار ثابت ہوئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کی قابلیتیں پہلے غلط راہوں میں صرف ہو رہی تھیں، اور اسلام نے آ کر انہیں صحیح راہ پر لگا دیا۔ مگر بہر حال ناکارہ انسان نہ جاہلیت کے کسی کام کے تھے، نہ اسلام کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی، جسکے اثرات تھوڑی ہی مدّت گزرنے کے بعد دریائے سندھ سے لیکر اٹلانٹک کے ساحل تک دنیا کے ایک بڑے حصے نے محسوس کر لیے، اسکی وجہ یہی تو تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا تھا، جسکے اندر کیریکٹر کی زبردست طاقت موجود تھی۔ اگر خدانخواستہ آپ کو بودے، کم ہمت، ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے؟۔ [اسلامی نظام زندگی اور اسکے بنیادی تصورات ص ۲۲۰]

تخریج : (۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ ، ثني سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ : أَتْقَاهُمْ ، فَقَالُوا : لَيْسَ عَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا نَسْأَلُکَ ، قَالَ : فَیُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰهِ ، قَالُوْا : لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ : فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنَ ؟ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ ، خِیَارُهُمْ فِی الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا.

ترجمہ : حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ معزز و بزرگ کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ خوف الٰہی رکھنے والا پرہیز گار ہو۔ لوگوں نے عرض کیا ہم آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے۔ تو پھر آپؐ نے فرمایا اللہ کے نبی یوسف، بن نبی اللہ، بن خلیل اللہ ہیں۔ صحابہ نے پھر عرض کیا ہم آپ سے یہ بھی نہیں پوچھ رہے۔ تو پھر آپؐ نے فرمایا۔ اچھا تو تم عرب کے معدن (خاندانوں) کے بارے میں پوچھتے ہو۔ ان میں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی (اچھے تھے) اسلام میں بھی وہی بہتر ہیں بشرطیکہ (دین) کی سمجھ رکھتے ہوں۔

آنحضورؐ کے لعاب سے (صحابہؓ کا) حصولِ برکت

متن : فو اللّٰه ما تنخّم رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نخامة الّا وقعت فی کف رجل منهم فدلک بها وجهه وجلده . ۶ باب الشروط فی الجہاد والمصالحۃ۔ حدیث نمبر ۱۲۶۶ عن عروۃؓ

تشریح : معاملہ ایک نبی کا ہے اور ان لوگوں کا ہے جو سچے دل سے مان چکے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور اپنے درمیان اس عظیم المرتبت ہستی کو موجود پا رہے تھے۔ اس مرتبے کی ہستیوں کا جو زبردست اثر لوگوں پر ہوسکتا ہے کہ جنہیں یقین ہو کہ ہمارے سامنے وہ شخص موجود ہے جسے اللہ سے مکالمہ کا شرف حاصل ہوتا ہے اسکا اندازہ آپ بخوبی کر سکتے ہیں، اگر تھوڑی دیر کیلئے آپ خود اپنے آپ کو ان لوگوں کی جگہ فرض کر لیں۔ یہ انبیاء کا غیر معمولی اثر ہی تو تھا جسکی بدولت ان کے معتقدین میں سے بکثرت لوگ حد پر نہ رُک سکے اور غلو کر کے انہیں خدا اور ابن اللہ اور اوتار اور نہ معلوم کیا کیا بنا بیٹھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں لوگوں کو حد اعتدال پر رکھنے کے لئے جو کوششیں فرمائیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ مگر اس کے ساتھ آپؐ نے انسانی فطرت کی رعایت بھی ملحوظ رکھی اور حد اعتدال کے اندر جہاں تک شدت عقیدت کو جانے کی اجازت دی جا سکتی تھی وہاں تک جانے سے لوگوں کو نہیں روکا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی وقت لوگوں نے حضورﷺ کا تھوک زمین پر نہ گرنے دیا اور آگے بڑھ کر اسے ہاتھوں پر لینے اور اپنے منہ اور جسم پر مل لینے کی کوشش کی تو آپﷺ نے منع نہ فرمایا۔ رہی یہ بات کہ خود لوگوں کو گھن کیوں نہ آتی تھی، تو میں کہوں گا کہ عام انسانوں کے تھوک سے ضرور گھن آ سکتی ہے، مگر جس منہ پر خدا کا کلام اترتا ہو اس کے تھوک سے گھن آنا تو درکنار، اہل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایمان کی نگاہ میں تو عطر کی بھی اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔

تخریج: (۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، انا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ، اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانَ، یُصَدِّقُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِیْثَ صَاحِبِهٖ، قَالَا: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَّةِ ... فَکُلَّمَا اَهْوٰی عُرْوَةُ بِیَدِهٖ اِلٰی لِحْیَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ یَدَهٗ بِنَعْلِ السَّیْفِ وَ قَالَ: اَخِّرْ یَدَکَ عَنْ لِحْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهٗ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: اَیْ غُدَرُ اَلَسْتُ اَسْعٰی فِیْ غَدْرَتِکَ، وَ کَانَ الْمُغِیْرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ، فَقَتَلَهُمْ وَ اَخَذَ اَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَ اِمَّا الْمَالُ، فَلَسْتُ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ، ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ یَرْمُقُ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَیْنَیْهِ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ کَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهٗ وَ جِلْدَهٗ، وَ اِذَا اَمَرَهُمْ، ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ، وَ اِذَا تَوَضَّاَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِهٖ، وَ اِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَ مَا یُحِدُّوْنَ اِلَیْهِ النَّظَرَ تَعْظِیْمًا لَهٗ. الحدیث.

ترجمہ: مسور بن مخرمہ اور مروان دونوں کا بیان ہے کہ زمانہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے.... مسور کا بیان ہے کہ عروہ پھر نبی ﷺ سے گفتگو کرنے لگا۔ دورانِ گفتگو میں عروہ جب (ازراہ خوشامد) آپؐ کی ریش مبارک کی طرف جھکا تو مغیرہ نے اپنا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر مار کر کہا عروہ اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک سے ہٹا لے۔ عروہ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ صحابہؓ نے جواب دیا کہ مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ عروہ نے کہا اے بے وفا دھوکہ باز کیا میں نے تمہاری دغابازی میں تیرے لیے کوشش نہیں کی تھی (اس کی صورت یہ تھی) کہ مغیرہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے پاس اٹھتا بیٹھتا تھا انہوں نے کسی کو قتل کر دیا اور اس کا مال لے لیا۔ بعد میں مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد عروہ کن انکھیوں سے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے لگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ کیفیت دیکھی کہ جب نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام لعاب دہن تھوکتے تو وہ صحابہؓ میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر پڑتا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا اور جب آپ کوئی حکم ارشاد فرماتے تو صحابہ نہایت عجلت سے اس کی تعمیل کرتے اور جب آپ وضو فرماتے تو صحابہؓ آپ کے وضو کے غسالہ پر جھگڑتے کہ ایک کہتا کہ اسے ہم لیں گے اور دوسرے کا تقاضا ہوتا کہ ہم لیں گے اور آپؐ گفتگو فرماتے تو سب سرنگوں ہو کر ادب واحترام سے اپنی آوازیں دھیمی رکھتے۔ بوجہ تعظیم وتکریم آپ کی جانب بے دھڑک اور بے باکانہ نظر سے نہ دیکھتے۔ الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متن: دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدح فیہ ماء فغسل یدیہ ووجہہ فیہ و مجّ فیہ ثم قال لہما اشربا و افرغا علی وجوھکما و نحورکما ... ؎

پس منظر: حضورﷺ نے غزوۂ حنین کے غنائم برسرِ موقع تقسیم کرنے کے بجائے جعرّانہ پہنچ کر تقسیم کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا اور اس کی وجہ سے بعض نئے نئے ایمان لائے ہوئے لوگ بڑے بے صبر ہو رہے تھے۔ جب آپؐ جعرّانہ پہنچے تو ایک بدّو نے آ کر اپنے حصّے کا مطالبہ کیا۔ حضورﷺ نے فرمایا ''تجھے بشارت ہو'' (یعنی اس بات کی بشارت کہ عنقریب حصّے تقسیم ہوں گے اور اب تک جو تُو نے صبر کیا اس کا اجر ملے گا) اس نے تڑخ کر کہا: ''آپؐ کی یہ بشارتیں میں بہت سُن چکا ہوں'' حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت بلالؓ اس وقت حاضر تھے۔ حضورﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ''اس نے میری بشارت ردّ کر دی۔ تم دونوں اسے قبول کرو'' دونوں نے عرض کیا ''ہم نے قبول کی'' پھر آپؐ نے ایک پیالہ بھر پانی منگایا۔ اس میں ہاتھ اور منہ دھویا اور کلّی کی پھر دونوں صاحبوں سے فرمایا: تم اسے پی لو اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو اور بشارت لو۔ چنانچہ دونوں نے ایسا ہی کیا۔ پردے کے پیچھے ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ بیٹھی تھیں انہوں نے پکار کر دونوں صاحبوں سے کہا ''کچھ اپنی ماں کے لیے بھی بچا لینا'' یہ سُن کر انہوں نے تھوڑا سا پانی بچا لیا اور انہیں بھی دیا۔

تشریح: اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ دراصل اس بدّو کو یہ سبق دینا چاہتے تھے کہ ایمان کا دعوٰی کرنے کے باوجود اس نے جو اس بے بہا بشارت کو ردّ کر دیا ہے یہ کیسی ناشکری اور بدبختی ہے اور سچے اہل ایمان کا اپنے نبی کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت کا انداز اور پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اس پانی میں سے اپنا حصہ طلب کرنا صاف بتاتا ہے کہ یہ حضرات اس مبارک پانی کو لے کر پینے اور منہ اور سینے پر ملنے میں کراہت محسوس کرنا تو درکنار، اسے اپنے لئے آبِ حیات سمجھتے تھے۔ اس کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ کر مسابقت کرتے تھے اور انہیں فخر تھا کہ یہ نعمت انہیں نصیب ہوئی۔ [رسائل و مسائل حصہ سوم ص ۲۳۲ تا ۲۳۵]

تخریج: ﴿۷﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعِرَّانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ وَ مَعَهُ بِلَالٌ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: اَلَا تُنْجِزُلِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، فَقَالَ لَهُ: اَبْشِرْ، فَقَالَ: قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ، فَاَقْبَلَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَ بِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ، فَقَالَ: رَدَّ الْبُشْرٰى، فَاقْبَلَا اَنْتُمَا، قَالَا: قَبِلْنَا، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِشْرَبَا مِنْهُ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَفْرِغَا عَلٰی وَجُوْهِكُمَا وَ نُحُوْرِكُمَا وَ اَبْشِرَا ، فَاَخَذَا الْقَدَحَ ، فَفَعَلَا ، فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَآءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا، فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً ۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ میں اس موقعہ پر نبی ﷺ کے پاس تھا جب آپ مقامِ جعرانہ جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، میں قیام پذیر تھے۔ حضرت بلالؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ ایک بدو (اعرابی) نے خدمت میں آ کر عرض کیا کیا آپؐ مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ فرمائیں گے۔ آپ نے اسے فرمایا بشارت قبول کرو۔ وہ بولا آپ نے بارہا بشارت قبول کرو بشارت قبول کرو فرمایا ہے (میں اس زبانی بشارت کا کیا کروں) آپ نے غصے کی سی کیفیت میں ابوموسیٰؓ اور بلالؓ کی طرف روئے سخن فرمایا کہ تم دونوں بشارت قبول کرو۔ اس بدوی نے تو بشارت کو رد کر دیا ہے تم دونوں اسے قبول کر لو۔ دونوں نے عرض کیا، ہم نے آپ کا جانفزا مژدہ قبول کیا پھر آپؐ نے پانی کا ایک پیالہ منگایا۔ اسمیں اپنے دست مبارک اور رخ منور کو دھویا اور اس میں کلی کی۔ اس کے بعد فرمایا۔ اس پیالے میں سے دونوں پیو اور اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو۔ دونوں نے پیالہ لے کر ایسے ہی کیا۔ حضرت ام سلمہؓ نے پس پردہ سے آواز دی۔ اپنی ماں کے (میرے) لیے بھی کچھ بچا رکھنا تو انہوں نے اس کے لیے کچھ پانی چھوڑ دیا۔

صحابہ کرام سے بغض رکھنے والے

متن: من ابغضهم فببغضی ابغضهم ۸

تشریح: صحابہ کرام کو برا کہنے والا میرے نزدیک صرف فاسق ہی نہیں ہے، بلکہ اس کا ایمان بھی مشتبہ ہے۔

[رسائل ومسائل حصہ چہارم ص ۳۶۱]

تخریج: (۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ ، نَا عُبَيْدَةُ بْنُ اَبِیْ رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ ، وَ مَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ ، وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ ، وَ مَنْ اٰذَی اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهُ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو طعن و تشنیع اور سب و شتم کا نشانہ نہ بنا لینا۔ پس جس کسی نے ان سے محبت کی، اس نے میرے ساتھ محبت کی وجہ ان سے محبت کی اور جس کسی نے ان سے بغض و عداوت کی، اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بغض رکھا۔ اور جس نے ان کو ایذا پہنچائی، اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔ اور جس سے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت پہنچائی امید ہے کہ عنقریب اللہ اسے پکڑ لے۔

قال ابو عِیسٰی هذا حدیث غریب ، لا نعرفه الا من هذا الوجه .

حضرت فاطمہؓ کی منقبت

ترجمہ : جابرؓ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ حضرت فاطمہؓ کے ہاں بھوک میں تشریف لے گئے اور کچھ کھانے کو طلب کیا انہوں نے کہا واللہ میرے پاس کچھ نہیں ہے حضور واپس تشریف لے گئے۔ اتنے میں فاطمہؓ کی ایک ہمسائی نے دو روٹیاں اور کچھ گوشت بھیج دیا۔ حضرت فاطمہؓ نے فوراً اپنے بچوں میں سے ایک کو دوڑایا کہ حضورؐ کو واپس لائیں۔ جب حضورؐ تشریف لائے تو حضرت فاطمہؓ نے کھانا پیش کیا آپ نے پوچھا کہ بیٹی یہ کہاں سے آیا ہے؟ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا " یا ابت هو من عند الله " (ابا جان یہ اللہ کے ہاں سے آیا ہے) اس پر حضورؐ نے فرمایا" بیٹی خدا کا شکر ہے جس نے تجھے سیدۃ النساء نساء بنی اسرائیل (مریم علیہا السلام) کے مشابہ بنایا۔ ان کے پاس بھی جب خدا کی طرف سے رزق آتا اور ان سے پوچھا جاتا کہ یہ کہاں سے آیا ہے تو وہ کہتی تھیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ ۹

تشریح : اس حدیث کو حجت بنا کر اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت مریم کے پاس پردہ غیب سے رزق نہیں اترتا تھا بلکہ اللہ نے ان کے لیے ایسا سامان کر دیا تھا کہ وہ بے سہارے اور بے وسیلہ ایک محراب میں بیٹھی ہوتی تھیں اور وقت پر کوئی نہ کوئی شخص ان کا کھانا پہنچا دیا کرتا تھا، تو کیا ایسی تاویل کرنے والے کو کافر ٹھہرایا جائے گا؟ پھر یہ امر بھی غور طلب ہے کہ گرمی کا میوہ جاڑے میں اور جاڑے کا میوہ گرمی میں ملنا بجز خرق عادت کے اور کونسی خوبی اپنے اندر رکھتا ہے؟ اللہ نے جو میوہ جس موسم میں پیدا کیا ہے وہ اُسی موسم کے لیے نعمت ہے کیونکہ وہ اس موسم کی طبیعت کے لحاظ سے پیدا کیا گیا ہے۔ دوسرے موسم میں اس میوے کا ملنا عجوبہ تو ہو سکتا ہے مگر نعمت نہیں۔ [تفہیمات حصہ دوم ص ۱۶۹- ۱۷۰ . اشاعت نہم ۱۹۷۰ء]

تخریج : (۹) قَالَ الْحَافِظُ اَبُو يَعْلٰى : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ زَنْجَلَةَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ اَيَّامًا لَمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَطْعَمْ طَعَامًا حَتّٰى شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ، فَطَافَ فِيْ مَنَازِلِ اَزْوَاجِهٖ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَيْئًا ، فَاَتٰى فَاطِمَةَ فَقَالَ : يَا بُنَيَّةُ ، هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ آكُلُهٗ ، فَاِنِّيْ جَائِعٌ ؟ قَالَتْ : لَا وَاللّٰهِ ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بَعَثَتْ اِلَيْهَا جَارَةٌ لَهَا بِرَغِيْفَيْنِ وَ قِطْعَةَ لَحْمٍ ، فَاَخَذَتْهُ مِنْهَا ، فَوَضَعَتْهُ فِيْ جَفْنَةٍ لَهَا وَ قَالَتْ : وَاللّٰهِ لَاُوْثِرَنَّ بِهٰذَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفْسِيْ ، وَمَنْ عِنْدِيْ وَ كَانُوْا جَمِيْعًا مُحْتَاجِيْنَ اِلٰى شَبْعَةِ طَعَامٍ ، فَبَعَثَتْ حَسَنًا اَوْ حُسَيْنًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ اِلَيْهَا ، فَقَالَتْ : بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ قَدْ اَتَى اللّٰهُ بِشَيْءٍ ، فَخَبَاْتُهٗ لَكَ ، قَالَ : هَلُمِّيْ يَا بُنَيَّةُ قَالَتْ : فَاَتَيْتُهٗ بِالْجَفْنَةِ ، فَكَشَفْتُ عَنْهَا ، فَاِذَا هِيَ مَمْلُوْءَةٌ خُبْزًا وَ لَحْمًا ، فَلَمَّا نَظَرْتُ اِلَيْهَا بُهِتُّ وَ عَرَفْتُ اَنَّهَا بَرَكَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ، فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَ صَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَ قَدَّمْتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَاٰهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَ قَالَ : مِنْ اَيْنَ لَكِ هٰذَا يَا بُنَيَّةُ ؟ قَالَتْ : يَا اَبَتِ ، " هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ، اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ " فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَكِ يَا بُنَيَّةُ شَبِيْهَةً بِسَيِّدَةِ نِسَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ، فَاِنَّهَا كَانَتْ اِذَا رَزَقَهَا اللّٰهُ شَيْئًا وَ سُئِلَتْ عَنْهُ قَالَتْ " هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ، اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ " فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَلِيٍّ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَكَلَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ وَ جَمِيْعُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَهْلُ بَيْتِهٖ حَتّٰى شَبِعُوْا جَمِيْعًا قَالَتْ : وَ بَقِيَتِ الْجَفْنَةُ كَمَا هِيَ قَالَتْ : : فَاَوْسَعْتُ بِبَقِيَّتِهَا عَلٰى جَمِيْعِ الْجِيْرَانِ وَ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهَا بَرَكَةً وَ خَيْرًا كَثِيْرًا .

ترجمہ : حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر کئی دن بغیر کچھ کھائے گزر گئے، یہاں تک کہ یہ حالت آنجناب پر گراں ہوگئی۔ اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے ہاں تشریف لے گئے مگر کسی کے پاس کچھ کھانے کو نہ ملا۔ آخر میں حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا بیٹی، تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے کہ میں کھالوں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے وہاں سے بھی یہی جواب ملا بخدا میرے ماں باپ قربان ہوں میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے۔ پس جونہی نبی ﷺ وہاں سے نکلے حضرت فاطمہؓ کی ہمسائی نے دو عدد روٹیاں اور گوشت ان کے ہاں بھیجا۔ آپ نے اسے لے کر لگن میں رکھ لیا اور فرمایا کہ گو میں، میرے شوہر اور بچے بھی بھوکے ہیں اور سبھی کھانے کے محتاج وضرورت مند ہیں مگر میں اس کھانے کے لیے نبی ﷺ کو ترجیح دوں گی۔ پھر انہوں نے حضرت حسنؓ یا حسینؓ کو آپ کی خدمت میں بھیجا کہ آپ کو واپس بلا لائیں۔ آنحضورؐ ابھی راستے ہی میں تھے کہ وہیں سے واپس تشریف لے آئے۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں اللہ تعالیٰ نے کچھ کھانا بھجوا دیا ہے جسے میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے لیے چھپا رکھا ہے آپ نے فرمایا: بیٹی، اسے لے آؤ، اب جو فاطمہ ؓ نے بڑے پیالے کو کھولا تو کیا دیکھتی ہیں کہ وہ تو کھانے سے لبالب بھرا ہوا ہے اسے دیکھ کر حضرت فاطمہ ؓ حیران و ششدر رہ گئیں مگر فوراً سمجھ گئیں کہ اللہ کی طرف سے اس میں برکت نازل ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، نبی ﷺ پر درود بھیجا اور لا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے بھی اسے دیکھ کر اللہ کی تعریف کی اور شکر ادا کیا اور دریافت فرمایا کہ بیٹی یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ جواب میں حضرت فاطمہ ؓ نے کہا ابا جان یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے وہ جسے چاہے بے حساب روزی دیتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے بیٹی تمہیں بھی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی تمام عورتوں کی سردار جیسا کر دیا۔ انہیں جب کبھی اللہ تعالیٰ کوئی چیز عطا فرماتا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ یہی جواب دیا کرتی تھیں کہ اللہ کے پاس سے آیا ہے۔ اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ پھر حضور ؐ نے حضرت علی ؓ کو بلایا آپ ؐ نے، حضرت علی ؓ اور حضرت فاطمہ ؓ اور حسن ؓ اور حسین ؓ کے ساتھ سب ازواج مطہرات اور اہلِ بیت نے خوب سیر ہو کھایا پھر بھی کھانا اتنا ہی باقی بچا رہا جتنا شروع میں موجود تھا جسے آس پاس کے ہمسایوں کے ہاں بھیج دیا گیا یہ تھی خیر کثیر اور برکت اللہ تعالیٰ کی جانب سے۔

میری امت کے مومن شہید ہیں

متن: مؤمنوا امتی شهدآء

ترجمہ: حدیث میں حضرت براء بن عازب ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے یہ فرماتے سنا "میری امّت کے مومن شہید ہیں" پھر آپ ؐ نے سورۂ حدید کی آیت "جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ وہی اپنے رب کے نزدیک صدّیق اور شہید ہیں، اُن کے لیے اُن کا اجر اور اُن کا نُور ہے" ۔ ۱۰ تلاوت فرمائی (ابنِ جریر)

تخریج: (۱۰) حَدَّثَنِیْ صَالِحُ بْنُ حَرْبٍ اَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ: ثنا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ یَحْیٰ، قَالَ: ثنا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مُؤْمِنُوْا اُمَّتِیْ شُهَدَآءُ، قَالَ: ثُمَّ تَلَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ.

مَن فرّ بدینه من ارضٍ مخافة الفتنة علی نفسه و دینه کتب عند الله صدیقا فاذا مات قبضه الله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شهيداً ثم تلا هذه الآية]

ترجمہ : ابن مردُویہ نے اسی معنی میں حضرت ابوالدرداء سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جو شخص اپنی جان اور اپنے دین کو فتنے سے بچانے کے لیے کسی سرزمین سے نکل جائے وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور جب مرتا ہے تو اللہ شہید کی حیثیت سے اُس کی روح قبض فرماتا ہے‘‘ پھر یہ بات ارشاد فرمانے کے بعد حضور نے وہی آیت پڑھی ‘‘۔ اِلٰ [تفہیم القرآن ۵/۳۱۷ ،الحدید حاشیہ ۳۴]

تخریج : (۱۱) اَخرَجَ ابنُ مَرْدُوْيه ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّ بِدِيْنِهٖ مِنْ اَرْضٍ اِلٰى اَرْضٍ مَخَافَةَ الْفِتْنَةِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَ دِيْنِهٖ كُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا . فَاِذَا مَاتَ قَبَضَهُ اللّٰهُ شَهِيْدًا وَ تَلاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ . وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَ الشُّهَدَآءُ .

ماخذ

(۱) ✿ مشكوٰة باب مناقب الصحابة ، فصل سوم .

(۲) ✿ جامع بيان العلم و فضله ۲/۱۱۱ .

اصحابی كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم موضوع ، رواه ابن عبد البر فی جامع بيان العلم ۲/۹۶ اور ۱۱۰ و ابن حزم فی الاحكام ۲/۸۲ من طريق سلام بن سليم قال : حدثنا الحارث بن غصين ، عن الأعمش ، عن ابی سفيان عن جابر موفوعاً به ، و قال ابن عبد البر : هذا اسناد لا تقوم به حجة ، لان الحارث بن غصين مجہول . و قَالَ ابنُ حزم : هذه رواية ساقطة ابو سفيان ضعيف والحارث بن غصين هذا هو ابو وهب الثقفی ، وسلام ابن سليمان يروی الاحاديث الموضوعة ، و هذا منها بلاشک . قلت : الحمل فی هذا الحديث علی سلام بن سليم . ويقال : ابن سليمان وهو الطويل – اولٰی فانه مجمع علی ضعفه ، بل قال ابن خراش : كذاب ، وقال ابن حبان روی احاديث موضوعة . والحارث ابن غصين مجہول كما قال ابن حزم ، و كذا قال ابن عبد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البر ، وان ذکرہ ابن حبان فی الثقات ، ولھذا قال احمد : لا یصح ھذا الحدیث کما فی المنتخب لابن قدامة ١٠ (١٩٩/٢ و اما قول الشعرانی فی المیزان ١/٢٨) وھذا الحدیث و ان کان فیه مقال عند المحدثین ، فھو صحیح عند اھل الکشف فباطل وھراء لا یلتفت الیه ، ذلک لأن تصحیح الاحادیث من طریق الکشف بدعة صوفیة مقیتة ، و الاعتماد علیھا یؤدی الی تصحیح احادیث باطلة لا اصل لھا کھذا الحدیث لان الکشف احسن احواله ، ان صح ، ان یکون کالرأی ، وھو یخطئ و یصیب و ھذا ان لم یداخله الھوی ـ نسأل اللّٰه السلامة منه ومن کل مالا یرضیه . وروی نحوہ عن ابن عباس و عمر بن الخطاب و ابنه عبد اللّٰه .

✿ الأحادیث الضعیفة و الموضوعة ۷۸-۷۹/۱ ، حدیث نمبر ۵۸. (محمد ناصر الدین البانی)

(۳) ✿ تفسیر ابنِ جریر ج ١١ - پ ٢٧ ، سورة الحدید ص ١٢٧ ✿ تفسیر ابنِ کثیر ۳۰۶/۴ سورۂ حدید . ھذا الحدیث غریب بھذا السیاق . ✿ ابنِ ابی حاتم ، ابنِ مردویه ، ابو نعیم فی الدلائل بحواله رُوح المعانی ج۱۱پ۲۷ ص۱۴۹ سورة الحدید .

(۴) ✿ تِرمِذی ۲۲۵/۲ ابواب المناقب ، باب فی من سبّ اصحاب النبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلم .

(۴) ✿ مُسندِ احمد ۲۶۶/۳ .

(۵) ✿ بخاری ۴۷۳/۱ ، کتاب الانبیاء ، باب قول اللّٰه عزوجل و اتخذ اللّٰه ابراھیم خلیلا اور ص ۴۷۹ کتاب الانبیاء باب قول اللّٰه عزوجل لقد کان فی یوسف و اخوته آیات للسائلین ✿ بخاری ۴۹۶/۱ ، کتاب المناقب ، باب المناقب . ✿بخاری ۶۷۹/۲ ، کتاب التفسیر سورة یوسف ، باب قوله لقد کان فی یوسف و اخوته آیات للسائلین عن ابی ھریرة . ✿مسلم ۳۰۷/۲ کتاب الفضائل باب خیار الناس . ✿ مُسندِ احمد ۱۰۱/۴ .

(۶) ✿ بخاری ج ۱ ص ۳۷۹، کتاب الشروط . باب الشروط فی الجھاد و المصالحة مع اھل الحرب و کتابة الشروط مع الناس بالقول .

(۷) ✿ بخاری ۶۲۰/۲ ، کتاب المغازی - باب غزوة الطائف فی شوال سنة ثمانٍ .

(۸) ✿ تِرمِذی ۲۲۵/۲ ، ابواب المناقب ، باب فی من سبّ اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ✿ مُسندِ احمد ۸۷/۴، عن عبد اللّٰه بن مغفل المزنی ✿ مُسندِ احمد ۵۵/۵.۵۷ ، عن عبد اللّٰه بن مغفل المزنی .

(۹) ✿ تفسیر ابنِ کثیر ۳۶۰/۱ ، سورة ال عمران زیرِآیت یا مریم انّٰی لَکِ ھٰذا ؟

(۱۰) ✿ تفسیر ابنِ جریر ج ۱۱ پ ۲۷ سورة الحدید ص ۱۳۳ . ✿ تفسیر ابنِ کثیر ج۴ پ۲۷ سورة الحدید ص ۳۱۲ ، ھذا حدیث غریب . ✿ رُوح المعانی پ۲۷ الحدید ص ۱۵۹ . ان مومنی امتی شھداء ہے .

(۱۱) ✿ تفسیر رُوح المعانی جز ۲۵ پ۲۷ سورة الحدید ص ۱۵۹ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ بھلائی صرف بھلائی سے آتی ہے۔

☆ اموالِ غنیمت کی تقسیم کے طریق پر آپ کا توضیحی خطاب۔

☆ دنیا میں کسی قوم کے قائد آخرت میں بھی وہی قائد ہوں گے۔

☆ قومِ نوحؑ اور مشرکینِ عرب کے مشترکہ بُت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھلائی صرف بھلائی سے آتی ہے

ترجمہ : ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضورؐ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ’’ مجھے تمہارے حق میں سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ زمین کی برکات ہیں‘‘ کسی نے پوچھا یارسول اللہ زمین کی برکات سے کیا مراد ہے؟ حضورؐ نے جواب دیا ’’ دنیا کی زینت وشوکت‘‘ اس پر ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ کیا بھلائی سے بھی برائی آتی ہے؟ حضورؐ سن کر کچھ دیر خاموش رہے یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ کوئی چیز آپ پر اتر رہی ہے، پھر آپؐ نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا اور فرمایا ’’ سائل کہاں ہیں؟ اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ’’ بھلائی سے بھلائی آتی ہے۔ اس دنیا کا مال بہت خوشنما اور شیریں ہے۔ فصل بہار میں جب یہ خوب پھلتی ہے تو اسے پیٹ بھر کر کھانے والا جانور بدہضمی سے مرجاتا ہے یا مرنے کے قریب جالگتا ہے۔ البتہ وہ جانور بچ جاتا ہے جس نے دیکھا کہ کھاتے کھاتے کوکھیں پھول گئی ہیں تو کھانا چھوڑ دیا۔ دھوپ میں چلا پھرا، کچھ جگالی کی، کچھ بول و براز کی راہ سے نکالا اور جب پیٹ خالی ہوگیا تب دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہوا۔ اس مال کو جو شخص حق کی راہ سے لے گا اور حق کی راہ میں نکال دے گا۔ اس کے لیے تو یہ بہترین مددگار ہے اور جو حق کے بغیر لے گا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا چلا جائے اور شکم سیر نہ ہو۔ (۱)‘‘ (بخاری کتاب الرقاق. وکتاب الزکاۃ) [تفہیمات حصہ دوم ص ۴۰۹. اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء]

تخریج :(۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَكْبَرَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ ، قِيلَ : مَا بَرَكَاتُ الْاَرْضِ ؟ قَالَ : زَهْرَةُ الدُّنْيَا ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ ، قَالَ : اَيْنَ السَّائِلُ ؟ قَالَ : اَنَا ، قَالَ اَبُو سَعِيدٍ : لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذٰلِكَ . قَالَ : لَا يَأْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ ، اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، وَ اِنَّ كُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ تَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ، فَاجْتَرَّتْ وَ ثَلَطَتْ وَ بَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ ، فَاَكَلَتْ ، وَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ ، مَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَ لَا يَشْبَعُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اموالِ غنیمت کی تقسیم کے طریق پر آپ ﷺ کا توضیحی خطاب

ترجمہ : میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا۔ جس کو میں نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جس کو میں دیتا ہوں۔ ایک جماعت کو دیتا ہوں، جبکہ ان کے دلوں میں بیتابی اور بے چینی دیکھتا ہوں اور ایک جماعت کو اس کی بے نیازی اور نیکی کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہے۔[۲] (بخاریؒ)

پس منظر : عمرو بن تغلب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضورﷺ کے پاس کچھ مال آیا تھا جس کو آپ ﷺ نے بعض لوگوں میں بانٹ دیا، اور بعض کو چھوڑ دیا۔ بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو چھوڑ دیا گیا ہے انہیں رنج ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ [تفہیمات حصہ دوم ص ۴۰۹ ، اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء]

تخریج :(۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَ مَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : اِنِّيْ اُعْطِيْ قَوْمًا اَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَ جَزَعَهُمْ ، وَ اُوْكِلُ قَوْمًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَ الْغِنٰى ، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ : مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ . وَ زَادَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَرِيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهٰذَا .

دنیا میں کسی قوم کے قائد آخرت میں بھی وہی قائد ہوں گے

متن : " امرؤ القيس حامل لواء شعراء الجاهلية الى النار "

ترجمہ : یعنی قیامت کے روز جاہلیت کی شاعری کا جھنڈا امرؤ القیس کے ہاتھ میں ہوگا اور عرب جاہلیت کے تمام شعراء اسی کی پیشوائی میں دوزخ کی راہ لیں گے۔[۳]

تشریح : جو لوگ دنیا میں کسی قوم یا جماعت کے رہنما ہوتے ہیں۔ وہی قیامت کے روز بھی اس کے رہنما ہوں گے۔ اگر وہ دنیا میں نیکی اور سچائی اور حق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں تو جن لوگوں نے یہاں ان کی پیروی کی ہے وہ قیامت کے روز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی انہی کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے اور ان کی پیشوائی میں جنت کی طرف جائیں گے اور اگر وہ دنیا میں کسی ضلالت، کسی بداخلاقی یا کسی ایسی راہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں جو دین حق کی راہ نہیں ہے، تو جو لوگ یہاں ان کے پیچھے چل رہے ہیں وہ وہاں بھی ان کے پیچھے ہوں گے اور انہی کی سرکردگی میں جہنم کا رخ کریں گے۔

مندرجہ بالا حدیث میں جو منظر پیش کیا گیا ہے اس سے ہر شخص اپنا تخیل آنکھوں کے سامنے کھینچ سکتا ہے کہ یہ دونوں قسم کے جلوس کس شان سے اپنی منزل مقصود کی طرف جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ جن لیڈروں نے دنیا میں لوگوں کو گمراہ کیا اور خلافِ حق راہوں پر چلایا ہے ان کے پیرو جب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ یہ ظالم ہم کو کس خوفناک انجام کی طرف کھینچ لائے ہیں تو وہ اپنی ساری مصیبتوں کا ذمہ دار انہی کو سمجھیں گے اور ان کا جلوس اس شان سے دوزخ کی راہ پر رواں ہوگا کہ آگے آگے وہ ہوں گے اور پیچھے پیچھے ان کے پیرووں کا ہجوم ان کو گالیاں دیتا ہوا اور ان پر لعنتوں کی بوچھاڑ کرتا ہوا جا رہا ہوگا۔ بخلاف اس کے جن لوگوں کی رہنمائی نے لوگوں کو جنت نعیم کا مستحق بنایا ہوگا ان کے پیرو اپنا یہ انجام خیر دیکھ کر اپنے لیڈروں کو دعائیں دیتے ہوئے اور ان پر مدح وتحسین کے پھول برساتے ہوئے چلیں گے۔ [تفہیم ۲/۳۳۶، سورۂ ھود حاشیہ ۱۰۴]

تخریج:(۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثنا هُشَيْمٌ ، ثنا اَبُو الْجُهَيْمِ الْوَاسِطِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِمْرَؤُ الْقَيْسِ صَاحِبُ لِوَاءِ الشُّعَرَاءِ اِلَی النَّارِ .

ابن کثیر نے الفاظ مختلف نقل کیے ہیں۔

(۴) قال الامام احمد : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، ثنا اَبُو الْجُهَيْمِ عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِمْرَؤُ الْقَيْسِ صَاحِبُ لِوَاءِ الشُّعَرَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ اِلَی النَّارِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قومِ نوح اور مشرکینِ عرب کے مشترکہ بُت

ترجمہ : ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ وَدّ، سُواع ، یَغوث ، یَعُوق ، نَسر، یہ سب صالحین کے نام ہیں جنہیں بعد کے لوگ بُت بنا بیٹھے۔ ؎

تخریج :(۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَ : اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، صَارَتِ الْاَوْثَانُ الَّتِىْ كَانَتْ فِىْ قَوْمِ نُوْحٍ فِى الْعَرَبِ بَعْدُ ، اَمَّا وُدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدُوْمَةِ الْجَنْدَلِ ، وَ اَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ ، وَ اَمَّا يَغُوْثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِىْ غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَا ، وَ اَمَّا يَعُوْقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ ، وَ اَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِاٰلِ ذِى الْكُلَاعِ اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ ، فَلَمَّا هَلَكُوْا ، اَوْحَى الشَّيْطَانُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنْ اَنْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَ سَمُّوْهَا بِاَسْمَاءِ هِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰٓئِكَ وَ تَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ .

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ بُت جو قوم نوح میں تھے وہی بعد میں عربوں میں پوجے جانے لگے، چنانچہ وُد قبیلہ کلب کا بت تھا۔ جو دومہ الجندل کے مقام پر نصب تھا اور " سواع ، هذیل اور یغوث" مراد کا پھر بنی غطیف کا جو سباٗ کے پاس مقام جوف پر نصب تھا اور "یعوق" ہمدان کا اور " نسر " حمیر کا جس کا تعلق ذی الکلاع کے خاندان سے تھا۔ یہ سب قوم نوح کے متقی لوگوں کے نام تھے جب یہ لوگ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جہاں یہ لوگ بیٹھتے ہیں ان جگہوں پر ان کے بُت نصب کریں اور ان کا نام ان بزرگوں کے نام پر رکھیں چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا مگر انہوں نے ان کی عبادت نہیں کی حتی کہ جب وہ لوگ بھی وفات پا گئے اور علم بھی اس کا جاتا رہا تو ان کی پوجا کی جانے لگی۔

(۴) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ [وَ يغوث و يعوق ونسر]قَالَ : كَانُوْا قَوْمًا صَالِحِيْنَ بَيْنَ اٰدَمَ وَ نُوْحٍ وَ كَانَ لَهُمْ اَتْبَاعٌ يَقْتَدُوْنَ بِهِمْ ، فَلَمَّا مَاتُوْا ، قَالَ اَصْحَابُهُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقْتَدُوْنَ بِهِمْ لَوْ صَوَّرْنَاهُمْ كَانَ اَشْوَقَ لَنَا اِلَى الْعِبَادَةِ اِذَا ذَكَرْنَاهُمْ فَصَوَّرُوْهُمْ ، فَلَمَّا مَاتُوْا وَ جَآءَ اٰخَرُوْنَ دَبَّ اِلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ فَقَالَ : اِنَّمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَ بِهِمْ يَسْقُوْنَ الْمَطَرَ فَعَبَدُوْهُمْ .

ترجمہ: محمد بن قیس سے مروی ہے کہ یغوث ، یعوق اور نسر آدم و نوح کے درمیان کے لوگوں میں نیک لوگ تھے۔ ان کے پیروکار بھی تھے۔ جب یہ صالح لوگ مر گئے تو ان کے پیروکاروں نے کہا کہ اگر ہم ان کی تصویر (مجسمے) بنالیں تو جب ہم ان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاد کریں گے اس وقت یہ تصویر کشی سے ہمارے لیے ان کی عبادت میں اشتیاق زیادہ پیدا ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے ان کی تصویریں بنالیں جب وہ فوت ہوگئے اور ان کے بعد دوسرے لوگ آئے تو شیطان نے غیر محسوس طریقے سے ان کے دلوں میں دخل اندازی کی اور کہا کہ پہلے لوگ تو ان کی پوجا کرتے تھے اور ان کے وسیلہ سے باران رحمت طلب کرتے تھے لہٰذا بعد والے لوگوں نے بھی ان کی پوجا شروع کردی۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ اَساف اور نائلہ دونوں انسان تھے۔

تشریح: عرب کے متعدد قبائل، رَبِیعہ، غَسّان، کَلْب، تَغلِبْ، قُضَاعَہ، کِنَانَہ، حَرث، کَعْب، کِندَہ وغیرہ میں کثرت سے عیسائی اور یہودی پائے جاتے تھے، اور یہ دونوں مذاہب بری طرح انبیاء، اَولیاء اور شہداء کی پرستش سے آلودہ تھے۔ مشرکین عرب کے اکثر نہیں تو بہت سے معبود وہ گزرے ہوئے انسان ہی تھے جنہیں بعد کی نسلوں نے خدا بنالیا تھا۔ مندرجہ بالا روایات کے علاوہ **لات** اور **مناۃ** اور **عُـــزّٰی** کے بارے میں بھی ایسی روایات موجود ہیں اور مشرکین کا یہ عقیدہ بھی روایات میں آیا ہے کہ **لات** اور **عُـزّٰی** اللہ کے ایسے پیارے تھے کہ اللہ میاں جاڑا **لات** کے ہاں اور گرمی **عزّٰی** کے ہاں بسر کرتے تھے **" سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ "** .

قرآن سورۃ النحل کی آیت نمبر۲۱ میں اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ سے جن بناوٹی معبودوں کی تردید کی گئی ہے وہ فرشتے یا جن، یا شیاطین، یا لکڑی پتھر کی مورتیاں نہیں ہیں، بلکہ مندرجہ بالا قسم کے اصحاب قبور ہیں۔ اس لئے کہ فرشتے اور شیاطین تو زندہ ہیں، ان پر اَمْـوَاتٌ غَيْـرُ اَحْيَـاءٍ کے الفاظ کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ اور لکڑی پتھر کی مورتوں کے معاملے میں بعث بعد الموت کا کوئی سوال نہیں ہے اس لئے وہ بھی خارج از بحث ہیں۔ اب لامحالہ اس آیت سے مراد وہ انبیاء، اولیاء، شہداء، صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہی ہیں جن کو غالی معتقدین داتا، مشکل کشا، فریادرس، غریب نواز، گنج بخش، اور نہ معلوم کیا کیا قرار دے کر اپنی حاجت روائی کے لئے پکارنا شروع کردیتے ہیں۔ اس کے جواب میں اگر کوئی یہ کہے کہ عرب میں اس نوعیت کے معبود نہیں پائے جاتے تھے تو ہم عرض کریں گے کہ جاہلیت عرب کی تاریخ سے اس کی ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ [تفہیم القرآن ۵۳۳/۲ بسورۃ النحل حاشیہ۱۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

(۱) ✿ بخاری ۲/۹۵۱ ، کتاب الرقاق ، باب مایُحذَرُ من زھرۃ الدنیا و التنافس فیھا ✿ بخاری، کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ علی الیتامٰی، کتاب الزکاۃ میں برکات الارض ما یفتح علیکم من زھرۃ الدنیا ہے۔ ✿ بخاری ۱/۳۹۸ ، کتاب الجہاد ، باب فضل الصدقۃ فی سبیل اللّٰہ . اس مقام پر ما یفتح علیکم من برکات الأرض ہے۔ ✿ مسلم ۱/۳۳۶ ، کتاب الزکاۃ ، باب التحذیر من الاغترار بزینۃ الدنیا وما یبسط منھا .

مسلم کی روایت میں من برکات الأرض نہیں ہے بلکہ ایک روایت میں ما یفتح علیکم من زھرۃ الدنیا اور ایک روایت میں ما یخرج اللّٰہ لکم من زھرۃ الدنیا ہے۔

✿ نسائی ۵/۹۰-۹۱ ، کتاب الزکاۃ ، باب الصدقۃ علی الیتیم . نسائی میں ما یفتح لکم من زھرۃ ہے۔ ✿ ابنِ ماجہ کتاب الفتن باب ۱۸ فتنۃ المال . ابنِ ماجہ نے ما اخشی علیکم ایھا الناس الا ما یخرج اللّٰہ لکم من زھرۃ الدنیا نقل کیا ہے ✿ مُسندِ احمد ۳/۷-۲۱ ، ابو سعید الخدریؓ .

(۲) ✿ بخاری ۱/۴۴۵ ، کتاب الجہاد ، باب ما کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعطی المؤلفۃ قلوبھم و غیرھم من الخمس و نحوہ . الخ ✿ بخاری ۱/۱۲۶ ، کتاب الجمعۃ ، باب من قال فی خطبتہ بعد الثناء امّا بعد . ✿ بخاری ۲/۱۱۲۴-۱۱۲۵ ، کتاب التوحید ، باب قولہ ان الانسان خلق ھلوعا . ✿ مُسندِ احمد ۵/۶۹ ، عمرو بن تغلب .

(۳) ✿ مُسندِ أحمد ۲/۲۲۸ .

(۳) ✿ تفسیر ابنِ کثیر ۲/۴۵۸ .

(۴) ✿ بخاری ۲/۷۳۲ ، کتاب التفسیر سورۂ نوح ، باب ودًا ولا سُواعا ولا یغوث ویعوق ونسراً ✿ تفسیر ابنِ کثیر ۴/۴۲۶ ، سورۂ نوح.

(۴) ✿ تفسیر ابنِ جریر ج۱۲ . پ ۲۹ . ص ۶۰ ، سورۂ نوح ✿ تفسیر ابنِ کثیر ۴/۴۲۶ . سورۂ نوح .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ۷

انبیاء علیہم السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء علیہم السّلام

☆ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے تین جھوٹ کی حقیقت۔

☆ گرگٹ کے آگ پر پھونکنے کا قصّہ۔

☆ ختنہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام۔

☆ حضرت یوسف علیہ السّلام کے بارے میں آپ کا ارشاد۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور خَضِر کا واقعہ۔

☆ حضرت مریم کو حضرت ہارون کی بہن کہنے پر اعتراض کا جواب۔

☆ حضرت سلیمان علیہ السّلام۔

☆ قومِ سبا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیمؑ کے تین جھوٹ کی حقیقت

حدیث کی ایک روایت میں یہ بات آئی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنی زندگی میں تین مرتبہ جھوٹ بولے ہیں۔ ان میں سے ایک ''جھوٹ'' یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے جب بت شکنی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ ان کے اس سردار نے کیا ہے۔ دوسرا ''جھوٹ'' سورۂ صافات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول '' انی سقیم '' ہے اور تیسرا ''جھوٹ'' ان کا اپنی بیوی کو بہن کہنا ہے جس کا ذکر قرآن میں نہیں بلکہ بائیبل کی کتاب پیدائش میں آیا ہے۔[1]

ایک گروہ روایت پرستی میں غلو کر کے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اسے بخاری و مسلم کے چند راویوں کی صداقت زیادہ عزیز ہے اور اس بات کی پروا نہیں ہے کہ اس سے ایک نبی پر جھوٹ کا الزام عائد ہوتا ہے، دوسرا گروہ اس ایک روایت کو لے کر پورے ذخیرہ حدیث پر حملہ آور ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ساری ہی حدیثوں کو اٹھا کر پھینک دو کیونکہ ان میں ایسی ایسی روایتیں پائی جاتی ہیں حالانکہ نہ ایک یا چند روایات میں کسی خرابی کے پائے جانے سے یہ لازم آتا ہے کہ ساری ہی روایات ناقابلِ اعتماد ہوں، اور نہ فن حدیث کے نقطۂ نظر سے کسی روایت کی سند کا مضبوط ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ اس کا متن خواہ کتنا ہی قابل اعتراض ہو مگر اسے ضرور آنکھیں بند کر کے صحیح مان لیا جائے۔ سند کے قوی اور قابلِ اعتماد ہونے کے باوجود بہت سے اسباب ایسے ہو سکتے ہیں جن کی وجہ سے ایک متن غلط صورت میں نقل ہو جاتا ہے اور ایسے مضامین پر مشتمل ہوتا ہے جن کی قباحت خود پکار رہی ہوتی ہے کہ یہ باتیں نبی ﷺ کی فرمائی ہوئی نہیں ہو سکتیں۔ اس لیے سند کے ساتھ ساتھ متن کو دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اگر متن میں واقعی کوئی قباحت ہو تو پھر خواہ مخواہ اس کی صحت پر اصرار کرنا صحیح نہیں ہے۔ [تفہیم القرآن ج ۳ ص ۱۶۷ ۔الانبیاء حاشیہ ۶۰]

یہ روایات بخاری کتاب الانبیاء، اور مسلم باب اثبات الشفاعۃ میں موجود ہیں اس کے علاوہ دوسری کتب حدیث میں بھی آئی ہیں۔ ان سب روایات کی اسناد کو، ان کے کثرتِ طرق کو دیکھنے کے بعد اس امر میں تو کوئی شبہ نہیں رہتا کہ حضرت ابوہریرہؓ ہی ان کے راوی ہیں، کیونکہ اتنے کثیر راویوں کے بارے میں خصوصاً جبکہ ان میں اکثر و بیشتر ثقہ تھے، یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے ایک صحابی کا نام لے کر قصداً ایک غلط روایت تصنیف کی ہوگی، رہے حضرت ابوہریرہؓ تو ان پر ہم یہ شبہ تک نہیں کر سکتے کہ وہ نبی ﷺ کی طرف کوئی غلط بات منسوب کریں گے۔ لیکن ہمارے لیے ان راویوں کو جھوٹا ماننا جس قدر مشکل ہے اس سے بدرجہا زیادہ مشکل یہ باور کرنا ہے۔ کہ ایک نبی نے جھوٹ بولا ہوگا، یا نبی ﷺ نے معاذ اللہ، ایک نبی پر دروغ گوئی کا جھوٹا الزام لگایا ہوگا۔ اس لیے لامحالہ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ اس معاملہ میں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے جس کی بنا پر نبی ﷺ کا ارشاد صحیح طور پر نقل نہیں ہوا۔ اور اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے جو ''تین جھوٹ'' اس روایت میں بیان ہوئے ان میں سے دو تو قطعاً جھوٹ نہیں ہیں، اور تیسرا جھوٹ دراصل بنی اسرائیل کا جھوٹ ہے جو انہوں نے بائیبل میں ایک جگہ نہیں، بلکہ دو مقامات پر حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب کیا ہے۔

پہلے دو واقعات خود قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں، مگر نہ ان میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹ قرار دیا اور نہ صورتِ واقعہ سے ان کے جھوٹ ہونے کا ثبوت ملتا ہے، پہلا واقعہ یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السّلام کے کنبے قبیلے کے لوگ اپنے ایک مشرکانہ میلے کے لیے شہر سے باہر جانے لگے تو آپ یہ عذر کر کے پیچھے ٹھہر گئے کہ **انی سقیم** (میں بیمار ہوں) اس کو جھوٹ قرار دینے کے لیے کسی مستند ذریعہ سے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ ابراہیم علیہ السّلام اس وقت بالکل تندرست تھے، کسی قسم کی شکایت ان کو نہ تھی۔ لیکن یہ بات نہ اللہ نے بتائی نہ اس کے رسولؐ نے۔ پھر اسے آخر کس بنا پر جھوٹ کہا جائے؟ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنی قوم کے بُت خانے میں گھس کر بڑے بُت کے سوا باقی سارے بُت توڑ دیئے تو قوم کے لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ پر شبہ ظاہر کیا۔ چنانچہ وہ بلائے گئے اور ان سے پوچھا گیا کہ تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ﴿ **بل فعله كبيرهم هذا فسئلوهم ان كانوا ينطقون** ﴾ (بلکہ یہ فعل ان کے اس بڑے نے کیا ہے، ان زخمی بتوں سے پوچھ لو اگر یہ بول سکتے ہیں) اس فقرے کے الفاظ خود بتا رہے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے یہ بات ایک جھوٹے بیان کی حیثیت سے نہیں بلکہ شرک کے خلاف ایک دلیل کی حیثیت سے فرمائی تھی۔ اُن کا مدّعا دراصل پوچھنے والوں کو اس حقیقت پر متنبہ کرنا تھا کہ تمہارے یہ کیسے خدا ہیں جو بیچارے اپنی داستان مصیبت تک نہیں سنا سکتے، اور تمہارا یہ بڑا خدا کیسا ہے جس کے متعلق تم خود جانتے ہو کہ یہ کسی فعل پر قادر نہیں ہے۔ اس بات کو تو کوئی معمولی سخن فہم آدمی بھی جھوٹ نہیں کہہ سکتا، کجا کہ ہم نبی ﷺ پر بدگمانی کریں کہ آپؐ نے اسے جھوٹ قرار دیا ہوگا۔

رہا تیسرا جھوٹ، تو وہ دراصل ان مہمل افسانوں میں سے ایک ہے جو بائیبل میں انبیاء کے نام پر گھڑے گئے ہیں، بائیبل کی کتاب پیدائش میں یہ واقعہ ایک جگہ نہیں بلکہ دو جگہ بیان کیا گیا ہے۔ پہلا واقعہ مصر کا ہے اور وہ بائیبل کے الفاظ میں یہ ہے :-

''اس نے اپنی بیوی سارہ سے کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت ہے، اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کر کہیں گے کہ یہ اس کی بیوی ہے، سو وہ مجھے مار ڈالیں گے مگر تجھے زندہ رکھ لیں گے۔ سو تُو یہ کہہ دینا کہ میں اس کی بہن ہوں۔ مصریوں نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ نہایت خوبصورت ہے اور وہ عورت فرعون کے گھر میں پہنچائی گئی پر خداوند نے فرعون اور اس کے خاندان پر ابرام کی بیوی کے سبب سے بڑی بڑی بلائیں نازل کیں، تب فرعون نے ابرام کو بلا کر اس سے کہا کہ تو نے یہ مجھ سے کیا کیا؟ تو نے مجھے کیوں نہ بتایا کہ یہ تیری بیوی ہے۔ تو نے کیوں کہا کہ وہ میری بہن ہے؟ اسی لیے میں نے اسے لیا کہ وہ میری بیوی بنے''۔ (باب ۱۲، آیات ۱۱ تا ۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لطف یہ ہے کہ خود بائیبل ہی کے بیان کے مطابق اس وقت حضرت سارہ کی عمر ۶۵ سال تھی۔اس کے بعد دوسرا واقعہ فلسطین کے جنوبی علاقے کا بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے:۔

'' ابراہام نے اپنی بیوی سارہ کے حق میں کہا کہ وہ میری بہن ہے (اور جرار کے بادشاہ ابی ملک نے سارہ کو بلوالیا۔لیکن رات کو خدا ابی ملک کے پاس خواب میں آیا اور اسے کہا کہ دیکھ تو اس عورت کے سبب سے، جسے تو نے لیا ہے ہلاک ہوگا کیونکہ وہ شوہر والی ہے اور ابی ملک نے ابراہام کو بلا کر اس سے کہا کہ تو نے ہم سے یہ کیا کیا۔اور مجھ سے تیرا کیا قصور ہوا کہ تو مجھ پر اور میری بادشاہی پر ایک گناہِ عظیم لایا؟ (باب ۲۰ ،آیات ۲ تا ۱۶)

بائیبل کے اپنے بیان کی رُو سے اس وقت حضرت سارہ کی عمر ۹۰ سال تھی۔یہ دونوں قصّے خود بتا رہے ہیں کہ یہ سراسر جھوٹے ہیں،اور ہم کسی طرح یہ باور نہیں کر سکتے کہ نبی ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی ہوگی۔

اب ایک شخص یہ سوال کر سکتا ہے اگر یہ تینوں باتیں از روئے درایت غلط ہیں تو اہلِ روایت نے ان احادیث کو اپنی کتابوں میں درج ہی کیوں کیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ درایت کا تعلق احادیث کے نفس مضمون سے ہے اور روایت کا تعلق تمام تر سند سے ہے،اہلِ روایت نے جو خدمت اپنے ذمّے لی تھی۔وہ دراصل یہ تھی کہ قابلِ اعتماد ذرائع سے نبی ﷺ کے عہد سے متعلق جتنا مواد ان کو بہم پہنچے اسے جمع کر دیں۔چنانچہ یہ خدمت انہوں نے انجام دے دی۔اس کے بعد یہ کام اہلِ درایت کا ہے کہ وہ نفس مضمون پر غور کر کے ان روایات سے کام کی باتیں اخذ کریں۔اگر اہلِ روایت خود اپنی اپنی فہم کے مطابق درایت کا کام بھی کرتے اور مضامین پر تنقید کر کے ان ساری روایتوں کو ردّ کرتے جاتے جن کے مضمون ان کی انفرادی رائے میں مناسب نہ ہوتے ،تو ہم اس بہت سے مواد سے محروم رہ جاتے جو مجموعہ احادیث مرتّب کرنے والوں کے نزدیک کام کا نہ ہوتا اور دوسرے بہت سے لوگوں کے نزدیک کام کا ہوتا۔اس لیے یہ عین مناسب تھا کہ اہلِ روایت نے زیادہ تر تنقید اسناد تک اپنے کاموں کو محدود رکھا اور تنقید مضامین کی خدمت انجام دینے کے لیے معتبر اسناد سے بہم پہنچایا ہوا مواد جمع کر دیا۔ (رسائل ومسائل حصہ دوم ص ۳۴ تا ۳۸)

[ایک دوسرے موقع پر کسی سائل کے جواب میں مولانا نے فرمایا]

آپ کے نزدیک حدیث کا مضمون اس لئے قابلِ قبول ہے کہ وہ قابلِ اعتماد سندوں سے نقل ہوا ہے اور بخاریؒ، مسلمؒ، نسائیؒ اور متعدد دوسرے اکابرِ محدّثین نے نقل کیا ہے۔میرے نزدیک وہ اس لئے قابلِ قبول نہیں ہے کہ اس میں ایک نبی کی طرف جھوٹ کی نسبت ہوتی ہے،اور یہ کوئی ایسی معمولی بات نہیں ہے کہ چند راویوں کی روایت پر اسے قبول کر لیا جائے۔اس معاملہ میں مَیں اس حد تک نہیں جاتا جہاں تک امام رازی گئے ہیں۔وہ تو کہتے ہیں کہ ''انبیاء کی طرف جھوٹ کو منسوب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے کہ اس روایت کے راویوں کی طرف اسے منسوب کیا جائے (تفسیر کبیر، جلد ۶ ،صفحہ ۱۱۳)اور یہ کہ ''جب نبی اور راوی میں سے کسی ایک طرف جھوٹ کو منسوب کرنا پڑ جائے تو ضروری ہے کہ وہ نبی کے بجائے راوی کی طرف منسوب کیا جائے (تفسیر کبیر ۷/ ۱۴۵)۔مگر میں اس روایت کے ثقہ راویوں میں سے کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق یہ نہیں کہتا کہ انہوں نے جھوٹی روایت نقل کی ہے، بلکہ صرف یہ کہتا ہوں کہ کسی نہ کسی مرحلے پر اُس کو نقل کرنے میں کسی راوی سے بے احتیاطی ضرور ہوئی ہے۔اس لئے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قرار دینا مناسب نہیں ہے۔ محض سند کے اعتبار پر ایسے مضمون کو آنکھیں بند کر کے ہم کیسے مان لیں جسکی زد انبیاء علیہم السّلام کے اعتماد پر پڑتی ہے؟۔

میں اُن دلائل سے بے خبر نہیں ہوں، جو اس روایت کی حمایت میں اکابرِ محدثین نے پیش کئے ہیں، مگر میں نے ان کو تشفی بخش نہیں پایا ہے۔ جہاں تک بل فعله كبيرهم هذا اور انى سقيم کا تعلق ہے، ان دونوں کے متعلق تو تمام مفسرین ومحدّثین اس پر متفق ہیں کہ یہ حقیقۃً جھوٹ کی تعریف میں نہیں آتے۔آپ تفسیر کی جس کتاب میں چاہیں اِن آیات کی تفسیر نکال کر دیکھ لیں اور ابن حجر عینی، عسقلانی، وغیرہ شارحینِ حدیث کی شرحیں بھی ملاحظہ فرمالیں۔کسی نے بھی یہ نہیں مانا ہے کہ یہ دونوں قول فی الواقع جھوٹ تھے، رہا بیوی کو بہن قرار دینے کا معاملہ تو یہ ایک ایسی بے ڈھب بات ہے کہ اسے بنانے کے لیے محدّثین نے جتنی کوششیں بھی کی ہیں وہ ناکام ہوئی ہیں۔تھوڑی دیر کے لیے اس بحث کو جانے دیجیئے کہ جس وقت کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے اس وقت حضرت سارہ کی عمر کم از کم ۶۵ سال تھی اور اس عمر کی خاتون پر کوئی شخص بھی فریفتہ نہیں ہوسکتا۔① سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب بادشاہ حضرت سارہ کو حاصل کرنے کے درپے ہوا تو حضرت ابراہیمؑ نے آخر کس مصلحت سے کہا کہ یہ میری بہن ہیں؟ اس صورت حال میں بیوی کو بہن کہ کر آخر کیا فائدہ حاصل ہوسکتا تھا؟ شارحین حدیث نے اس سوال کے جو جواب دیئے ہیں وہ ذرا ملاحظہ ہوں:

۱- اُس بادشاہ کے دین میں یہ بات تھی کہ صرف شوہر والی عورتوں ہی سے تعرض کیا جائے، اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بیوی کو بہن اس امید پر کہا کہ وہ حضرت سارہ کو بے شوہر عورت سمجھ کر چھوڑ دے گا۔

۲- حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بیوی کو بہن اس لیے کہا کہ بادشاہ عورت کو چھوڑنے والا تو ہے نہیں، اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس کا شوہر ہوں تو جان بھی جائے گی اور بیوی بھی، اور اگر بہن کہوں تو صرف بیوی ہی جائے گی، جان بچ رہے گی۔

---

① اگرچہ یہ بائبل کی کتاب پیدائش کا بیان ہے کہ مصر کے سفر کے وقت حضرت سارہ کی یہ عمر تھی، لیکن قرآن وحدیث سے بھی اسی کی تائید نکلتی ہے۔ایک طرف حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی سفر کے موقع پر مصر کے بادشاہ نے حضرت ہاجرہ کو حضرت ابراہیم کی خدمت میں نذر کیا اور اُن سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے۔دوسری طرف قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ جب والد ماجد کے ساتھ دوڑنے پھرنے کے قابل ہوگئے تو قربانی کا یادگار واقعہ پیش آیا اور اس سے متصل زمانے ہی میں حضرت ابراہیم کو حضرت اسحاقؑ کی پیدائش کی بشارت دی گئی، اور اس بشارت پر حضرت سارہ کو سخت اچنبھا ہوا، کیونکہ وہ بہت بوڑھی (عجوزہ) تھیں۔ان دونوں واقعات کے درمیان زیادہ سے زیادہ بارہ تیرہ سال کا فاصلہ ہوسکتا ہے۔اب کیا یہ باور کیا جاسکتا ہے کہ ایک عجوزہ خاتون صرف دس بارہ سال پہلے ایسی حسین نوجوان تھی کہ مصر کا بادشاہ انہیں چھین لینے کے لئے ۔ برچھیر ، ہو گیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ سارہ کو بیوی بتاؤں گا تو یہ بادشاہ مجھ سے زبردستی طلاق دلوائے گا اور اس لیے انہوں نے کہا یہ میری بہن ہے۔

۴- اس بادشاہ کے دین میں یہ بات تھی کہ بھائی اپنی بہن کا شوہر ہونے کے لیے دوسروں کی بہ نسبت زیادہ حقدار ہے، اس لیے انہوں نے بیوی کو بہن اس امید پر بتایا کہ وہ سارہ کو میرے ہی لیے چھوڑ دے گا۔ (فتح الباری جلد ۶ ص ۲۴۷، عینی جلد ۱۵ ص ۲۴۹ قسطلانی جلد ۵، ص ۲۸۰)

خدارا غور کیجیے کہ ان توجیہات نے بات بنائی ہے یا کچھ اور بگاڑ دی ہے؟ آخر کس تاریخ سے یہ نادر معلومات حاصل ہوئی ہیں کہ دنیا میں کوئی دین ایسا بھی گزرا ہے جس میں بے شوہر عورت کو چھوڑ کر صرف شوہر دار عورت ہی سے تعرض کرنے کا قاعدہ مقرر ہو؟ اور یہ ایک نبی کی سیرت وشخصیت کا کیسا بلند تصور ہے کہ وہ جان بچانے کے لیے بیوی کی عصمت قربان کرنے پر راضی ہو جائے؟ اور یہ کس قدر معقول ہے کہ زبردستی طلاق دلوائے جانے کے اندیشے سے بیوی کو بہن کہہ کر دوسرے کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ بے طلاق ہی اس سے استفادہ کر لے؟ اور یہ کتنی دل لگتی بات ہے کہ بادشاہ بھائی کو تو بہن کا شوہر ہونے کے لیے زیادہ حقدار مان لے گا مگر خود شوہر کو شوہر ہونے کے لیے حقدار نہ مانے گا؟ اس طرح کی لاطائل سخن سازیوں سے ایک مہمل بات ٹھیک بٹھانے کی کوشش کرنے سے کیا یہ مان لینا زیادہ بہتر نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے ہرگز یہ بات نہ فرمائی ہوگی اور کسی غلط فہمی کی بنا پر یہ قصہ غلط طریقے سے نقل ہو گیا ہے۔

بعض حضرات اس موقع پر یہ خدشہ ظاہر کرتے ہیں کہ اگر اس طرح کے دلائل سے محدثین کی چھانی پھٹکی ہوئی ایک صحیح السند روایت کے مضمون کو مشکوک ٹھہرا دیا جائے تو پھر ساری ہی حدیثیں مشکوک قرار پا جائیں گی۔ لیکن یہ خدشہ اس لیے بے بنیاد ہے کہ متن کی صحت میں شک ہر روایت کے معاملے میں نہیں ہوسکتا، بلکہ صرف کسی ایسی روایت ہی میں ہوسکتا ہے جس میں کوئی بہت ہی نامناسب بات نبی ﷺ کی طرف منسوب ہوئی ہو اور وہ کسی توجیہ سے بھی ٹھیک نہ بیٹھتی ہو۔ اس طرح کی بعض روایتوں کے متن کو مشکوک ٹھہرانے سے آخر ساری روایتیں کیوں مشکوک ہو جائیں گی؟ پھر یہ امر بھی غور طلب ہے کہ جن نامناسب باتوں کی کوئی معقول توجیہہ ممکن نہ ہو ان کا نبی ﷺ کی طرف منسوب ہونا زیادہ خطرناک ہے؟ یا یہ مان لینا کہ محدثین کی چھان پھٹک میں بعض کوتاہیاں رہ گئی ہیں یا یہ کہ بعض ثقہ راویوں سے بھی نقل روایات میں کچھ غلطیاں ہوگئی ہیں؟ بتائیے، ایک صاحبِ ایمان آدمی ان دونوں باتوں میں سے کس بات کو قبول کرنا زیادہ پسند کرے گا؟۔ [رسائل ومسائل حصہ سوم ص ۶۱ تا ۶۶] (بحوالہ ترجمان القرآن ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ، دسمبر ۱۹۵۵ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (۱) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدِ الرُّعَيْنِيُّ ، اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ ، اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلَاثًا - ح و ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ مَحْبُوْبٍ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ، ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ ، قَوْلُهُ : اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ : بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا ، وَ قَالَ : بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ ، فَقِيْلَ لَهُ : اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهُ عَنْهَا ، قَالَ : مَنْ هٰذِهِ ؟ قَالَ : اُخْتِيْ ، فَاَتٰى سَارَةَ فَقَالَ : يَا سَارَةُ ، لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَ غَيْرُكِ ، وَ اِنَّ هٰذَا سَاَلَنِيْ ، فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّكِ اُخْتِيْ ، فَلَا تُكَذِّبِيْنِيْ ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ ، فَاُخِذَ ، فَقَالَ : اُدْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ ، فَدَعَتِ اللّٰهَ ، فَاُطْلِقَ ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا ثَانِيَةً ، فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ ، فَقَالَ : اُدْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ ، فَدَعَتْ ، فَاُطْلِقَ ، فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ ، فَقَالَ : اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ ، اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ ، فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ ، فَاَتَتْهُ وَ هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ ، فَاَوْمَاَ بِيَدِهِ مَهْيَا ، قَالَتْ : رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ اَوِ الْفَاجِرِ فِيْ نَحْرِهِ ، وَ اَخْدَمَ هَاجَرَ ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ : فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ .

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے صرف تین مرتبہ جھوٹ بولا۔ ان میں سے دو دفعہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے بارے میں ان کا یہ قول کہ ''میں بیمار ہوں'' اور یہ قول کہ یہ فعل (حرکت) تو ان کے اس بڑے نے کی ہے۔ اور فرمایا کہ ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السّلام اور ان کی اہلیہ سارہ سفر کرتے ہوئے ایک جابر و ظالم بادشاہ کے ہاں پہنچے۔ اس ظالم بادشاہ سے رپورٹ کی گئی کہ یہاں ایک ایسا شخص آیا ہے جس کے ہمراہ ایک نہایت ہی خوبصورت و حسین و جمیل عورت ہے اس بادشاہ نے اس آدمی کے پاس اپنا آدمی بھیج کر دریافت کیا یہ کون خاتون ہے؟ اس نے (ابراہیمؑ) نے کہا یہ میری بہن ہے۔ اسکے بعد ابراہیم علیہ السّلام سارہ کے پاس آئے اور کہا اے سارہ روئے زمین پر اس وقت میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں۔ اس بادشاہ نے مجھ سے دریافت کیا (کہ تمہارا میرے ساتھ کیا تعلق ہے) تو میں نے کہ دیا کہ یہ میری بہن ہے پس اب مجھے جھوٹا نہ کرنا۔ اس ظالم نے سارہ کو بلوا بھیجا حضرت سارہ جیسے ہی اس کے ہاں داخل ہوئیں تو اسے اپنے ہاتھ سے پکڑنے کے لیے بڑھا تو فوراً پکڑ لیا گیا۔ (اللہ کی گرفت میں آ گیا) معاً اس نے حضرت سارہ سے استدعا کی کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں میں تمہیں کوئی ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔ حضرت سارہ نے اللہ کی جناب میں دعا کی۔ اسے آزاد کر دیا گیا۔ مگر اس ظالم نے دوبارہ پھر ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو پہلے کی طرح یا اس سے بھی سخت گرفت میں پکڑا گیا۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے پھر درخواست کی کہ میرے لیے اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں (کہ مجھے اس گرفت سے چھٹکارا مل جائے) میں تمہیں کوئی ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔ تو حضرت سارہ نے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اسے آزادی مل گئی پھر اس نے اپنے ایک درباری کو بلا کر اس سے کہا کہ تم میرے پاس انسان کو نہیں کسی شیطان کو لائے ہو۔ یہ کہہ کر اس نے ہاجرہ کو اس کی خدمت کے لیے پیش کیا۔ سارہ ابراہیم علیہ السّلام کی خدمت میں واپس آئیں تو اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السّلام کھڑے نماز ادا کر رہے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کہا یا فاجر کے مکروفریب کو اسی کے سینہ میں لوٹا دیا اور ہاجرہ کو خدمت کے لیے دیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اے ماء السماء کی اولاد یہی تمہاری ماں ہے۔

تخریج: (۲) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، انا شُعَيْبٌ، انا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً، فِيْهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوْكِ اَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيْلَ: دَخَلَ اِبْرَاهِيْمُ بِامْرَاَةٍ مِنْ اَحْسَنِ النِّسَآءِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنْ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِيْ مَعَكَ؟ قَالَ: اُخْتِيْ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: لَا تُكَذِّبِيْ حَدِيْثِيْ، فَاِنِّيْ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّكِ اُخْتِيْ وَ اللّٰهِ اِنْ عَلَى الْاَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ غَيْرِيْ وَ غَيْرُكِ، فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ، فَقَامَ اِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّاُ وَ تُصَلِّيْ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ! اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَ بِرَسُوْلِكَ، وَ اَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ، فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ الْاَعْرَجُ: قَالَ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ اِنْ يَمُتْ يُقَلْ؟ هِيَ قَتَلَتْهُ، فَاُرْسِلَ، ثُمَّ قَامَ اِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّاُ وَ تُصَلِّيْ، وَ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَ بِرَسُوْلِكَ، وَ اَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ، فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ، فَغُطَّ، حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ اَبُو سَلَمَةَ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ، اِنْ يَمُتْ يُقَلْ هِيَ قَتَلَتْهُ، فَاُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: وَ اللّٰهِ، مَا اَرْسَلْتُمْ اِلَيَّ اِلَّا شَيْطَانًا، اِرْجِعُوْهَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَ اَعْطُوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَتْ: اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَ اَخْدَمَ وَلِيْدَةً.

تخریج: (۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثًا: ثِنْتَانِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى: قَوْلُهُ ﴿اِنِّيْ سَقِيْمٌ﴾ وَ قَوْلُهُ ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا﴾ وَ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ فِيْ اَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ اِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا، فَاُتِيَ الْجَبَّارُ، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّهُ نَزَلَ هٰهُنَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَاَةٌ هِيَ اَحْسَنُ النَّاسِ، قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَسَأَلَهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : إِنَّهَا أُخْتِيْ ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهَا قَالَ : إِنَّ هٰذَا سَأَلَنِيْ عَنْكِ ، فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِيْ ، وَ أَنَّهُ لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْلِمٌ غَيْرِيْ وَ غَيْرُكِ ، وَ إِنَّكِ أُخْتِيْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَلَا تُكَذِّبِيْنِيْ عِنْدَهُ ، وَ سَاقَ الْحَدِيْث ، قال ابو داؤد : روى هذا الخبر شعيب ابن أبى حمزة عن أبى الزناد عن الاعرج عن أبى هريرة عن النبى ﷺ نحوه .

گرگٹ کے آگ پر پھونکنے کا قصّہ

متن : ان النبی ﷺ قال الوزغ الفویسق و لم اسمعه امر بقتله . رواه البخاری عن عائشةؓ

ترجمہ: نبی ﷺ نے وزغ کو فویسق (موذی) فرمایا مگر میں نے نہیں سنا کہ آپؐ نے اسے مار ڈالنے کا بھی حکم دیا ہو۔ ؟

تشریح : یہ حدیث بخاری کتاب بدء الخق ، باب خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شعف الجبال ، اور کتاب احادیث الانبیاء ، باب ما قال اللّٰہ تعالیٰ و اتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلاً میں آئی ہے۔ اس مضمون کی تمام احادیث کو جمع کرنے سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے "وزغ" (گرگٹ" کو موذی جانوروں میں سے قرار دیا تھا۔①

اور بعض روایات کی رُو سے یہ بھی فرمایا تھا کہ دوسرے موذی جانوروں کی طرح اسے بھی مار دیا جائے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کی صحیح ترین روایت جو بخاری میں آئی ہے گزر چکی ہے۔ دوسری ایک روایت جو مسند احمد اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے، اس میں مار دینے کا بھی ذکر ہے اور حضرت ابراھیم علیہ السّلام پر آگ پھونکنے کا بھی۔ مگر جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے و الذی فی الصحیح اصحّ یعنی صحیح بخاری والی روایت ہی زیادہ صحیح ہے۔

---

① حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے چند جانوروں کو فواسق (موذی) قرار دے کر فرمایا تھا کہ انہیں حرم میں اور حالتِ احرام میں مار دینے کی بھی اجازت ہے۔ بچھو، باؤلا کتا اور چوہا بھی ان میں شامل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر بخاری کی اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ وزعم سعد بن ابی وقاص ان النبی ﷺ امر بقتلہ ۔ "یعنی سعد بن ابی وقاص کا دعویٰ یہ تھا کہ حضورؐ نے اسے مار ڈالنے کا حکم دیا" لیکن اس روایت میں تصریح نہیں ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے یہ بات کس سے سنی، دار قطنی میں یہ روایت اس طرح ہے کہ عن ابن شہاب عن سعد بن ابی وقاص۔ مگر ابن شہاب نے حضرت سعدؓ کو نہیں دیکھا۔ اس لیے یہ روایت منقطع ہے۔

آخر میں اُم شریک کی روایت آتی ہے جس میں مار ڈالنے کے حکم کی بھی تصریح ہے اور اس کی وجہ کی بھی کہ یہ جانور حضرت ابراہیم پر آگ پھونکتا تھا ممکن ہے اس میں دو چیزیں خلط ملط ہوگئی ہوں۔ ایک اس جانور کا موذی ہونا جو صحیح ترین روایت کی رُو سے حضورؐ نے فرمایا تھا۔ دوسرے اس کے بارے میں آگ پھونکنے کا وہ قصہ جو عوام میں مشہور تھا۔ تاہم اگر صحیح بات وہی ہو جو ام شریک والی روایت میں آئی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ گرگٹ کی پوری نسل کو اس لیے مار ڈالا جائے کہ اس کے ایک فرد نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ بھڑکائی تھی۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک موذی جانور ہے اور اس کو دوسرے موذی جانوروں کی طرح انسان سے دشمنی ہے۔ چنانچہ سارے جانوروں میں سے یہی وہ جانور تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو اس نے اس آگ کو پھونکنے کی کوشش کی۔ یہاں یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ گرگٹ کی پھونک میں آگ بھڑکانے کی طاقت کہاں سے آئی ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں سرے سے یہ کہا ہی نہیں گیا ہے کہ وہ آگ اس کے بھڑکانے سے بھڑکی تھی۔ (رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۳۹ - ۴۰)

تخریج: (۴) **حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، ثنی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ: الْفُوَيْسِقُ وَ لَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهِ، وَ زَعَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِهِ.**

ترجمہ: عُروہ نے حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے وزغ کو فویسق (موذی) فرمایا مگر میں نے نہیں سنا کہ آپؐ نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہو۔

تخریج: (۵) **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:**

مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ، فَلَهٗ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً، وَ مَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ، فَلَهٗ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْاُوْلٰى، وَ اِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے وزغ کو پہلی ضرب سے مار دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے یہ یہ نیکی ہے اور جس نے دوسری ضرب سے مارا اس کے لئے فلاں فلاں نیکی ہے پہلی سے کم اور اگر اس نے تیسری ضرب میں مارا تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکی ہے دوسری سے کم۔

تخریج: (۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَوِ ابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ، وَ قَالَ، وَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمہ: اُمّ شریک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وزغ کے مارنے کا حکم فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر (آگ کو بھڑکانے کے لیے) پھونکیں مارتا تھا۔

ابن ماجہ میں یہ روایت قدرے تفصیل سے منقول ہوئی ہے۔

تخریج: (۷) عن نافع، عن سائبة مولاة الفاكهة ابن المغيرة اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ، فَرَأَتْ فِيْ بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوْعًا، فَقَالَتْ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا تَصْنَعِيْنَ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: نَقْتُلُ بِهٖ هٰذِهِ الْاَوْزَاغَ، فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ، اَخْبَرَنَا اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَمَّا اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَ لَمْ تَكُنْ فِي الْاَرْضِ دَابَّةٌ اِلَّا اَطْفَاَتِ النَّارَ غَيْرُ الْوَزَغِ، فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِهٖ.

ترجمہ: فاکھہ بن مغیرہ کی آزاد کردہ لونڈی سائبہ کا بیان ہے کہ وہ حضرت عائشہؓ کے پاس گئی ان کے حجرے میں ایک نیزہ رکھا ہوا دیکھا تو اس نے پوچھا اے ام المؤمنین اس کے ساتھ آپ کیا کرتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اس کے ساتھ ہم اوزاغ کو مارتے ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت ابراہیمؑ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو وزغ کے علاوہ روئے زمین میں کوئی جانور ایسا نہیں تھا جو آگ کو نہ بجھاتا تھا مگر یہ حضرت ابراہیمؑ پر آگ بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتا تھا۔ اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اسے مار ڈالنے کا حکم دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا ختنہ؟

اس معنی کی روایات بخاری کی کتاب الانبیاء ، کتاب الاستیذان اور کتاب العقیقہ ① میں موجود ہیں مگر ہر جگہ اختتن کے الفاظ ہیں جو صریح طور پر اس مفہوم کے محتمل ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے ختنے خود اپنے ہاتھ سے کر لیے اور جب کہ یہ کام ایک شخص خود بھی کر سکتا ہے تو آخر کیوں یہ معنی لیے جائیں کہ ۸۰ برس کی عمر کے شخص نے جراح کو بلا کر یہ کام کروایا ہوگا۔ پھر مسند ابی یعلیٰ کی روایت میں اس کی جو تفصیل آئی ہے وہ بالکل بات واضح کر دیتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کام خود کر لیا تھا۔ اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو جب اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ ختنہ کرو تو انہوں نے (بڑھئی کے کام کا ایک آلہ) لے کر ختنہ کر لیا۔ ۸ اس سے اُن کو سخت تکلیف ہوئی۔ اللہ کی طرف سے وحی آئی کہ ابراہیمؑ تم نے جلدی کی۔ ورنہ ہم تمہیں خود اس کا آلہ بتا دیتے۔ انہوں نے عرض کیا، اے رب، میں نے پسند نہ کیا کہ تیرے حکم کی تعمیل میں دیر کروں۔ [فتح الباری ۶/۲۴۵] (رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۳۲)

تخریج : ﴿۸﴾ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :

اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ .

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ نبی نے بڑھئی کے کام کے ایک آلہ سے اسی برس کی عمر میں اپنا ختنہ خود کر لیا۔

تابعه عبد الرحمن بن اسحاق عن ابی الزناد ، و تابعه عجلان عن ابی هريرة و رواه محمد بن عمرو عن ابی سلمة . حَدَّثنا ابو اليمان ، ثنا شعيب ، ثنا ابو الزناد ، و قال بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً .

تخریج : ﴿۹﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَغَوِيُّ بِبَغْدَادَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ ، انبا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ عِشْرِيْنَ وَ مِائَةِ سَنَةٍ بِالْقَدُومِ، وَ مَاتَ وَ هُوَ ابْنُ مِائَتَيْ سَنَةٍ .

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک سو بیس برس کی عمر کے بعد بڑھئی کے کام کے آلہ (قدوم) سے اپنا ختنہ خود کیا۔ اور وفات جب پائی تو اس وقت ان کی عمر دو سو برس کی تھی۔

① بخاری کتاب العقیقۃ میں یہ روایت نہیں ملی (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب "

www.KitaboSunnat.com

حضرت یوسفؑ کے بارے میں آپؐ کا ارشاد

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا کہ ’’ اگر یوسف علیہ السّلام نے وہ بات نہ کہی ہوتی جو انہوں نے کہی تو وہ قید میں کئی سال نہ پڑے رہتے۔ ۱۰؎

تشریح: علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جتنے طریقوں سے روایت کی گئی ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ بعض طریقوں سے یہ مرفوعاً روایت کی گئی ہے اوران میں سفیان بن وکیع اور ابراہیم ابن یزید راوی ہیں جو دونوں نا قابل اعتماد ہیں۔ اور بعض طریقوں سے یہ مرسلاً روایت ہوئی ہے اور ایسے معاملات میں مرسلات کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ بریں درایت کے اعتبار سے بھی یہ بات باور کرنے کے قابل نہیں ہے کہ ایک مظلوم شخص کا اپنی رہائی کے لیے دنیوی تدبیر کرنا خدا سے غفلت اور توکل کے فقدان کی دلیل قرار دیا گیا ہوگا۔ [تفہیم القرآن ۲/ ۴۰۴ سورۂ یوسف حاشیہ ۳۵

تخریج: (۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ وَكِيعٍ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَوْلَمْ يَقُلْ يعنى يُوْسُفُ الْكَلِمَةَ الَّتِىْ قَالَ ، مَا لَبِثَ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ حَيْثُ يَبْتَغِي الْفَرَجَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ .

وهذا الحديث ضعيف جدًا لان سفيان بن وكيع ضعيف و ابراهيم بن يزيد هو الجوزى اضعف منه ايضاً وقد روى عن الحسن وقتادة مرسلاً عن كل منهما و هذه المرسلات ههنا لا تقبل ، لو قبل المرسل من حيث هو

حضرت موسیٰؑ اور خضر کا واقعہ

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک قصے میں) موسیٰؑ سے مراد حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو بتایا ہے۔

تشریح: قرآن کی سورۃ الکھف میں حضرت موسیٰؑ کے بارے میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ ’’جبکہ موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا تھا کہ ’’میں اپنا سفر ختم نہ کروں گا جب تک کہ دونوں دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں، ورنہ میں ایک زمانہء دراز تک چلتا ہی رہوں گا‘‘ پس جب وہ ان کے سنگم پر پہنچے تو اپنی مچھلی سے غافل ہو گئے اور وہ نکل کر اس طرح دریا میں چلی گئی جیسے کہ کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرنگ لگی ہو۔ آگے جا کر موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا "لاؤ ہمارا ناشتہ، آج کے سفر میں تو ہم بری طرح تھک گئے ہیں" خادم نے کہا کہ "آپ نے دیکھا، نہیں کہ جب ہم اس چٹان کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اس وقت کیا ماجرا پیش آیا؟ مجھے مچھلی کا خیال نہ رہا اور شیطان نے مجھ کو ایسا غافل کر دیا کہ میں اس کا ذکر (آپ سے کرنا) بھول گیا، مچھلی تو عجیب طریقے سے نکل کر دریا میں چلی گئی" موسیٰ نے کہا "یہی تو ہم چاہتے تھے" چنانچہ وہ دونوں اپنے نقش قدم پر پھر واپس ہوئے اور وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنی طرف سے ایک خاص علم عطا کیا تھا۔

بائیبل اس واقعہ کے بارے میں بالکل خاموش ہے البتہ تلمود میں اس کا ذکر موجود ہے، مگر وہ اسے حضرت موسیٰ کے بجائے ربی یہوحانان بن لاوی کی طرف منسوب کرتی ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ ربّی مذکور کو یہ واقعہ حضرت الیاسؑ کے ساتھ پیش آیا تھا جو دنیا سے زندہ اٹھائے جانے کے بعد فرشتوں میں شامل کر لئے گئے ہیں اور دنیا کے انتظام پر مامور ہیں۔[The Talmud Selections By H Polano. PP313-16] ممکن ہے کہ خروج سے پہلے کے بہت سے واقعات کی طرح یہ واقعہ بھی بنی اسرائیل کے ہاں اپنی صحیح صورت میں محفوظ نہ رہا ہو اور صدیوں بعد انہوں نے قصے کی کڑیاں کہیں سے کہیں جا کر جوڑ دی ہوں۔ تلمود کی اسی روایت سے متأثر ہو کر مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ قرآن میں اس مقام پر موسیٰ سے مراد حضرت موسیٰؑ نہیں بلکہ کوئی اور موسیٰ ہیں لیکن نہ تو تلمود کی ہر روایت لازماً صحیح تاریخ قرار دی جا سکتی ہے، نہ ہمارے لیے یہ گمان کرنے کی کوئی معقول وجہ ہے کہ قرآن میں کسی اور مجہول الحال موسیٰ کا ذکر اس طریقہ سے کیا گیا ہوگا [اور پھر حدیث بالا کے بعد] تو کسی مسلمان کے لیے تلمود کا بیان لائق التفات نہیں رہتا۔

۞ تفہیم القرآن ۳/۳۴، الکھف حاشیہ ۵۷)

ترجمہ : بعض روایات میں بتایا گیا ہے کہ (حضرت موسیٰؑ کے خادم) حضرت یوشع بن نون تھے جو بعد میں حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ ہوئے (جو بندہ انہیں ملا) اس بندے کا نام معتبر احادیث میں خضر بتایا گیا ہے۔ اِا

تخریج : (۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ثنا أَبِي عَنْ صَالِحٍ يعني ابْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَىٰ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَىٰ الَّذِي سَأَلَ مُوسَىٰ السَّبِيلَ إِلَىٰ لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: بَيْنَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُوْسٰی فِیْ مَلَاءٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ، اِذْ جَاءَ هُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْکَ ؟ قَالَ مُوْسٰی : لَا ، فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی مُوْسٰی ، بَلٰی ، عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسَی السَّبِیْلَ اِلَیْهِ ، فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰیَةً ، وَ قِیْلَ لَهُ : اِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ ، فَارْجِعْ ، فَاِنَّکَ سَتَلْقَاهُ ، فَکَانَ یَتْبَعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِی الْبَحْرِ ، فَقَالَ لِمُوْسٰی فَتَاهُ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ ، فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَ مَا اَنْسَانِیْهِ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ اَذْکُرَ ، قَالَ : ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ، فَوَجَدَا ① خَضِرًا ، فَکَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهٖ ۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ابن عباس اور حر بن قیس فزاری نے صاحب موسیٰؑ کے بارے میں اختلاف کیا۔ ابن عباس کی رائے میں وہ خضر ہیں اسی اثناء میں ابی بن کعب ان دونوں کے پاس سے گزرے تو ابنِ عباس نے اُنہیں بلالیا اور کہا کہ میرے اور میرے ساتھی حر بن قیس کے درمیان صاحب موسیٰ کے بارے میں جس سے ملاقات کے لیے موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے راستہ پوچھا تھا اختلافِ رائے پیدا ہو گیا ہے۔ کیا آپ نے نبی ﷺ کو ان کی کیفیت و حال بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک موقع پر موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ کیا آپ کے علم میں ایسا کوئی شخص بھی ہے جو آپ سے زیادہ صاحبِ علم ہو (عالم ہو) موسیٰؑ نے فرمایا ایسا کوئی آدمی میرے علم میں تو نہیں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیج کر بتایا کہ ہاں ہمارا بندہ خضر ایسا ہے جو تم سے زیادہ صاحبِ علم ہے۔ تو حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے ان سے ملاقات کرنے کا راستہ دریافت کیا۔ اللہ نے مچھلی کو ان کے لیے نشانی قرار دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب مچھلی کو گم پاؤ (آگے بڑھ جانے کی صورت میں) واپس لوٹ آنا ان سے تمہاری ملاقات ضرور ہو جائے گی۔ پس موسیٰؑ مچھلی کے دریا میں نشانات کا سارے راستہ میں انتظار کرتے رہے۔ ایک مقام پر پہنچ کر خادمِ موسیٰؑ نے عرض کیا کہ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا جب کہ ہم فلاں پتھر کے پاس بیٹھے تھے تو اس وقت میں مچھلی کو بھول گیا۔ اور مجھے اسکا یاد رکھنا شیطان ہی نے بھلایا۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ وہ یہی مقام ہے جس کی تلاش ہمیں مطلوب ہے لہٰذا وہ دونوں اپنے نقش ہائے قدم پر واپس لوٹے، تب انہوں نے خضر کو پایا۔ ان دونوں کی حالت وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

① حدثنا محمد بن سعید بن الاصبهانی ، ثنا ابن المبارک عن مَعْمَرٍ ، عَنْ هَمَّام بن مُنَبِّهٍ عن ابی هریرةؓ عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال : اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جلس علی فروة بیضاء فإذا هی تهتز من خلفه خضراء .

✿ بخاری ۱/۴۸۳، کتاب الانبیاء، باب حدیث الخضر مع موسیٰ علیہما السلام۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشریح : اس لیے ان لوگوں کے اقوال کسی التفات کے مستحق نہیں ہیں جو اسرائیلی روایات سے متاثر ہو کر حضرت الیاسؑ کی طرف اس قصے کو منسوب کرتے ہیں۔ ان کا یہ قول نہ صرف اس بنا پر غلط ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے متصادم ہوتا ہے، بلکہ اس بنا پر بھی سراسر لغو ہے کہ حضرت الیاسؑ حضرت موسیٰؑ کے کئی سو برس بعد پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کے خادم کا نام بھی قرآن میں نہیں بتایا گیا ہے۔ [**تفہیم القرآن ۳ / ۳۸، الکہف حاشیہ ۵۹**]

ترجمہ : حضورؐ نے فرمایا کہ ''وہاں انہوں نے ایک مرد کو پایا''

تشریح : قرآن وحدیث میں اس سلسلے میں جو الفاظ آئے ہیں ان سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ خضر ضرور انسان تھے یا کوئی اور مخلوق۔ قرآن میں ''عبد'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور حدیث میں رَجُلٌ کا لفظ ہے یہ الفاظ اس بندے کے انسان ہونے کو مستلزم نہیں ہیں۔ پھر کسی حدیث میں نبیؐ سے بھی کوئی ایسا ارشاد منقول نہیں ہے جس میں صراحت کے ساتھ حضرت خضر کو نوعِ انسانی کا ایک فرد قرار دیا گیا ہو۔ اس باب میں مستند ترین روایات وہ ہیں جو سعید بن جُبیر، عن ابن عباس، عن ابی بن کعب، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے ائمہ حدیث کو پہنچی ہیں۔ ان میں حضرت خَضِر کے لیے صرف رَجُل کا لفظ آیا ہے، جو اگرچہ مرد انسانوں کے لیے استعمال ہوتا ہے مگر انسانوں کے لیے مخصوص نہیں ہے چنانچہ خود قرآن میں یہ لفظ جنوں کے لیے مستعمل ہو چکا ہے جیسا کہ سورۂ جن میں ارشاد ہوا ہے ﴿وَ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ﴾ نیز یہ ظاہر ہے کہ جن یا فرشتہ یا کوئی اور غیر مرئی وجود جب انسانوں کے سامنے آئے گا تو انسانی شکل ہی میں آئے گا، اور اس حالت میں اس کو بشر یا انسان ہی کہا جائے گا حضرت مریم کے سامنے جب فرشتہ آیا تھا تو قرآن اس واقعہ کو یوں بیان کرتا کہ ﴿فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا﴾ نبیؐ کا ارشاد بالا حضرت خضر کے انسان ہونے پر صریح دلالت نہیں کرتا۔ اس کے بعد ہمارے لیے اس پیچیدگی کو رفع کرنے کی صرف یہی ایک صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ہم ''خضر'' کو انسان نہ مانیں بلکہ فرشتوں میں سے، یا اللہ کی کسی اور ایسی مخلوق میں سے سمجھیں جو شرائع کی مکلّف نہیں ہے بلکہ کارگاہِ مشیت کی کارکن ہے۔ متقدمین میں سے بھی بعض لوگوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے جسے ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ماوردی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ۱۲ [**تفہیم القرآن ۳/۴۲، الکہف حاشیہ ۶۰**]

تخریج : (۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، قَالَ: ثنا عَمْرٌو، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى لَيْسَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى اٰخَرُ فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَامَ مُوْسَى النَّبِيُّ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ فَقَالَ: اَنَا، فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: يَا رَبِّ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكَيْفَ بِهِ، فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ ابْنِ نُونٍ، وَحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ، وَضَعَا رُءُوسَهُمَا، فَنَامَا، فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ، فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا، وَكَانَ لِمُوسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، قَالَ مُوسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ: تَسَجّٰى بِثَوْبِهِ، فَسَلَّمَ مُوسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ: وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسٰى فَقَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسٰى إِنِّي أَعْلَمُ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ، عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ، قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ، فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا، فَعُرِفَ الْخَضِرُ، فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَجَاءَ عُصْفُورٌ، فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ، فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ الْخَضِرُ: يَا مُوسٰى، مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذِهِ الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ، فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ، فَنَزَعَهُ فَقَالَ مُوسٰى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، عَمَدْتَ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، قَالَ: فَكَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا، فَانْطَلَقَا، فَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ، فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ مُوسٰى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَهٰذَا أَوْكَدُ، فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ، اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ، قَالَ الْخَضِرُ: بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا ـ

قَالَ محمد بن يوسف، ثنا به علي بن خشرم، قَالَ سفيان بن عيينة بطوله.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں تھے، وہ کوئی اور موسیٰ تھے، ابن عباسؓ نے کہا (اس) اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا ہے۔ ہمیں اُبی بن کعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ موسیٰ نبی ایک روز بنی اسرائیل میں خطاب (خطبہ دینے) کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے استفسار کیا گیا کہ سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انہوں نے اس کے جواب میں فرمایا زیادہ علم میں رکھتا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو سرزنش کی [خفگی کا اظہار فرمایا] کہ انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہ لوٹایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ مجمع البحرین میں میرا ایک بندہ ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ موسیٰؑ نے عرض کیا، الٰہی ان سے ملاقات کیسے ممکن ہے؟ جواب میں ان سے کہا گیا کہ زنبیل [ٹوکری] میں مچھلی رکھ لو اور مجمع البحرین کی جانب چل پڑو۔ جس مقام پر مچھلی کو گم پاؤ تو سمجھ لینا کہ وہ بندہ اسی جگہ ہے۔ چنانچہ موسیٰؑ چلے اور اپنے ساتھ اپنے خادم یوشع بن نون کو لے لیا۔ دونوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی۔ (چلتے رہے) کہ پتھر کے پاس پہنچ گئے۔ دونوں نے اس پتھر (چٹان) پر اپنے سر رکھے اور سو گئے۔ مچھلی نے ٹوکری سے نکل کر دریا میں سرنگ کی طرح راستہ بنالیا۔ اس پر موسیٰؑ اور ان کے خادم کو تعجب ہوا اس کے بعد دونوں بقیہ رات اور دن چلتے رہے جب صبح ہوئی تو موسیٰؑ نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ۔ ہم نے اپنے اس سفر میں بلاشبہ مشقت و تھکاوٹ اٹھائی ہے۔ اور موسیٰؑ نے اس وقت تک یہ تکلیف محسوس نہیں کی جب تک کہ وہ اس مقام سے آگے نہ نکل گئے جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا [ان کے خادم نے دیکھا تو مچھلی غائب تھی] تب اس نے عرض کیا آپ کے علم میں ہے کہ جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے [مچھلی زنبیل سے نکل کر دریا میں سرنگ بناتی ہوئی داخل ہو گئی تھی] اور میں یہ واقعہ بیان کرنا بھول گیا تھا۔ موسیٰؑ نے فرمایا یہی وہ مقام ہے جس کی ہمیں تلاش تھی۔ پھر دونوں اپنے نقش ہائے قدم پر واپس لوٹے۔ جب اس پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک آدمی کپڑا اوڑھے ہوئے یا کہا کہ اس نے کپڑا اوڑھ لیا تھا، بیٹھا ہوا ہے۔ موسیٰؑ نے سلام کیا تو خضر نے کہا تیری زمین میں سلام کہاں؟ موسیٰ نے کہا: میں موسیٰ ہوں، پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰؑ؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ موسیٰؑ نے کہا کیا میں اس (امید) پر آپ کے ہمراہ رہوں کہ جو کچھ ہدایت آپ کو سکھائی گئی ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ خضر نے کہا میری رفاقت میں رہ کر تم میرے افعال پر ہرگز صبر نہ کر سکو گے، اے موسیٰؑ میں اللہ کے علم میں سے ایک ایسے علم کا زیادہ علم رکھتا ہوں جس کی تعلیم مجھے اللہ نے دی ہے، اس کا تمہیں علم نہیں، اور تم اللہ کے عطا کردہ ایسے علم پر حاوی ہو جس کا مجھے علم نہیں۔ موسیٰؑ نے فرمایا ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔ میں کسی معاملہ میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ دونوں دریا کے کنارے کنارے چلے، ان کے پاس کوئی کچھ کشتی نہ تھی۔ اتنے میں ایک کشتی ان کے پاس سے گزری تو کشتی والوں سے انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی اس میں بٹھا لو خضر کو پہچان لیا گیا۔ کشتی والوں نے انہیں بغیر کرایہ کے سوار کر لیا اسی اثنا میں ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے بیٹھ گئی اور اس نے ایک یا دو چونچیں پانی میں ماریں اس پر خضر نے کہا اے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ میرے اور آپ کے علم نے اللہ کے علم میں سے اس چڑیا کی چونچ کی بقدر بھی کم نہیں کیا۔ پھر خضر کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کی جانب متوجہ ہوا اور اسے اپنی جگہ سے اکھاڑ دیا۔ موسیٰؑ نے کہا کہ ان حضرات نے تو ہمیں بغیر کرایہ لیے کشتی میں سوار کرلیا اور تم نے ان کی کشتی میں شگاف ڈال دیا۔ تاکہ کشتی میں سوار سب لوگوں کو غرق کر دیں۔ خضر نے جواب دیا کیا میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر میرے افعال پر صبر نہ کرسکو گے۔ موسیٰؑ نے کہا میری بھول چوک پر مجھ سے مؤاخذہ نہ کریں اور میرے معاملہ کی وجہ سے مجھ پر تنگی نہ کریں۔

راوی کا بیان ہے پہلی مرتبہ موسیٰؑ نے بھول کر یہ اعتراض کیا ہوگا۔ پھر کشتی سے اتر کر پیدل چلے تو اچانک ایک لڑکے کو جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر نے اس کا سر اوپر سے پکڑ کر اپنے ہاتھ سے اسے تن سے جدا کر دیا۔ اس پر موسیٰؑ نے کہا تم نے بلاوجہ ایک بے گناہ بچے کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ خضر نے جواب دیا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میری مصاحبت میں رہ کر میرے افعال پر صبر نہ کرسکو گے۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ (پہلے سے) یہ زیادہ پختہ ہے پھر دونوں آگے روانہ ہوئے اور ایک گاؤں والوں کے ہاں پہنچے ان سے کھانا طلب کیا مگر ان لوگوں نے مہمان نوازی سے صاف انکار کر دیا۔ وہاں انہوں نے ایک دیوار ایسی دیکھی جو گرا چاہتی تھی، خضر نے اسے اپنے دونوں ہاتھوں کے سہارے سیدھا کر دیا۔ موسیٰؑ نے کہا اگر آپ چاہتے تو اس کا معاوضہ لے سکتے تھے۔ اس کے بعد خضر نے کہا بس اب میرے اور تمہارے مابین جدائی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰؑ پر رحم فرمائے ہماری خواہش تھی کہ موسیٰؑ صبر سے کام لیتے تو اللہ تعالیٰ پورا قصہ ہم سے بیان فرما دیتے۔

متن: (حضورؐ نے فرمایا کہ) قضٰی موسٰی اتم الاجلین و اطیبها عشر سنین ۔

ترجمہ: موسیٰ علیہ السّلام نے دونوں مدتوں میں سے وہ مدت پوری کی جو زیادہ کامل اور ان کے خسر کے لئے زیادہ خوشگوار تھی یعنی دس سال۔ ۱۳

تشریح: حضرت حسن ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے آٹھ کے بجائے دس سال کی مدت پوری کی تھی۔ (تفہیم القرآن ۳/ ۶۳۲، القصص حاشیہ ۴۰)

تخریج: ﴿۱۳﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ،ثنا سَعِيدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْحِيرَةِ اَيَّ الْاَجَلَيْنِ قَضٰي مُوسٰي؟ قُلْتُ : لَا اَدْرِيْ حَتّٰى اَقْدَمَ عَلٰى حِبْرِ الْعَرَبِ ، فَاَسْأَلَهُ ، فَقَدِمْتُ ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : قَضٰى اَكْثَرَ هُمَا وَاَطْيَبَهُمَا ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا قَالَ فَعَلَ .

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حیرہ کے ایک یہودی باشندے نے مجھ سے سوال کیا کہ موسیٰؑ نے دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدتوں میں سے کون سی مدت پوری کی تھی۔ میں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں تاوقتیکہ میں عالم عرب کے پاس نہ جاؤں اور ان سے اس کے متعلق دریافت نہ کروں، چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ابن عباسؓ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا موسیٰ علیہ السلام نے دونوں میں سے وہ مدت پوری کی جو زیادہ کامل اور ان کے لیے زیادہ خوشگوار تھی [دس سال] اللہ کے رسول جب کہتے ہیں تو اسے کرتے بھی ہیں۔

تخریج: (۱۴) اَخرَجَ ابنُ مَردُویَه مِن طَرِیقِ عَلِیِّ بنِ عَاصِمٍ، عَن اَبِی هَارُونَ، عَن اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ اَیَّ الاَجَلَینِ قَضٰی مُوسٰی؟ فَقَالَ: لَا اَدرِی حَتّٰی اَسأَلَ جِبرِیلَ عَلَیهِ السَّلَامُ، فَسَأَلَ جِبرِیلَ، فَقَالَ: لَا اَدرِی حَتّٰی اَسأَلَ مِیکَائِیلَ عَلَیهِ السَّلَامُ، فَسَأَلَ مِیکَائِیلَ، فَقَالَ: لَا اَدرِی حَتّٰی اَسأَلَ الرَّفِیعَ فَسَأَلَ الرَّفِیعَ، فَقَالَ: لَا اَدرِی حَتّٰی اَسأَلَ اِسرَافِیلَ عَلَیهِ السَّلَامُ، فَسَأَلَ اِسرَافِیلَ. فَقَالَ: لَا اَدرِی حَتّٰی اَسأَلَ ذَا العِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ، فَنَادٰی اِسرَافِیلُ بِصَوتِهِ الاَشَدِّ: یَا ذَا العِزَّةِ. اَیَّ الاَجَلَینِ قَضٰی مُوسٰی؟ قَالَ: اَتَمَّ الاَجَلَینِ وَ اَطیَبَهُمَا عَشرَ سِنِینَ - قَالَ: عَلِیُّ بنُ عَاصِمٍ، فَکَانَ اَبُو هَارُونَ. اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الحَدِیثِ یَقُولُ: حَدَّثَنِی اَبُو سَعِیدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَن جِبرِیلَ، عَن مِیکَائِیلَ، عَنِ الرَّفِیعِ، عَن اِسرَافِیلَ، عَن ذِی العِزَّةِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اَنَّ مُوسٰی قَضٰی اَتَمَّ الاَجَلَینِ وَ اَطیَبَهُمَا عَشرَ سِنِینَ.

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ موسیٰؑ نے دونوں مدتوں میں سے کونسی مدت پوری کی تھی۔ انہوں نے کہا میں جب تک جبریلؑ سے نہ پوچھ لوں اس وقت تک کچھ نہیں بتا سکتا۔ انہوں نے جبریل سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں جب تک میکائیل سے نہ پوچھ لوں اس وقت تک کچھ نہیں بتا سکتا۔ میکائیل سے انہوں نے پوچھا تو میکائیل نے جواب دیا میں نہیں جانتا تاوقتیکہ میں رفیع سے پوچھ نہ لوں، چنانچہ میکائیل نے رفیع سے دریافت کیا۔ اس نے کہا مجھے بھی اس کا علم نہیں تاوقتیکہ میں اسرافیل سے نہ پوچھ لوں۔ اسرافیل سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ مجھے بھی اس کا علم نہیں جب تک کہ میں اللہ جل جلالہ سے نہ پوچھ لوں۔ پس پھر اسرافیل نے بآواز بلند پکارا اے عزت واقتدار کے مالک موسیٰؑ نے دونوں مدتوں میں سے کونسی مدت پوری کی ارشاد ہوا وہ مدت پوری کی جو دونوں میں کامل اور خوشگوار تھی۔

علی بن عاصم کا بیان ہے کہ ابوہارون جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے یہ حدیث ابوسعید خدریؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ جبریل کے حوالہ، میکائیل سے، رفیع سے اور اسرافیل سے صاحب عزہ (اللہ تعالیٰ) سے بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰؑ نے دونوں مدتوں میں سے کامل اور خوشگوار مدت پوری کی (دس سال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہنے پر اعتراض کا جواب

ترجمہ : حضورؐ نے (حضرت مغیرہ سے) فرمایا کہ تم نے یہ جواب کیوں نہ دے دیا کہ نبی اسرائیل اپنے نام انبیاء اور صلحاء کے نام پر رکھتے تھے۔ ۱۵

تشریح : مغیرہ بن شعبہ کی روایت میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ نجران کے عیسائیوں نے حضرت مغیرہ کے سامنے یہ اعتراض پیش کیا کہ قرآن میں حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا گیا ہے، حالانکہ حضرت ہارون ان سے سینکڑوں برس پہلے گزر چکے تھے۔ حضرت مغیرہ ان کے اس اعتراض کا جواب نہ دے سکے اور انہوں نے آکر نبی ﷺ کے سامنے یہ ماجرا عرض کیا۔ اس پر حضورؐ نے [مندرجہ بالا الفاظ فرمائے] حضورؐ کے اس ارشاد سے صرف یہ بات نکلتی ہے کہ لاجواب ہونے کے بجائے یہ جواب دے کر اعتراض رفع کیا جا سکتا تھا۔

[قرآن میں یا اُخت ھارون فرمایا گیا ہے] اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انہیں ظاہری معنی میں لیا جائے اور یہ سمجھا جائے کہ حضرت مریم کا کوئی بھائی ہارون نامی ہو۔ دوسرے یہ کہ عربی محاورے کے مطابق اخت ھارون کے معنی ''ہارون کے خاندان کی لڑکی'' لیے جائیں۔ کیونکہ عربی میں یہ ایک معروف طرزِ بیان ہے مثلاً قبیلہ مضر کے آدمی کو یا اخا مضر (اے مضر کے بھائی) اور قبیلہء ہمدان کے آدمی کو یا اخا ھمدان (اے ہمدان کے بھائی) کہہ کر پکارتے ہیں۔ پہلے معنی کے حق میں دلیل ترجیح یہ ہے کہ بعض روایات میں خود نبیؐ سے یہ معنی منقول ہوئے ہیں اور دوسرے معنی کی تائید میں دلیل یہ ہے کہ موقع و محل اس معنی کا تقاضا کرتا ہے۔ کیونکہ اس واقعہ سے قوم میں جو ہیجان برپا ہوا تھا اسکی وجہ بظاہر یہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہارون نامی ایک گمنام شخص کی کنواری بہن گود میں بچہ لئے ہوئے آئی تھی، بلکہ جس چیز نے لوگوں کا ایک ہجوم حضرت مریم کے گرد جمع کر دیا تھا وہ یہی ہو سکتی تھی کہ بنی اسرائیل کے مقدس ترین گھرانے، خانوادۂ ہارون کی ایک لڑکی اس حالت میں پائی گئی۔ اگرچہ ایک حدیث مرفوع کی موجودگی میں کوئی دوسری تاویل اصولاً قابلِ لحاظ نہیں ہو سکتی۔ لیکن مسلم، نسائی اور ترمذی وغیرہ میں یہ حدیث جن الفاظ میں نقل ہوئی ہے اس سے یہ مطلب نہیں نکلتا کہ ان الفاظ کے معنی لازماً ہارون کی بہن ہی ہیں۔ (تفہیم القرآن ۳/۶۶-۶۵، مریم حاشیہ ۱۹)

تخریج : (۱۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى الْعَنَزِیُّ وَ اللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ، قَالُوْا نا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَاَلُوْنِیْ، فَقَالُوْا: اِنَّكُمْ تَقْرَاُوْنَ يَا اُخْتَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هَارُوْنَ وَ مُوْسىٰ قَبْلَ عِيْسىٰ بِكَذَا وَ كَذَا ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ ، قَالَ : اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَآئِهِمْ وَ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ .

ترمذی نے کہا ہے هذا حديث صحيح غريب لانعرفه الا من حديث ابن ادريس ۔ ترمذی نے قدمت نجران کے بجائے بعثنی رسول الله ﷺ الی نجران روایت کیا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام

اس مضمون کی احادیث بخاری کتاب الانبیاء، کتاب الجہاد، اور کتاب الأیمان والنذور میں موجود ہیں۔ ان مختلف احادیث میں سے کسی میں حضرت سلیمان کی بیویوں کی تعداد ۶۰ کسی میں ۷۰، کسی میں ۹۰، کسی میں ۹۹ اور کسی میں ۱۰۰ بیان کی گئی ہے۔ اور سب کی سندیں مختلف ہیں۔ اتنی مختلف سندوں سے جو بات محدثین کو پہنچی ہو، اس کے متعلق یہ کہنا تو مشکل ہے کہ وہ بالکل ہی بے اصل ہوگی، لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو نبی ﷺ کے بیان کو سمجھنے میں حضرت ابو ہریرۃؓ سے کوئی غلطی ہوئی ہے، یا وہ پوری بات سن نہیں سکے ہوں گے۔ ممکن ہے حضورؐ نے فرمایا ہو کہ حضرت سلیمانؑ کی بہت سی بیویاں تھیں، جنکی تعداد یہودی ۶۰، ۷۰، ۹۰، ۹۹، اور ۱۰۰ تک بیان کرتے ہیں، اور حضرت ابو ہریرۃؓ نے سمجھا ہو کہ یہ حضورؐ کا اپنا بیان ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ حضورؐ نے حضرت سلیمانؑ کے قول کو اس طرح بیان کیا ہو کہ ''میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی سے ایک مجاہد پیدا ہوگا۔ اور حضرت ابو ہریرۃؓ سمجھے ہوں کہ ایک رات میں جاؤں گا'' اس طرح کی غلط فہمیوں کی مثالیں متعدد روایات میں ملتی ہیں جن میں سے بعض کو دوسری روایتوں نے صاف کر دیا۔ اور بعض صاف ہونے سے رہ گئیں۔ زبانی روایتوں میں ایسا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اور اس طرح کی چند مثالوں کو لے کر پورے ذخیرہ حدیث کو ساقط الاعتبار قرار دینا کسی معقول آدمی کا کام نہیں ہوسکتا۔

رہا ان شاء اللہ کا معاملہ، تو یہ کسی روایت میں بھی نہیں کہا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے جان بوجھ کر انشاء اللہ کہنے سے احتراز کیا تھا۔ اس لیے اس میں توہین انبیاء کا کوئی پہلو نہیں ہے یہ الفاظ آپ نے آخر کس روایت میں دیکھے ہیں'' کسی نے کہا انشاء اللہ بھی ساتھ کہیے۔ لیکن آپ نے پروانہ کی''؟ حدیث میں جو الفاظ آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ '' فقال له صاحبه ان شاء الله فلم يقل '' ان کے ساتھی نے ان سے کہا ان شاء اللہ، مگر انہوں نے نہ کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ کے منہ سے یہ بات نکلی تو پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے خود کہا '' انشاء اللہ '' اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلیمانؑ نے اس کے کہ دینے کو کافی سمجھ لیا اور اپنی زبان سے اس کا اعادہ نہ کیا۔ ١٦ لے (رسائل ومسائل حصہ دوم ص ۳۲ - ۳۳)

جہاں تک اسناد کا تعلق ہے۔ ان میں سے اکثر روایات کی سند قوی ہے اور باعتبار روایت اس کی صحت میں کلام نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن حدیث کا مضمون صریح عقل کے خلاف ہے اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ بات نبی ﷺ نے اس طرح ہرگز نہ فرمائی ہوگی جس طرح وہ نقل ہوئی ہے۔ بلکہ آپ نے غالباً یہود کی یاوہ گوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے کسی موقع پر اسے بطور مثال بیان فرمایا ہوگا اور سامع کو یہ غلط فہمی لاحق ہوگئی کہ اس بات کو حضورؐ خود بطور واقعہ بیان فرما رہے ہیں۔ ایسی روایات کو محض صحتِ سند کے زور پر لوگوں کے حلق سے اتروانے کی کوشش کرنا دین کو مضحکہ بنانا ہے۔ ہر شخص خود حساب لگا کر دیکھ سکتا ہے کہ جاڑے کی طویل ترین رات میں بھی عشا اور فجر کے درمیان دس گیارہ گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں ہوتا۔ اگر بیویوں کی کم سے کم تعداد ساٹھ ہی مان لی جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس رات بغیر دم لیے فی گھنٹہ ٦ بیوی کے حساب سے مسلسل دس گھنٹے یا گیارہ گھنٹے مباشرت کرتے چلے گئے، کیا یہ عملاً ممکن بھی ہے؟ اور کیا یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ حضورؐ نے یہ بات واقع کے طور پر بیان کی ہوگی؟ [تفہیم القرآن ۴ / ۳۳۷ ص حاشیہ ۳۶]

تخریج: (١٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِساً، يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَقُلْ، فَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئاً إِلَّا وَاحِداً سَاقِطاً أَحَدَ شِقَّيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: لَوْ قَالَهَا، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ شعيب و ابن ابی الزناد: تسعين وهو اصح.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن سلیمانؑ نے قسم کھائی کہ میں آج رات ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ ہر ایک کو ایک شاہسوار اور مجاہد فی سبیل اللہ کا حمل ٹھہر جائے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا ان شاءاللہ کہیے۔ مگر سلیمانؑ نے ان شاءاللہ نہ کہا۔ پس کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی بجز ایک کے۔ مگر اس کے ہاں جس بچہ نے جنم لیا اس کی ایک جانب گری ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ ان شاءاللہ کہہ دیتے تو سب بچے پیدا ہو کر فی سبیل اللہ جہاد کرتے۔ شعیب اور ابوالزناد نے نوے بیویوں کی روایت کی ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

تخریج: (١٧) حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ غُلَاماً يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَقُلْ، وَ نَسِيَ، فَأَطَافَ بِهِنَّ، وَ لَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنْسَانٍ ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : لَوْ قَالَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، لَمْ یَحْنَثْ وَ کَانَ اَرْجٰی لِحَاجَتِهٖ.

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمانؑ بن داؤد نے کہا کہ میں آج رات سو بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ ہر بیوی ایسا بچہ جنم دے گی جو فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں) جہاد کرے گا، فرشتہ نے ان سے کہا ان شاء اللہ کہئے۔ مگر انہوں نے ان شاء اللہ نہیں کہا اور کہنا بھول گئے۔ چنانچہ وہ رات کو سب بیویوں کے پاس گئے۔ ان میں سوائے ایک کے کسی نے بچہ نہیں جنا۔ جس نے جنا تھا وہ آدھا انسان تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا اگر سلیمانؑ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور حاجت پوری ہونے کی توقع بھی زیادہ ہوتی۔

تخریج : ﴿۱۸﴾ وَ قَالَ اللَّیْثُ : ثَنِی جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : قَالَ سُلَیْمَانُ ابْنُ دَاوٗدَ : لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی مِائَةِ امْرَاَةٍ اَوْ تِسْعٍ وَ تِسْعِیْنَ کُلُّهُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ : قُلْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، فَلَمْ یَقُلْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ ، جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ قَالَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ .

ترجمہ : عبدالرحمٰن بن ہرمز سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان فرماتے سنا ہے کہ سلیمانؑ بن داؤد علیہما السلام نے ایک روز کہا کہ میں آج رات ایک سو یا کہا ننانویں بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ وہ سب ایک ایک شاہسوار کو جنم دے گی جو راہِ خدا میں جہاد کرے گا تو ان کے ساتھی نے ان سے کہا ان شاء اللہ، مگر خود انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا۔ ان میں سے صرف ایک حاملہ ہوئی اس نے بھی ادھورا بچہ جنم دیا۔ قسم ہے اس ذاتِ گرامی کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر سلیمانؑ ان شاء اللہ کہہ لیتے [تو سب کے ہاں مجاہد جنم لیتے] وہ سب بہادر و جانباز مجاہد ہوتے لازماً اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

تخریج : ﴿۱۹﴾ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : قَالَ سُلَیْمَانُ : لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَةً کُلُّهُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ : قُلْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، فَطَافَ عَلَیْهِنَّ جَمِیْعًا . فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ ، جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَ اَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ ، لَوْ قَالَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ .

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سلیمانؑ نے کہا کہ میں آج رات اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ سب ایک ایک مجاہد کو جنم دے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ اس موقع پر ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھی نے کہا ان شاء اللہ کہیں مگر انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا۔ اس رات وہ اپنی سب بیویوں کے پاس گئے مگر ان میں سے صرف ایک حاملہ ہوئی اور اس نے بھی ادھورا بچہ جنا۔ قسم ہے اس ذاتِ اقدس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے [تو سب کے ہاں مجاہد بچے پیدا ہوتے] وہ سب شاہسوار و بہادر ہوتے اور لازماً اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

تخریج : (۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، عَنْ طَاءُوْسٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ : لَاَ طُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ بِتِسْعِيْنَ امْرَاَةً ، كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا ، يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ : قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلَكَ ، قُلْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، فَنَسِيَ ، فَاَطَافَ بِهِنَّ ، فَلَمْ تَاْتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةً بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ :يَرْوِيْهِ ، لَوْ قَالَ : إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَ كَانَ دَرَكًا لَهُ فِيْ حَاجَتِهِ ، وَ قَالَ: مَرَّةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : لَوِ اسْتَثْنٰى ، قَالَ : وَ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ .

ترجمہ : طاؤس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا کہ سلیمان علیہ السّلام نے کہا کہ میں ایک رات میں نوّے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس جاؤں گا۔ ہر ایک ایسا بچہ جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی یعنی بقول سفیان فرشتے نے کہا کہ آپ ان شاء اللہ کہہ لیں۔ لیکن وہ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے اور اپنی تمام بیویوں کے پاس چلے گئے۔ ان میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوا۔ بجز ایک کے، جس نے ادھورے ناتمام بچے کو جنم دیا۔ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور اپنی حاجت بھی پا لیتے۔ ایک بار انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ استثناء کرتے یعنی ان شاء اللہ کہہ لیتے [تو اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہو جاتے] اور ہمیں ابو الزناد نے اعرج کے واسطہ سے ابو ہریرہؓ کی طرح حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ ، وَ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ ، فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ ، وَ اللَّفْظُ لِاَبِي الرَّبِيْعِ، قَالَا: نا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : نا اَيُّوْبُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سِتُّوْنَ امْرَاَةً ، فَقَالَ : لَاَطُوْفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ، فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةٌ ، فَوَلَدَتْ نِصْفَ اِنْسَانٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : لَوْ كَانَ اسْتَثْنٰى ، لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السّلام کی ساٹھ بیویاں تھیں۔ ایک روز انہوں نے کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ میں ان میں سے ہر ایک کے پاس جاؤں گا پس پھر ان میں سے ہر ایک حاملہ ہو جائے گی اور ہر ایک ایسا بہادر بچہ جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ مگر ان میں سے بجز ایک کے کسی نے بچہ نہ جنا اور وہ بھی آدھا انسان۔ نبی ﷺ نے فرمایا اور سلیمان علیہ السلام استثناء کر لیتے یعنی ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی بیویوں میں سے ہر ایک ایسا بچہ جنم دیتی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِیْ عُمَرَ ، قَالاَ : نا سُفْیَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَیْرٍ ، عَنْ طَاءُوْسٍ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ نَبِیُّ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ : لَاَطِیْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَبْعِیْنَ امْرَاَةً کُلُّهُنَّ تَاْتِیْ بِغُلَامٍ یُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اَوِ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، فَلَمْ یَقُلْ وَ نَسِیَ ، فَلَمْ تَاْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِّسَآئِهٖ اِلَّا وَاحِدَةٌ ، جَآءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : وَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ ، وَ کَانَ دَرَکًا لَهٗ فِیْ حَاجَتِهٖ .

ترجمہ : حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سلیمان علیہ السلام نے کہا میں ایک رات میں اپنی ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ ہر ایک ایسا جانباز بچہ جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی نے یا فرشتہ نے کہا ان شاء اللہ کہہ لیں۔ مگر وہ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے، تو ان کی بیویوں میں سے بجز ایک کے کسی نے بچہ نہ جنا۔ وہ بھی ادھورا (ناتمام)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ لیتے تو حانث بھی نہ ہوتے اور اپنی حاجت بھی پوری کر لیتے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ هَمَّامٍ ، قَالَ : انا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاءُوْسٍ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ سُلَیْمَانُ ابْنُ دَاوٗدَ : لَاَطِیْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَبْعِیْنَ امْرَاَةً تَلِدُ کُلُّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا یُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقِیْلَ لَهٗ : قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، فَلَمْ یَقُلْ ، فَاَطَافَ بِهِنَّ ، فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : لَوْقَالَ : اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ وَ کَانَ دَرَکًا لِحَاجَتِهٖ .

ترجمہ : حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا میں ایک رات اپنی ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ ان میں سے ہر ایک ایسا بہادر بچہ جنے گی جو اللہ کی راہ میں قتال کرے گا۔ ان سے کہا کہ آپ ان شاء اللہ کہہ لیں مگر انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا اور اپنی بیویوں کے پاس گئے۔ ان میں سے سوائے ایک کے کسی نے بچہ نہ جنا۔ اور جس نے جنا وہ بھی نصف انسان۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو حانث بھی نہ ہوتے اور اپنی حاجت بھی پوری کر لیتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قومِ سَبَا

امام احمد ، ابنِ جریر ، ابنِ ابی حاتم ، ابنِ عبد البَرّ اور ترمذی نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ سبا عرب کے ایک شخص کا نام تھا جس کی نسل سے عرب میں حسب ذیل قبیلے پیدا ہوئے: کِندَہ ، حِمْیَر ، اَزد ، اشْعَریین ، مَذْحِج ، اَنمار (جس کی دو شاخیں ہیں ، خَثْعَم اور بَجِیْلہ) عامِلہ ، جُذام ، لَخْم اور غسّان ۔ [۲۲]

تاریخ کی رُو سے ''سبا'' جنوبی عرب کی ایک بہت بڑی قوم کا نام ہے جو چند بڑے بڑے قبائل پر مشتمل تھی۔(جن کا ذکر اوپر کی سطور میں ہو چکا ہے)۔ بہت قدیم زمانے سے دنیا میں عرب کی اس قوم کا شہرہ تھا ۲۵۰۰ سنہ قبل مسیح میں اُور کے کتبات اس کا ذکر سابوم کے نام سے کرتے ہیں۔ اس کے بعد بابل اور آشور (اسیریا) کے کتبات میں اور اسی طرح بائبل میں بھی کثرت سے اس کا ذکر آیا ہے، مثال کے طور پر ملاحظہ ہو، زبور،۷۲: ۱۵ - یرمیاہ ۶: ۲۰ - حزقی ایل ۲۷: ۲۲ - ۳۸: ۱۳ ایوب ۶: ۱۹ - یونان و روم کے مؤرخین وجغرافیہ نویس تھیو فراسٹس (۲۸۸ قبل مسیح) کے وقت سے مسیح کے بعد کی کئی صدیوں تک مسلسل اس کا ذکر کرتے چلے گئے ہیں۔

سبا کا وطن:- اس کا وطن عرب کا جنوبی مغربی کونہ تھا جو آج یمن کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے عروج کا دَور گیارہ سو برس قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے۔ حضرت داوٗد وسلیمان علیہما السّلام کے زمانے میں ایک دولت مند قوم کی حیثیت سے اس کا شہرہ آفاق میں پھیل چکا تھا۔ آغاز میں یہ ایک آفتاب پرست قوم تھی۔ پھر جب اس کی ملکہ حضرت سلیمانؑ (۹۶۵ - ۹۲۶ ق م) کے ہاتھ پر ایمان لے آئی تو اغلب یہ ہے کہ اسکی غالب اکثریت مسلمان ہوگئی تھی لیکن بعد میں نہ معلوم کس وقت اس کے اندر شرک وبت پرستی کا پھر زور ہوگیا۔ اور اس نے اَلْمقہ (چاند دیوتا) عَشْتَر (زُہرہ) ذاتِ حَمِیم اور ذات بعدان (سورج دیوی) ہوبس۔ حرمتم یا حریمت اور ایسے ہی دوسرے بہت سے دیوتاؤں اور دیویوں کو پوجنا شروع کردیا۔ اَلْمقہ اس قوم کا سب سے بڑا دیوتا تھا، اور اس کے بادشاہ اپنے آپ کو اس دیوتا کے وکیل کی حیثیت سے اطاعت کا حق دار قرار دیتے۔ یمن میں بکثرت کتبات ملے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سارا ملک ان دیوتاؤں، اور خصوصاً المقہ کے مندروں سے بھرا ہوا تھا اور ہر اہم واقعہ پر ان کے شکریے ادا کیے جاتے تھے۔

آثارِ قدیمہ کی جدید تحقیقات کے سلسلے میں یمن سے تقریباً ۳ ہزار کتبات فراہم ہوئے ہیں جو اس قوم کی تاریخ پر اہم روشنی ڈالتے ہیں۔ اس کے ساتھ عربی روایات اور رومی ویونانی تواریخ کی فراہم کردہ معلومات کو اگر جمع کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیا جائے تو اچھی خاصی تفصیل کے ساتھ اس کی تاریخ مرتب کی جا سکتی ہے۔ ان معلومات کی رُو سے اس کی تاریخ کے اہم ادوار حسب ذیل ہیں۔

(۱) ۶۵۰ ق م سے پہلے کا دَور:- اس زمانے میں ملوک سبا کا لقب مُکَرِّب سبا تھا۔ اغلب یہ ہے کہ یہ لفظ مقرب کا ہم معنی تھا اور اس کا مطلب یہ تھا کہ بادشاہ انسانوں اور خداؤں کے درمیان اپنے آپ کو واسطہ قرار دیتے تھے، یا دوسرے الفاظ میں یہ کاہن بادشاہ (Priest kings) تھے۔ اِس زمانے میں ان کا پایہ تخت صرواح تھا جس کے کھنڈر آج بھی مارِب سے مغرب کی جانب ایک دن کی راہ پر پائے جاتے ہیں اور خَرِیبَہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی دور میں مارِب کے مشہور بند کی بنا رکھی گئی اور وقتاً فوقتاً مختلف بادشاہوں نے اسے وسیع کیا۔

(۲) ۶۵۰ ق م سے ۱۱۵ ق م تک کا دَور: اس دَور میں سبا کے بادشاہوں نے مُکَرِّب کا لقب چھوڑ کر مَلِک (بادشاہ) کا لقب اختیار کر لیا، جس کے معنی یہ ہیں کہ حکومت میں مذہبیت کی جگہ سیاست اور سیکولرزم کا رنگ غالب ہو گیا۔ اس زمانے میں ملوک سبا نے صرواح کو چھوڑ کر مارِب کو اپنا دار السلطنت بنایا اور اسے غیر معمولی ترقی دی۔ یہ مقام سمندر سے ۳۹۰۰ فٹ کی بلندی پر صنعا سے ۶۰ میل جانب مشرق واقع ہے اور آج تک اس کے کھنڈر شہادت دے رہے ہیں کہ یہ کبھی ایک بڑی متمدن قوم کا مرکز تھا۔

(۳) ۱۱۵ ق م سے ۳۰۰ء تک دَور: اس زمانے میں سبا کی مملکت پر حِمْیَر کا قبیلہ غالب ہو گیا جو قوم سبا ہی کا ایک قبیلہ تھا اور تعداد میں دوسرے قبائل سے بڑھا ہوا تھا۔ اس دور میں مآرِب کو اجاڑ کر ریدان پایہ تخت بنایا گیا جو قبیلہء حِمْیَر کا مرکز تھا۔ بعد میں یہ شہر ظفار کے نام سے موسوم ہوا۔ آج کل موجودہ شہر یریم کے قریب ایک مدوّر پہاڑی پر اس کے کھنڈر ملتے ہیں اور اسی کے قریب علاقہ میں ایک چھوٹا سا قبیلہ حِمْیَر کے نام سے آباد ہے جسے دیکھ کر کوئی تصور تک نہیں کر سکتا کہ یہ اُسی قوم کی یادگار ہے جس کے ڈنکے کبھی دنیا بھر میں بجتے تھے۔ اسی زمانے میں سلطنت کے ایک حصہ کی حیثیت سے پہلی مرتبہ لفظ یمنت اور یمنات کا استعمال ہونا شروع ہوا اور رفتہ رفتہ یمن اس پورے علاقے کا نام ہو گیا جو عرب کے جنوبی مغربی کونے پر عسیر سے عدن تک اور باب المندب سے حضر موت تک واقع ہے۔ یہی دَور ہے جس میں سبائیوں کا زوال شروع ہوا۔

(۴) ۳۰۰ء کے بعد سے آغاز اسلام تک کا دَور:- یہ قوم سبا کی تباہی کا دَور ہے۔ اس دَور میں ان کے ہاں مسلسل خانہ جنگیاں ہوئیں۔ بیرونی قوموں کی مداخلت شروع ہوئی تجارت برباد ہوئی۔ زراعت نے دم توڑا۔ اور آخر کار آزادی تک ختم ہوگئی۔ پہلے ریدانیوں، حِمْیَریوں، اور ہمدانیوں کی باہمی نزاعات سے فائدہ اٹھا کر ۳۴۰ء سے ۳۷۸ء تک یمن پر حبشیوں کا قبضہ رہا۔ پھر آزادی تو بحال ہو گئی مگر مارِب کے مشہور بند میں رخنے پڑنے شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ آخر کار ۴۵۰ء یا ۴۵۱ء میں بند کے ٹوٹنے سے وہ عظیم سیلاب آیا جس کا ذکر اوپر قرآن مجید کی آیات (۱۶، ۱۷، ۱۸ وغیرہ) میں کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس کے بعد اَبْرَھَہ کے زمانے تک اس بند کی مسلسل مرمتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی رہیں، لیکن جو آبادی منتشر ہو چکی تھی وہ پھر جمع نہ ہو سکی اور نہ آبپاشی اور زراعت کا وہ نظام جو درہم برہم ہو چکا تھا، دوبارہ بحال ہو سکا۔ ۵۲۳ء میں یمن کے یہودی بادشاہ ذونواس نے نجران کے عیسائیوں پر وہ ظلم وستم برپا کیا جس کا ذکر قرآن مجید میں اصحاب الاخدود کے نام سے کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں حبش کی عیسائی سلطنت یمن پر انتقاماً حملہ آور ہو گئی اور اس نے سارا ملک فتح کر لیا۔ اس کے بعد یمن کے حبشی وائسرائے اَبْرَہَہ نے کعبہ کی مرکزیت ختم کرنے اور عرب کے پورے مغربی علاقے کو رومی حبشی اثر میں لانے کے لیے ۵۷۰ء یا ۵۷۱ء میں (نبی ﷺ کی پیدائش سے چند روز قبل) مکہ معظمہ پر حملہ کیا اور اس کی پوری فوج پر وہ تباہی آئی جسے قرآن مجید میں اصحاب الفیل کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے۔ آخر کار ۵۷۵ء میں یمن پر ایرانیوں کا قبضہ ہوا اور اس کا خاتمہ اس وقت ہوا جب ۶۲۸ء میں ایرانی گورنر باذان نے اسلام قبول کر لیا۔

قومِ سبا کا عروج دراصل دو بنیادوں پر قائم تھا۔ ایک زراعت ۔ دوسرے تجارت، زراعت کو انہوں نے آبپاشی کے ایک بہترین نظام کے ذریعہ سے ترقی دی تھی جس کے مثل کوئی دوسرا نظامِ آبپاشی بابل کے سوا قدیم زمانے میں کہیں نہ پایا جاتا تھا، ان کی سرزمین میں قدرتی دریا نہ تھے۔ بارش کے زمانے میں پہاڑوں سے برساتی نالے بہ نکلتے تھے۔ انہی نالوں پر سارے ملک میں جگہ جگہ بند باندھ کر انہوں نے تالاب بنالیے تھے اور ان سے نہریں نکال نکال کر پورے ملک کو اس طرح سیراب کر دیا تھا کہ قرآن مجید کی تعبیر کے مطابق ہر طرف ایک باغ ہی باغ نظر آتا تھا۔ اس نظامِ آبپاشی کا سب سے بڑا مخزن آب وہ تالاب تھا جو شہر مارِب کے قریب کوہ بلق کی درمیانی وادی پر بند باندھ کر تیار کیا گیا تھا۔ مگر جب اللہ کی نظرِ عنایت اُن سے پھر گئی تو پانچویں صدی عیسوی کے وسط میں یہ عظیم الشان بند ٹوٹ گیا اور اس سے نکلنے والا سیلاب راستے میں بند پر بند توڑتا چلا گیا یہاں تک کہ ملک کا پورا نظامِ آبپاشی تباہ ہو کر رہ گیا پھر کوئی اسے بحال نہ کر سکا۔

تجارت کے لیے اس قوم کو خدا نے بہترین جغرافی مقام عطا کیا تھا جس سے اس نے خوب فائدہ اٹھایا۔ ایک ہزار برس سے زیادہ مدت تک یہی قوم مشرق اور مغرب کے درمیان تجارت کا واسطہ بنی رہی۔ ایک طرف ان کے بندرگاہوں میں چین کا ریشم، انڈونیشیا اور مالابار کے گرم مسالے، ہندوستان کے کپڑے اور تلواریں، مشرقی افریقہ کے زنگی غلام، بندر، شترمرغ کے پر اور ہاتھی دانت پہنچتے تھے اور دوسری طرف یہ ان چیزوں کو مصر اور شام کی منڈیوں میں پہنچاتے تھے جہاں سے روم و یونان تک یہ مال روانہ کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ خود ان کے علاقے میں لوبان، عود، عنبر، مشک، مُرّ، قرفہ، قصب الذَّرِیرہ، سلیخہ اور دوسری اُن خوشبودار چیزوں کی بڑی پیداوار تھی جنہیں مصر و شام اور روم و یونان کے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے۔

اس عظیم الشان تجارت کے دو بڑے راستے تھے۔ ایک بحری، دوسرا برّی۔ بحری تجارت کا اجارہ ہزار سال تک انہی سبائیوں کے ہاتھ میں تھا، کیونکہ بحر احمر کی موسمی ہواؤں، زیرِ آب چٹانوں، اور لنگر اندازی کے مقامات کا راز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی لوگ جانتے تھے اور دوسری کوئی قوم اس خطرناک سمندر میں جہاز چلانے کی ہمت نہ رکھتی تھی۔ اس بحری راستے سے یہ لوگ اردن اور مصر کی بندرگاہوں تک اپنا مال پہنچایا کرتے تھے۔ برّی راستے عدن اور حضرموت سے مارِب پر جاکر ملتے تھے اور پھر وہاں سے ایک شاہراہ مکّہ، جدہ، یثرب، العُلاء، تبوک اور ایلہ سے گزرتی ہوئی پیٹرا تک پہنچتی تھی۔ اس کے بعد ایک راستہ مصر کی طرف اور دوسرا راستہ شام کی طرف چلا جاتا تھا۔ اس برّی راستے پر، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے، یمن سے حدودِ شام تک سبائیوں کی نوآبادیاں مسلسل قائم تھیں اور شب وروز اُن کے تجارتی قافلے یہاں سے گزرتے رہتے تھے۔ آج تک ان میں سے بہت سی نوآبادیوں کے آثار اس علاقے میں موجود ہیں اور وہاں سبائی وحمیری زبان کے کتبات مل رہے ہیں۔

پہلی صدی عیسوی کے لگ بھگ زمانے میں اس تجارت پر زوال آنا شروع ہوگیا۔ مشرقِ اوسط میں جب یونانیوں اور پھر رومیوں کی طاقتور سلطنتیں قائم ہوئیں تو شور مچنا شروع ہوا کہ عرب تاجر اپنی اجارہ داری کے باعث مشرق کے اموالِ تجارت کی من مانی قیمتیں وصول کر رہے ہیں اور ضرورت ہے کہ ہم خود اس میدان میں آگے بڑھ کر اس تجارت پر قبضہ کریں۔ اس غرض کے لیے سب سے پہلے مصر کے یونانی الاصل فرمانروا **بطلیموس ثانی** (۲۸۵ - ۲۴۶ ق م) نے اُس قدیم نہر کو پھر سے کھولا جو ۱۷۰۰ برس پہلے فرعون، **سِسو سِتریس** نے دریائے نیل کو بحرِ احمر سے ملانے کے لیے کھدوائی تھی۔ اس نہر کے ذریعہ سے مصر کا بحری بیڑا پہلی مرتبہ بحرِ احمر میں داخل ہوا۔ لیکن سبائیوں کے مقابلے میں یہ کوشش زیادہ کارگر نہ ہوسکی۔ پھر جب مصر پر روم کا قبضہ ہوا تو رومی زیادہ طاقتور تجارتی بیڑا بحرِ احمر میں لے آئے اور اس کی پشت پر انہوں نے ایک جنگی بیڑا بھی لاکر ڈال دیا۔ اس طاقت کا مقابلہ سبائیوں کے بس میں نہ تھا۔ رومیوں نے جگہ جگہ بندرگاہوں پر اپنی تجارتی نوآبادیاں قائم کیں، ان میں جہازوں کی ضروریات فراہم کرنے کا انتظام کیا، اور جہاں ممکن ہوا وہاں اپنے فوجی دستے بھی رکھ دیئے۔ حتیٰ کہ ایک وقت وہ آگیا کہ عدن پر رومیوں کا فوجی تسلّط قائم ہوگیا۔ اسی سلسلے میں رومی اور حبشی سلطنتوں نے سبائیوں کے مقابلے میں باہم سازباز بھی کرلیا جس کی بدولت بالآخر اس قوم کی آزادی تک ختم ہوگئی۔

بحری تجارت ہاتھ سے نکل جانے کے بعد صرف برّی تجارت سبائیوں کے پاس رہ گئی تھی۔ مگر بہت سے اسباب نے رفتہ رفتہ اس کی کمر بھی توڑ دی۔ پہلے نبطیوں نے پیٹرا سے العُلا تک بالائی حجاز اور اُردن کی تمام نوآبادیوں سے سبائیوں کو نکال باہر کیا۔ پھر ۱۰۶ء میں رومیوں نے نبطی سلطنت کا خاتمہ کردیا اور حجاز کی سرحد تک شام واُردن کے تمام علاقے ان کے مضبوط ہاتھوں میں چلے گئے۔ اس کے بعد حبش اور روم کی متحدہ کوشش یہ رہی کہ سبائیوں کی باہمی کشمکش سے فائدہ اٹھا کر ان کی تجارت کو بالکل تباہ کردیا جائے۔ اسی بنا پر حبشی بار بار یمن میں مداخلت کرتے رہے یہاں تک کہ آخرکار انہوں نے پورے ملک پر قبضہ کرلیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے غضب نے اس قوم کو انتہائی عروج سے گرا کر اُس گڑھے میں پھینک دیا جہاں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر کوئی مغضوب قوم کبھی سر نہیں نکال سکی ہے۔ ایک وقت تھا کہ اس کی دولت کے افسانے سُن سُن کر یونان وروم والوں کے منہ میں پانی بھر آتا تھا۔ اسٹرابو لکھتا ہے کہ یہ لوگ سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرتے تھے، اور ان کے مکانوں کی چھتوں، دیواروں اور دروازوں تک میں ہاتھی دانت، سونے چاندی اور جواہر کا کام بنا ہوا ہوتا تھا۔ پلینی کہتا ہے کہ روم اور فارس کی دولت ان کی طرف بہی چلی جارہی ہے، یہ اسوقت دنیا کی سب سے زیادہ مالدار قوم ہیں، اوران کا سرسبز وشاداب ملک باغات، کھیتوں اور مواشی سے بھرا ہوا ہے۔ آرٹی میڈورس کہتا ہے کہ یہ لوگ عیش میں مست ہورہے ہیں اور جلانے کی لکڑی کے بجائے دارچینی، صندل اور دوسری خوشبودار لکڑیاں جلاتے ہیں، اسی طرح دوسرے یونانی مؤرخین روایت کرتے ہیں کہ ان کے علاقے کے قریب سواحل سے گزرتے ہوئے تجارتی جہازوں تک خوشبو کی لپٹیں پہنچتی ہیں۔ انہوں نے تاریخ میں پہلی مرتبہ صنعا کے بلند پہاڑی مقام پر وہ فلک شگاف عمارت "Sky scraper" تعمیر کی جو قصر غُمدان کے نام سے صدیوں تک مشہور رہی ہے۔ عرب مؤرخین کا بیان ہے کہ اس کی ۲۰ منزلیں تھی اور ہر منزل ۳۶ فٹ بلند تھی۔ یہ سب کچھ بس اسی وقت تک رہا جب تک اللہ کا فضل ان کے شاملِ حال رہا۔ آخرکار جب انہوں نے کفرانِ نعمت کی حد کردی تو ربِّ قدیر کی نظرِ عنایت ہمیشہ کے لیے ان سے پھر گئی اور ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہا۔ [تفہیم القرآن ۴/ ۱۹۵ تا ۱۹۹، سورۂ سبا، حاشیہ ۳۷]

﴿فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ﴾ (سبا : ۱۹)

''آخرکار ہم نے انہیں افسانہ بنا کر رکھ دیا اور انہیں بالکل تتّر بتّر کر ڈالا''

سبا کی قوم ایسی منتشر ہوئی کہ اس کی پراگندگی ضرب المثل ہوگئی۔ آج بھی اہلِ عرب اگر کسی گروہ کے انتشار کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تفرقوا ایدی سبا'' وہ تو ایسے پراگندہ ہوگئے جیسے سبا کی قوم پراگندہ ہوئی تھی'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب زوالِ نعمت کا دور شروع ہوا تو سبا کے مختلف قبیلے اپنا وطن چھوڑ چھوڑ کر عرب کے مختلف علاقوں میں چلے گئے۔ غسّانیوں نے اُردن اور شام کا رخ کیا۔ اوْس وخزرج کے قبیلے یثرب میں جا بسے۔ خُزاعہ نے جدّے کے قریب تہامہ کے علاقے میں سکونت اختیار کی۔ ازد کا قبیلہ عُمان میں جا کر آباد ہوا۔ لخم اور جُذام اور کِندہ بھی نکلنے پر مجبور ہوگئے۔ حتی کہ ''سبا'' نام کی کوئی قوم ہی دنیا میں باقی نہ رہی۔ صرف اس کا ذکر افسانوں میں رہ گیا۔ [تفہیم القرآن ۴/۱۹۳ - ۱۹۴، سورۂ سبا حاشیہ ۳۳]

﴿وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سبا :۱۹)

''ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اُسی کی پیروی کی، بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا''۔

تاریخ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قدیم زمانے میں قومِ سبا میں ایک عنصر ایسا موجود تھا جو دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معبودوں کو ماننے کے بجائے خدائے واحد کو مانتا تھا، موجودہ زمانے کی اثری تحقیقات کے سلسلے میں یمن کے کھنڈروں سے جو کتبات ملے ہیں ان میں سے بعض اس قلیل عنصر کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ۶۵۰ ق م کے لگ بھگ زمانے کے بعض کتبات بتاتے ہیں کہ مملکت سبا کے متعدد مقامات پر ایسی عبادت گاہیں بنی ہوئی تھیں جو ذُسَمَوِی یا ذوسماوی (یعنی رب السماء) کی عبادت کے لیے مخصوص تھیں۔ بعض مقامات پر اس معبود کا نام ملکن ذُسَمَوِی (وہ بادشاہ جو آسمانوں کا مالک ہے) لکھا گیا ہے۔ یہ عنصر مسلسل صدیوں تک یمن میں موجود رہا۔ چنانچہ ۳۷۸ء کے ایک کتبے میں بھی الہٰ ذُوسموی کے نام سے ایک عبادت گاہ کی تعمیر کا ذکر ملتا ہے پھر ۴۶۵ء کے ایک کتبے میں یہ الفاظ پائے جاتے ہیں: بنصر وردا الھن بعل سمین وارضین [یعنی اس خدا کی مدد اور تائید سے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے] اسی زمانہ کے ایک اور کتبے میں جس کی تاریخ ۴۵۸ء ہے اسی خدا کے لیے رحمان کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اصل الفاظ ہیں بردا رحمتن (یعنی رحمان کی مدد سے)۔

[تفہیم القرآن ۴/۱۹۴، سورۂ سبا حاشیہ ۳۵]

تخریج: (۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِي حَيَّانَ الْكَلْبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ فَرْوَةُ بْنُ مُسَيْكٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَخْبِرْنِي عَنْ سَبَا مَا كَانَ رَجُلاً كَانَ اَوِ امْرَاَةً، اَوْجَبَلاً، اَوْ دَوَابَّ؟ فَقَالَ: لَا، كَانَ رَجُلاً مِنَ الْعَرَبِ، وَ لَهُ عَشْرَةُ اَوْلَادٍ، فَتَيَمَّنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ، وَ تَشَاءَمَ اَرْبَعَةٌ، فَاَمَّا الَّذِيْنَ تَيَمَّنُوْا مِنْهُمْ: فَكِنْدَةُ، وَ حِمْيَرُ، وَ الْاَزْدُ، وَ الْاَشْعَرِيُّوْنَ، وَ مَذْحِجٌ، وَ اَنْمَارٌ الَّذِيْنَ مِنْهَا: خَثْعَمٌ، و بِجِيْلَةُ، وَ اَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا، فَعَامِلَةُ وَ جُذَامٌ، وَ لَخْمٌ، وَ غَسَّانُ.

ترجمہ: فروہ بن مسیک کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے سبا کے متعلق بتائیں کہ وہ مرد تھا یا عورت، پہاڑ کا نام ہے یا کوئی چوپایہ؟ آپ نے فرمایا: نہیں، وہ تو عرب کا ایک آدمی تھا۔ اس کے دس لڑکے تھے، ان میں سے چھ یمن میں رہائش پذیر ہوئے اور چار شام میں۔ جو یمن میں آباد ہوئے ان میں کِندہ، حِمیَر، اَزْد، اشعریون، اور مَذحِج اور انمار، خثعم اور بَجِیلہ انمار کی شاخیں ہیں۔ اور جو شام میں آباد ہوئے وہ عامِلہ، جُذام، لَخم اور غسّان ہیں۔

ایک دوسری روایت جسے فروہ بن مسیک قطیعی نے کسی نامعلوم شخص کے حوالہ سے بیان کی ہے، میں منقول ہے۔

قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَخْبِرْنِي عَنْ سَبَأٍ، مَا هُوَ؟ اَرْضٌ، اَوِ امْرَاَةٌ، قَالَ: لَيْسَ بِاَرْضٍ وَ لَا امْرَاَةٍ الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

(۱) ۞ بخاری ۱ / ۴۷۴ ، کتاب الانبیاء ، باب قول اللہ عزوجل و اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا الخ ۞ بخاری ۲/۷۶۰ ، کتاب النکاح باب اتخاذ السّراریّ و من اعتق جاریة .اس مقام پر مختصر روایت ہے ۞ مسلم ۲/۲۶۵ کتاب الفضائل ، باب من فضائل ابراھیم الخلیل علیہ السلام

مسلم کی روایت میں قام ابراھیم الی الصلاۃ ہے۔

(۲) ۞ بخاری ۱/۲۹۵. کتاب البیوع ، باب شری المملوک من الحربی و ھبتہ و عتقہ الخ ۞ مُسندِ احمد ج ۲ /۴۰۴ عن ابی ھریرة ۞ ترمذی ۲ / ۱۵۰ ابواب التفسیر سورۃ الانبیاء

ترمذی نے صرف عن ابی ھریرة ، قال قال رسول اللہ ﷺ لم یکذب ابراھیم فی شئی قط الا فی ثلاث قولہ : انی سقیم ، و لم یکن سقیماً و قولہ لسارة ، اختی و قولہ : بل فعلہ کبیرھم ھذا . ھذاحدیث حسن صحیح .

(۳) ۞ ابو داؤد ۲ /۲۶۴-۲۶۵ .کتاب الطلاق باب فی الرجل یقول لامرأتہ یا اختی .

(۴) ۞ بخاری ۱ / ۴۶۶ کتاب بدء الخلق ، باب خیرمال المسلم غنمٌ یتبع بھا شعف الجبال .

اسی صفحہ پر عن سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اُمَّ شَرِیْکٍ ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَھَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ .بھی مذکور ہے۔

۞ مسلم ۲/۲۳۶ کتاب قتل الحیات وغیرھا باب استحباب قتل الوزغ . مسلم نے بھی ام شریک والی روایت نقل کی ہے ۔

۞ ابو داؤد ۳۶۶/۴ کتاب الادب باب فی قتل الاوزاغ . ابو داؤد نے اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بقتل الوَزغِ و سماہ فویسقا. بیان کیا ہے۔

۞ نسائی ۲۰۹/۵ کتاب المناسک . قتل الوزغ عن ام شریک . ۞ ابنِ ماجہ کتاب الصید باب قتل الوَزَغِ .

۞ سنن دارمی ۱۶/۲ . کتاب الاضاحی باب ۲۷ باب فی قتل الوزغ . ۞ مُسندِ احمد ۱۷۶/۱ ، ۶ / ۴۲۱ - ۴۶۲.

(۵) ۞ مسلم ۲۳۶/۱ .کتاب قتل الحیات وغیرھا باب استحباب قتل الوزغ . ۞ ابو داؤد ۳۶۶/۴ ، کتاب الادب ، باب فی قتل الوزغ ۞ ترمذی ۲۷۳/۱، ابواب الصید ، باب فی قتل الوزغ . ۞ ابنِ ماجہ کتاب الصید ، باب قتل الوزغ .

۞ مُسندِ احمد ۴۲۰/۱ ، ۳۵۵/۲ .

(۶) ۞ بخاری ، کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل و اتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً . الخ ۞ ابنِ ماجہ کتاب الصید ، باب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل الوَزَغ .

(۷) ۞ مُسندِ احمد ۸۳/۶، ۱۰۹-۲۱۷ .

(۸) ۞ بخاری ۴۷۳/۱، کتاب الانبیاء ، باب قول اللّٰہ عزوجل : و اتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلاً الخ ۞ بخاری ۹۳۱/۲، کتاب الاستیذان ، باب الختان بعد ما کَبِرَ و نتف الابط . ۞ مسلم ۲۶۵/۲، کتاب الفضائل ، باب من فضائل ابراھیم الخلیل علیہ السلام .

بخاری نے کتاب الاستیذان میں بِالْقَدُوْمِ کو دال کی تشدید سے لکھا ہے اور اسے و ھو موضع کہ کر جگہ قرار دیا ہے۔

۞ مُسندِ احمد ۲ / ۳۲۲ ، عن ابی ھریرۃؓ ۔

(۹) ۞ المستدرک للحاکم ۵۵۱/۲، کتاب التاریخ مات ابراھیم علیہ السلام و ھو ابن مائتی سنۃ . فی غیر ھذا الموطن.و اللّٰہ اعلم .

(۱۰) ۞ تفسیر ابنِ کثیر ۲ /۴۷۹ .

(۱۱) ۞ بخاری ۱۷/۱، کتاب العلم ، باب ما ذکر فی ذھاب موسیٰ فی البحر الی الخضر و قولہ تبارک و تعالیٰ : ھل اتبعک علی ان تعلّمنی الأیۃ . ۞ بخاری ۱۷/۱ کتاب العلم ، باب الخروج فی طلب العلم و رحل جابر بن عبداللّٰہ مسیرۃ شھر الی عبد اللّٰہ ابن اُنیس فی حدیث واحد . ۞ بخاری ۴۸۱/۱، کتاب الانبیاء ، باب حدیث الخضر مع موسیٰ علیھما السّلام .

(۱۲) ۞ بخاری ۲۳/۱، کتاب العلم، باب ما یستحب للعالم اذا سئل ایّ الناس اعلم فیکل العلم إلی اللّٰہ تعالیٰ . ۞ بخاری ۴۸۲/۱-۴۸۳، کتاب الانبیاء باب حدیث الخضر مع موسیٰ علیہ السّلام .

امام بخاری نے کتاب الانبیاء میں فاتخذ سبیلہ فی البحر سَرَبًا کے بعد فَاَمْسَکَ اللّٰہُ عَنِ الْحُوْتِ جِرْیَۃَ الْمَآءِ فصار فی مثلِ الطَّاقِ . فقال : ھکذا مثل الطاق بیان کیا ہے؟ اور بھی قدرے لفظی فرق ہے۔

(۱۳) ۞ بخاری ۳۶۹/۱ ، کتاب الشھادات ،باب من امر بانجاز الوعد . ۞ رُوح المعانی جز ۱۹ پ ۲۰ ص ۶۲ ، القصص . ۞ ابن کثیر ۳۸۶/۳ ، سورۃ القصص . ۞ تفسیر ابنِ جریر ج ۱۰ پ ۲۰ ص ۴۳-۴۴ سورۃ القصص .

ابن جریر نے اتمھما و اخیرھما اور اتمھما واوفاھما اور اکثرھما و اطیبھما ، اور اتمھما و اکملھما اور ابرھما واوفاھما الفاظ نقل کیے ہیں۔

(۱۴) ۞ تفسیر رُوح المعانی جزء ۱۹ ص ۶۲ . سورۃ القصص ۔

(۱۵) ۞ مسلم ۲۰۷/۲، کتاب الادب ،باب کراھۃ التسمیۃ بالإسماء القبیحۃ الخ ۞ ترمذی ۱۴۸/۲، ابواب التسمیۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القرآن ، سورۂ مریم۔ ✿ مُسندِ احمد ۲۵۲/۴ ✿ ابنِ کثیر ۱۱۹/۳ ۔

(۱۶) ✿ بخاری ۲/ ۴۸۷ کتاب الانبیاء ، باب قول اللّٰہ عزوجل و وھبنا لداؤد سلیمٰن نعم العبد الخ ✿ مسلم ۲/ ۴۹ کتاب الأیمان . باب الاستثناء فی الیمین وغیرھا . ✿ تِرمِذی ۱/ ۲۸۰ ابواب النذور ، باب فی الاستثناء فی الیمین.

(۱۷) ✿ بخاری ۲/ ۷۸۸ . کتاب النکاح ، باب قول الرجل لا طوفن اللیلة علی نسآئه . ✿ مُسندِ احمد ۲/ ۲۲۹ . ۲۷۵ . ۵۰۶.

(۱۸) ✿ بخاری ۱/ ۳۹۵ . کتاب الجھاد ، باب من طلب الولد للجهاد . ✿ مسلم ۲ / ۴۹ . کتاب الأیمان ، باب الاستثناء فی الیمین وغیرھا . ✿ نَسائی ۷/ ۴۵ کتاب الأیمان ، باب اذا حلف فقال له رجل إن شاء اللّٰہ ھل له إستثناء ؟ ✿ مُسندِ احمد ۲/ ۲۲۹ . عن ابی ھریرة . اور ص ۲۷۵ پر اس روایت میں نصف انسان کے الفاظ ہیں۔

(۱۹) ✿ بخاری ۹۸۲/۲ . کتاب الأیمان و النذور بابٌ .

(۲۰) ✿ بخاری ۹۹۴/۲ کتاب الأیمان و النذور ، باب الاستثناء فی الأیمان .

(۲۰) ✿ مسلم ۴۹/۲ ، کتاب الأیمان ، باب الاستثناء فی الیمن وغیرھا ۔

(۲۱) ✿ تفسیر ابنِ جریر ۲۲/۱۰ سورۂ سبا ص ۵۳. ✿ تِرمِذی ۱۵۸/۲، ابواب التفسیر ، سورۂ سبا۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

✿ ابنِ کثیر ۵۳۱/۳، سورۂ سبا اور ابنِ ابی حاتم بحواله ابنِ کثیر ۵۳۱/۳ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ۸

پیشین گوئیاں اور معجزۂ شق القمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیشین گوئیاں اور معجزۂ شق القمر

۱- یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر چلنے کی پیشین گوئی۔

۲- ۷۲ فرقوں میں بٹ جانے کی پیشین گوئی۔

۳- جمعیت قریش کی شکست کی پیشین گوئی۔

۴- رومیوں کی فتح کی پیشین گوئی۔

۵- تجدید و احیاء دین کی پیشین گوئی۔

۶- امام مہدی کے متعلق پیشین گوئیاں۔

- الامام المہدی۔
- ظہور مہدی کے متعلق روایات پر تنقید۔

۷- دجّال کے خروج کی پیشین گوئی۔

۸- عمّار بن یاسر کے قتل کیے جانے کی پیشین گوئی۔

۹- معجزۂ شق القمر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے کی پیشین گوئی

ترجمہ :- مسلمان آخر کار یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چل پڑیں گے اور جہاں جہاں انہوں نے قدم رکھا ہے یہ بھی قدم رکھیں گے، حتیٰ کہ اگر ان میں کسی نے اپنی ماں سے زنا کی ہو تو مسلمانوں میں بھی کوئی شخص اُٹھے گا جو اس فعل کا ارتکاب کرے گا۔[1]

تشریح : اگر اس پیشین گوئی سے استدلال کر کے کوئی شخص یہود و نصاریٰ کی پیروی شروع کر دے اور کہے حضورؐ خود یہ فرما گئے ہیں، لہٰذا آپ کا یہ قول تو بہر حال ہم پر صادق آنا ہی ہے تو ایسے شخص کے جاہل اور خوفِ خدا سے عاری اور گمراہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ حضورؐ نے آنے والے بدتر حالات کی جتنی خبریں بھی دی ہیں ان سے آپ کا مدّعا یہ نہ تھا کہ لوگ ان حالات پر قانع ہو کر اصلاح کی کوشش چھوڑ دیں، بلکہ اصل مدّعا یہ تھا کہ لوگ پہلے سے متنبہ رہیں اور اصلاح کی فکر کریں۔ [رسائل و مسائل حصہ اوّل ص ۵۳]

تخریج :(۱) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ، نا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمِ الْاِفْرِيْقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً ، لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً ، وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً ، قَالُوْا : مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِيْ . هذا حديث حسن غريب مفسر ، لا نعرفه مثل هذا الا من هذا الوجه .

۷۲ فرقوں میں بٹ جانے کی پیشین گوئی

ترجمہ : عنقریب میری امت ۷۲ فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک ناجی ہوگا، جو میری اور میرے اصحاب کی پیروی کرے گا۔[2]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح : احادیث میں مسلمانوں کے اندر بہت سے فتنے پیدا ہونے کی خبر دی گئی ہے جس سے مقصود اہل ایمان کو فتنوں پر متنبہ کرنا اور ان سے بچنے کے لیے تاکید کرنا تھا، لیکن وہ شخص کس قدر گمراہ ہوگا جو صرف اس لیے فتنہ برپا کرنا، یا فتنوں میں مبتلا رہنا ضروری سمجھے کہ احادیث میں جو خبر دی گئی ہے اس کا مصداق بننا ضروری ہے، یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے قرآن میں کہا گیا ہے کہ بہت سے انسان جہنمی ہیں۔ تو کیا اب کچھ لوگ جان بوجھ کر اپنے آپ کو جہنم کا مستحق بنائیں تاکہ یہ خبر ان کے حق میں سچی نکلے؟۔ [رسائل ومسائل حصہ اوّل ص ۵۴]

تخریج :(۲) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

افْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً ، وَ تَفَرَّقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى اِحْدٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً.

ابوداؤد نے معاویہ بن ابی سفیان سے بھی ایک روایت نقل کی ہے۔

(۲) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ قَامَ (فِيْنَا) فَقَالَ : اَلَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ : اَلَا اِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً ، وَ اِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِي النَّارِ ، وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَ هِيَ الْجَمَاعَةُ .

جمعیت قریش کی شکست کی پیشین گوئی

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگرد عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب سورۂ قمر کی یہ آیت ﴿ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴾ نازل ہوئی تو میں حیران تھا کہ آخر یہ کونسی جمعیت ہے جو شکست کھائے گی؟ مگر جب جنگِ بدر میں کفار شکست کھا کر بھاگ رہے تھے اُس وقت میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ زرہ پہنے ہوئے آگے کی طرف جھپٹ رہے ہیں اور آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہیں کہ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ﴾، تب میری سمجھ میں آیا کہ یہ تھی وہ ہزیمت جس کی خبر دی گئی تھی۔ (ابنِ جریر، ابن ابی حاتم) ۳

تشریح : سورۂ قمر کی یہ صریح پیشین گوئی جو ہجرت سے پانچ سال پہلے کردی گئی تھی کہ قریش کی جمعیت، جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طاقت کا انہیں بڑا زعم تھا،عنقریب مسلمانوں سے شکست کھا جائیگی۔ اس وقت کوئی شخص یہ تصور تک نہ کر سکتا تھا کہ مستقبل قریب میں یہ انقلاب کیسے ہوگا۔ مسلمانوں کی بے بسی کا حال یہ تھا کہ ان میں سے ایک گروہ ملک چھوڑ کر حبش میں پناہ گزین ہو چکا تھا اور باقی ماندہ اہل ایمان شعب ابی طالب میں محصور تھے جنہیں قریش کے مقاطعہ اور محاصرہ نے بھوکوں مار دیا تھا اس حالت میں کون یہ سمجھ سکتا تھا کہ سات ہی برس کے اندر نقشہ بدل جانے والا ہے۔

[تفہیم القرآن ۵ / ۲۴۰، سورۃ القمر حاشیہ ۲۴]

تخریج :(۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ، قَالَ : ثنا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَیُّوْبَ ، قَالَ : لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ عِكْرِمَةَ ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ جَعَلْتُ اَقُوْلُ : اَیُّ جَمْعٍ يُهْزَمُ ؟ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَثِبُ فِی الدِّرْعِ وَ يَقُوْلُ: سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ .

(۴) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ هُوَ فِیْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَ وَعْدَكَ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَآءُ اَلَّا تُعْبَدَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ ، فَقَالَ : حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰی رَبِّكَ وَ هُوَ يَثِبُ فِی الدِّرْعِ ، فَخَرَجَ وَ هُوَ يَقُوْلُ : سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ اَدْهٰی وَ اَمَرُّ .

رومیوں کی فتح کی پیشین گوئی

ترجمہ : جب سورۂ روم کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو کفارِ مکہ نے ان کا خوب مذاق اڑایا۔اور **اُبَیّ بن خلف** نے حضرت ابوبکرؓ سے شرط بدی کہ اگر تین سال کے اندر رومی غالب آ گئے تو دس اونٹ میں دوں گا ورنہ دس اونٹ تم کو دینے ہوں گے۔ نبی ﷺ کو اس شرط کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ قرآن میں ﴿ فِی بِضْعِ سِنِیْنَ ﴾ کے الفاظ آئے ہیں،اور عربی زبان میں بضع کا اطلاق دس سے کم پر ہوتا ہے،اس لیے دس سال کے اندر کی شرط کرو اور اونٹوں کی تعداد بڑھا کر سو کر دو۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے **اُبَیّ** سے پھر بات کی اور نئے سرے سے یہ شرط طے ہوئی کہ دس سال کے اندر فریقین میں سے جس کی بات غلط ثابت ہوگی وہ سو اونٹ دے گا۔ ۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح : دراصل سورۂ روم کی ابتدا میں ایک پیشین گوئی کی گئی تھی جو قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے اور محمد ﷺ کے رسول برحق ہونے کی نمایاں ترین شہادتوں میں سے ایک تھی۔

نبی ﷺ کی نبوت سے آٹھ سال پہلے کا واقعہ ہے کہ قیصر روم مارلیس (Maurice) کے خلاف بغاوت ہوئی اور ایک شخص فوکاس (Phocas) تختِ سلطنت پر قابض ہو گیا۔ اس شخص نے پہلے تو قیصر کی آنکھوں کے سامنے اس کے پانچ بیٹوں کو قتل کرایا، پھر خود قیصر کو قتل کرا کے باپ بیٹوں کے سر قسطنطنیہ میں برسرِ عام لٹکوا دیئے، اور اس کے چند روز بعد اس کی بیوی اور تین لڑکیوں کو بھی مروا ڈالا۔ اس واقعہ سے ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کو روم پر حملہ آور ہونے کے لیے بہترین اخلاقی بہانہ ہاتھ آ گیا۔ قیصر مارلیس اس کا محسن تھا اسی کی مدد سے پرویز کو ایران کا تخت نصیب ہوا تھا۔ اسے وہ اپنا باپ کہتا تھا۔ اس بنا پر اس نے اعلان کیا کہ میں غاصب فوکاس سے اس ظلم کا بدلہ لوں گا جو اس نے میرے مجازی باپ اور اس کی اولاد پر ڈھایا ہے۔ ۶۰۳ء میں اس نے سلطنت روم کے خلاف جنگ کا آغاز کیا اور چند سال کے اندر وہ فوکاس کی فوجوں کو پے در پے شکستیں دیتا ہوا ایک طرف ایشیائے کوچک میں ایڈیسا (موجودہ اورفا) تک اور دوسری طرف شام میں حلب اور انطاکیہ تک پہنچ گیا۔ روم کے اعیانِ سلطنت یہ دیکھ کر کہ فوکاس ملک کو نہیں بچا سکتا، افریقہ کے گورنر سے مدد کے طالب ہوئے۔ اس نے اپنے بیٹے ہرقل (Heraclius) کو ایک طاقتور بیڑے کے ساتھ قسطنطنیہ بھیج دیا۔ اسکے پہنچتے ہی فوکاس معزول کر دیا گیا، اس کی جگہ ہرقل قیصر بنایا گیا، اور اس نے برسر اقتدار آ کر فوکاس کے ساتھ وہی کچھ کیا جو اس نے مارلیس کے ساتھ کیا تھا۔ یہ ۶۱۰ء کا واقعہ ہے، اور یہ وہی سال ہے جس میں نبی ﷺ اللہ کی طرف سے منصب نبوت پر سرفراز ہوئے۔

خسرو پرویز نے جس اخلاقی بہانے کو بنیاد بنا کر جنگ چھیڑی تھی، فوکاس کے عزل اور قتل کے بعد وہ ختم ہو چکا تھا اگر واقعی اسکی جنگ کا مقصد غاصب فوکاس سے اس کے ظلم کا بدلہ لینا ہوتا تو اس کے مارے جانے پر اسے نئے قیصر سے صلح کر لینی چاہیئے تھی۔ مگر اس نے پھر بھی جنگ جاری رکھی، اور اب اس جنگ کو اس نے مجوسیت اور مسیحیت کی مذہبی جنگ کا رنگ دے دیا۔ عیسائیوں کے جن فرقوں کو رومی سلطنت کے سرکاری کلیسا نے ملحد قرار دے کر سالہا سال سے تختہ مشق ستم بنا رکھا تھا۔ (یعنی نسطوری اور یعقوبی وغیرہ) ان کی ساری ہمدردیاں بھی مجوسی حملہ آوروں کے ساتھ ہو گئیں۔ اور یہودیوں نے بھی مجوسیوں کا ساتھ دیا۔ حتی کہ خسرو پرویز کی فوج میں بھرتی ہونے والے یہودیوں کی تعداد ۲۶ ہزار تک پہنچ گئی۔

ہرقل آ کر اس سیلاب کو نہ روک سکا۔ تخت نشین ہوتے ہی پہلی اطلاع جو اسے مشرق سے ملی وہ انطاکیہ پر ایرانی قبضے کی تھی۔ اس کے بعد ۶۱۳ء میں دمشق فتح ہوا۔ پھر ۶۱۴ء میں بیت المقدس پر قبضہ کر کے ایرانیوں نے مسیحی دنیا پر قیامت ڈھادی۔ ۹۰ ہزار عیسائی اس شہر میں قتل کیئے گئے۔ ان کا سب سے زیادہ مقدس کلیسا، کنیسۃ القیامہ (Holy Sepulchre) برباد کر دیا گیا۔ اصلی صلیب جس کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ اسی پر مسیحؑ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جان دی تھی، مجوسیوں نے چھین کر مدائن پہنچادی۔ لاٹ پادری زکریا کو بھی وہ پکڑ لے گئے اور شہر کے تمام بڑے بڑے گرجوں کو انہوں نے مسمار کر دیا۔ اس فتح کا نشہ جس بری طرح خسرو پرویز پر چڑھا تھا۔ اس کا اندازہ اُس خط سے ہوتا ہے جو اس نے بیت المقدس سے ہرقل کو لکھا تھا۔ اس میں وہ کہتا ہے کہ ''سب خداؤں سے بڑے خدا، تمام روئے زمین کے مالک خسرو کی طرف سے اس کے کمینہ اور بےشعور بندے ہرقل کے نام ''تو کہتا ہے کہ تجھے اپنے رب پر بھروسہ ہے۔ لیکن کیوں نہ تیرے رب نے یروشلم کو میرے ہاتھ سے بچالیا؟''

اس فتح کے بعد ایک سال کے اندر اندر ایرانی فوجیں اُردن، فلسطین اور جزیرہ نمائے سینا کے پورے علاقے پر قابض ہو کر حدودِ مصر تک پہنچ گئیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مکہ معظّمہ میں ایک اور اس سے بدرجہا زیادہ تاریخی اہمیت رکھنے والی جنگ برپا تھی۔ یہاں توحید کے علمبردار سیدنا محمد ﷺ کی قیادت میں، اور شرک کے پیروکار سرداران قریش کی رہنمائی میں ایک دوسرے سے برسرِ جنگ تھے، اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ۶۱۵ء میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو اپنا گھر بار چھوڑ کر حبش کی عیسائی سلطنت میں (جو روم کی حلیف تھی) پناہ لینی پڑی۔ اس وقت سلطنتِ روم پر ایران کے غلبے کا چرچا ہر زبان پر تھا۔ مکّے کے مشرکین اس پر بغلیں بجا رہے تھے اور مسلمانوں سے کہتے تھے کہ دیکھو ایران کے آتش پرست فتح پا رہے ہیں اور وحی و رسالت کے ماننے والے عیسائی شکست پر شکست کھاتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح ہم عرب کے بت پرست بھی تمہیں اور تمہارے دین کو مٹا کر رکھ دیں گے۔

ان حالات میں قرآن مجید کی یہ سورۂ [الروم] نازل ہوئی اور اس میں یہ پیشینگوئی کی گئی کہ ''قریب کی سر زمین میں رومی مغلوب ہو گئے ہیں، مگر اس مغلوبیت کے بعد چند سال کے اندر ہی وہ غالب آجائیں گے، اور وہ دن وہ ہوگا جب کہ اللہ کی دی ہوئی فتح سے اہلِ ایمان خوش ہو رہے ہوں گے''۔ اس میں ایک کے بجائے دو پیشینگوئیاں تھیں۔ ایک یہ کہ رومیوں کو غلبہ نصیب ہوگا۔ دوسری یہ کہ مسلمانوں کو بھی اسی زمانے میں فتح حاصل ہوگی۔ بظاہر دور دور تک کہیں اس کے آثار موجود نہ تھے کہ ان میں سے کوئی ایک پیشینگوئی بھی چند سال کے اندر پوری ہو جائے گی۔ ایک طرف مٹھی بھر مسلمان تھے جو مکّے میں مارے اور کھدیڑے جا رہے تھے اور اس پیشین گوئی کے بعد بھی آٹھ سال تک ان کے لیے غلبہ و فتح کا کوئی امکان کسی کو نظر نہ آتا تھا۔ دوسری طرف روم کی مغلوبیت روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ ۶۱۹ء تک پورا مصر ایران کے قبضے میں چلا گیا اور مجوسی فوجوں نے طرابلس کے قریب پہنچ کر اپنے جھنڈے گاڑ دیے۔ ایشیائے کوچک میں ایرانی فوجیں رومیوں کو مارتی دباتی باسفورس کے کنارے تک پہنچ گئیں اور ۶۱۷ء میں انہوں نے عین قسطنطنیہ کے سامنے خلقدون (Khalcedon) (موجودہ قاضی کوئی) پر قبضہ کر لیا۔ قیصر نے خسرو کے پاس ایلچی بھیج کر نہایت عاجزی سے درخواست کی کہ میں ہر قیمت پر صلح کرنے کو تیار ہوں۔ مگر اس نے جواب دیا کہ ''اب میں قیصر کو اس وقت تک امان نہ دوں گا جب تک وہ پابہ زنجیر میرے سامنے حاضر نہ ہو اور اپنے خدائے مصلوب کو چھوڑ کر خداوند آتش کی بندگی نہ اختیار کر لے۔'' آخر کار قیصر اس حد تک شکست خوردہ ہو گیا کہ اس نے قسطنطنیہ چھوڑ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر قرطاجنہ (CARTHAGE موجودہ ٹیونس) منتقل ہو جانے کا ارادہ کر لیا۔ غرض انگریز مؤرخ گبن کے بقول، قرآن مجید کی اس پیشینگوئی کے بعد بھی سات آٹھ برس تک حالات ایسے تھے کہ کوئی شخص یہ تصور تک نہ کر سکتا تھا کہ رومی سلطنت ایران پر غالب آ جائے گی۔ بلکہ غلبہ تو درکنار اس وقت تو کسی کو یہ امید بھی نہ تھی کہ اب یہ سلطنت زندہ رہ جائے گی۔①

۶۲۲ء میں ادھر نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے اور ادھر قیصر ہرقل خاموشی کے ساتھ قسطنطنیہ سے بحرِ اسود کے راستے طرابزون کی طرف روانہ ہوا جہاں اس نے ایران پر پشت کی طرف سے حملہ کرنے کی تیاری کی۔ اس جوابی حملے کی تیاری کے لیے قیصر نے کلیسا سے روپیہ مانگا اور مسیحی کلیسا کے اسقف اعظم سرجیس (Sergius) نے مسیحیت کو مجوسیت سے بچانے کے لیے گرجاؤں کے نذرانوں کی جمع شدہ دولت سود پر قرض دی۔ ہرقل نے اپنا حملہ ۶۲۳ء میں آرمینیا سے شروع کیا اور دوسرے سال ۶۲۴ء میں اس نے اذربیجان میں گھس کر زرتشت کے مقامِ پیدائش ارمیاہ (Clorumia) کو تباہ کر دیا اور ایرانیوں کے سب سے بڑے آتش کدے کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ یہی وہ سال تھا جس میں مسلمانوں کو بدر کے مقام پر پہلی مرتبہ مشرکین کے مقابلے میں فیصلہ کن فتح نصیب ہوئی۔ اس طرح وہ دونوں پیشین گوئیاں جو سورۂ روم میں کی گئی تھیں دس سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے بیک وقت پوری ہو گئیں۔

پھر روم کی فوجیں ایرانیوں کو مسلسل دباتی چلی گئیں۔ نینوٰی کی فیصلہ کن لڑائی (۶۲۷ء) میں انہوں نے سلطنت ایران کی کمر توڑ دی۔ اس کے بعد شاہان ایران کی قیام گاہ دستگرد (دسکرۃ الملک) کو تباہ کر دیا گیا اور آگے بڑھ کر ہرقل کے لشکر عین طیسفون (Ctesiphon) کے سامنے پہنچ گئے جو اس وقت ایران کا دارالسلطنت تھا ۶۲۸ء میں خسرو پرویز کے خلاف گھر میں بغاوت رونما ہوئی۔ وہ قید کیا گیا، اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے ۱۸ بیٹے قتل کر دیئے گئے، اور چند روز بعد خود قید کی سختیوں سے ہلاک ہو گیا۔ یہی سال تھا جس میں صلح حدیبیہ واقع ہوئی جسے قرآن ''فتح عظیم'' کے نام سے تعبیر کرتا ہے اور یہی سال تھا جس میں خسرو کے بیٹے قباد ثانی نے تمام رومی مقبوضات سے دستبردار ہو کر اور اصلی صلیب واپس کر کے روم سے صلح کر لی۔ ۶۲۹ء میں قیصر ''مقدس صلیب'' کو اس کی جگہ رکھنے کے لئے خود بیت المقدس گیا اور اس سال نبی ﷺ عمرۃ القضا ادا کرنے کے لیے ہجرت کے بعد پہلی مرتبہ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔

---

① Gibbon, Decline and fall of the Roman Empine vol,ii. p,788- Modorn library , New Yark.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکے بعد کسی کے لیے بھی اس امر میں شبہ کی گنجائش باقی نہ رہی کہ قرآن کی پیشین گوئی بالکل سچی تھی۔ عرب کے بکثرت مشرکین اس پر ایمان لے آئے۔ اُبَیّ بن خلف کے وارثوں کو ہار مان کر شرط کے اونٹ ابوبکر صدیق ؓ کے حوالے کرنے پڑے۔ وہ انہیں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے حکم دیا کہ انہیں صدقہ کر دیا جائے کیونکہ شرط اس وقت ہوئی تھی جب شریعت میں جوئے کی حرمت کا حکم نہیں آیا تھا، مگر اب حرمت کا حکم آچکا تھا اس لیے حربی کافروں سے شرط کا مال تو لے لینے کی اجازت دے دی گئی مگر یہ ہدایت کی گئی کہ اسے خود استعمال کرنے کے بجائے صدقہ کر دیا جائے۔ [تفہیم القرآن ۳/ ۷۲، سورۃ الروم - تاریخی پس منظر]

تخریج : (۴) قَالَ عِكْرِمَةُ : وَ لَقِيَ الْمُشْرِكُوْنَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالُوْا : اِنَّكُمْ اَهْلُ كِتَابٍ وَ النَّصَارٰى اَهْلُ كِتَابٍ ، وَ نَحْنُ اُمِّيُّوْنَ وَ قَدْ ظَهَرَ اِخْوَانُنَا مِنْ اَهْلِ فَارِسَ عَلٰى اِخْوَانِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ ، وَ اِنَّكُمْ اِنْ قَاتَلْتُمُوْنَا لَنَظْهَرَنَّ عَلَيْكُمْ ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى " آلم غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ - اِلٰى قَوْلِهٖ - ينصر من يشاء " فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ اِلَى الْكُفَّارِ ، فَقَالَ : اَفَرِحْتُمْ بِظُهُوْرِ اِخْوَانِكُمْ عَلٰى اِخْوَانِنَا فَلَا تَفْرَحُوْا وَ لَا يُقِرَّنَّ اللّٰهُ اَعْيُنَكُمْ ، فَوَ اللّٰهِ لَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ الرُّوْمَ عَلٰى فَارِسَ ، اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ نَبِيُّنَا ﷺ ، فَقَامَ اِلَيْهِ اُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ فَقَالَ : كَذَبْتَ يَا اَبَا فُضَيْلٍ ، فَقَالَ لَهٗ : اَنْتَ اَكْذَبُ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ ، فَقَالَ : اَنَا حبك عَشْرَ قَلَائِصَ مِنْكَ وَ عَشْرَ قَلَائِصَ مِنِّيْ . فَاِنْ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ غَرِمْتُ ، وَ اِنْ ظَهَرَتْ فَارِسُ غَرِمْتَ اِلٰى ثَلَاثِ سِنِيْنَ ، ثُمَّ جَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ ، فَقَالَ : مَا هٰكَذَا ذَكَرْتُ اِنَّمَا الْبِضْعُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِ اِلَى التِّسْعِ ، فَزَايِدْهُ فِي الْخَطَرِ وَ مَادَّهٗ فِي الْاَجَلِ فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَقِيَ اُبَيًّا ، فَقَالَ : لَعَلَّكَ نَدِمْتَ ؟ فَقَالَ : لَا ، تَعَالَ ، اُزَايِدُكَ فِي الْخَطَرِ وَ اُمَادُّكَ فِي الْاَجَلِ ، فَاجْعَلْهَا مِائَةَ قُلُوْصٍ اِلٰى تِسْعِ سِنِيْنَ - قَالَ : قَدْ فَعَلْتُ ، فَظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَغَلَبَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ .

تخریج : (۵) قَالَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ عُمَرَ الْوَكِيْعِيُّ ، حَدَّثَنَا مُؤَمِّنٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ " آلم غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ " قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ : اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا يَقُوْلُ صَاحِبُكَ يَزْعُمُ اَنَّ الرُّوْمَ تَغْلِبُ فَارِسَ ؟ قَالَ : صَدَقَ صَاحِبِيْ ، قَالُوْا : هَلْ لَكَ اَنْ نُخَاطِرَكَ ؟ فَجَعَلَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهُمْ اَجَلًا ، فَحَلَّ الْاَجَلُ قَبْلَ اَنْ تَغْلِبَ الرُّوْمُ فَارِسَ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ سَاءَهٗ ذٰلِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ كَرِمَهُ وَ قَالَ لِاَبِی بَكْرٍ :مَا دَعَاكَ اِلٰی هٰذَا ؟ قَالَ : تَصْدِيْقًا لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ ، قَالَ : تعرض لَهُمْ وَاعظم لَهُمُ الْخَطَرَ وَ اجْعَلْهُ اِلٰی بِضْعِ سِنِیْنَ ، فَاَتَاهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ ، فَقَالَ : هَلْ لَّكُمْ فِی الْعَوْدِ فَاِنَّ الْعَوْدَ اَحْمَدُ ؟ قَالُوْا: نَعَمْ ، فَلَمْ تَمْضِ تِلْكَ السِّنِیْنَ حَتّٰی غَلَبَتِ الرُّوْمُ فَارِسَ ، وَ رَبَطُوْا خُيُوْلَهُمْ بِالْمَدَائِنِ وَ بَنَوا الرُّوْمِيَّةِ ، فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هٰذَا السُّحْتُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ .

تخریج : (۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِی اَبِی ، ثنا مُعَاوِيَةُ ، ثنا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِی عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ ، وَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَظْهَرَ فَارِسُ عَلَی الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ اَوْثَانٍ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ لِاَبِی بَكْرٍ ، فَذَكَرَ اَبُوْ بَكْرٍ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ ، اَمَا اِنَّهُمْ سَيُهْزَمُوْنَ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْبَكْرٍ لَهُمْ ، فَقَالُوْا : اجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ اَجَلاً ، فَاِنْ ظَهَرُوْا كَانَ لَكَ كَذَا وَ كَذَا ، وَ اِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَ كَذَا ، فَجَعَلَ بَيْنَهُمْ اَجَلاً خَمْسَ سِنِیْنَ ، فَلَمْ يَظْهَرُوْا ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : اَلاَ جَعَلْتَهُ اُرَاهُ قَالَ : دُوْنَ الْعَشْرِ ، قَالَ : وَ قَالَ سَعِيْدٌ : الْبِضْعُ مَا دُوْنَ الْعَشْرِ ، قَالَ : فَظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ . فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰی " آلم غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ ، وَ هُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ، قَالَ : فَغُلِبَتِ الرُّوْمُ ثُمَّ غَلَبَتْ بَعْدُ قَالَ :لِلّٰهِ الاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ وَ يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ۔

تخریج : (۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، نا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِی اُوَيْسٍ ، ثنی ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ وَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْاَسْلَمِیِّ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ " آلٓمٓ ، غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ هُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ " فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَاهِرِيْنَ لِلرُّوْمِ ، وَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ ظُهُوْرَ الرُّوْمِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ وَ اِيَّاهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ ، وَ فِیْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی " وَ يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ، وَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُوْرَ فَارِسَ لِاَنَّهُمْ وَ اِيَّاهُمْ لَيْسُوْا بِاَهْلِ كِتَابٍ وَ لاَ اِيْمَانٍ بِبَعْثٍ ، فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ، خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ يَصِيْحُ فِیْ نَوَاحِیْ مَكَّةَ آلٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ هُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ، قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِاَبِیْ بَكْرٍ ، فَذٰلِكَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ . زَعَمَ صَاحِبُكَ اَنَّ الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ، اَفَلاَ نُرَاهِنُكَ عَلٰی ذٰلِكَ ؟ قَالَ : بَلٰی وَ ذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّهَانِ ، فَارْتَهَنَ اَبُوْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَكْرٍ وَ الْمُشْرِكُوْنَ وَ تَوَاضَعُوْا الرِّهَانَ . وَ قَالُوْا لِاَبِيْ بَكْرٍ : كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ اِلَى تِسْعِ سِنِيْنَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ وَسطاً تَنْتَهِيْ اِلَيْهِ ، قَالَ : فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِيْنَ ، قَالَ : فَمَضَتِ السِّتُّ سِنِيْنَ قَبْلَ اَنْ يَظْهَرُوْا ، فَاَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ رَهْنَ اَبِيْ بَكْرٍ ، فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلَى فَارِسَ ، فَعَابَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِيْنَ ،قَالَ : لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ : فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ، قَالَ : وَ اَسْلَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ نَاسٌ كَثِيْرٌ .

هذا حديث حسن صحيح غريب . لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن ابی الزِّنَادِ ۔

تجدید واحیائے دین کی پیشین گوئی

متن: ﴿ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدّد لھا دینھا﴾ (رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃؓ)

"اللہ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لیے ایسے لوگ اٹھاتا رہے گا جو اس کے لیے اس کے دین کو تازہ کریں گے"۔ ۸

تشریح: اس حدیث سے بعض لوگوں نے تجدید اور مجدّد دین کا بالکل ہی ایک غلط تصوّر اخذ کرلیا۔انہوں نے علی رأس کل مائۃ سے صدی کا آغاز یا اختتام مراد لے لیا،اور من یجدّد لھا کا مطلب یہ سمجھا کہ اس سے مراد لازماً کوئی ایک ہی شخص ہے۔اس بنا پر انہوں نے تلاش کرنا شروع کر دیا کہ اسلام کی پچھلی تاریخوں میں کون کون ایسے اشخاص ملتے ہیں جو ایک ایک صدی کے آغاز یا اختتام پر پیدا ہوئے یا مرے ہوں۔اور انہوں نے تجدید دین کا کام بھی کیا ہو۔حالانکہ نہ رأس کے معنی "سر" کے ہیں اور صدی کے سر پر کسی شخص یا گروہ کے اٹھائے جانے کا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ وہ اپنے دور کے علوم،افکار اور رفتارِ عمل پر نمایاں اثر ڈالے گا اور مَن کا لفظ عربی میں واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے،اس لیے مَن سے مراد ایک شخص بھی ہو سکتا ہے،بہت سے اشخاص بھی ہو سکتے ہیں،اور پورے پورے ادارے اور گروہ بھی ہو سکتے ہیں۔حضورؐ نے جو خبر دی ہے اس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ انشاء اللہ اسلامی تاریخ کی کوئی صدی ایسے لوگوں سے خالی نہ گزرے گی جو طوفانِ جاہلیت کے مقابلے میں اُٹھیں گے اور اسلام کو اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصلی روح اور صورت میں از سرِ نو قائم کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ ضروری نہیں کہ ایک صدی کا مجدّد ایک ہی شخص ہو ایک صدی میں متعدد اشخاص اور گروہ یہ خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام دنیائے اسلام کے لیے ایک ہی مجدّد ہو۔ ایک وقت میں بہت سے ملکوں میں بہت سے آدمی تجدید دین کے لیے سعی کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ شخص جو اس سلسلے کی کوئی خدمت انجام دے ''مجدّد'' کے خطاب سے نوازا جائے۔ یہ خطاب تو صرف ایسے اشخاص ہی کو دیا جا سکتا ہے جنہوں نے تجدید دین کے لیے کوئی بہت بڑا اور نمایاں کارنامہ انجام دیا۔ (تجدید واحیائے دین ص: ۴۲-۴۳)

شرح حدیث "من یجدد لها دینها"

تجدید کسی دینی منصب کا کام نہیں ہے جس پر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے بامرِ شرعی مامور ہوتا ہو اور اس کو مجدّد ماننے یا نہ ماننے سے کسی شخص کے عقیدۂ دینی پر کوئی اچھا یا بُرا اثر پڑتا ہو۔ یہ تو ایک لقب ہے جو کسی آدمی کو اس کے کارنامے کے لحاظ سے دیا جاتا ہے۔ ہمارے علم میں جس شخص نے بھی دین کو از سرِ نو تازہ کرنے کی کوئی خدمت انجام دی ہو ہم اُسے مجدّد کہہ سکتے ہیں۔ اور دوسرے شخص کی رائے میں اگر اس کا کارنامہ اس مرتبے کا نہ ہو تو وہ اسے اس لقب کا مستحق ٹھہرانے سے انکار کر سکتا ہے۔ نادان لوگوں نے اس معاملے کو خواہ مخواہ اہم بنا دیا ہے۔ نبی ﷺ نے جو خبر دی تھی وہ صرف یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو مٹنے نہیں دے گا، بلکہ ہر صدی کے سر پر ایسے شخص یا اشخاص کو اٹھاتا رہے گا جو اس کے دھندلے ہوتے ہوئے آثار کو پھر سے تازہ کر دے گا یا کر دیں گے۔ حدیث میں مَن کا لفظ عربیّت کے لحاظ سے اس بات کا متقاضی نہیں ہے کہ ضرور وہ کوئی ایک ہی شخص ہو۔ اس کا اطلاق متعدّد اشخاص پر ہو سکتا ہے۔ اور حدیث میں کوئی لفظ ایسا بھی نہیں جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکے کہ مجدّد کو اپنے مجدّد ہونے کا شعور بھی ہونا چاہیئے یا یہ کہ لوگوں کے لیے مجدّد کا پہچاننا بھی ضروری ہے۔

کسی شخص کے مجدّد ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ ہر لحاظ سے مردِ کامل ہے اور اس کا کام نقائص سے پاک ہے۔ اس کو مجدّد قرار دینے کے لیے صرف اتنی بات کافی ہے کہ اس کا مجموعی کارنامہ تجدیدی خدمت کی شہادت دیتا ہو۔ لیکن ہم سخت غلطی کریں گے اگر کسی کو مجدّد قرار دینے کے بعد اس کو بے خطا سمجھ لیں اور اس کی ہر بات پر ایمان لے آئیں۔ نبی کی طرح مجدّد معصوم نہیں ہوتا۔ [تجدید واحیائے دین ص ۱۳۶ تا ۱۳۹]

تخریج: (۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ شَرَاحِيْلَ بْنِ يَزِيْدَ الْمُعَافِرِيِّ، عَنْ اَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ :

إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا ـ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متن : ﴿السُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ﴾

تشریح :- اس میں شک نہیں کہ حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں مگر لوگوں نے ان کا بالکل غلط مفہوم لیا ہے۔ عربی زبان میں سلطان کے اصل معنی اقتدار کے ہیں۔ صاحب اقتدار کے لئے تو یہ لفظ مجازاً استعمال ہوتا ہے۔ نبی ﷺ نے اس لفظ کو اس کے اصل معنی میں استعمال کیا ہے نہ کہ مجازی معنی میں۔ حضورؐ کے ارشاد کا منشا یہ ہے کہ حکومت و اقتدار در حقیقت اللہ تعالیٰ کے اقتدار کا ایک پرتو ہے۔ جس شخص پر یہ پرتو ڈالا جائے وہ اگر اس کی عزت کو ملحوظ رکھے گا۔ یعنی حق اور انصاف کے مطابق حکومت کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے عزت دے گا۔ اور جو شخص اس سایہ الٰہی کی اہانت کرے گا یعنی ظلم اور نفس پرستی کے ساتھ حکومت کرے گا، اللہ اس کو ذلیل کر دے گا، نبی ﷺ کے اس حکیمانہ ارشاد کو توڑ مروڑ کر لوگوں نے بادشاہوں کو ظل اللہ قرار دے دیا اور حضورؐ کے منشا کے بالکل خلاف اسے بادشاہ پرستی کے لیے ایک مذہبی بنیاد بنا ڈالا۔ ۹ [تجدید و احیائے دین ص ۳۸]

تخریج : (۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ، يَأْوِيْ إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِهِ، فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَ عَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ، وَ إِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ.

امام مہدی کے متعلق پیشین گوئیاں

متن : ﴿انّ اول دینکم نبوّة و رحمة و تکون فیکم ما شاء اللّٰه ان تکون ثم یرفعها اللّٰه جلّ جلاله ثم تکون خلافة علی منهاج النبوّة ما شاء اللّٰه ان تکون ثم یرفعها اللّٰه جلّ جلاله ثم تکون ملکاً عاضًا فیکون ما شاء اللّٰه ان یکون ثم یرفعه اللّٰه جلّ جلاله . ثم تکون ملکا جبریّة فتکون ماشاء اللّٰه ان تکون ثم یرفعه اللّٰه جل جلاله .

ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة تعمل فی الناس بسنّة النبیّ و یلقی الاسلام بجرانِهٖ فی الارض یرضیٰ عنها ساکن السّماء و ساکن الارض . لا تدع النّاس من قطر اِلاّ صَبَّتْهُ مدرارًا و لا تدع الارض من نباتها و برکاتها شیئاً الاّ اخرجته . ①

① منصب امامت ص ۵۲-۸۳ از محمد اسماعیل شاہ صاحب۔ (الموافقات للشاطبی ج اول ص ۹۷۔ (مختصر روایت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: تمہارے دین کی ابتداء نبوّت اور رحمت سے ہے۔ اور وہ تمہارے درمیان رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ جلّ جلالہ اس کو اُٹھالے گا۔ پھر نبوّت کے طریقہ پر خلافت ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اُٹھالے گا۔

پھر بداطوار بادشاہی ہوگی اور جب تک اللہ چاہے گا رہے گی پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔ پھر جبر کی فرمانروائی ہوگی اور وہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اُسے بھی اُٹھائے گا۔

پھر وہی خلافت بطریقِ نبوّت ہوگی جو لوگوں کے درمیان نبی کی سُنّت کے مطابق عمل کرے گی اور اسلام زمین میں پاؤں جمائے گا۔ اس حکومت سے آسمان والے بھی خوش ہوں گے اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اُگل دے گی۔

تشریح: عقل چاہتی ہے فطرت مطالبہ کرتی ہے، اور دنیا کے حالات کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا لیڈر (مجدّد کامل) پیدا ہو، خواہ اس دَور میں پیدا ہو، یا زمانے کی ہزاروں گردشوں کے بعد پیدا ہو۔ اسی کا نام امام المہدی ہوگا جس کے بارے میں صاف پیشین گوئیاں نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کلام میں موجود ہیں۔

اگرچہ یہ پیشین گوئیاں مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ، مستدرک وغیرہ کتابوں میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔ مگر یہاں اوپر وہ روایت نقل کی گئی ہے جو امام شاطبی نے موافقات میں اور مولانا اسماعیل شہید نے منصب امامت میں نقل کی ہے۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ اسناد کے اعتبار سے اس روایت کا کیا مرتبہ ہے مگر معنیً یہ ان تمام روایت سے مطابقت رکھتی ہے جو اس معنی میں وارد ہوئی ہیں۔ اس میں تاریخ کے پانچ مرحلوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن میں سے تین گزر چکے ہیں اور چوتھا اب گزر رہا ہے آخر میں جس پانچویں مرحلہ کی پیشینگوئی کی گئی ہے، تمام قرائن بتارہے ہیں کہ انسانی تاریخ تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انسانی ساخت کے سارے ''ازم'' آزمائے جاچکے ہیں اور بُری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ آدمی کے لیے اب اس کے سوا چارہ نہیں کہ تھک ہار کر اسلام کی طرف رجوع کرے۔

آجکل نادانی کی وجہ سے اس نام (امام مہدی) کو سُن کر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ اُن کو شکایت ہے کہ کسی آنے والے مردِ کامل کے انتظار نے جاہل مسلمانوں کے قوائے عمل کو سرد کردیا ہے، اس لئے ان کی رائے یہ ہے کہ جس حقیقت کا غلط مفہوم لے کر جاہل لوگ بے عمل ہوجائیں وہ سرے سے حقیقت ہی نہ ہونی چاہیئے۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ تمام مذہبی قوموں میں کسی مَردے ازغیب کی آمد کا عقیدہ پایا جاتا ہے، لہذا یہ محض ایک وہم ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ خاتم النبین ﷺ کی طرح پچھلے انبیاء نے بھی اگر اپنی قوموں کو یہ خوش خبری دی ہو کہ نوع انسان کی دنیوی زندگی ختم ہونے سے پہلے ایک دفعہ اسلام ساری دنیا کا دین بنے گا۔ اور انسان کے بنے ہوئے سارے ''ازموں'' کی ناکامی کے بعد آخر کار ربتا ہیوں کا مارا ہوا انسان اس ازم کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہوگا، جسے خدا نے بنایا ہے، اور یہ نعمت انسان کو ایک ایسے عظیم الشان لیڈر کی بدولت نصیب ہوگی جو انبیاء کے طریقہ پر کام کرکے اسلام کو اس کی صحیح صورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پوری طرح نافذ کردے گا، تو آخر اس میں وہم کی کون سی بات ہے؟ بہت ممکن ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے کلام سے نکل کر یہ چیز دنیا کی دوسری قوموں میں بھی پھیلی ہو اور جہالت نے اس کی روح نکال کر اوہام کے لبادے اس کے گرد لپیٹ دیئے ہوں۔

الامام المہدی

مسلمانوں میں جو لوگ الامام المہدی کی آمد کے قائل ہیں وہ بھی اُن متجدّدین سے، جو اس کے قائل نہیں ہیں، اپنی غلط فہمیوں میں کچھ پیچھے نہیں ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ امام مہدی کوئی اگلے وقتوں کے مولویانہ وصوفیانہ وضع قطع کے آدمی ہوں گے۔ تسبیح ہاتھ میں لئے یکا یک کسی مدرسے یا خانقاہ کے حجرے سے برآمد ہوں گے۔ آتے ہی انا المہدی کا اعلان کریں گے۔ علماء اور مشائخ کتابیں لیے ہوئے پہنچ جائیں گے۔ اور لکھی ہوئی علامتوں سے ان کے جسم کی ساخت وغیرہ کا مقابلہ کر کے انہیں شناخت کر لیں گے۔ پھر بیعت ہوگی اور اعلان جہاد کر دیا جائے گا۔ چلّہ کھینچے ہوئے درویش اور سب پرانے طرز کے ''بقیة السّلف'' ان کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔ تلوار تو محض شرط پُوری کرنے کے لیے برائے نام چلانی پڑے گی۔ اصل میں سارا کام برکت اور روحانی تصرّف سے ہوگا۔ پھونکوں اور وظیفوں کے زور سے میدان جیتے جائیں گے۔ جس کافر پر نظر ماردیں گے تڑپ کر بے ہوش ہو جائے گا۔ اور محض بددعا کی تاثیر سے ٹینکوں اور ہوائی جہازوں میں کیڑے پڑ جائیں گے۔

عقیدۂ ظہور مہدی کے متعلق عام لوگوں کے تصوّرات کچھ اسی قسم کے ہیں مگر میں جو سمجھا ہوں، اس سے مجھ کو معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے میرا اندازہ یہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانہ میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا۔ وقت کے تمام علوم جدیدہ پر اس کو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہوگی۔ زندگی کے سارے مسائل مہمّہ کو وہ خوب سمجھتا ہوگا۔ عقلی و ذہنی ریاست، سیاسی تدبّر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دنیا پر سکّہ جمادے گا۔ اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہوگا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی ''جدتوں'' کے خلاف مولوی اور صوفی صاحبان ہی سب سے پہلے شورش برپا کر دیں گے۔ پھر مجھے یہ بھی امید ہے کہ اپنی جسمانی ساخت میں وہ عام انسانوں سے کچھ بہت مختلف ہو گا، کہ اس کی علامتوں سے اس کو تاڑ لیا جائے، نہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مہدی ہونے کا اعلان کرے گا۔ بلکہ شاید اسے خود بھی اپنے مہدی موعود ہونے کی خبر نہ ہوگی، اور اس کی موت کے بعد اس کے کارناموں سے دنیا کو معلوم ہو گا کہ یہی تھا وہ خلافت کو منہاج النبوّة پر قائم کرنے والا جسکی آمد کا مژدہ سنایا گیا تھا جیسا کہ میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کے سوا کسی کا یہ منصب نہیں ہے کہ دعوے سے کام کا آغاز کرے اور نہ نبی کے سوا کسی کو یقینی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس خدمت پر مامور ہوا ہے۔ مہدویّت کرنے کی چیز نہیں، کر کے دکھا جانے کی چیز ہے۔

اس قسم کے دعوے جو لوگ کرتے ہیں اور جو ان پر ایمان لاتے ہیں، میرے نزدیک دونوں اپنے علم کی کمی اور ذہن کی پستی کا ثبوت دیتے ہیں۔

مہدی کے کام کی نوعیّت کا جو تصوّر میرے ذہن میں ہے وہ بھی ان حضرات کے تصوّر سے بالکل مختلف ہے۔ مجھے اس کے کاموں میں کرامات، خوارق، کشوف والہامات اور چلّوں اور ''مجاہدوں'' کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ انقلابی لیڈر کو دنیا میں جس طرح شدید جدوجہد اور کشمکش کے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے انہی مرحلوں سے مہدی کو بھی گزرنا ہوگا۔ وہ خالص اسلام کی بنیادوں پر ایک نیا مذہب فکر پیدا کرے گا۔ ذہنیتوں (School of Thought) کو بدلے گا، ایک زبردست تحریک اُٹھائے گا جو بیک وقت تہذیبی بھی ہوگی اور سیاسی بھی، جاہلیّت اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اس کو کچلنے کی کوشش کرے گی، مگر بالآخر وہ جاہلی اقتدار کو اُلٹ کر پھینک دے گا، اور ایک ایسا زبردست اسلامی اسٹیٹ قائم کرے گا جس میں ایک طرف اسلام کی پوری روح کارفرما ہوگی، اور دوسری طرف سائنٹیفک ترقی اوجِ کمال پر پہنچ جائے گی جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے ''اس کی حکومت سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی، آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا، اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اُگل دے گی''۔

اگر یہ توقّع صحیح ہے کہ ایک وقت میں اسلام تمام دنیا کے افکار، تمدّن اور سیاست پر چھا جانے والا ہے تو ایسے ایک عظیم الشان لیڈر کی پیدائش بھی یقینی ہے جس کی ہمہ گیر و پُر زور قیادت میں یہ انقلاب رونما ہوگا۔ جن لوگوں کو ایسے لیڈر کے ظہور کا خیال سُن کر حیرت ہوتی ہے، مجھے اُن کی عقل پر حیرت ہوتی ہے جب خدا کی اس خدائی میں لینن اور ہٹلر جیسے ائمہ ضلالت کا ظہور ہو سکتا ہے تو آخر ایک امام ہدایت کا ظہور کیوں مستبعد ہو؟۔ [تجدید واحیائے دین ۴۹ تا ۵۴]

ظہور مہدی کے متعلق روایات پر تنقید

ظہورِ مہدی کے متعلق جو روایات ہیں، ان کے متعلق ناقدین حدیث نے اس قدر سخت تنقید کی ہے کہ ایک گروہ سرے سے اس بات کا قائل ہی نہیں رہا ہے کہ امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ اسماء الرجال کی تنقید سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان احادیث کے اکثر رواۃ شیعہ ہیں۔ تاریخ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر گروہ نے سیاسی و مذہبی اغراض کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے ان احادیث کو استعمال کیا ہے۔ اور اپنے کسی آدمی پر اُن کی مندرجہ علامات کو چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان وجوہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ نفسِ ظہور مہدی کی خبر کی حد تک تو یہ روایات صحیح ہیں لیکن تفصیلی علامات کا بیشتر بیان غالباً وضعی ہے۔ اور اہلِ غرض نے شاید بعد میں ان چیزوں کو اصل ارشادِ نبوی پر اضافہ کیا ہے۔ مختلف زمانوں میں جن لوگوں نے مہدیٔ موعود ہونے کے جھوٹے دعوے کئے ہیں، اُن کے لٹریچر میں بھی آپ دیکھیں گے کہ ان کی ساری فتنہ پردازی کے لئے مواد انہی روایات نے بہم پہنچایا ہے۔

میں نے جہاں تک نبی ﷺ کی پیشین گوئیوں پر غور کیا ہے اُن کا انداز یہ نہیں ہوتا کہ کسی آنے والی چیز کی علامات و تفصیلات اس طریقے سے کبھی آپ نے بیان کی ہوں، جس طرح ظہور مہدی کی احادیث میں پائی جاتی ہیں۔ آپؐ بڑی بڑی اصولی علامات تو ضرور بیان فرمادیا کرتے تھے، لیکن جزئی تفصیلات بیان کرنا آپ ﷺ کا طریقہ نہ تھا۔ [تجدید واحیائے دین ص ۱۶۲ - ۱۶۳]

تخریج : (۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثنا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ ، حَدَّثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْوَاسِطِیُّ ، حَدَّثَنِیْ حَبِیْبُ ابْنُ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ ، قَالَ : كُنَّا قُعُوْدًا فِی الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَ بَشِیْرٌ رَجُلاً یَكُفُّ حَدِیْثَهٗ ، فَجَآءَ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیُّ ، فَقَالَ : یَا بَشِیْرَ ابْنَ سَعْدٍ ، أَتَحْفَظُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْاُمَرَاءِ ؟ فَقَالَ حُذَیْفَةُ : اَنَا اَحْفَظُ خُطْبَتَهٗ ، فَجَلَسَ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ فَقَالَ حُذَیْفَةُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِیْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ، ثُمَّ یَرْفَعُهَا اِذَا شَآءَ اَنْ یَّرْفَعَهَا ، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا اِذَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ یَّرْفَعَهَا ، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَیَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ یَّكُوْنَ ، ثُمَّ یَرْفَعُهَا اِذَا شَآءَ اَنْ یَّرْفَعَهَا ، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِیَّةً فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ، ثُمَّ یَرْفَعُهَا اِذَا شَآءَ اَنْ یَّرْفَعَهَا ، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میرے بعد ۳۰ سال خلافت ہوگی، بعد میں شاہی دور شروع ہوگا اور آخر میں امام مہدی صاحب جن کا حسب ونسب یہ ہوگا تشریف لائیں گے اور خلافت قائم کریں گے۔ اِلٰہ [رسائل ومسائل حصہ اول ص ۵۳]

تخریج: (۱۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، ثنا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ ، عَنْ سَفِيْنَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ اَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَّشَاءُ .

متن: حدثنا محمد بن المثنى ... عن ام سلمة زوج النبی ﷺ قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل مدینة هاربا الی مکة فیاتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه و هو کاره فیبایعونه بین الرکن و المقام ..... اِلٰہ (ابو داؤد، کتاب المهدی)

تشریح: ظہور مہدی کے متعلق جو روایات ہیں، ان کے متعلق ناقدین حدیث نے اس قدر تنقید کی ہے کہ ایک گروہ سرے سے اس بات کا قائل نہیں رہا ہے کہ امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ اسماء الرجال کی تنقید سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان احادیث کے اکثر رواۃ شیعہ ہیں۔ تاریخ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر گروہ نے سیاسی و مذہبی اغراض کیلئے ان احادیث کو استعمال کیا ہے اور اپنے کسی آدمی پر ان کی مندرجہ علامات کو چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان وجوہ سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ نفس ظہور مہدی کی خبر کی غرض نے شاید بعد میں ان چیزوں کو اصل ارشاد نبویؐ پر اضافہ کیا ہے۔ مختلف زمانوں میں جن لوگوں نے مہدی موعود ہونے کے جھوٹے دعوے کیے ہیں، ان کے لٹریچر میں بھی آپ دیکھیں گے کہ ان کی ساری فتنہ پروازی کے لیے مواد انہی روایات نے بہم پہنچایا ہے۔

میں نے جہاں تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئیوں پر غور کیا ہے۔ ان کا انداز یہ نہیں ہوتا کہ کسی آنے والی چیز کی علامات وتفصیلات اس طریقے سے کبھی آپؐ نے بیان کی ہوں جس طرح ظہور مہدی کی احادیث میں پائی جاتی ہیں۔ آپؐ بڑی بڑی اصولی علامات تو ضرور بیان فرما دیا کرتے تھے لیکن جزئی تفصیلات بیان کرنا آپؐ کا طریقہ نہ تھا۔

اوّل تو خود لفظ ''مہدی'' پر غور کرنا چاہیے جو حدیث میں استعمال کیا گیا ہے۔ حضورؐ نے مہدی کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس کے معنی ہیں ''ہدایت یافتہ'' کے ''ہادی'' کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے۔ مہدی ہر وہ سردار، لیڈر اور امیر ہو سکتا ہے جو راہِ راست پر ہو۔ ''المہدی'' زیادہ سے زیادہ خصوصیت کیلئے استعمال ہوگا۔ جس سے آنے والے کی کسی خاص امتیازی شان کا اظہار مقصود ہے۔ اور وہ امتیازی شان حدیث میں اس طرح بیان کر دی گئی ہے کہ آنے والا خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا نظام درہم برہم ہو جانے اور ظلم جور سے زمین کے بھر جانے کے بعد از سرِ نو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت کو منہاج نبوت پر قائم کرے گا اور زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ بس یہی چیز ہے جس کی وجہ سے اس کو مختص و ممتاز کرنے کے لیے ''المھدی'' پر '' ال'' داخل کیا گیا ہے۔ لیکن یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ مہدی کے نام سے دین میں کوئی خاص منصب قائم کیا گیا ہے جس پر ایمان لانا اور جس کی معرفت حاصل کرنا ویسا ہی ضروری ہو جیسا انبیاء پر ایمان لانا۔ اور اس کی اطاعت بھی شرطِ نجات اور شرطِ اسلام و ایمان ہو۔ نیز اس خیال کے لیے بھی حدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے کہ مہدی کوئی امام معصوم ہو گا۔ دراصل یہ معصومیت غیر انبیاء کا تخیّل ایک خالص شیعی تخیّل ہے جس کی کوئی سند کتاب و سنت میں موجود نہیں ہے۔

یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ جن چیزوں پر کفر و اسلام کا مدار ہے، اور جن امور پر انسان کی نجات موقوف ہے، انہیں بیان کرنے کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیا ہے وہ سب قرآن میں بیان کی گئی ہیں۔ اور قرآن میں بھی ان کو کچھ اشارۃً و کنایتاً بیان نہیں کیا گیا ہے بلکہ پوری صراحت اور وضاحت کے ساتھ ان کو کھول دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے ﴿ ان علینا للھدی ﴾ لہٰذا جو مسئلہ بھی دین میں یہ نوعیت رکھتا ہو، اس کا ثبوت لازماً قرآن ہی سے ملنا چاہیے۔ مجرّد حدیث پر ایسی کسی چیز کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ جسے مدار کفر و ایمان قرار دیا جائے۔ احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچتی ہوئی آئی ہیں جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمان صحت ہے نہ کہ علمِ یقین۔ اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس خطرے میں ڈالنا ہرگز پسند نہیں کر سکتا کہ جو امور اس کے دین میں اتنے اہم ہوں کہ ان سے کفر و ایمان کا فرق واقع ہوتا ہو انہیں صرف چند آدمیوں کی روایت پر منحصر کر دیا جائے۔ ایسے امور کی نوعیّت ہی اس امر کی متقاضی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صاف صاف اپنی کتاب میں بیان فرمائے، اللہ کا رسول انہیں پیغمبرانہ مشن کا اصل کام سمجھتے ہوئے ان کی تبلیغ عام کرے اور وہ بالکل غیر مشتبہ طریقے سے ہر ہر مسلمان تک پہنچا دیئے گئے ہوں۔

اب ''مہدی'' کے متعلق خواہ کتنی ہی کھینچ تان کی جائے۔ بہر حال ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ اسلام میں اس کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ اس کے جاننے اور ماننے پر کسی کے مسلمان ہونے اور نجات پانے کا انحصار ہو۔ یہ حیثیت اگر اس کی ہوتی تو قرآن میں پوری صراحت کے ساتھ اس کا ذکر کیا جاتا اور نبی ﷺ بھی دو چار آدمیوں سے اس کو بیان کر دینے پر اکتفا نہ فرماتے۔ بلکہ پوری اُمّت تک اسے پہنچانے کی سعی بلیغ فرماتے۔ اور اس کی تبلیغ میں آپ کی سعی کا یہ عالم ہوتا جو ہمیں توحید اور آخرت کی تبلیغ کے معاملے میں نظر آتا ہے۔ درحقیقت جو شخص بھی علوم دینی میں کچھ بھی نظر اور بصیرت رکھتا ہو وہ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ باور نہیں کر سکتا کہ جس مسئلے کی دین میں اتنی بڑی اہمیت ہو اُسے محض اخبارِ آحاد پر چھوڑا جا سکتا تھا، اور اخبارِ آحاد بھی اس درجہ کی کہ امام مالک اور امام بخاری اور امام مسلم جیسے محدثین نے اپنے حدیث کے مجموعوں میں سرے سے اُن کا لینا ہی پسند نہ کیا ہو۔ [ترجمان القرآن، ربیع الاوّل، جمادی الآخر ۶۴ھ، مارچ، جون ۴۵ء]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو لوگ امام مہدی کے متعلق کسی روایت کو ماننے کے لئے اتنی بات کو کافی سمجھتے ہیں کہ وہ حدیث کی کسی کتاب میں درج ہے، یا تحقیق کا حق ادا کرنے کے لئے صرف اس مرحلہ تک پہنچ سکتے ہیں کہ راویوں کے متعلق یہ معلوم کرلیں کہ وہ ثقہ ہیں یا نہیں، ان کے لئے یہ درست ہے کہ اپنا وہی عقیدہ رکھیں جو انہوں نے روایات میں پایا ہے، لیکن جو لوگ ان روایات کو جمع کر کے ان کا باہمی مقابلہ کرتے ہیں اور ان میں بکثرت تعارضات پاتے ہیں، نیز جن کے سامنے بنی فاطمہ اور بنی عباس اور بنی امیہ کی کشمکش کی پوری تاریخ ہے اور وہ صریح طور پر دیکھتے ہیں کہ اس کشمکش کے فریقوں میں سے ہر ایک کے حق میں متعدّد روایات موجود ہیں اور راویوں میں سے بھی اکثر و بیشتر وہ لوگ ہیں جن کا ایک نہ ایک فریق سے کھلا ہوا تعلق تھا، اُن کے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ ان روایات کی ساری تفصیلات کو صحیح تسلیم کر لیں۔ احادیث کے اندر بھی " رایات السود " یعنی کالے جھنڈوں کا ذکر موجود ہے، اور تاریخ سے معلوم ہے کہ کالے جھنڈے بنی عبّاس کا شعار تھے۔ نیز یہ بھی تاریخ سے معلوم ہے کہ اس قسم کی احادیث کو پیش کر کے خلیفہ مہدی عباسی کو مہدی موعود ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ اب اگر کسی کو ان چیزوں کے ماننے پر اصرار ہے تو وہ مانے اور" تجدید واحیائے دین" میں جس رائے کا میں نے اظہار کیا ہے اس کو ردّ کر دے۔

میں نے یہ بات جو کہی ہے کہ مہدی موعود جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ داڑھی منڈوائے گا، کوٹ پتلون پہنے گا، اور اپٹوڈیٹ فیشن میں رہے گا۔ بلکہ اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ وہ جس زمانہ میں بھی پیدا ہوگا، اس زمانہ کے علوم سے، حالات سے، اور ضروریات سے پوری طرح واقف ہوگا، اپنے زمانہ کے مطابق عملی تدابیر اختیار کرے گا، اور ان تمام آلات وسائل سے کام لے گا جو اس کے دور میں سائنٹیفک تحقیقات سے دریافت ہوئے ہوں۔ یہ تو ایک صریح عقلی بات ہے جس کے لئے کسی سند کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ کی تدابیر مثلاً خندق، منجنیق وغیرہ استعمال فرماتے تھے تو کوئی وجہ نہیں کہ آئندہ کسی دور میں جو شخص حضورؐ کی جانشینی کا حق ادا کرنے اُٹھے گا وہ ٹینک اور ہوائی جہاز سے، سائنٹیفک معلومات سے اور اپنے زمانہ کے احوال و معاملات سے بے تعلق ہو کر کام کرے گا۔ کسی جماعت کے حصولِ مقصد اور کسی تحریک کے غلبہ کا فطری راستہ ہی یہی ہے کہ وہ قوت کے تمام جدید ترین رسائل کو قابو میں لائے اور اپنا اثر پھیلانے کے لئے جدید ترین علوم وفنون اور طریقہ ہائے کار کو استعمال کرے۔

کتاب علامات قیامت میں جس روایت کا ذکر ہے اس کے متعلق میں نفیاً یا اثباتاً کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگر وہ صحیح ہے اور فی الواقع حضورؐ نے یہ خبر دی ہے کہ مہدی کی بیعت کے وقت آسمان سے ندا آئے گی کہ ﴿ ھذا خلیفة الله المھدی فاستمعوا له واطیعوا ﴾ تو یقیناً میری وہ رائے غلط ہے کہ جو تجدید واحیائے دین میں مَیں نے ظاہر کی ہے لیکن مجھے یہ توقع نہیں ہے کہ حضورؐ نے یہ بات فرمائی ہوگی۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نبی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آمد پر بھی آسمان سے ایسی ندا نہیں آئی۔ خود حضور نبی کریم ﷺ، جو آخری نبی تھے اور نوعِ انسانی کے لئے جن کے بعد کفر وایمان کے فیصلہ کا کوئی دوسرا موقع آنے والا نہ تھا، آپ کی آمد پر بھی کوئی ندا آسمان سے نہ سنی گئی۔ مشرکین مکہ مطالبہ کرتے ہی رہے کہ آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ ہونا چاہئے، جو ہمیں خبردار کرے کہ آپ خدا کے نبی ہیں یا کوئی اور صریح بات ایسی ہونی چاہیئے جس سے یقینی اور غیر مشتبہ طور پر ہمیں آپ کا نبی ہونا معلوم ہو جائے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سارے مطالبوں کو رد فرما دیا اور انہیں قبول نہ کرنے کی یہ وجہ متعدد مقامات پر قرآن میں ظاہر کر دی۔ کہ حقیقت کو بالکل بے نقاب کر دینا جس سے عقلی آزمائش وامتحان کا کوئی موقع باقی نہ رہے، حکمتِ خداوندی کے خلاف ہے۔ اب یہ کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کو صرف امام مہدی کے معاملہ ہی میں بدل دے گا۔ اور ان کی بیعت کے وقت آسمان سے منادی کرائے گا کہ لوگو! یہ ہمارا خلیفہ مہدی ہے اس کی سنو اور اطاعت کرو۔ (ترجمان القرآن، رجب ۶۵ھ، جون ۴۶ء بحوالہ رسائل ومسائل حصہ اوّل ص ۵۵ - ۶۴)

تخریج: (۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ اَبِی الْخَلِیْلِ، عَنْ صَاحِبٍ لَّهٗ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ، فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ هَارِبًا اِلٰی مَکَّةَ، فَیَاْتِیْهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَکَّةَ، فَیُخْرِجُوْنَهٗ وَ هُوَ کَارِهٌ، فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَ الْمَقَامِ، وَ یُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَ الْمَدِیْنَةِ، فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَهٗ (بَیْنَ الرُّکْنِ وَ الْمَقَامِ) ثُمَّ یَنْشَاُ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُهٗ کَلْبٌ، فیبعث اِلَیْهِمْ بَعْثًا فَیَظْهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ، وَ ذَالِکَ بَعْثُ کَلْبٍ، وَ الْخَیْبَةُ لِمَنْ لَّمْ یَشْهَدْ غَنِیْمَةَ کَلْبٍ، فَیَقْسِمُ الْمَالَ وَ یَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِیِّهِمْ ﷺ وَ یُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ اِلَی الْاَرْضِ فَیَلْبَثُ سَبْعَ سِنِیْنَ، ثُمَّ یُتَوَفّٰی وَ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دجّال کے خروج کی پیشین گوئی

متن : ان یخرج و انا فیکم فانا حجیجه دونکم و ان یخرج و لست فیکم فامرءٌ حجیج نفسه و الله خلیفتی علی کل مسلم [مسلم ذکر الدّجال]

ترجمه : اگر وہ میری موجودگی میں نکلے تو تمہاری طرف سے میں اس کا مقابلہ کروں گا ، اور اگر وہ ایسے زمانے میں نکلے جب میں تمہارے درمیان موجود نہ ہوں تو ہر آدمی اپنی طرف سے خود ہی اس کا مقابلہ کرے اور اللہ میرے پیچھے ہر مسلم کا نگہبان ہے۔ [۱۳]

تشریح : وہ احادیث جو دجّال کے متعلق وارد ہوئی ہیں، ان میں یہ بات حضورؐ کی اپنی ہی تصریحات سے معلوم ہوتی ہے کہ آپؐ کو اس کے مقام، زمانے اور شخصیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم نہیں دیا گیا تھا۔ ابنِ صیّاد کے متعلق آپؐ کو اتنا قوی شبہ تھا کہ حضرت عمرؓ نے آپؐ کی موجودگی میں قسم کھا کر اسے دجّال قرار دیا اور آپؐ نے اس کی تردید نہ کی، مگر جب انہوں نے اس کے قتل کی اجازت مانگی تو آپؐ نے فرمایا : ﴿ **ان یکنه فلن تسلّط علیه وان لم یکنه فلاخیر لک فی قتله** ﴾ "اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہ پاسکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں۔ [۱۴] مسلم ذکر ابن صیّاد۔

ایک اور حدیث میں حضورؐ نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ﴿ **ان یخرج و انا فیکم فانا حَجِیْجُهٗ دونکم وان یخرج و لست فیکم فامرءٌ حجیج نفسه و الله خلیفتی علی کل مسلم** ﴾ "اگر وہ میری موجودگی میں نکلے تو تمہاری طرف سے میں اس کا مقابلہ کروں گا، اور اگر وہ ایسے زمانے میں نکلے جب میں تمہارے درمیان موجود نہ ہوں تو ہر آدمی اپنی طرف سے خود ہی اس کا مقابلہ کرے۔ اور اللہ میرے پیچھے ہر مسلم کا نگہبان ہے ۔(مسلم ذکر الدجال)

تمیم داری نے اپنے ایک بحری سفر میں دجّال سے اپنی ملاقات کا قصہ جب آپؐ کو سنایا تو اس کی بھی آپؐ نے تصدیق یا تکذیب نہیں فرمائی۔ بلکہ یہ فرمایا کہ ﴿ **اعجبنی حدیث تمیم انّه وافق بالّذی کنت اُحدّثکم عنه** ﴾ " مجھے تمیم کا بیان پسند آیا، وہ موافقت رکھتا ہے اس بات سے جو میں دجّال کے متعلق تم سے بیان کرتا تھا" [۱۵] پھر آپؐ نے اس پر مزید اضافہ کرتے ہوئے فرمایا ﴿ **الاّ انّه فی بحر الشام او بحر الیمن ، لا بل من قِبل المشرق** ﴾ "مگر وہ بحرِ شام یا بحرِ یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے" (مسلم قصة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجساسة) یہ سب روایات اپنا مفہوم خود واضح کر رہی ہیں۔ [رسائل و مسائل حصہ سوم ص ۲۰۴ - ۲۰۵]

تخریج : (۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ ، وَ اللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ ، نا ابْنُ بُرَيْدَةَ ، حَدَّثَنِىْ عَامِرُ ابْنُ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَ كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ ، فَقَالَ : حَدِّثِيْنِىْ حَدِيْثًا سَمِعْتِيْهِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيْهِ اِلٰى اَحَدٍ غَيْرِهِ ، فَقَالَتْ : لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ ، فَقَالَ لَهَا : اَجَلْ حَدِّثِيْنِىْ فَقَالَتْ ..... فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِىْ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِىْ مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِى الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ ، فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِى الصَّفِّ النِّسَآءِ الَّذِىْ يَلِىْ ظُهُوْرَ الْقَوْمِ ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ هُوَ يَضْحَكُ ، فَقَالَ : لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ ؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ، قَالَ : اِنِّىْ وَ اللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَ لَا لِرَهْبَةٍ ، وَ لٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِىَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا ، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَ اَسْلَمَ وَ حَدَّثَنِىْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِىْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ .... فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِىْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِىْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ وَ مَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِىْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ . مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ ؟ وَاَوْمٰى بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ ، قَالَتْ : فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ترجمہ : اگر وہ میری زندگی میں آ گیا تو میں حجت میں اس کا مقابلہ کروں گا ورنہ میرے بعد میرا رب تو ہر مومن کا حامی و ناصر ہے ہی۔

تشریح : دجال کے متعلق جتنی احادیث نبی ﷺ سے مروی ہیں، ان کے مضمون پر مجموعی نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضورؐ کو اللہ کی طرف سے اس معاملہ میں جو علم ملا تھا وہ صرف اس حد تک تھا کہ ایک بڑا دجال ظاہر ہونے والا ہے اس کی یہ اور یہ صفات ہوں گی، اور وہ ان ان خصوصیات کا حامل ہوگا۔ لیکن یہ آپ کو نہیں بتایا گیا کہ وہ کب ظاہر ہوگا، کہاں ظاہر ہوگا، اور یہ کہ آیا وہ آپ کے عہد میں پیدا ہو چکا ہے یا آپ کے بعد کسی بعید زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے۔

ان امور کے متعلق جو مختلف باتیں حضورؐ سے احادیث میں منقول ہیں ان کا اختلافِ مضمون خود بھی یہ ظاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے اور حضورؐ کے طرزِ کلام سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے کہ وہ آپ نے بر بنائے وحی نہیں، بلکہ بر بنائے ظن و قیاس ارشاد فرمائی ہیں۔ کبھی آپ نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ دجّال خراسان سے اُٹھے گا، کبھی یہ کہ اصفہان سے، اور کبھی یہ کہ شام و عراق کے درمیانی علاقے سے، پھر کبھی آپؐ نے ابن صیاد نامی اس یہودی بچے پہ جو مدینہ میں (غالباً ۲ یا ۳ھ) پیدا ہوا تھا یہ شبہ کیا کہ شاید یہی دجال ہو، اور آخری روایت یہ ہے کہ ۹ھ میں جب فلسطین کے ایک عیسائی راہب (تمیم داری) نے آ کر اسلام قبول کیا اور آپ کو یہ قصہ سنایا کہ ایک مرتبہ وہ سمندر میں (غالباً بحرِ روم یا بحرِ عرب میں) سفر کرتے ہوئے ایک غیر آباد جزیرے میں پہنچے اور وہاں ان کی ملاقات ایک عجیب شخص سے ہوئی اور اس نے انہیں بتایا کہ وہ خود ہی دجال ہے، تو آپؐ نے اُن کے بیان کو بھی غلط باور کرنے کی کوئی وجہ نہ سمجھی، البتہ اس پر اپنے شک کا اظہار فرمایا کہ اس بیان کی رو سے دجّال بحرِ روم یا بحرِ عرب میں ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ وہ مشرق سے ظاہر ہوگا۔

ان مختلف روایات پر جو شخص بھی مجموعی نظر ڈالے گا وہ اگر علمِ حدیث اور اصولِ دین سے کچھ بھی واقف ہو تو اسے یہ سمجھنے میں کوئی زحمت پیش نہ آئے گی کہ اس معاملہ میں حضورؐ کے ارشادات دو اجزاء پر مشتمل ہیں:-

جزوِ اوّل یہ کہ دجّال آئے گا، ان صفات کا حامل ہوگا اور یہ فتنے برپا کرے گا یہ بالکل یقینی خبریں ہیں جو آپؐ نے اللہ کی طرف سے دی ہیں۔ ان میں کوئی روایت دوسری روایت سے مختلف نہیں ہے۔

جزوِ دوم یہ کہ دجّال کب اور کہاں ظاہر ہوگا اور وہ کون شخص ہے اس میں نہ صرف یہ کہ روایات مختلف ہیں بلکہ اکثر روایات میں شک اور شبہ اور گمان پر دلالت کرنے والے الفاظ بھی مروی ہیں۔ مثلاً ابن صیاد کے متعلق آپؐ کا حضرت عمرؓ سے یہ فرمانا کہ ''اگر دجّال یہی ہے تو اس کے قتل کرنے والے تم نہیں ہو۔ اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو تمہیں ایک معاہد کو قتل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے'' یا مثلاً ایک حدیث میں آپ کا یہ ارشاد کہ اگر وہ میری زندگی میں آ گیا تو میں حُجت سے اس کا مقابلہ کروں گا ورنہ میرے بعد میرا رب تو ہر مومن کا حامی و ناصر ہے ہی''۔

اس دوسرے جُز کی دینی اور اصولی حیثیت ظاہر ہے کہ وہ نہیں ہے اور نہیں ہو سکتی جو پہلے جُز کی ہے۔ جو شخص اس کی تمام تفصیلات کو اسلامی عقائد میں شمار کرتا ہے وہ غلطی کرتا ہے بلکہ اس کے ہر حصّے کی صحت کا دعویٰ کرنا بھی درست نہیں ہے۔ ابنِ صیاد پر آپ کو شبہ ہوا تھا کہ شاید وہی دجّال ہو، اور حضرت عمرؓ نے تو قسم تک کھالی تھی کہ یہی دجال ہے، مگر بعد میں وہ مسلمان ہوا، حرمین میں رہا، حالتِ اسلام میں مرا اور اس کی نماز جنازہ مسلمانوں نے پڑھی۔ اب اس کی کیا گنجائش باقی رہ گئی کہ آج تک ابنِ صیاد پر دجّال ہونے کا شبہ کیا جاتا ہے۔ تمیم داری کے بیان کو حضورؐ نے اُس وقت تقریباً صحیح سمجھا تھا، مگر کیا ساڑھے تیرہ سو برس تک بھی اس شخص کا ظاہر نہ ہونا جسے حضرت تمیم نے جزیرے میں محبوس دیکھا تھا یہ ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ اس نے اپنے دجّال ہونے کی جو خبر حضرت تمیم کو دی تھی وہ صحیح نہ تھی؟ حضورؐ کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجّال آپ کے عہد میں ہی ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو، لیکن کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس گزر چکے ہیں اور ابھی تک دجّال نہیں آیا ہے؟ اب ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیزوں کو اس طرح نقل وروایت کئے جانا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں، نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جا سکتا ہے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، اس قسم کے معاملات میں اگر کوئی بات نبی کے قیاس یا گمان یا اندیشے کے مطابق ظاہر نہ ہو تو یہ اس کے منصب نبوت میں ہرگز قادح نہیں ہے۔ نہ اس سے عصمتِ انبیاء کے عقیدے پر کوئی حرف آتا ہے اور نہ ایسی چیزوں پر ایمان لانے کے لئے شریعت نے ہم کو مکلف کیا ہے۔ اس اصولی حقیقت کو تابیر نخل والی حدیث میں نبی ﷺ خود واضح فرما چکے ہیں۔ [رسائل ومسائل حصہ اوّل ص ۴۷ تا ۵۰]

تخریج: (۱۴) حَدَّثَنِیْ اَبُوْ خَیْثَمَةَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ ، نا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ ابْنِ جَابِرٍ ، حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ جَابِرٍ الطَّائِیُّ قَاضِیْ حِمْصَ ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ جُبَیْرِ ابْنِ نُفَیْرٍ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّوَّاسَ ابْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِیَّ ، ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِیُّ وَ اللَّفْظُ لَهٗ ، نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، لنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ ابْنِ جَابِرٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ جَابِرٍ الطَّائِیِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ ، عَنْ اَبِیْهِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِیْهِ وَ رَفَّعَ فِیْهِ حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ ، فَلَمَّا رُحْنَا اِلَیْهِ عرف ذٰلِکَ فِیْنَا ، فَقَالَ : مَا شَاْنُكُمْ ؟ قُلْنَا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً ، فَخَفَّضْتَ فِیْهِ وَ رَفَّعْتَ حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ ، فَقَالَ : غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِیْ عَلَیْكُمْ اِنْ یَخْرُجْ وَ اَنَا فِیْكُمْ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ دُوْنَكُمْ ، وَ اِنْ یَخْرُجْ وَ لَسْتُ فِیْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِیْجُ نَفْسِهٖ ، وَ اللّٰهُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ . الحدیث

تخریج: (۱۵) حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ ابْنِ عِمْرَانَ التُّجِیْبِیُّ ، اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ ، اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدَهٗ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَیَّادٍ : اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ فَنَظَرَ اِلَیْهِ ابْنُ صَیَّادٍ ، فَقَالَ : اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ فَرَفَضَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ : اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ بِرُسُلِهٖ ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا ذَا تَرٰی ؟ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ : یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَ كَاذِبٌ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : خُلِّطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : اِنِّیْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا ، فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ : هُوَ الدُّخُّ ، قَالَ لَهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : ذَرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْرِبْ عُنُقَہٗ ، فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ : اِنْ یَکُنْہُ ، فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْہِ ، وَ اِنْ لَّمْ یَکُنْہُ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ الحدیث .

عمّار بن یاسر کے قتل کیے جانے کی پیشین گوئی

﴿ تقتلک الفئة الباغية ﴾ " تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا " [۱۲]

مُسندِ احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، طبرانی، بیہقی، مسند ابی داؤد طیالسی، وغیرہ کتب حدیث میں حضرت ابوسعید خُدری، ابوقتادہ انصاری، ام سَلمہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابو ہریرۃ، عثمان بن عفّان، حُذیفہ، ابوایوب انصاری، ابورافع، خُزیمہ بن ثابت، عمرو بن العاص، ابوالیُسر، عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہم اور متعدد دوسرے صحابہ سے اس مضمون کی روایات منقول ہوئی ہیں۔ ابن سعد نے طبقات میں بھی یہ حدیث کئی سندوں سے نقل کی ہے (ابن سعد، ۳/۲۵۱، ۲۵۳، ۲۵۹) متعدد صحابہ وتابعین نے، جو حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی جنگ میں مذبذب تھے، حضرت عمّار کی شہادت کو یہ معلوم کرنے کے لیے ایک علامت قرار دے لیا تھا کہ فریقین میں سے حق پر کون ہے اور باطل پر کون۔ (ابن سعد ۳/۲۵۳، ۲۶۱، الطبری ۴/۲۷، ابن الاثیر ۳/۱۵۷-۱۶۵)۔

خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار سے فرمایا تھا کہ تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا یہ ایک ایسی خبر ہے جو تواتر کے ساتھ منقول ہوئی ہے اور عام طور پر صحیح مانی گئی ہے۔ [خلافت وملوکیت ص ۱۳۶ - ۱۳۷]

تخریج: (۱۲) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ . ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُکْرَمٍ الْعَمِّیُّ وَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ عُقْبَةُ : نا ، وَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ : انا غُنْدَرٌ ، نا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدًا الْحَذَّاءَ یُحَدِّثُ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِی الْحَسَنِ ، عَنْ اُمِّہٖ ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ : تَقْتُلُکَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معجزۂ شقّ القمر

شق القمر کا واقعہ ہجرت سے کوئی ۵ سال پہلے کا واقعہ ہے، قمری مہینے کی چودھویں شب تھی۔ چاند ابھی ابھی طلوع ہوا تھا۔ یکا یک وہ پھٹا اور اس کا ایک ٹکڑا سامنے کی پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف نظر آیا۔ یہ کیفیت بس ایک ہی لحظہ رہی اور پھر دونوں ٹکڑے باہم جڑ گئے۔ نبی ﷺ اس وقت منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو اور گواہ رہو۔ کفار نے کہا محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کر دیا تھا اس لیے ہماری آنکھوں نے دھوکا کھایا۔ دوسرے لوگ بولے کہ محمدؐ ہم پر جادو کر سکتے تھے، تمام لوگوں پر تو نہیں کر سکتے تھے، باہر کے لوگوں کو آنے دو۔ اُن سے پوچھیں گے کہ یہ واقعہ انہوں نے بھی دیکھا ہے یا نہیں۔ باہر سے جب کچھ لوگ آئے تو انہوں نے بھی شہادت دی کہ وہ بھی یہ منظر دیکھ چکے ہیں۔ ؎۱

اس واقعہ سے متعلق روایات بخاری، مسلم، ترمذی، احمد، ابوعوانہ، ابوداؤد طیالسی، عبدالرزاق، ابنِ جریر، بیہقی، طبرانی، ابنِ مردویہ اور ابونُعیم اصفہانی نے بکثرت سندوں کے ساتھ حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت انسؓ بن مالک اور حضرت جُبیرؓ بن مطعم سے نقل کی ہیں۔ ان میں سے تین بزرگ، یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حُذیفہؓ اور حضرت جُبیرؓ بن مطعم تصریح کرتے ہیں کہ وہ اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں۔ اور دو بزرگ ایسے ہیں جو اس کے عینی شاہد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ ان میں سے ایک (یعنی عبداللہ بن عباسؓ) کی پیدائش سے پہلے کا واقعہ ہے، اور دوسرے (انسؓ بن مالک) اس وقت بچے تھے۔ لیکن چونکہ یہ دونوں حضرات صحابی ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ انہوں نے ایسے سن رسیدہ صحابیوں سے سُن کر ہی اسے روایت کیا ہوگا جو اس واقعہ کا براہِ راست علم رکھتے تھے۔

بعض روایات جو حضرت انسؓ سے مروی ہیں ان کی بنا پر یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ شق القمر کا واقعہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ پیش آیا تھا۔ لیکن اوّل تو صحابہ میں سے کسی اور نے یہ بات بیان نہیں کی ہے دوسرے خود حضرت انسؓ کی بھی بعض روایات میں مرّتین (دو مرتبہ) کے الفاظ ہیں اور بعض فرقتین اور شقتین (دو ٹکڑے) کے الفاظ۔ تیسرے یہ کہ قرآن مجید میں صرف ایک انشقاق کا ذکر آتا ہے۔ اس بنا پر صحیح بات یہی ہے کہ یہ واقعہ صرف ایک مرتبہ پیش آیا تھا۔ رہے وہ قصے جو عوام میں مشہور ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا اور وہ دو ٹکڑے ہو گیا اور یہ کہ چاند کا ایک ٹکڑا حضورؐ کے گریبان میں داخل ہو کر آپ کی آستین سے نکل گیا۔ تو یہ بالکل ہی بے اصل ہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی حقیقی نوعیت کیا تھی؟ کیا یہ ایک معجزہ تھا جو کفار مکہ کے مطالبہ پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی رسالت کے ثبوت میں دکھایا تھا؟ یا یہ ایک حادثہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے چاند میں پیش آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا اور رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس کی طرف توجہ صرف اس غرض کے لئے دلائی کہ یہ امکان قیامت اور قرب قیامت کی ایک نشانی ہے؟ علماء اسلام کا ایک بڑا گروہ اِسے حضورؐ کے معجزات میں شمار کرتا ہے اور ان کا خیال یہ ہے کہ کفار کے مطالبہ پر یہ معجزہ دکھایا گیا تھا لیکن اس رائے کا مدار صرف بعض ان روایات پر ہے جو حضرت انسؓ سے مروی ہیں ان کے سوا کسی صحابی نے بھی یہ بات بیان نہیں کی ہے۔ فتح الباری میں ابن حجر کہتے ہیں کہ ''یہ قصہ جتنے طریقوں سے منقول ہوا ہے اس میں سے کسی میں بھی حضرت انسؓ کی حدیث کے سوا یہ مضمون میری نگاہ سے نہیں گزرا کہ شق القمر کا واقعہ مشرکین کے مطالبہ پر ہوا تھا (باب انشقاق القمر)

ایک روایت ابونعیم اصفہانی نے دلائل النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی اس مضمون کی نقل کی ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے اور قوی سندوں سے جتنی روایات کتب حدیث میں ابن عباسؓ سے منقول ہوئی ہیں ان میں سے کسی میں بھی اس کا ذکر نہیں ہے۔ علاوہ بریں حضرت انسؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ دونوں اس واقعہ کے ہم عصر نہیں ہیں۔ بخلاف اس کے جو صحابہ اس زمانے میں موجود تھے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت جُبیرؓ بن مطعم، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمران میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا ہے کہ مشرکین مکہ نے حضورؐ کی صداقت کے ثبوت میں کسی نشانی کا مطالبہ کیا تھا اور اس پر شق القمر کا یہ معجزہ ان کو دکھایا گیا۔ البتہ یہ اس لحاظ سے حضورؐ کی صداقت کا ایک نمایاں ثبوت ضرور تھا کہ آپ نے قیامت کے آنے کی جو خبریں لوگوں کو دی تھیں یہ واقعہ ان کی تصدیق کر رہا تھا۔

معترضین اس پر دو طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ اوّل تو ان کے نزدیک ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے کہ چاند جیسے عظیم کُرے کے دو ٹکڑے پھٹ کر الگ ہو جائیں اور سینکڑوں میل کے فاصلے تک ایک دوسرے سے دور جانے کے بعد پھر باہم جڑ جائیں۔ دوسرے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا ہوتا تو یہ واقعہ دنیا میں مشہور ہو جاتا، تاریخوں میں اس کا ذکر آتا اور علم نجوم کی کتابوں میں اسے بیان کیا جاتا۔ لیکن درحقیقت یہ دونوں اعتراضات بے وزن ہیں۔ جہاں تک اس کے امکان کی بحث ہے، قدیم زمانے میں تو شاید وہ چل بھی سکتی تھی، لیکن موجودہ دور میں سیّاروں کی ساخت کے متعلق انسان کو جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کی بنا پر یہ بات بالکل ممکن ہے کہ ایک کرہ اپنے اندر آتش فشانی کے باعث پھٹ جائے اور اس زبردست انفجار سے اس کے دو ٹکڑے دور تک چلے جائیں اور پھر اپنے مرکز کی مقناطیسی قوت کے سبب سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ آملیں۔ رہا دوسرا اعتراض تو وہ اس لیے بے وزن ہے کہ یہ واقعہ اچانک بس ایک لحظہ کے لیے پیش آیا تھا۔ ضروری نہیں تھا کہ اُس خاص لمحے میں دنیا بھر کی نگاہیں چاند کی طرف لگی ہوئی ہوں۔ اس سے کوئی دھماکہ نہیں ہوا تھا کہ لوگوں کی توجہ اس کی طرف منعطف ہوتی۔ پہلے سے کوئی اطلاع اس کی نہ تھی کہ لوگ اس کے منتظر ہو کر آسمان کی طرف دیکھ رہے ہوتے۔ پوری روئے زمین پر اسے دیکھا بھی نہیں جا سکتا تھا، بلکہ صرف عرب اور اسکے مشرقی جانب کے ممالک ہی میں اس وقت چاند نکلا ہوا تھا تاریخ نگاری کا ذوق اور فن بھی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت تک اتنا ترقی یافتہ نہ تھا کہ مشرقی ممالک میں جن لوگوں نے اسے دیکھا ہوتا وہ اسے ثبت کر لیتے اور کسی مؤرخ کے پاس شہادتیں جمع ہوتیں اور وہ تاریخ کی کسی کتاب میں ان کو درج کر لیتا۔ تاہم مالابار کی تاریخوں میں یہ ذکر آیا ہے کہ اس رات وہاں ایک راجہ نے یہ منظر دیکھا تھا۔ رہیں علم نجوم کی کتابیں اور جنتریاں، تو ان میں اس کا ذکر آنا صرف اُس حالت میں ضروری تھا جب کہ چاند کی رفتار، اور اس کی گردش کے راستے اور اس کے طلوع وغروب کے اوقات میں اس سے کوئی فرق واقع ہوا ہوتا۔ یہ صورت چونکہ پیش نہیں آئی اس لئے قدیم زمانے کے اہل تنجیم کی توجہ اس کی طرف منعطف نہیں ہوئی۔ اس زمانے میں رصدگاہیں اس حد تک ترقی یافتہ نہ تھیں کہ افلاک میں پیش آنے والے ہر واقعہ کا نوٹس لیتیں اور اسکو ریکارڈ پر محفوظ کر لیتیں۔ [تفہیم القرآن ۵/ ۲۲۸ سورۃ القمر حاشیہ ۱]

تخریج: ﴿۱۷﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ، فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَ فِرْقَةً دُوْنَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِشْهَدُوْا.

تخریج: ﴿۱۸﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَ فِلْقَةٌ دُوْنَهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِشْهَدُوْا.

ترمذی اور المستدرک للحاکم نے عبداللہ بن عمر سے بھی روایت بیان کی ہے۔

تخریج: ﴿۱۹﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اِنْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِشْهَدُوْا

هذا حديث حسن صحيح.

تخریج: ﴿۲۰﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ الْقَمَرَ مُنْشَقًّا بِشِقَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ بِمَكَّةَ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ ﷺ شِقَّةً عَلٰى اَبِيْ قُبَيْسٍ وَ شِقَّةً عَلَى السُّوَيْدَاءِ. فَقَالُوْا: سُحِرَ الْقَمَرُ، فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ يَقُوْلُ كَمَا رَاَيْتُمُ الْقَمَرَ مُنْشَقًّا فَاِنَّ الَّذِيْ اَخْبَرْتُكُمْ عَنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ حَقٌّ.

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه.

مسندِ ابی داؤد الطیالسی نے جزء اول ص ۳۸ پر عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک روایت بایں الفاظ نقل کی ہے۔

عن عبد الله، قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: هٰذَا سِحْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ، قَالَ: فَقَالُوْا: اُنْظُرُوْا مَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ السُّفَّارُ، فَاِنَّ مُحَمَّدًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ قَالَ: فَجَاءَ السُّفَّارُ، فَقَالُوْا: ذٰلِكَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السنن الکبریٰ للبیہقی نے بھی عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے اور ابنِ جریر نے بھی ۱۱/ ۵۱ پ ۲۷ سورۃ القمر میں اس روایت کا ذکر کیا ہے۔

تخریج: (۲۱) قَالَ الْبَیْهَقِیُّ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مُغِیْرَةُ عَنْ اَبِی الضُّحٰی، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ حَتّٰی صَارَ فِرْقَتَیْنِ، فَقَالَ كُفَّارُ قُرَیْشٍ اَهْلِ مَكَّةَ: هٰذَا سِحْرٌ سَحَرَكُمْ بِهِ ابْنُ اَبِیْ كَبْشَةَ، اُنْظُرُوا السُّفَّارَ، فَاِنْ كَانُوْا رَاَوْا مَا رَاَیْتُمْ فَقَدْ صَدَقَ، وَاِنْ كَانُوْا لَمْ یَرَوْا مِثْلَ مَا رَاَیْتُمْ فَهُوَ سِحْرٌ سَحَرَكُمْ بِهِ قَالَ: فَسُئِلَ السُّفَّارُ قَالَ: وَ قَدِمُوْا مِنْ كُلِّ وِجْهَةٍ، فَقَالُوْا: رَاَیْنَا.

ماخذ

(۱) ✿ ترمذی ۲/۹۳، کتاب الإیمان باب افتراق ھذہ الامة. ✿ المستدرک ۱/۱۲۸-۱۲۹، کتاب العلم باب تفترق ھذہ الامة علی ثلاث و سبعین ملة کلھا فی النار الا واحدۃ.

امام حاکم نے کہا ہے ھذہ اسانید تقام بھا الحجة فی تصحیح ھذا الحدیث. و قد روی ھذا الحدیث عن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص و عمرو ابن عوف المزنی باسنادین تفرد باحدھما عبدالرحمن بن زیاد الافریقی و الآخر کثیر بن عبد اللّٰہ المزنی و لا تقوم بھما الحجة.

✿ کنز العمال ۱/۲۱۱، حدیث نمبر ۱۰۶۰، عن ابنِ عمرو بحوالہ ابنِ عساکر.

(۲) ✿ ابو داؤد ۴/۱۹۷-۱۹۸، کتاب السنة، باب فی شرح السنة.

(۴) ✿ ابو داؤد ۴/۱۹۸، کتاب السنة، باب فی شرح السنة.

✿ ترمذی نے ابواب الایمان باب افتراق ھذہ الامة کے تحت عبداللہ بن عمرو کی روایت نقل کی ہے اس میں و ھی الجماعة کی جگہ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ بیان کیا ہے اور ساتھ ہی ھذا حدیث حسن غریب کہا ہے اور لا نعرفه مثل ھذا الا من ھذا الوجه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ سنن دارمی ۱۵۸/۲، کتاب السیر باب ۷۵ فی افتراق ھذہ الامۃ . عن معاویۃ بن ابی سفیان — ✿ ابنِ ماجہ کتاب الفتن باب ۱۷ افتراق الامم ، عن عوف بن مالک اور انس بن مالک — ✿ مُسندِ احمد ۱۴۵/۳، عن انس بن مالک .

مسند احمد میں الجماعۃ الجماعۃ دو مرتبہ منقول ہے۔

✿ المستدرک للحاکم ۴۳۰/۴ ، کتاب الفتن و الملاحم باب قال النبی ﷺ ستفترق امتی علی بضع و سبعین فرقۃ عن عوف بن مالک . ✿ ابن کثیر ۴۳۲/۲ ۔

مستدرک حاکم نے بھی ما انا علیہ و اصحابی بیان کیا ہے۔

✿ المستدرک ج۱۲۸/۱، کتاب العلم ، باب تفترق ھذہ الامۃ علی ثلاث و سبعین ملۃ کلھا فی النار الا واحدۃ . عن ابی ھریرۃ . ✿ کنز العمال ۲۰۹/۱،حدیث نمبر ۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶ وغیرہ ۔

(۲) ✿ تفسیر ابنِ جریر ۶۴/۱۱ پ ۲۷ سورۃ القمر ۔ ✿ ابنِ کثیر ۲۶۶/۴، سورۃ القمر ۔ ✿ ابنِ ابی حاتم بحوالہ ابنِ کثیر ۲۶۶/۴

(۳) ✿ بخاری ۷۲۲/۲ – ۷۲۳ ، کتاب التفسیر سورۃ القمر . باب قولہ سیھزم الجمع و یولون الدبر ۔ ✿ بخاری ۴۰۸/۱-۴۰۹، کتاب الجھاد باب ما قیل فی درع النبی ﷺ الخ عن ابن عباس۔

(۴) ✿ تفسیر ابنِ کثیر ۴۲۲/۳، سورۃ الروم .

(۵) ✿ تفسیر ابنِ کثیر ۴۲۳/۳، سورۃ الروم .

(۶) ✿ مُسندِ احمد ۳۰۴/۱ ۔ ✿ ابنِ کثیر ۴۲۲/۳ ، سورۃ الروم ۔

(۷) ✿ تِرمِذی ابواب التفسیر سورۃ الروم ۔ ✿ المستدرک للحاکم ۴۱۰/۲،کتاب التفسیر سورۃ الروم ۔

✿ ابنِ جریر ۱۲/۱۰-۱۱، سورۃ الروم ۔ ✿ ابن کثیر ۴۲۳/۳، سورۃ الروم ۔

(۸) ✿ ابو داؤد ۱۰۹/۴ ،کتاب الملاحم ، باب ما یذکر فی قرن المائۃ ۔

✿ المستدرک ۵۲۲/۴ ،کتاب الفتن و الملاحم باب ذکر بعض المجددین فی ھذہ الامۃ عن ابی ھریرۃ ۔

مستدرک میں ابو ہریرۃ سے مروی ایک دوسری میں لھذہ الامۃ کی جگہ الی ھذہ الامۃ بھی مروی ہے۔

(۹) ✿ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ و القضاءۃ . فصل ثالث اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ " کا جملہ کنز العمال میں ۶/۴ پر کتاب الامارۃ کے تحت مندرجہ ذیل احادیث میں منقول ہے حدیث نمبر ۱۴۵۸۰ بحوالہ طبرانی اور بیہقی عن ابی بکر۔ حدیث نمبر ۱۴۵۸۱ بحوالہ الحکیم البز ار اور بیہقی عن ابن عمر۔ حدیث نمبر ۱۴۵۸۲ .بحوالہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ . حدیث نمبر ۱۴۵۸۳ بحوالہ بیھقی عن انس حدیث نمبر ۱۴۵۸۴ بحوالہ ابو الشیخ عن انس ، اور دیلمی کی مسند الفردوس میں عن ابن عمر السلطان ظلّ الرحمن فی الارض بھی مروی ہے جو کنز العمال کی حدیث نمبر ۱۴۵۸۵ میں مذکور ہے۔اور ص ۱۱ پر حدیث نمبر ۱۴۶۱۶ میں بحوالہ دیلمی عن انس السلطان ظل اللّٰہ فی الارض بھی مذکور ہے۔ کنز العمال ۲۶/۶ پر حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۱۴۸۶۸ میں ابونعیم نے المعرفۃ میں عن ابی عبید لا تسبوا السلطان فانه ظل اللّٰه فی ارضه ۔

(۱۰) ✿ مُسندِ احمد ۲۷۳/۴ - ✿ کنز العمال ۱۲۰/۶ ، حدیث نمبر ۱۵۱۱۴ ✿ مشکوٰۃ ص ۴۶۱ ، باب الانذار و التحذیر - ✿ مجمع الزوائد ۱۸۸/۵- ۱۸۹ ,عن حذیفه -

الموافقات للشاطبی ۹۷/۱ پر مندرجہ ذیل الفاظ منقول ہیں۔

روی عن النبی ﷺ اول دینکم نبوة و رحمة ، ثم ملک و رحمة ، ثم ملکٌ و جبريّةٌ ، ثم ملكٌ عضوض ، و لا يكون هذا الامع قلة الخير و تكاثر الشر شيئاً بعد شئي ۔

✿ مجمع الزوائد للهيثمی ۵ / ۱۸۹ ، كتاب الخلافة ، باب كيف بدأت الامامة و ماتصير اليه و الخلافة و الملك -

اس صفحہ پر رواه ابو يعلى و البَزّارُ عن ابی عبيدة وحده ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ دِيْنِكُمْ بَدَأَ نُبُوَّةً وَ رَحْمَةً الخ.

(۱۱) ✿ ابو داؤد ۲۱۱/۴ ، کتاب السنة ، باب فی الخلفاء ✿ کنز العمال ۸۷/۶ ، حدیث نمبر ۱۴۹۶۲ ، موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان نے کتاب الامارة باب الخلافة میں انہی سفینہ سے روایت نقل کی ہے۔

عَنْ سَفِيْنَةَ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اَلْخَلَافَةُ بَعْدِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا . قَالَ : اَمْسِكْ خَلَافَةَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَتَيْنِ ، عُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَشْرٌ وَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثنتی عشرة ، وَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سِتٌّ .

(۱۲) ✿ ابو داؤد ۱۰۷/۴ – ۱۰۸ ، کتاب المهدی .

(۱۳) ✿ مسلم ۴۰۴/۲-۴۰۵ ، کتاب الفتن باب قصه الجسّاسة .

(۱۴) ✿ مسلم ۴۰۰/۲-۴۰۱ ، کتاب الفتن ، باب ذکر الرجال . ✿ ابو داؤد ۱۱۷/۴، کتاب الملاحم ، باب خروج الدجال .

ابوداؤد نے مختصر روایت نقل کی ہے۔

✿ ترمذی ۴۸/۲، ابواب الفتن ، باب ما جاء فی فتنة الدجال .

هذاحديث غريب حسن صحيح لا نعرفه الامن حديث عبد الرحمن بن يزيد بن جابر .

✿ ابنِ ماجه کتاب الفتن ، باب فتنة الدجال .

(۱۵) ✿ مسلم ۳۹۸/۲، کتاب الفتن باب ذکر ابن صیاد . ✿ بخاری کتاب الجهاد ۴۲۹/۱،باب کیف یعرض الاسلام علی الصبی . ✿ بخاری ۱۸۱/۱، کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات هل يصلىّٰ عليه و هل يعرض على الصبی الاسلام .

✿ ابو داؤد ۱۲۰/۴، کتاب الملاحم باب فی خبر ابن الصائد . ✿ ترمذی ۴۹/۲ ، ابواب الفتن ، باب ما جاء فی ذکر ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صیاد ۔

(۱۶) ✿ مسلم ۲/۳۹۵، کتاب الفتن باب فی قوله ﷺ لعمار تقتلک الفئة الباغیة کے الفاظ بھی ہیں۔اور ص ۳۹۶ پر تقتل عمارًا الفئة الباغیة ۔ ✿ بخاری ۱/۳۹۴ کتاب الجهاد ، باب مسح الغبار عن الرأس فی سبیل اللّٰه ✿ بخاری ۱/۶۴، کتاب الصلوٰة ، باب بنیان المسجد، عن ابی سعید خدری ۔

دونوں جگہ ویح عمّار تقتلهٗ الفئة الباغیة منقول ہے۔

✿ ترمذی ۲/۲۲۰، ابواب المناقب ، مناقب عمّار بن یاسر ۔

ترمذی نے حضرت ابوہریرۃ سے أَبْشِرْ یا عَمَّارُ تقتلکَ الفئةُ الباغیة روایت کیا ہے ، هذاحدیث حسن صحیح غریب من حدیث العلاء بن عبد الرحمن ۔

✿ ابو داؤد الطیالسی جزء۹ص ۲۸۸ ما روی ابو سعید الخدری عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ۔ اس نے ویحک ابن سمیة تقتلک الفئة الباغیة نقل کیا ہے۔

✿ السنن الکبرٰی ۸/۱۸۹، کتاب قتال اهل البغی باب الخلاف فی قتال اهل البغی عن ابی سعیدخدری ۔ ✿ مُسندِ احمد ۲/۱۶۱،۱۶۴اور ۲۰۶ پر تقتله ہے۔ ✿ مُسندِ احمد ۳/۵، ۲۲اور ۹۱ ، پر تقتله ہے، عن ابی سعید خدری ✿ مُسندِ احمد ۴/۱۹۷، ۱۹۹ پر تقتله ۔ ✿ مُسندِ احمد ۵/۲۱۵، تقتل عمار الفئة الباغیة عن خزیمه بن ثابت ۔ ✿ مُسندِ احمد ۵/۳۰۶، پر بؤس ابن سمیة الخ اور ص ۳۰۷ پر تقتلک الفئة الباغیة ہے۔ ✿ مُسندِ احمد ۶/۲۸۹ پر عن ام سلمة .ویحه ابنِ سمیة الخ ہے ✿ مُسندِ احمد ۳۱۵-۳۱۱ - ۳۰۰ پر تقتلک الفئة الباغیة عن ام سلمة. ✿ تاریخ بغداد از خطیب بغدادی ۷/۴۱۴ عن عبد اللّٰه بن عمر ۔

(۱۷) ✿ بخاری ۲/۷۲۱، کتاب التفسیر سورة اقتربت الساعة . باب قوله و انشق القمر و ان یروا اٰیة یعرضوا ۔

بخاری کی ایک روایت میں جس کے راوی عبداللہ بن مسعودؓ ہی ہیں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں۔

قَالَ :اِنْشَقَّ الْقَمَرُ وَ نَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَصَارَ فِرْقَتَیْنِ ، فَقَالَ لَنَا : اشْهَدُوْا ، اشْهَدُوْا ۔ (حواله متذکره بالا)

مسلم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ ہیں۔

قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِلْقَتَیْنِ ، فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً ، وَ کَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ۔

مسلم کی ایک روایت میں شقتین کے الفاظ بھی منقول ہیں

✿ مسلم ۲/۳۷۳ ، کتاب صفة المنافقین و احکامهم باب انشقاق القمر ۔ ✿ ترمذی ۲/۱۶۴، ابواب التفسیر ، سورة القمر ،

✿ ابن جریر ۱۱/۵۰ .پ ۲۷ سورة القمر ۔ ✿ ابنِ کثیر ۴/۲۶۲ ، سورة القمر ۔

ابن کثیر نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَارَ فِرْقَتَیْنِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِاَبِیْ بَکْرٍ: اشْهَدْ اَبَا بَکْرٍ ، فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ : سُحِرَ الْقَمَرُ حَتّٰی انْشَقَّ ۔ (حواله مذکوره بالا) اور ابن جریر ۱۱/۵۱ پ ۲۷ سورة القمر ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادارہ معارف اسلامی منصورہ کے زیر اہتمام خزینۂ ارشاداتِ رسول ﷺ کا عظیم منصوبہ

تفہیم الاحادیث

مفکر اسلام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے وسیع لٹریچر سے احادیث کی تخریج وتبویب کا

اہم کام محترم مولانا عبدالوکیل علوی صاحب نے سرانجام دیا

خوبصورت جلد۔ کمپیوٹر کمپوزنگ ۔ حسن طباعت کا نمونہ۔ سائز 20x30/8

تفہیم الاحادیث کا مکمل سیٹ درج ذیل ہے

			صفحات
جلد نمبر ۱	عقائد	توحید	465
جلد نمبر ۲	عقائد	رسالت وآخرت	476
جلد نمبر ۳	عبادات	کتاب الصلوٰۃ	442
جلد نمبر ۴	عبادات	کتاب الحج وکتاب الصوم	518
جلد نمبر ۵	معاشرت	نکاح ۔ طلاق ۔ ایلاء ۔ حدود وتعزیرات	448
جلد نمبر ۶	سیاسیات	اسلامی نظام سیاست ۔ غزوات ونظم جماعت	554
جلد نمبر ۷	معاشیات	قوانین اراضی زکوٰۃ ۔ سود ۔ وراثت ۔ نذر وغیرہ۔	540
		کتاب الآداب ۔ کتاب الدعوات	
جلد نمبر ۸		فضائل قرآن ۔ متفرقات	484

خود پڑھیے دوسروں کو پڑھایئے

اور

فرامین نبوی سے اپنی زندگیوں میں نکھار پیدا کیجیے

مطالعہ حدیث علم وعرفان میں اضافہ، دنیا کی بھلائی اور جنت تک رسائی کا ذریعہ ہے

مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اس خزینۂ رحمت کی طباعت کے لیے تعاون فرمائیں

ادارہ معارف اسلامی ۔ منصورہ ۔ لاہور

5432476-5432419-5419520

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اِدارہ معارفِ اسلامی
منصورہ ۔ لاہور ۔ پاکستان